ان الدین عند اللہ الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر اُس پاک ذات کا کس زبان سے ادا ہو سکے کہ جسنے رنگا رنگ خلقت کو پیدا کرکے آدمی کو سب سے
اشرف بنایا اور اسکو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ جسکے وسیلہ سے حق کو ناحق سے جدا کرکے
اپنے مالک کی معرفت حاصل کرے اور اگر اس نورانی چراغ کو گرد اور غبارِ خواہش نفسانی سے بچا کر
اسکی روشنی مین طرح طرح کے دینون اور مذہبون پر نظر کرے اور غور اور فکر اور انصاف سے دیکھے تو
بیشک جھوٹے دینون اور کھوٹے مذہبون سے بیزار اور سچا دین حاصل کرکے مرضی پروردگار کا تابعدار
ہو جاوے اور جو کہ بسبب ہونے بنیاد انسان کے غفلت پر جدا ہونا اس سچے موتی یعنی عقل کا تاریکی
نفسانیت سے بہت مشکل ہے اسواسطے بموجب حکمت کاملہ اپنی کے حضرات انبیاء علیہم السلام کو
سبکا مرشد اور راہ نما بنا کر بھیجا تا کہ دین پاک کو سب گندے دینون سے جدا کرکے خاص و عام کو بتلائین
کرین اور ہر کسیکو شرک اور کفر سے نکالکر مومن اور دیندار بنا دین خصوصًا ہمارے پیشوا حضرت سید المرسلین
رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے جہان کی ہدایت کے
لیے بھیجا اور ایسا دین عنایت فرمایا جسکے اعتقادات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق ایسے ہین
کہ جو کوئی معلوم کرتا ہے خود ہی جان لیتا ہے سبحان اللہ کیا ہی دین ہے کہ کوئی بات اسکی ایسی
نہین ہے کہ جس مین معبود حقیقی کی طرف توجہ نہو اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب
کو باپ اور دادا کی رسمون کے اندھیرے سے نکالکر سیدھی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سے زیادہ

مہربانی فرما کر ادنیٰ ادنیٰ نفع اور نقصان دین اور دنیا کا بتا دیا قربان ہوں اُس مربی مہربان
کے نہ کوئی ایسا ہوا ہے نہ ہوگا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ ۞ بعد اسکے سنا چاہیے کہ آجکل دین اسلام پر ہر طرف سے بڑے حملے ہو رہے ہیں
جناب پادری صاحبان تو ہمارے عنایت فرمائے قدیمی تھے ہی کہ جھوٹے مغالطے اور فریب کی باتوں
کے ساتھ بعضے بیوقوف کچے مسلمانوں کو بہکا کر دین اسلام سے بے اعتقاد کرنے پر کمر باندھے ہوئے
تھے اور باوجودیکہ اُنکے تمام رسالوں اور کتابوں کے جواب خوب اور کامل لکھے گئے تھے پھر
بار بار اُنہیں مضامین کو لکھ لکھ کر چھاپ چھاپ کر تقسیم کئے جاتے ہیں اور شرم نہیں کرتے اور ہم لوگ
یہ جانتے تھے کہ پادری صاحب ہی ہمارے دین کے بڑے دشمن ہیں ہندؤں سے ہمارے دین کو کچھ
ضرر نہیں پہنچا ہندو بیچارے غریب اسامی ہیں کسیکو نہیں چھیڑتے اب ایک مدت سے اُنہی غریب
اسامی نے بھی سر اٹھایا اور فخر ہنود اندرمن مرادآبادی نے بڑے مغالطے بلکہ فحش کے کلام کے ساتھ دین اسلام کے
ساتھ بدی کرنے پر کمر باندھی اور خاص اس زمانہ میں آریا سماج کہ ایک نیا فرقہ ہندؤں میں ظاہر ہوا ہے
دین اسلام پر بہت حملے کرتے ہیں اور اپنے جہل مرکب سے اپنے ہی آپکو فرقہ ناجیہ سمجھکر بید پر بہت
نازاں ہیں اور بید جو کفر اور شرک اور مضامین واہیات سے بھرا ہوا ہے جسکو اللہ تعالیٰ کا کلام جانتے
ہیں اُسپر دھیان نہیں کرتے اور اپنی کوتہ نظری سے ہر طرف سے دین اسلام پر اعتراض کرتے اور
عوام الناس کو بہکاتے اور بہت تنگ کرتے ہیں لیکن اکثر اعتراضات اندرمن کے اور آریا سماج کے
وہی ہوتے ہیں جو پادری لوگ کیا کرتے ہیں اور انکے جواب کر چھپ چکے ہیں یہ لوگ تو سب باہر
کے دشمن ہیں گھر کے دشمنوں کا کیا شکوہ کروں کہ بعضے مسلمانوں ہی نے دین اسلام میں بعضی
بدعتیں جیسا نچہ تعزیہ شدہ علم پنکھ اور چھڑی اور محفل مزامیر اور روشنی وغیرہ ایجاد کر کے دین اسلام کے
بے رونق کرنے پر کمر باندھ رکھی ہے اور بعضے مسلمانوں میں ایک بلائے عام یہ بدعت پھیل گئی ہے
کہ باوجود ہونے اختلاف کے بیچ کلام خدا اور رسول کے اور بیچ بڑے بڑے مسائل اور اصول دین کے
چند مسائل فروعی اختلافی قیاسی حضرات مجتہدین میں باہم لڑتے جھگڑتے ہیں اور فساد عظیم برپا کر رکھا

ہے حالانکہ ایسے مسائل مین خود حضرات مجتہدین مین باہم لڑائی اور جھگڑا اور فساد نتھا اور خدا و رسول نے جھگڑے اور فساد سے منع فرمایا ہے اسکا بھی لحاظ نہین کرتے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن آریون کے مغالطات اور شبہات کے جواب مین کتاب ازالۃ الاوہام اور استفسار اور تصنیفات سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ وغیرہ کتب خوب کافی ہوگئی ہین اور اندرمن کی واہیات کے جواب مین کتاب سوط الجبار اور سیف اللہ القہار اور فتح المبین اور ظفر مبین تصنیفات جناب مولوی محمد علی صاحب کی اور خلعۃ الہنود اور دیگر تصنیفات علمائے دین کی بڑی شرح اور بسط کے ساتھ لکھی گئی ہین کافی ووافی ہین اور واسطے دفع شبہات آریا سماج اور برہم سماج وغیرہ مخالفان دین اسلام کے اور واسطے ثبوت حقیت دین اسلام کے کتاب براہین احمدیہ جناب مرزا غلام احمد صاحب متوطن قادیان ضلع گورداسپور کی تین سو دلیل قوی کے ساتھ لکھی جاتی ہے اور اشتہار دیا گیا ہے کہ جو کوئی مخالف دین اسلام کا اُن دلائل کو توڑ دے اُسکو دس ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا۔ خدا کرے وہ کتاب پوری ہوکر چھپ جاوے اور واسطے رد رسوم اور بدعات کے کتاب تحفۃ الہند بہت اچھی ہے اسوقت اس فقیر نے واسطے دفع بعضے جملہ مخالفان اسلام اور واسطے رد رسوم اور بدعات کے کہ جن سے دین کو نہایت ضرر پہنچتا ہے بلکہ بہ نیت ہمدردی اور خیر خواہی تمام بنی آدم کے واسطے ہدایت عام کے بعضے مضامین کتب مذکورہ کے منتخب کرکے مع بیان بعضی خرابی کے بمدد خوبی ہا قرآن و حدیث کے یہ رسالہ مختصر اور جامع لکھا ہے اور طرز اسکی تحفۃ الہند کے طور پر رکھی ہے اسواسطے کہ واسطے رد رسوم اور بدعات کے یہ طرز بہت اچھی اور مقبول دلپسند ہے اب تمام مخالفین دین اسلام خصوص ہندؤن کی خدمت مین یہ التماس ہے کہ اول تو اپنے گریبان مین مُنہ ڈالکر دیکھین اور اپنے مذہب کا بطلان غور و انصاف سے دل کی آنکھ کھولکر کرین پھر اگر کچھ تقریر و تحریر کو دل چاہے تو پہلے کتاب سوط الجبار وغیرہ تصنیفات مولوی محمد علی صاحب اور خلعۃ الہنود اور براہین احمدیہ اور ازالۃ الاوہام اور استفسار اور تصنیفات سید ابو المنصور صاحب وغیرہ اور اس رسالہ مرقومۂ فقیر کو ملاحظہ کرکے جن شبہات کے جوابات ان کتابون مین مرقوم ہین اُنکو مکرر تحریر نکرین کہ یہ بات نہایت بے انصافی اور بیحیائی کی ہے ہان اُنکے جوابون کے جواب لکھا اگر بطور مناظرہ کے تحریر کرین تو مضائقہ

۵ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے کتاب تحفۃ المواہب مین لکھا ہے وقد وقع الاختلاف بین الصحابۃ وہم خیر الامۃ فما خاصم احد منہم احدا ولا عادی احد احدا" یعنی صحابہ کرام مین کہ بہترین امت تھے اختلاف واقع ہوا تھا سو جھگڑا کرتا تھا کوئی کسی سے اور نہ آپس مین اُنکے عداوت تھی"

۴

۶ [illegible]

۷ قال اللہ تعالیٰ [illegible] یعنی اللہ تعالیٰ نے [illegible]

ہنین اور یہ رسالہ مرتب ہے چار باب اور ایک خاتمہ پر پہلا باب اعتقاد کے بیان مین دوسرا باب عبادت کے
بیان مین تیسرا باب معاملات کے بیان مین چوتھا باب ہندؤن کے بعضے اعتراضون کے جواب مین خاتمہ بیچ
بیان بعضی خوبیون دین اسلام کے اب دانایان صاحب شعور سے امیدوار ہون کہ تعصب اور طرفداری کو ایک طرف کر کے نہ دین
رعایت کسی جانب کے اس رسالہ مین غور اور فکر سے نظر کرین جب حقیقت حال کھلجاوے تو حق کے قبول کرنے اور ناحق کے چھوڑنے
مین دیر نفرماوین اور صرف باپ دادا کی پیروی سے گمراہی کے جنگل مین آوارہ نرہین خیال کرنا چاہیئے کہ حق تعالےٰ نے گوہر
شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنی پہچان کے لیئے بخشا ہے تو اس صورت مین لازم ہے کہ دین کے اختیار کرنے مین کسیکی تقلید
کا گرفتار نرہے بلکہ جسطرح دنیا کے کامون مین کہ جلد فنا ہوجانیوالے ہین کمال فکر اور دور اندیشی کے ساتھ کار روائی
کرتا ہے اور جس صورت مین تھوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہے تو اس صورت مین کسی اپنے اور بیگانہ کی نہین سنتا ویسے ہی
بلکہ زیادہ اس سے دین کے کامون مین بھی کہ اسکا فائدہ ہمیشہ پہنچنے والا ہے نہایت تحقیق اور خوض بجالاوے
اور اندھون اور باولون کی طرح نہ چلا جاوے مبادا کہ اس غفلت و نادانی سے ہمیشہ کے عذاب مین گرفتار ہووے
؎ غم دین خور کہ غم غم دین است + ہمہ غمہا فروتر ازین است + غم دنیا مخور کہ بیہودہ است + ہیچکس پیر
درجہان نیاسودہ است + بعضے ہندؤن کو کہتے سنا ہے کہ اپنا دھرم یعنی جو کہ بزرگون سے چلا آتا ہے
اگر سچائی کے دانہ کے برابر اور دوسرے کا دین پہاڑ کے برابر سچا ہووے تو بھی اپنا دھرم نہ چھوڑیئے لیکن تعجب ہے کہ یہ قاعدہ صرف دین اور
دھرم ہی کے مقدمہ مین جاری کرتے ہین اور دنیا کے اکثر کامون مین بزرگون کی پیروی کا
خیال نہین ہوتا یعنی اگر کسی کا باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہووے تو اولاد کو ہرگز یہ لحاظ
نہین ہوتا کہ باپ دادا کی متابعت کر کے دولتمندی اور عزت اور نام آوری کو چھوڑ دین بلکہ جسطرح
بن پڑے مال اور دولت کے حاصل کرنے مین نہایت محنت اور کوشش کرتے ہین اور دین کے امر مین جنکے
کہ اپنے مذہب کا ناحق ہونا اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کی طرح روشن ہوجاے اُسوقت جھوٹا عذر بزرگون کی
پیروی کا پیش لاتے ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہنا چاہیئے کہ ان لوگون نے دنیا کو بڑی دولت اور
عاقبت کو ناچیز سمجھ رکھا ہے حالانکہ بموجب مذہب ہندؤن کے بھی بلکہ تمام دین والون کے نزدیک دنیا کا
عیش اور آرام عاقبت کی نعمتون کے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتا ؎ دنیا ہیچ است و کار دنیا ہمہ ہیچ

٥

اسے بیچ زہر بیچ در بیچ پیچ اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ **پہلا باب** اعتقاد کے بیان مین اسمین آٹھہ فصلین ہین **فصل پہلی** خدا تعالی کی پہچان مین - ہم سب مسلمان اسبات پر یقین کرتے ہین کہ پیدا کرنیوالا اور مالک سارے جہان کا ایک ہے - اللہ اُسکا نام پاک ہے کوئی اُسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کے ہوں تو جہان کا بندوبست بگڑ جاوے اور سب بڑائیان اور کمال اُسی مین اور وہ ہر عیب و نقصان سے پاک ہے کیونکہ عیب و نالایق خدا ہونے کے نہین ہوتا - اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین ہے نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا کیونکہ جو خود دوسرے کا محتاج ہو تو تمام جہان کا پیدا کرنا اور سب کے حال کی خبر رکھنا اور ہر کسیکی فریاد کو سُننا اور سب کو رزق پہنچانا اور سب کی حاجت روائی کرنا اُس سے کیونکر ہو سکے اور سب اللہ تعالی کے محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت مین اُس سے بے پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین اُسکی طرف حاجت ہے اور وہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا اور دیکھتا ہے خواہ وہ چیز اندہیرے مین ہو یا اُجالے مین خواہ زمین پر یا آسمان مین خواہ پہاڑ کی چوٹی پر یا سمندر کی تہ مین اور کوئی چیز اُسکے علم اور نظر سے باہر نہین یہانتک کہ اندہیری رات مین چیونٹی کے پاؤن کو بھی دیکھتا ہے اور ہر آواز کو ہر وقت سُنتا ہے یہانتک کہ چیونٹی کے پاؤن کی آواز بھی سنتا ہے اگر ایک وقت مین بے شمار توپین چل رہی ہون اور بادل بھی گرج رہے ہون اور زمین پر ایک چیونٹی بھی چلتی ہو تو اُس چیونٹی کے پاؤن کی آواز کو اُن تمام سخت آوازون مین سے علیحدہ سنتا ہے اور ازل سے ابد تک ہر چیز کا احوال جس طرح جس وقت جس مکان مین جو کچھہ گذرا اور گذر رہا ہے اور گذریگا اور جو کوئی جو کچھہ کر چکا اور کہہ چکا اور جو کوئی جو کچھہ کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے اور جو کوئی جو کچھہ کریگا یا کہیگا اور جو کچھہ جس جگہ موجود ہے اور ہر کسیکے دل کے بھید اللہ تعالی کو یہ سب کچھہ ہر وقت معلوم ہے اور جو کچھہ ہوتا ہے اُسیکے ارادہ سے ہوتا ہے کسواسطے کہ اگر وہ کسی چیز کو نجانتا تو لائق خدائی کے نہوتا اور اُسکا جاننا اور سُننا اور دیکھنا فرشتون اور آدمیون اور جنون کے جاننے اور سُننے اور دیکھنے کی مانند نہین ہے کیونکہ اِن سب کو جو کچھہ معلوم ہوتا ہے سو اللہ تعالی کے معلوم کردینے سے

ترجمہ اور یہ دنیا کا جینا تو یہی ہے جی بہلانا اور کھیلنا اور پچھلا گھر جو ہے سو وہی ہے جینا اگر سمجھہ رکھتے ہون ۱۲

معلوم ہوتا ہے اور عقل یا حواس کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہے اور کسی وقت کوئی چیز معلوم ہوتی ہے
کسی وقت مین نہین معلوم ہوتی اور اللہ تعالی کو سب کچھ آپ ہی بغیر تبلانے کسیکے اور بغیر وسیلہ
عقل اور حواس کے معلوم ہے اور اللہ تعالی ہر کام پر قدرت رکہتا ہے جو چاہے سو کرے اور فقط اُسکے
ارادہ سے اور حکم کن سے سارا جہان پیدا ہوا ہے اور چاہے تو ایک حکم کن سے سب کو فنا کرے اور
کروڑ ہا جہان ایک حکم کن سے پیدا کردے اور جو کسی کام کو نکر سکتا تو لائق خدائی کے نہوتا اور اُسکی
قدرت ایسی نہین ہے جیسے آدمیون اور جنون اور فرشتون کی قدرت ہوتی ہے کسواسطے کہ یے
سب اللہ کے محتاج ہین اور آپ سے کچھہ نہین کر سکتے اور ان سب کی قدرت ضعیف کسی وقت
مین چلتی ہے کسی وقت مین نہین چلتی اور اللہ تعالی کسیکا محتاج نہین اور اُسکی قدرت قوی ہمہ
وقت چلتی ہے اور اللہ تعالی نے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہ کسیکا بہائی اور نہ کسی
سے ناتا رکہتا ہے غرضکہ خدا تعالی کی مانند اور کوئی چیز نہین اور وہ بیچون بیچگون سب بے شبہ
بے نمون ہے اور اگر کوئی کہے کہ خدا تعالی کا آنکہون سے دیکہنا تو اس جہان مین ثابت نہین ہوا
پہر تمنے خدا تعالی کو کسطرح پہچانا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمنے اللہ تعالی کو اُسکی مخلوقات دیکہکر
پہچانا ہے مثلاً رنگے ہوے کپڑے کو دیکہکر رنگریز کو جان لیتے ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنے والا ہے
اور خط کو دیکہکر اُسکے لکہنے والے کو پہچان لیتے ہین کہ ایک شخص اُسکا لکہنے والا ہے کیونکہ بدون
لکہنے والے کے لکہنا نہین ہو سکتا اور تخت کو دیکہکر بڑہئی کو جان لیتے ہین کہ کوئی شخص کاریگر
اسکا بنانے والا ہے پہر آدمی اس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستارے خاک پانی ہوا
آگ درخت دریا پتہر لکڑی حیوان انسان بادل مینہ پہول پہل گرمی سردی خشکی تری بیماری
تندرستی موت حیات وغیرہ کو دیکہکر ان سبکے پیدا کرنے والے کو کیونکر نہین پہچانیگا دوسرے ہم
کسی کام کا ارادہ پختہ کرتے ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کے موافق نہین ہوتا پہر ہماری اس
مراد کو کون پلٹ دیتا ہے سو وہ پلٹ دینے والا خدا تعالی ہے اور آدمی خیال کرے کہ تہوڑی مدت
سے آگے اسکا اسم و نشان دنیا مین نتہا پہر پہلے منی کا قطرہ ہوا اُس سے آدمی بنا یہ کسنے بنا دیا اگر

جانتا ہے کہ اپنے بنانے والا آپ ہے تو اس وقت کہ موجود ہے اپنے بدن پر ایک بال نہین پیدا کر سکتا پہلے کہ
اسکا نام ونشان کچھ تھا اپنے آپکو کیونکر پیدا کر لیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنے والا یہ آپ نہین کوئی
اور ہے اسکے سوا پس وہی خدا ہے جسنے سب کچھ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوق کو بدیدۂ غور وفہم
دیکھا کرے تو اللہ تعالی کی شناخت خوب حاصل ہوا اور بموجب دین ہنود کے خدا تعالی کی شناخت
ذات اور صفات مین بڑا اختلاف ہے اول اس امر مین اختلاف ہے کہ خدا کون ہے اور جہان کا خالق یا مالک
کوئی ہے یا نہین اور اگر ہے تو کون ہے خدا ہے لایزال یا برہما یا بشن یا مہادیو یا یہ تینون یا دیوی
یا چوبیس اوتار یا روح یا رج اور ست اور تم یا حرارت غریزی یا گرمی بدن کی یا پرکرتی یا کرم
یا اکاس یا زمانہ یا آگ - یا نرسنگھ یا نطق یا آفتاب یا تمام جاندار خود خدا ہین یا خاصیت
یا نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ اور چیت اور دھیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ اور
اکاس اور سمرن اور آرزوئے نایافتہ یا شاید کوئی اور چیز چنانچہ بیان
آیندہ سے ظاہر ہوگا اور کچھ بیان اس کا اس باب کی ساتوین فصل مین
ہوگا انشاء اللہ تعالے اور جاننا چاہیئے کہ ازروے دین ہنود کے خدا دو طور پر ہے
ایک نرگن یعنی بے صفت دوسرا سرگن یعنی صفتون والا - نرگن اس وقت
ہوتا ہے جب مخلوقات فنا ہو جاتی ہے اور اس کی اس حالت کا بیان کچھ
نہین ہوتا بعضے کہتے ہین کہ سوتا رہتا ہے - اور سرگن اس وقت ہوتا ہے
جب اسکا پیدا کرنے کا ارادہ ہوتا ہے اور مایا کی جنبش ہوتی ہے تو تین گن یعنی
صفت رج یعنی قوت بہیمیہ اور شہوت اور خواہش ست یعنی عقل اور قوت
ملکی تم یعنی قوۃ غضبی اس مین ظاہر ہوتی ہین - رج کی جہت سے برہما کی
صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہے اور ست کی جہت سے بشن کی
صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو پالتا ہے اور تم کی روسے مہادیو کی صورت
مین ظاہر ہوکر خلقت کو فنا کرتا ہے یہ بیان مفصل اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالے

پس برہما اور بشن اور مہادیو یہ تینون دیوتے بقول ہندؤن کے حاکم اور مختار سارے جہان کے اور خدا کے نائب بلکہ ایک خدا کے تین خدا ہین اور بعضے ہندو کہتے ہین کہ بشن خدا ہے اور بعضون کے نزدیک مہادیو اور بعضے کہتے ہین برہما خالق ہے اور بعضے برہما کو پیغمبر جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بید جو کلام ربانی ہے برہما کے چارون مونہہ سے نکلا ہے غرض بہر صورت ہندؤن کے نزدیک یہ تینون شخص خدائی کے بڑے ارکان بلکہ خود خدا ہین اور ہندؤن کے دین کی کتابون مین جابجا ان تینون کا ذکر آتا ہے مختصر تاریخ مطبوعہ گورنمنٹ پریس الہ آباد ۱۸۷۳ع کے صفحہ ۱۵۹ مین لکھا ہے کہ کہتے ہین ہنود ان مین پندرہ لاکھ مصرعے ہین مگر وہ بشن اور شیو (یعنی مہادیو) کی پرستش کا شرح دکھاتے ہین اسواسطے ان تینون صاحبون کے بعضے حالات کا ذکر ہندؤن کے کتب دینی سے نقل کرنا ضرور ہے ف آریا مذہب والون نے اپنے مذہب پر سے الزام اور اعتراض دور کرنے کے لئے بتقلید پنڈت دیانند سرستی کے برخلاف تمام ہندوان اولین و آخرین کے یہ حیلہ کیا ہے کہ وہ کہتے ہین کہ پدم پوران اور شیو پوران اور بہاگوت اور مہابہارت وغیرہ جنمین جہوٹ اور کفر اور شرک اور فسق بہرا ہوا ہے یہ کتابین ہمارے دین کی نہین ہین ہم تو بید کو مانتے ہین جسمین نہ جہوٹ ہے نہ کفر نہ شرک نہ فسق سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ کتابین بیشک تمہارے دین کی ہین تمہارا بید جسکو تم مانتے ہو خود کہتا ہے کہ یہ کتابین بید سے نکلی ہین اور بید ایک چہوٹا سا علم ہے جس سے خدا کی معرفت نہین ہو سکتی چنانچہ اتھربن بید کی منڈوک اُپنکہد مین لکھا ہے کہ ایک علم کا نام علم صغیر ہے اور دوسرے علم کا نام علم کبیر ہے - علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اُسکے فروعات سے جیسے کہ چہہ شاستر اور اٹھارہ پوران اور صرف و نحو یعنی بیاکرن اور نظم و نثر اور نجوم اور طب وغیرہ ہین اور علم اکبر مراد ہے علم الٰہی سے کہ جس سے اُس ذات پاک کو پاتا ہے جو بے زوال ہے اور فنا سے آزاد ہے الخ اور بسشٹ جو راجہ رامچندر کے اُستاد اور ہندؤن کے بڑے پیشوا ہین اور ہندؤن کے نزدیک اُنکی تحقیق دیانند سرستی کی تحقیق سے صدہا درجہ زیادہ ہے جوگ بسشٹ کے چوتھے استہہ پرکرن مین لکھتے ہین کہ برہما نے واسطے انتظام مخلوق کے چار بید اٹھارہ سمرتی چہہ شاستر اٹھارہ پوران بنائے پس یہ کتابین

ایک چیز بناتے ہے چنانچہ بیان ہوگا اور حقیقت مین مخلوق کی پرستش جائز ہی نہین گنہگار ہو یا پرہیزگار پرستش تو خالق کی چاہئے اور تابعداری پیغمبر معصوم علیہ السلام کی ۱۲ منہ

سب برہما سے موجود ہوئین پس جبکہ یہ سب ایک ہی شخص کی بنائی ہوئی ہین پھر کیا وجہ کہ ان

مین سے چارون بید تو معتبر اور مقبول ہوے اور باقی سب غیر معتبر اور رد ہوں اگر معتبر ہون تو

سب ہون اور اگر غیر معتبر ہون تو سب ہون اور حق تو یہ ہے کہ سب غیر معتبر ہین چنانچہ معلوم ہووے گا

انشاء اللہ تعالی اور قطع نظر ان سب باتون کے بید مین کیا جھوٹ اور شرک اور کفر تھوڑا ہے جسکو

تمنے دین اور ایمان کرکے مانا ہے چنانچہ اس مختصر مین کچھہ اسکا بھی ذکر ہووے گا انشاء اللہ تعالے

اب غور اور فکر کرنا چاہیئے کہ اول تو سوائے اللہ تعالی کے اور کوئی جہان کا مالک مختار ہی نہین

اور نہ خدا کا متعدد اور منقسم ہونا جائز ہے (چنانچہ ہندو برہما اور بشن اور مہادیو کو جانتے ہین) اور اگر

فرض کیا جاوے کہ کوئی شخص نائب خدا اور مختار کل سارے جہان کے ہین تو عقل سلیم کے نزدیک

نہایت ضرور ہے کہ وہ اشخاص عادل اور منصف اور اچھی صفتون سے موصوف اور بری صفتون سے

پاک اور حیامند اور صاحب قدرت قوی اور علم وسیع اور نہایت عاقل اور مدبر اور خدا کی مخلوق کو

توحید اور اچھی باتون کے ہدایت کرنے والے اور شرک اور کفر اور بری باتون سے منع کرنے والے

ہون اور انمین باہم اتفاق بھی ہو نہ یہ کہ ظالم اور مکار اور فریبی اور دغاباز اور بری صفتون سے

موصوف اور اچھی صفتون سے خالی اور بے حیا اور عاجز اور ناتوان اور جاہل اور بے سمجھہ اور مفسد

اور مشرک اور بت پرست اور لوگون کو شرک اور برے کامون کی ترغیب دینے والے ہون اور

آپس مین اختلاف اور نزاع اور جھگڑا ہووے **اب** ہندوؤن کی کتابون سے معلوم کر لینا چاہیئے

کہ ان دونو قسم کی صفات مین سے یہ تینون صاحب (برہما اور بشن اور مہادیو) کس قسم کی

صفتون کے ساتھہ موصوف تھے کالکا مہاتم اور پدم پوران مین لکھا ہے کہ اندر دیوتا مہادیو کی زیارت

کو کوہ کیلاس پر گیا دیکھا کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑے بڑے دانتون والا (کہ حقیقت مین مہادیو

ہی تھا) بیٹھا ہے پوچھا کہ مہادیو کہان ہے اسنے کچھہ جواب نہ دیا بلکہ سخت گوئی سے پیش آیا اندر نے اسکی

گردن پر گرز مارا گرز جلکر راکھہ ہو گیا مہادیو نے اندر کو بھی جلا دینا چاہا برہسپت دیوتاؤن کا مرشد

آیا دونو نے مہادیو کی بہت خوشامد کی تو مہادیو خوش ہوا اور کہا کہ اپنی مراد طلب کرو عرض کیا

---

[1] مختصر تاریخ ہند مطبوعہ گورنمنٹ پریس الہ آباد سنہ ۱۸۷۸ء کے صفحہ ۹۲ مین مرقوم ہے کہ رگ وید ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہے جسمین دس ہزار پانسو اسی اشلوک

[illegible]

کہ آپ نے غصہ کی آگ کو دبا لیجیئے فرمایا کہ یہ دب نہین سکتی لیکن اسکو کہین پہینک دیتا ہون چنانچہ اُس آتش
غضب کو سمندر مین جہان گنگا ملتی ہے پہینک دیا اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور ایسا رویا کہ
زمین آسمان کانپ گئیے برہما جی آئے سمندر نے لڑکے کو برہما کی گود مین رکہدیا اور کہا کہ اسکا نام
آپ ہی رکہدیجیئے لڑکے نے برہما کی ڈارہی ایسے زور سے پکڑی کہ برہما کی آنکہہ سے جل یعنی
پانی نکل پڑا اسواسطے اُسکا نام جلندہر رکہا اور شکر دیتون کے مرشد نے بموجب حکم برہما کے اُس
لڑکے کو تمام دیتون کا بادشاہ کردیا اور مسماۃ برندا کال نیمی دیتون کی سردار کی بیٹی سے اُسکا بیاہ
کردیا جلندہر بڑا قوی ہیکل تہا تمام زمین کے راجاؤن سے بڑہگیا تو اُسکو بہت تکبر ہوا اندر کو سُرگ سے
نکال دیا دیوتاؤن نے جان بچاکے عرض کیا۔ برہما نے اُنکو بشن کے پاس بہیجا (ف ہندون کے دین مین کہین
سے پتا نہین لگتا کہ وقت حاجت کے کسی نے ذات پاک اللہ تعالی سے التماس اور التجا کیا ہو) بشن
کو ہلاک کرنا جلندہر کا منظور ہوا نارد دیوتا جو بشن کا دل ہے اُسنے یہ سوچا کہ جلندہر بغیر مہادیو کے
کسیکے ہاتہہ سے مارا نہین جائیگا تو یہ حیلہ کیا کہ جاکر جلندہر سے کہا کہ تیرے پاس تمام اسباب
سلطنت کا موجود ہے پاربتی مہادیو کی بیوی کہ نہایت خوبصورت ہے جب تک وہ تیرے ہاتہہ
نہ آوے تو کچہہ لطف نہین جلندہر نے مہادیو سے پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تو جنگ شروع ہوئی برہما
اور بشن اور تمام دیوتے مہادیو کی مدد کو آئے جلندہر کے آگے سب عاجز ہوگئے آخر (بڑے مدبر بلند
فکرت جناب) بشن جی نے یہ تدبیر فرمائی کہ برندا جلندہر کی عورت بڑی پاکدامن ہے اُسکی عصمت
مین خلل آوے تو جلندہر مارا جاوے (گناہ جورو کرے سزا شوہر پاوے کیا اچہا انصاف ہے اور حقیقت
مین برندا کا بہی کچہہ گناہ نہین گناہ تو بشن جی کا ہے جنہون نے دہوکا دیکر زنا کیا تو حقیقت مین
بشن جی کے گناہ کی سزا مین جلندہر مقتول ہوا۔ واہ رے عدل) پہر بشن جی نے جلندہر کی صورت
اختیار کرکے اُسکی جورو برندا سے مباشرت فرمائی آخر برندا کو یہ دغابازی معلوم ہوئی تو بشن کو بددعا
دی کہ تو پتہر ہوجائیو بشن (خدائے ہنود) فی الفور پتہر بنگیا جسکو ہندو سالگرام کہتے ہین اور گنڈک نامی ندی
مین جا پڑا اتبک اُس ندی سے ایسے پتہرون کو لاکر ہندو بشن کے نام سے پوجتے ہین اور برندا

اس غم سے جلکر ہلاک ہوگئی اور اُسکی راکھ سے تلسی کا جھاڑ پیدا ہوا اور بشن برندا کے فراق مین نہایت غمناک ہوکر اُس
راکھ پر آبیٹھا دیوتاؤن نے تلسی کے پتے بشن کے سر پر رکھے تو بشن نے وہ اقرار یاد کیا بشن کی پوجا لوگ اب تک اُسکی
پتّے سالگرام پر چڑھاتے ہین اس داستان سے معلوم ہوا کہ جناب دیوتا صاحب نے خوش اخلاقی سے کام نہ لیا اور جالندہر کی
بیعزت کیا ایک ترش دلی برائے دفع صد ہا ان [illegible]
اور مغلوب الغضب اور عاجز ایسے تھے کہ غصہ کو ضبط نکر سکے اور برہما جی ایسے ناتوان تھے کہ [illegible]
اپنی ڈاڑھی چھڑا نہ سکے رونے لگے اور بشن جی نے کیسا فعل شنیع کیا اور ایک عورت کے عشق مین
مضطرب اور بیقرار اور اُسکی بددعا سے پتھر بنگئے اور سالگرام پتھر تلسی کے پتے رکھکر اُسکی پوجا
کرنا بشن جی کی زناکاری کی نشانی ہندوؤن کی عبادت مین داخل ہوئی اور خدا کے نائبون نے
ایسا انصاف کیا کہ گناہ بشن نے کیا اُسکی شامت جلندہر پر ڈالی یعنی اُنہی کا مال شامت سے جلندہر
مارا گیا اور تینون خدا کے نائب بلکہ خود تینون خدا سے ہنود ایک دیت کے آگے عاجز اور مغلوب ہوگئے
اور نارد دیوتا جو بشن جی کا دل ہے کیسا فریبی اور مکار ہے آور شیو پُران کے حصہ اول مین
اس قصہ کو برہما جی کی زبان سے یون نقل کیا ہے کہ بشن جی بموجب حکم [illegible] مہادیو کی
بصورت تپسّی کے جلندہر کے ملک مین جاکر برندا کی پہلواری مین تشریف فرما ہوئے اور برندا نے رات
کو خواب پریشان دیکھے تھے پہلواری مین آئے اور تپسی کی گردن مین دونو ہاتھ ڈالکر حفاظت چاہی
تپسی بہت غصہ ہوا اور دو راکھس وہان موجود تھے بھاگ گئے برندا نے اپنے شوہر کا حال پوچھا
تپسی نے ہنسکر اوپر کو دیکھا دو بندر موجود ہوئے اور باشارہ ابرو تپسی کے غائب ہوگئے ایک پل مین پھر
آئے اُنکے ہاتھ مین جلندہر کا جسم اور سر موجود تھا برندا کو مارے غم کے غش ہوگیا اور بعد نہایت عجز و الحاح
کے عرض کیا کہ اسکو زندہ کر دیجئے بشن جی سر کو جسم سے جوڑکر اور آپ غائب ہوکر اُس جسم مین داخل
ہوگئے یہ جسم اور سر بموجب نقل شیو پران کے محض بناوٹی تھا اور جلندہر اب تک زندہ تھا کہ اسوقت تک
پیچھے بعد زنا کے بشن کے برندا کے ساتھ وہ مقتول ہوا ہے اور ایسے تماشے جادوگر یہان مثل طلسم ساز
بہت دکھایا کرتے ہین) الغرض جناب بشن جی نے برندا کو گلے لگایا برندا نے کچھ نجانا تو وہ بیچاری

اِس امر مین محض بے گناہ تھی) بڑی خوشی کے ساتھ مباشرت کو بہت دفعہ تک نوبت مجامعت کی
پہونچی جب بشن جی نے اپنا جسم اصلی اختیار کیا بندا بہت خفا ہوئی اور کہا کہ دو نو رکہس تہاری
عورت (سیتا) کو بہگا لیجاوینگے اور دونو بندر تہارے مددگار ہونگے (یعنی جب کہ تم رامچندر کا اوتار لوگے)
(اور شیو پران کے دوسرے مقام مین لکھا ہے کہ اسطرح کی بد دعا بشن کو بار دفعہ دی تہی چنانچہ آگے مذکور ہوگا
آتا ہے) یہ کہکر بندا ستی ہوگئی (یعنی جل مری) بشن جی اسکی خوبصورتی کی یاد مین مضطرب ہو
اور اُسکی راکہہ بدن کو لگا کر وہان مقیم ہوگئے دیوتا وغیرہ نے آکر سمجہایا کہ تمکو پرائی عورت کے ساتھ
ایسا کرنا واجب نہ تہا چلو اپنی بہشت مین عیش کرو جو گذرا۔ تقدیر سے وقوع ہوا مہادیو کی مہربانی
سے دور ہوجاویگا بشن جی نے کسیکو جواب تک نہ دیا (اب دیکہو مہادیو کی مہربانی کیا خوب ہوتی ہے)
دیوتاؤن نے بموجب حکم مہادیو کے گوری جا (زوجۂ مہادیو) کی حمد شروع کی گوری جا نے الہام فرمایا
کہ مینے تین روپ سے اوتار لیا ہے گوری جا (مہادیو کی زوجہ) لچھمی (بشن کی زوجہ) سرستی
(برہما کی زوجہ) تم ان تینون کی پناہ مین جاؤ دیوتاؤن نے ویسا ہی کیا۔ تینون دیوتون نے تین
تخم دیکر فرمایا کہ بشن جہان بیٹھا ہے وہان کاشت کردو۔ ویسا ہی کیا گیا اُس سے تین بوٹیان پیدا
ہوئین دہاتری مالتی تُلسی۔ سرستی سے دہاتری اور لچھمی سے مالتی اور گوری جا سے تُلسی اور یہ تینون
بوٹیان مانند عورتون کے ظاہر ہوکر بندا سے زیادہ حسین کہڑی ہوئین بشن جی مغلوب الشہوت
کہڑے ہوے دہاتری اور تلسی نے ترچھی نگاہ سے بشن کی طرف دیکہا اور مالتی بسبب داغ سوکن
کے رنجیدہ ہوئی (اسواسطے کہ مالتی حقیقت مین بشن کی زوجہ تہی جب اُسکی دو سوکنین دہاتری اور
تلسی (کہ یہ دونو اصل مین برہما اور مہادیو کی زوجہ تہین) پیدا ہوگئین اور بشن جی کی معشوقہ بن گئین
تو مالتی کو رنج ہوا) اور بشن جی دہاتری اور تلسی پر فریفتہ ہوکر اُنکو ساتھ لئے بہشت مین داخل ہوے
(یہ کامیابی بشن جی کی مہادیو کی مہربانی سے ہوئی اور بہاگوت مین لکہا ہے کہ سب رکہون
اور مُنون (یعنی عالمون اور عابدون) مین گفتگو ہوئی کہ برہما بشن مہیش (یعنی مہادیو) ان تینون
مین بڑا کون ہے اور بہرگ مُن امتحان کے لئے مامور ہوے۔ بہرگ مُن اول برہما کی محفل مین

آئے چپ چاپ جا بیٹھے نہ ڈنڈوت کی نہ اُستت نہ پرکرما بر ہمانے نہایت غصہ سے چاہا کہ اپنے
دسے پر بیٹے کی محبت کر کے بد دعا نہ دی پھر بھرگ مُن کیلاس پر آئے مہادیو نے کھڑے ہو کر ملنے کو
ہاتھ پسارے بھرگ مُن بیٹھ گئے مہادیو نے نہایت غصہ ہو کر ترسول اُٹھایا پاربتی نے چھڑا یا
بھرگ مُن بیکنٹھ میں جہان بھگوان (خدائے ہنود) پھر کر بیٹھے لچھمی کے ساتھ سو رہے تھے پہنچے
اور جاتے ہی بھگوان کے سینہ مین لات ماری اور وہ چونک اُٹھے اور لچھمی کو چھوڑ بھرگ کے پانو
سر آنکھون کو لگائے اور کہا کہ معاف کیجئے تمہارے پانو مین چوٹ میری نادانی[1] سے لگی (اس روایت
سے مغلوب الغضب ہونا برہما اور مہادیو کا اور سونا بشن (خدائے ہنود) کا معلوم ہوا) اور شیو پوران[2] کے
حصہ اول مین مرقوم ہے کہ جلندھر نے ایک گورجا بنائی اور کہا کہ اے سداشیو اپنی عورت کو دیکھو ہم
اسکو پکڑ لائی مہادیو جی (خدائے ہنود) تمام عقل اور دانش بھول گئے اور بڑے خوفناک ہوئے
اور چکر کو چھوڑ کر جلندھر کا سر کاٹ دیا اور اسکند پوران کے ادھیائے ۲۱ مین لکھا ہے کہ بشن جی
نے فرمایا کہ تمام قدرت میری بخشی ہوئی بشویشر[3] کی ہے جب جلندھر میرے ہاتھ سے مارا نہین
جاتا تھا تو مین نے بہت عبادت مہادیو کی کی تھی (اس سے معلوم ہوا کہ بشن جی کی تمام قوت اور قدرت
مہادیو کے لنگ کی بخشی ہوئی ہے اور مہادیو بشن کا معبود ہے) اور شیو پوران مین مذکور ہے
کہ ایک راجہ نے اپنی دختر کے واسطے شوہر مقرر کرنے کو ایک محفل آراستہ کی تھی کہ لڑکی کسکو پسند
کرتی ہے نارد نے بشن جی سے خوبصورتی کا سوال کیا تا لڑکی نارد کو پسند کرے بشن جی کی توجہ
سے تمام بدن نارد کا مانند بشن کے اور مونھہ مثل بندر کے ہو گیا اور لڑکی نے بشن جی کو قبول کر لیا
نارد نے جب پانی مین اپنا عکس دیکھا تو بشن جی سے کہنے لگا تم نہایت دغاباز ہو تمنے کہان دغا
بازی نہین کی بلکہ مجسم دغا ہو تمنے موہنی روپ ہو کر بسپران و دیت کے ساتھ وقت تقسیم آب حیات
کے دغا کی جلندھر کی عورت کے ساتھ دغا کر کے اُسکا دھرم خراب کیا (ایسا بہت کچھ کہکر کہا) جس
جسم مین تمنے ہمکو رنج دیا ہے اُسی مین تمکو بھی ملیگا اور جنکی مانند ہمارا مونھہ کیا ہے وہی تمہاری مدد
کرینگے (یعنی ہنومان وغیرہ) اور عورت کے واسطے ہماری بیعزتی کرائی لہذا عورت (یعنی سیتا) کی

[1] یہ روایت فتح المبین کے صفحہ ۲۲ مین منقول ہوئی ہے ۱۲

[2] مطبوعہ نول کشور صفحہ ۲۹۶ - ۱۲

[3] بشویشر لنگ مرقدہ وشین [illegible] معدود دیاے جھول وشین معلوم ۱۲

[illegible]

[4] صفحہ ۱۸ - ۱۲

جدائی مین تمام جنگلون مین گہومتے رہے گے (یعنی رام اوتار ہوکر) اور کتاب دین حق کی تحقیق مین لکہا

ہے کہ ہندؤن مین یہ روایت مشہور ہے کہ برہما اور بشن اور مہادیو اتر نے مُنی کے دروازہ پر بہیک مانگنے

گئے۔ اُسکی عورت آنسویا بہیک دینے کو آئی۔ تو یہ صاحب فرمانے لگے کہ ہم ایسی

بہیک نہ لینگے اگر ہمکو اندر لیجا کر ننگے ہوکر کہانا کہلا دے تو ہم ٹہیرین آنسویا اپنے خاوند سے اجازت

لیکر اُنکو اندر لیگئی جب کہانے لگے تو آنسویا نے اُنکے بدن پر پانی چہڑکا تو یہ تینون چہوٹے چہوٹے لڑکے بنگئے

جب کہا چکے تو آنسویا نے اونکو پالنے مین سُلا دیا نارد مُنی نے یہ خبر پاکر اُنکی عورتون کو جا سُنائی

عورتین آنسویا کے پاس آئین اور منت سماجت کی آنسویا نے کہا اپنے اپنے شوہرون کو پہچانکر لیجاؤ

جب وہ لینے گئین تو تینون لڑکے ایک ہی صورت پر دیکہی اور شیو پُران حصہ اول مین ہے صـ ۲۴۲

تا صـ ۲۴۳ کہ مہادیو نے گور جا سے کہا کہ ہم اور بشن اور برہما سب گنپت کے اختیار مین ہین تم ایک برس

تک اُنکے روزے رکہو اور گنپت کی پوجا کی ترکیب تبلائی اور اُسی مین ہے صـ ۲۵۵ تا ۲۵۷ کہ مہادیو

کو گنپت نے مارا اور بشن اور اندر (دیوتاؤنکا بادشاہ) وغیرہ دیوتے مہادیو کی مدد کو آئے گنپت پر

کوئی غالب نہ آیا اور اُسی مین ہے صـ ۲۵ کہ برہما نے اپنے فرزند کام کو فرمایا کہ برہما اور بشن اور رُدّر

(یعنی مہادیو) تیرے اختیار مین رہینگے اور اُسی مین ہے صـ ۱۲ تا ۱۷ کہ بشن جی نے نارد کو سمجہایا

کہ شیو (یعنی مہادیو) کل مخلوقات کے مالک ہین برہما اُنکے حکم سے خلقت کو موجود کرتے ہین اور ہم اُنکی

خدمت کرکے جہان کی پرورش کرتے ہین ہم سب مہادیو کی عبادت سے افضل گنے ہوتے ہین

اے نارد مہادیو کی عبادت کر اور اپنے باپ برہما سے مہادیو کے نام استفسار کر نارد برہما کے پاس

آیا برہما نے کہا کہ مہادیو کل مخلوقات اور برہما اور بشن کے مالک اور خالق ہین اور کہا کہ مہادیو نے واسطے

عیش خاطر خواہ کے اپنے جسم سے شکت کو پیدا کیا شکت برہما اور بشن کی مان اور مہادیو کی زوجہ

ہے پہر مہادیو نے فرمایا کہ ایک شخص ماہر جمیع علوم پیدا کرنا چاہیے کاروبار جہان اُسکو سپرد کرکے

آپ عیش و عشرت مین مصروف ہون شکت نے بائین طرف دیکہا بشن ظاہر ہوا مہادیو نے داہنے

بازو سے مجہکو (یعنی برہما کو) پیدا کرکے کنول کے پہول مین رکہدیا حالانکہ اسکند پُران کے دیباچہ

۱۵

طاقت اور قدرت

بحر الجبار جلد ۲ صـ ۱۹۰

۲۳ مین لکھا ہے کہ مہادیو نے اپنی انگوٹھے [illegible] اسے [illegible] ایک [illegible] خوب [illegible]
ہوا اور شیو پران حصہ اول مین ہے [illegible] برہما سے فرمایا کہ بشن بھی ہو [illegible] خبر [illegible]
ہوش مین آکر میرے پاس آئے بشن کہا تم [illegible] برہما [illegible] زخمی [illegible] یعنی [illegible] خدا [illegible] ہم [illegible]
سے باہر اور تمہارے [illegible] ہین ہماری بنا مین [illegible] اصلی کوئی نہین اسے خبر [illegible] سے ہوش
مین آئے اور دعوی خدائی کا کیا [illegible] یعنی برہما [illegible] کہا [illegible] پیدا کرنے والا
کوئی نہین بشن نے [illegible] ہو کر کہا ایسی جہالت تمکو [illegible] نہین ہم تمام عالم کو پیدا اور پرورش اور معدوم
کرتے ہین یہان ہمارے تابع ہے بیدون کو جنہے تصنیف کیا ہے جنہے تمکو اپنی ناف سے پیدا کیا
غرض ہم اور بشن خوب لڑے اور دونو اپنے آپکو خالق کل مخلوقات کا سمجھتے [illegible] ابھی بیان ہو چکا
ہے کہ ان دونو صاحبون نے نارد کو سمجھاتے ہوئے مہادیو کی خدائی اور اپنی عبودیت کا اقرار کیا تھا
یہ جنگ جاہلانہ دیکھکر شیو (یعنی مہادیو) مانند شعلہ کے ظاہر ہوئے (یعنی مہادیو کا لنگ مانند شعلہ
کے ظاہر ہوا چنانچہ بیان آیندہ سے معلوم ہوتا ہے) پہر یہ قرار پایا کہ جو کوئی اس شعلہ کا [illegible] انجام
دیکھ آوے وہی مالک کل قرار دیا جاویگا (کیا اچھی پہچان خدائی ہے) ہم یعنی برہما بصورت ہنس اوپر
کو اور بشن بصورت خوک نیچے کو دیوتون کے ہزار برس تک دوڑا کئے آغاز و انجام معلوم ہوا اور غیب سے
کچھ الہام ہوا جسکو ہم دونو سمجھ نہ سکے ہمنے التماس کیا کہ مجسم ہو کر ظاہر ہو۔ اونکار (یعنی لفظ اوم
کہ ہر دفتر بید اور ہر منتر کے اول مین ہوتا ہے) ظاہر ہوا تب ہمنے جان لیا کہ اسکا حرف اول ابتدائی
شعلہ لنگ کا ہے اور آخر کا نقطہ انتہا ہے شعلہ لنگ کا ہے اور رگ[1] بید لنگ کا جنوبی حصہ ہے اور
ججر بید لنگ کا شمالی حصہ ہے اور شام بید لنگ کا درمیان ہے اور اتھربن بید کا یہ قول ہے کہ مہادیو
کچھ نہین کرسکتا جو ہوتا ہے شکت[2] کی خواہش سے ہوتا ہے **ف** بیدون کی کیا اچھی حقیقت
بیان فرمائی) پہر مہادیو ہنسکر بولے کہ ہمنے تم دونون کو اپنا بھگت سمجھکر اپنے لنگ کو ظاہر کیا پس
ہے تم دونون نے ہمکو پہچانا **ف** مسلمانون کا خدا قدرت اور افعال سے پہچانا جاتا ہے چنانچہ
آغاز مین بیان ہو چکا اور ہندؤنکا خدا یعنی مہادیو لنگ سے پہچانا جاتا ہے چنانچہ یہان مذکور ہوا

[1] بقول ہندؤن کے چار بید خدا کا کلام ہیں کہ برہما کے منہ سے نکلے ہین رگ بید۔ ججر بید۔ سام بید۔ اتھربن بید ۱۲

[2] شکت مہادیو کی زوجہ جسکا ذکر ہو چکا ہے ۱۲

۱۶

[illegible]

اور شیو پُران حصہ دوم کھنڈہ صفحہ ۱۱۴ تا ۱۱۵ مین مذکور ہے کہ برہما جی ہدایت فرماتے ہین کہ ریوا ندی
جسکے کنارہ پر لنگ بیشمار اور اُسکے پتّھر بھی مانند لنگ کے لایق پرستش کے ہین (نعوذ باللہ کتنے معبود ہین
اور سب لنگ ہین) اور یہ ندی مہادیو کو مانند گورجا کے پیاری ہے دیوتے اور مُنی (یعنی عابد) مع
عورات کے وہاں مہادیو کی پرستش مین رہتے ہین ایک روز لب عنل کے دیوتاؤن کا وہان مجمع تھا
مجھسے اور بشن سے پوچھا کہ تم دونون مین ذات بے زوال کل مخلوقات کا مالک اور خالق اور پروردگار
کون ہے (دیوتون اور مُنون کو اپنے خدا کی خبر نہ تھی کہ کون ہے) مین نے کہا مین ہون بشن نے کہا مین ہون آخر
یہ ٹھیری کہ جسکو بید کہدین وہ ہے حسب الطلب بید آئے اور فرمایا کہ وہ ذات مہادیو کی ہے ہمنے کہا
کہ مہادیو زہر کھانے والا جٹادھاری بیل کا سوار برہنہ تن بدصورت بھوتون پریتون کا ہم صحبت نا پاک
لباس پرم برہم (یعنی خدا) کیونکر ہوسکتا ہے (دیکھو بقول ہندون کے حامل وحی نے وحی کا فیصلہ نمانا)
اس گفتگو مین زمین سے آسمان تک ایک شعلہ نمودار ہوا اور جناب مہادیو (جسکے خدا ہونے پر بید کا حکم
لگا) بصورت لنگ کے بقدر آٹھ انگل کے ظاہر ہوے اور تمام دیوتون اور منیشرون نے اُنکی پوجا کی
اور مین نے اور بشن نے فیصلہ اس بات پر قرار دیا کہ جو کوئی اس لنگ کو چھوے وہی خدا ہے (کیا اچھی
صفت خدائی کی قرار دی نعوذ باللہ) بشن بصورت خوک نیچے کو اور مین (یعنی برہما) بصورت ہنس
اوپر کو چلے اور لنگ اوپر کو سورج اور اندر وغیرہ دیوتاؤن کے مقامون کو اور نیچے کو چودہ طبق کو طے
کرتا چلا گیا اور ہر جگہ کے باشندے اُسکی پرستش کرتے رہے اور ہم دونو پیچھے دوڑے گئے مگر لنگ
کو چھونے نہ پائے کیتکی کے پھول اور سُربھی (یعنی کامدین) گاے نے مجھسے وعدہ کیا کہ ہم (دو
گواہ عادل) گواہی دینگے کہ برہما نے لنگ کو چھو لیا ہے آخر بشن نے تو اپنے قصور کا اقرار کیا اور مین
نے دعوی کیا کہ لنگ کو چھو لیا ہے دونو گواہون نے کہا کہ ہم بلا طرفداری کہتے ہین کہ برہما نے
لنگ کو چھو لیا ہے (پیشواے اعلی ہنود نے ایک رکیک مقدمہ کے جیتنے کو جھوٹے گواہ لاے اور
مراد کو نہ پہونچے) مہادیو نے غصّہ ہوکر الہام کیا کہ بسبب جھوٹی گواہی کے اے کیتکی تو ہمارے سر
پر نہ چڑھیگی (یعنی پوجا مین) اور اے مادہ گاؤ تم اس مونہہ سے ناپاک چیز کھایا کروگی (جس گاے

اسکی تعظیم ہندو سب سے زیادہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ دیوتاؤن کے سبکے بڑے ہین اور شیو پُران
حصۂ دویم کھنڈ ۷ کے صفحہ ۲۰ تا ۲۸ مین مرقوم ہے کہ دیوتون اور عابدون نے برہما سے پوچھا کہ پرم
برہم (یعنی خدا) لازوال دنیا کا خالق مالک کون ہے فرمایا کہ ایسی ذات تو ہماری ہے بشن جی
ظاہر ہوئے اور کہا دیکھو برہما کی جہالت کو۔ اے برہما تم ہماری ناف سے پیدا ہوئے ہو اور ہمارے
حکم سے خلقت کو طیار کرتے ہو پرم برہم پرماتما (یعنی پورا خدا) ہم ہین آخر بید کا اس امر مین بیان انکا فیصلہ
قطعی سمجھا جائیگا (اسواسطے کہ ہندوؤن کے نزدیک خدا کا کلام ہے) سب بطلب بید آئے اور کہنے
لگے کہ جب تمنے اسبات کا فیصلہ ہمپر منحصر کیا ہے تو ہم راست راست کہینگے چنانچہ چارون بید کے
اسوقت کے کلام مختلف کا خلاصہ یہ ہے کہ مہادیو خدا ہے (برہما اور بشن) نے قہقہہ مارکر کہا کہ جو بہوتون
کا مالک بدصورت بد دماغ جٹا دھاری زہر کھانے والا برہنہ تن بیل کا سوار (وغیرہ وغیرہ) خدا کیونکر ہو
سکتا ہے اس عرصہ مین ایک شعلہ اور اسمین ایک جسم جسمین ظاہر ہوا برہما نے کہا تم وہی ہو جو ہمارے
دو ابرو سے پیدا ہوئے اور تمہارے رونے کی وجہ سے ہمنے تمہارا نام رودر رکھا ہماری پناہ لو
(یعنی پناہ مین آؤ) جب برہما نے ایسا کہا تو مہادیو نے غصہ ہوکر بھیرون کو پیدا کیا بھیرون نے اپنی
بائین انگلی کے ناخن سے برہما کا پانچوان سر کہ جس سے مہادیو کو لڑکا کہا تھا کاٹ ڈالا مہادیو نے کہا
اسے بھیرون برہمن کیسا ہی خراب ہو اسکا قتل کرنا بڑا عذاب ہے تمکو اس گناہ سے برہم ہتیا لگ گیا
ہے تم روزے رکھو اور سر کو ہاتھ میں لیئے گدائی کرتے پھرو اور اسکند پران کے ادھیائے ۱۳ مین
لکھا ہے کہ برہما نے دیوتاؤن سے کہا کہ سبکا مالک خالق پالنے والا مارنے والا مین ہون مہادیو
نے غصہ ہوکر کہا تجھسا نادان کوئی نہین خالق اور پالنے والا اور مارنے والا مین ہون اور جگون مین
ہون برہما نے کہا تو مجھسے پیدا ہوا ہے۔ چارون بید جدا جدا ہوئے کہ پیدا کنندہ اور فنا کنندہ اور
قادر اور مالک سبکا مہادیو ہے۔ برہما نے کہا مہادیو کے تن پر راکھ ملی ہوئی پراگندہ بال سب سے
الگ پاربتی سے مشغول بھلا اسمین کونسی وضع خدا ہونے کی ہے اتنے مین لفظ سوفرز بید نے
کہا یہ صورت ظاہری انکی ہے ورنہ مہادیو جی پاربرہم (یعنی خدا) کے کامل ہین اور پاربتی انکی قدرت

کالہ ہے برہما کو بید کی بات پر بھی سُنکر یقین نہوا تو ایک تجلی نُور کی ظاہر ہوئی اور برہما کا اوپر کا پانچواں سر جلا دیا اور آواز دی کہ اسے برہما ہم مین اور تم مین کُچھ تفاوت نہین برہمانے آزردہ ہوکر کہا مین جانتا ہون تم میرے دو ابرو سے پیدا ہوئے ہو۔ بھیرون ناتھ نے اپنے ہاتھ کی اُنگلی سے برہما کا ایک سر جس سے مہادیو کی بُرائی کی تھی کاٹ دیا۔ بشن بھگوان نے آکر مہادیو کی بہت تعریف کی تو مہادیو نے برہما کی تسلی کی اور برہما کی کھوپری ہاتھ مین لیکر واسطے دور کرنے برہم ہتیا کے (کُشتہ قتل برہمن ۱۲) مانگتے پھرنا شروع کیا (جسکی خدائی پر بیدون نے گواہی دی وہ بھی ہتیارا (گنہگار ۱۲) ہوگیا اور گناہ کا کفارہ کرنے کو بھیک مانگنا شروع کیا)

ف ان روایتون سے بموجب مذہب ہنود کے کئی مطلب ثابت ہوئے۔ پہلے بقول مہادیو جی اور چارون بید کے جھوٹا دعوی خدائی کا کرنا برہما اور بشن کا جنکو ہندو خدا یا رسول جانتے ہین دوسرے اور بقول برہما جی اور بشن جی کے جھوٹا دعوی خدائی کا کرنا مہادیو کا جسکو بید خدا کہتا ہے تیسرے اور یقین نکرنا برہما اور بشن کا خدا کے کلام یعنی بید کو اور اُس سے آزردہ ہونا کہ ان تینون امور کو ہندو بھی کفر جانتے ہونگے چوتھے اور بے معرفت ہونا برہما اور بشن کا خالق موجودات سے کہ بقول بید کے مہادیو ہے پانچویں اور بموجب حکم چارون بید کے خدا ہونا ایسے شخص سادہ لوح یعنی مہادیو کا کہ بسبب سادہ لوحی کے بھولا (۱۲) مہیش اور بھولا ناتھ کہلاتے ہین اور اپنے لنگ کی پوجا کرواکے بہت خوش ہوتے ہین اور اپنے بھگتون کے سامنے برہنہ تن ہو جانے سے کچھ پروا نہین رکھتے ہین اور اُنکا مغلوب الشہوت اور پُر غضب ہونا اور عجز اور اضطرار شیو پران وغیرہ سے ثابت ہے چنانچہ بیان ہوگا اور پرہارن ایک ہدجر بید مین لکھا ہے کہ برہما بصورت آگ کے ظاہر ہوا اُسوقت سوائے اُسکے موجود نتھا اُسنے عالم کو پیدا کیا مگر پرورش نکر سکا پس متفکر ہوا کہ اور کوئی پیدا ہوسے کہ پرورش کرسے پس راجہ اندرا اور برن اور چاند اور رُدّر اور جم اور مہادیو پیدا کئے (یہان بید نے برہما کو خالق اور مہادیو کو مخلوق کہا) اور علامۂ ابوالفضل نے آئین اکبری مین بعد تحقیق کرنیکے شاستروان سے لکھا ہے کہ برہمانے غصہ ہوکر اپنی پیشانی سے مہادیو ہوکر ظہور فرمایا اور مہادیو نے بسبب تندمزاجی کے لیاقت پیدا کرنے کی ندیکھی تو اپنے بدن سے **من** مرد اور ست روپا عورت کو پیدا کیا جن سے تمام مخلوقات پیدا ہوئی اور

۲۷ بھولا ناتھ ... بھیرون ۱۲

۲۸ مغلوب ... شہوت ... غضب ... زیادہ ...

۲۹ ... بعید ... ۱۲

مہابھارت کے سانت پرب مین ہے کہ برہما بہ جگدیش[1] گفت کہ من اول از دل تو و مرتبہ دوم از جسم تو
وسیوم از کلام تو و چہارم از گوش تو و پنجم از بینی تو و ششم از بیضیہ زرین پیدا شدم و این مرتبہ ہفتم
است کہ مرا از گل نیلوفر آفریدی (یا تو دعوی خدائی کا تھا یہان سات بار مخلوق ہونے کا اقرار کیا)
اور شیو پران حصہ اول صفحہ ۱۰۵ مین لکھا ہے کہ بشن نے برہما کو فرمایا کہ تم اور ہم (فرزند برہما)
شیو یعنے مہادیو کی بہت عبادت کرو اور مہابھارت[3] فصل چہاردہم مین ہے کہ نارائن نے نارد سے
کہا کہ برہما اور مہادیو اُس برہم کے حکم سے دیوتون اور پیرون کو پوجتے ہین اور راسگن پوران[4]
ادھیاے ۱۰ مین لکھا ہے کہ پاربتی نے مہادیو جی سے عرض کیا کہ یہ پوجا ہمیں کیا کاشی مین ہوتی[5]
ہے دوسرے شہر مین کسطور کیجاے فرمایا کہ دوسرے ملک مین سونے کی مورت بنا کر پوجے اور وہ
مورت برہمن کو دیجاوے اور مہابھارت[6] کے دہرم پرب مین ہے کہ برہما نے کہا کہ ایکادشی
کے دن اگھن کے مہینے رات دن کا روزہ رکھکر کیشو مورت کی پوجا کرے. پوس مہینہ کی اسیدی
ایکادشی کو مہادیو کی پوجا کرے اور بیساکھ کی ایکادشی کو مدھسودن کی پوجا کرے اور جیٹھ کی ایکادشی کو پرکھوتم کی پوجا کرے اور
ایسی ہی دوسرے دنون مین روزہ رکھکر دُہرو اور دامودر کی پوجا کرے اور شیو پران[7] مین ہے کہ برہما اور بشن نے مہادیو
سے کہا کہ ہمکو طریقہ پرستش کا بتلائیے فرمایا کہ ہمنے جو تمکو تو لنگ کی صورت دکھائی ہے واجب ہے
کہ اوسیکی پرستش کرو دنیا اور عقبی مین خوشی ملیگی آفت کے وقت ہمارے لنگ کی پرستش کرنا
جو کوئی کریگا اُسکے تمام گناہ جل جاوینگے جو کوئی لنگ کی تعریف ہمارے نزدیک پڑھیگا اُسکو دونون
جہان مین خوشی ملیگی اور شیو پران حصہ دوم کہنڈ ادھیاے اول صفحہ ۱۰۷ مین ہے کہ بشن نے برہما
کو فرمایا چترکٹ پہاڑ پر شہر آباد کرکے لنگ قایم کرو ہم رام اوتار لیکر اُسکی پرستش اُسی مقام مین کرینگے
بدون خدمت مہادیو کے کوئی کام انجام پذیر نہین ہوتا ہم راست کہتے ہین اور شیو پران
کہنڈ دوم ادھیاے ۲۷ حصہ اول صـ ۱۲۱ مین ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ وہان سب جگہ شیو کے
لنگ قایم ہوے اور بشن اور سب دیوتا وغیرہ نے اُنکی پوجا کرکے پرنام یعنی تسلیمات کیا اور فرمایا کہ
جو کوئی اُنکی پرستش کرتا ہے اُسکے بلاشبہ سب کام بر آتے ہین اور اُسی مین ہے کہ برہما جی فرماتے

[1] نظم بیبن صفحہ ۲۶۱
[2] خداوند جہان مراد از بشن است ۱۲
[3] سوط جلد دوم صفحہ ۱۴۹ ۱۲
[4] سوط جلد دوم صفحہ ۲۱۶ ۱۲
[5] ایضا جلد دوم صفحہ ۲۲۴ ۱۲
[6] نام ستارہ کہ قریب قطب شمالی است گویند کہ عابدے بود ۱۲

ہین کہ جس جس مقام پرستی کا کوئی عضو گرا وہ پرستشگاہ ہوگیا وہان چند اقسام کی دیویان ظاہر ہوگئین اور ہر جگہ پر مہادیو کے لنگ قایم ہوے اور مین نے اور بشن نے اور تمام دیوتاؤن نے اُن دیویون اور لنگون کی پوجا کی **اور** شیو پران کھنڈ پانچوین صفحہ ۲۶۶ مین ہے کہ بشن نے ایک کروڑ پارتھی (یعنی مٹی کے) لنگ بناے اور سب دیوتاؤن کے اُنکی پوجا کی **اور** شیو پران حصۂ اول کھنڈ دوم مین ہے کہ جب لنگ گر کر پاتال کو چلا گیا برہما بشن وغیرہ نے وہان جا کر لنگ کی عبادت کی بڑے جشن ہوے مہادیو جی نہایت خوش ہوے اور پھر برہما بشن وغیرہ نے ایک عمدہ ہیرا لیکر اُسکا لنگ بنا کر قائم کیا اور حکم دیا کہ جو کوئی اُسکو پوجیگا دونو جہان مین نجات پاویگا اور سواے اسکے اور لنگ قایم کیے اور خوشی کے ساتھ پوجا کی - یہ مذکور مفصل عنقریب آتا ہے (دیکھو ان دس روایات گذشتہ سے برہما اور بشن اور مہادیو کا شرک کرنیکا حکم دینا اور آپ شرک کرنا ثابت ہے **اور** شیو پران حصۂ اول کھنڈ دوم صفحہ ۵۰ تا ۵۹ مین لکھا ہے کہ برہما نے کہا اے نارد اول ہمنے اپنے بدن کے اعضا سے دچھ وغیرہ دس لڑکے پیدا کئے **باک** یعنی کلام کو بصورت عورت اپنے ہونٹھ سے پیدا کیا اُسکی صورت دلفریب ہے ہم شہوت کے دام مین پھنس گئے اور بڑا گناہ کرنا چاہا مہادیو نے بچا لیا مگر طبیعت بے اختیار تھی - پھر ہمارے مونہہ سے ایک عورت پیدا ہوئی اُسکا نام **سندھیا** تھا نہایت خوبصورت زلف عنبر چہرہ کی رونق سے کروڑہا چاند شرمندے - کمان ابرو - دو پستان بڑے خوبصورت - شکم مین تین بل - ناف گہری - کمر پتلی - سُرین مثل کیلے کے ران مدور وغیرہ وغیرہ (ہندؤن کے حامل ذحی اپنے فرزند نارد کے پاس اپنی صاحبزادی کے حسن اور سراپا کی صفت بیان کر کے کیا ہدایت عام فرما رہے ہین - راقم نے بہت مختصر کر کے لکھا ہے) برہما جی فرماتے ہین کہ کام (یعنی شہوت) نے میرے اور میرے لڑکون کے اور سندھیا کے سینہ مین موہنی تیر مارا ہم سب پر شہوت نے غلبہ کیا اور سندھیا بانکی ترچھی نگاہ سے دیکھنے لگی ہمنے چاہا کہ اُسکو پکڑ لین اور میرے بیٹے بھی سندھیا کو نظر حیرت سے دیکھنے لگے مہادیو ظاہر ہوے اور فرمایا کہ اے برہما تمنے جو اپنی لڑکی سے شہوت رانی کرنی چاہی ہمنے تینون جہان مین ایسا گناہ کرنے والا

کوئی نہین دیکھا تیرا اور تمہاری عقل اور بدخوالی پر لعنت ہے ایسا گناہ تمکو کس نے کہا تھا کوئی کرتا
اور میرے لڑکون پر بھی لعنت کی اور فرمایا کہ ایسے خراب چلنے والون پر ہزار لعنت وغیرہ وغیرہ –
(مہادیوجی نے اپنے اطوار اور افعال پر نظر نہ فرمائی کہ ساری عمر کیا کیا کام کرتے رہے چنانچہ نتیجے
اُسنے اس رسالہ مین متفرق منقول ہوے ہین) برہماجی فرماتے ہین اسکے بعد مینے اپنے فرزند
دچھ کو بلا کر کہا کہ مہادیو نے مجھکو لعنت ملامت کی ہے اسکے پاس وشنو کیا اور تمہاری لڑکی نفشا بنت
کی ایسی تدبیر کرو کہ مہادیو کسی عورت پر فریفتہ ہوکر بیاہ کرے اور مہادیو کی تمام ہوشیاری کو
ضایع کردے – اور ہم اپنے فرزند کے پاس گئے اور کہا کہ اپنا تمام کمال دکھلاؤ مہادیو کو قابو
مین کرو تمہاری بزرگی مشہور اور نیکنامی ہوگی اسکے بعد والدین کی بھاشندی کو مقدم سمجھتے ہین
کام اپنی فوج لیکر چلا گیا مہادیو پر زور نچلا – تب اور دچھ نے جلد سبالبیني دیوی کی پوجا کی اس
امر مین استمداد کی اور دچھ نے عرض کیا کہ تم میری لڑکی ہوکر مہادیو کے دلکو تسخیر کیجئے (واہ رے
بے غیرتی اور کمینہ وری) اور یہ بھی عرض کیا کہ مین نے ہوکش یعنی نجات اُخروی کو ترک کرکے یہ
مراد آپ سے طلب کی ہے یہ بھی آپ ہی کے حکم کی تعمیل ہے (ادنی خواہش نفس کے لئے عیش جاودان کو
ترک اور عذاب ابدی کو حاصل کیا کیا کرے جگدمبا کا یہی حکم تھا) تب جگدمبا نے فرمایا ہم دچھ کی لڑکی ہو
اور مہادیو ہمپر فریفتہ ہوکر ہمسے بیاہ کرینگے پھر دچھ نے بیرنی بیٹی پرجاپت کی بیٹی سے نکاح کیا اسکو
پیٹ سے جگدمبا نے اوتار لیا یعنی لڑکی ہوکر پیدا ہوئی دچھ کی بیٹی اور برہما کی پوتی ہمنے لڑکی کا نام
ستی رکھا یہ لڑکی مہادیو کے گیت گایا کرتی اور ہر وقت مہادیو کا دھیان کیا کرتی جب بالغ ہوئی
تو مہادیو سے اُسکا نکاح کیا گیا اور نکاح کے وقت گالیان یعنی سیٹھنا ہنکر سب بات والے
خوش ہوتے تھے (کیا خوب ہدایت ہوئی تھی) برہماجی فرماتے ہین کہ وقت نکاح کے میری نگاہ
ستی کے قدم پر پڑگئی نہایت عاشق ہوگیا اور مین نے ہوم کی آگ مین لکڑی زیادہ ڈالدی دھوان جو
بہت ہوا مہادیو کی آنکھ سے آنسو جاری ہوے دونو ہاتھون سے دور کرنے لگے مین نے ایسے
وقت مین ستی کے چہرہ سے نقاب اٹھا کر دیدۂ حسین ملاحظہ کیا (واہ رے حکمت عملی اور پوتی کا بھی

محافظ نہ کیا) اور مارے شہوت کے میری منی زمین پر گر پڑی مہادیو نے مجھکو قتل کرنا چاہا مین نے اور
بشن نے مہادیو کے قدمون پر سر رکھا اور دچھ نے بھی بہت خوشامد کی تو راضی ہوئے اور کوہ کیلاس مین
رونق افروز ہوئے اور اُسی شہر مین ہے کہ دچھ (مہادیو کے خسر نے) جگ کیا مقام کنکھل مین تمام دیوتے
اور برہمن جمع ہوئے ستی مہادیو سے اجازت لیکر جگ مین گئی کسی نے اُسکی خاطر داری نہ کی ستی مارے
غُصّہ کے آگ مین جل مری اور ہزار گن اُسکے ہمراہی بھی کسی نے اپنا سر کسی نے کوئی عضو کاٹ کر ہلاک
ہوئے (ستی مہادیو کی زوجہ کہ جسکو شکت بھی کہتے ہین اور بقول اتھربن بید کے خالق کل شی کی ہے
چنانچہ بیان ہو چکا اور اُسکے ساتھ ہزار دیوتے حرام موت مرے اور جناب مہادیو غریب پرور عادل
زمان نے بموجب حکم بید کے یہ انصاف کیا کہ اُن خودکشان کے قصاص مین بیگناہ دیوتون اور رکھشیرون
کو قتل کروایا چنانچہ آگے آتا ہے) نارد نے مہادیو کی خدمت مین حاضر ہوکر جو کچھ ہوا تھا بیان کیا۔
اور بموجب بید کے قصاص چاہا (مدعی سُست گواہ چست) مہادیو غضبناک ہوئے اور اپنے مونچھون
کو دانتون سے کاٹنے لگے (حاکم عادل کو وقت انصاف کرنیکے ایسا ہی غصّہ کرنا چاہئے) اور بیر
بھدر (افسر فوج) سے فرمایا کہ دچھ نے ہمکو جگ مین نہین بُلایا اور ستی کو بُرا بھلا کہا اور ہمین جگ مین
حصہ نہین دیا اور ستی کو جلنے سے کسی نے منع نہین کیا تم جاکر جگ کو خراب کرو اور دچھ کا سر کاٹ
ڈالو (اس سے معلوم ہوا کہ جگ کا خراب کرنا اور تمام برہمنون اور دیوتاؤن کو قتل کرنا بسبب خاطرداری
نکرنے دچھ کے ستی کی اور حصّہ نہ دینے کے مہادیو کے تھا اور قصاص کا بہانہ تھا) بیر بھدر اور کالی
دیوی اور بھوت پریت سب گئے اور جگ مین دیوتاؤن رکھشیرون وغیرہ کو خوب قتل اور زخمی اور
مضروب کیا بعضون کو آگ مین جلا دیا اور بشن وغیرہ حمایتی جگ کے سب مغلوب ہوئے۔
.... اور لنگ پوران مین لکھا ہے کہ بیر بھدر نے بشن کا سر کاٹ دیا اور ہوا نے اُسکو
آگ مین ڈال دیا اور مہابھارت کی فصل موچھ دھرم مین لکھا ہے کہ جب مہادیو نے دچھ کا جگ دور کیا
تو دچھ کی بددعا سے مہادیو کی پیشانی پر ایک آنکھ آتشین پیدا ہوگئی) آخر برہما بشن وغیرہ نے مہادیو
کی خوشامد کر کے دچھ کی خطا معاف کروائی مہادیو جی اپنی تعریف سنکر خوش ہوئے اور ہنسکر

فرمایا کہ ہم کچھ غصہ نہین کرتے بلکہ خوشی دیتے ہین جو کوئی جیسا کرتا ہے ویسا پھل پاتا ہے اب
ہی مذکور ہو چکا ہے کہ غصہ مین آکر ہونٹون کو چابتے تھے اور بعض اپنے غصہ سے اسقدر مخلوق خدا
کو مقتول اور مجروح کیا اور پھر ہنستے ہین اور کچھ پروا نہین کیونکہ وہ بھولا ناتھ اور بھولا ہیں ہمیشہ انکا لقب ہے یا کبھی
مجھے قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل ہے انکا کہنے مہنکر یکا لہو ہے + کسی نے کیا جسکا دوسرا بیٹا ہے +
کہا کیا میری بھول جانے کی خو ہے + مہادیو کا کچھ غصہ تو فرو ہوا لیکن ستی کی جدائی نہایت ناگوار
ہوئی ستی کا جسم زمین پر پڑا ہوا دیکھا تو مکرر بیہوش ہو گئے جب ہوش مین آئے تو اپنے آپکو نہایت
بدقسمت سمجھکر بے اختیار ہائے ہائے کرکے بڑے زور سے گریہ و زاری کرنے لگے کمال بیصبری
اور ناطاقتی سے کہنے لگے اے محبوب اٹھو تمہے کیون نہین اٹھتے ہو یہ کہکر تمام جسم کو چھاتی
سے لگا کر اور بار بار اس تن مردہ کو لپٹا کر بوسہ لیا اور روئے اور ستی کے ہونٹون سے اپنے ہونٹ
کو لگا کر اور چھاتی سے چھاتی ملا کر بار بار لپٹ کر نہایت محبت سے بیہوش ہوئے کچھ دنون کے
بعد ہوش مین آئے تو غمگین ستی کے جسم کو اپنے جسم سے لپٹائے ہوئے ہر چہار طرف دوڑتے
تھے تمام ملکون مین دورہ کیا یہ وہی جناب مہادیو صاحب ہین جنکے خدائے لایزال اور خالق
اور مالک ہونے پر چارون بید گواہی دے چکے ہین اور آخر مین برہما اور بشن بھی انکے خدا ہونے کا
اقرار کر چکے ہین اور انکی پرستش کرتے اور کرواتے ہین چنانچہ منقول ہو چکا اور ہوتا ہے اور جب
دین ہنود کے خدائے لایزال کی کیا اچھی صفات بیان ہو رہی ہین جس جس مقام پر ستی
کا کوئی عضو گرا وہ پرستشگاہ ہو گیا وہان چند اقسام کی دیویان ظاہر ہو گئین - دیوکوٹ پہاڑ پر
دو تون پیرون سے مہا بھاگا دیوی - اوڈیان ملک مین دونو سرین سے کاتیانی دیوی کام
سیل پہاڑ پر مکان مخصوص سے کمہ چہپا دیوی پورن سیل پر منی سے پورن سیوری بھوانی جلندہر
پہاڑ پر پستان سے چنڈی دیوی وغیرہ وغیرہ اور ہر جگہ پر مہادیو کے لنگ قایم ہوئے اور برہما اور بشن
نے اور تمام دیوتاؤن نے اُن دیویون اور لنگون کی پوجا کی جو ستی کے باقی عضو رہ گئے تھے مہادیو
نے انکا کریا کرم کیا اور باقی ہڈیون کی مالا بنا کر گلے مین ڈالی اور حیران اور پریشان ہر طرف

پھرتے تھے آخر پہاڑ کی کھدڑا مین بیٹھ گئے ایکروز ننگے بدن دارک مین تشریف لیگئے
آپکے ننگے بدن کو دیکھکر منیشر لوگون کی عورتین نہایت پُرشہوت ہوکر مہادیو کو لپٹ گئین
منیشر یہ دیکھکر کہنے لگے اے جاہل جہنمی بے ایمان عاصی یہ کیا بدفعلی کرتا ہے تو نے
بید کے برخلاف طریقہ نیک کو ترک کرکے ہمارا دھرم خراب کیا اس سے تمہارا لنگ زمین
پر گر پڑے یہ کہتے ہی مہادیو کا لنگ زمین پر گر پڑا اور تحت الثرے کو چلا گیا - مہادیو بدون لنگ کے
کمال شرمندہ ہوے اور اپنی صورت کو کمال خوفناک بنایا اور لنگ کے گرنے سے بڑی
بڑی آفتین نازل ہوئین - تینون جہان کانپ اُٹھے پہاڑ چلنے لگے دن مین ستارے
کرنے لگے منیشر اور دیوتاؤن نے بشن کو ساتھ لیکر عرض کیا کہ مہربانی کرو لنگ کو پھر اختیار
کرو فرمایا بدون عورت کے ہمکو لنگ کی کیا ضرورت ہے دیوتاؤن نے عرض کیا کہ ستی
جی نے پھر ہمانچل کے ہان جنم لیا ہے وہ پھر تمہاری عورت ہوگی - فرمایا اگر تم سب ہمارے
لنگ کی پرستش کرو تو ہم ازسرِنو لنگ کو دہارن کرین - بشن اور ہمنے کہا کہ ہم آپکے لنگ کی
پرستش کرینگے - اس گفتگو مین مہادیو غایب ہوے ہم سب نے پاتال مین جاکر اُس پہلے
لنگ کی پوجا کی اور بڑے جشن ہوے مہادیو جی ظاہر ہوے اور فرمایا ہم تمہاری اس
پرستش سے بہت خوش ہوے اب بردان یعنی انعام مانگو - ہم سب نے عرض کیا کہ تینون
جہان کو آرام دیکر اپنے لنگ کو دھارن کرو اور ہمکو غرور نہو سب آپکی بھگت یعنی عبادت
کرتے رہین (کیا اچھا سوال کیا - واہ رے دین) آپنے فرمایا کہ یہی ہوگا اور آپنے لنگ
دہارن کرلیا اور بشن اور ہمنے ایک عمدہ ہیرا لیکر اُس لنگ کی صورت بناکر قایم کیا اور کہا
کہ جو کوئی اِسکی پوجا کریگا اُسکی دونو جہان مین نجات ہوگی اور علاوہ اُسکے اور لنگ قایم
کرکے بڑی خوشی کے ساتھہ پوجا کی اور ہمانچل نے اپنی بیٹی گورجا کو بالغ دیکھکر اُسکے نکاح
کا سوئمبر کیا - برہما - بشن - سورج - چاند - جم راج - اندر تمام دیوتے حاضر ہوے اور گورجا کو
سِنگار کرکے حاضر کیا اور دیوتون کے نزدیک کرکے اور اُنکی تعریف کرکے ترغیب دیجاتی

تھی کہ کسکو پسند کرتی ہے - حالانکہ گورجا کی نانا اور مہادیو کی شدت مشہور ہے اور [illegible]
تھے کہ ہماچل کے گھر پیدا ہوئی ہے اُسکے ساتھ سب نے بیاہ کرنا چاہا اُنکی عقل زائل ہو [illegible] اور
اُنکی بزرگی مین فرق آیا (یعنی دیدہ و دانستہ برہما اور بشن اور تمام دیوتون نے اپنی [illegible] کے
ساتھ نکاح کرنا چاہا) گورجا نے کیسکو پسند نکیا مہادیو کے گلے مین (قبولیت کی) مالا ڈالدی
اور مہادیو بصورت ضعیف کہن سال ایک بوڑھا بیل تبیات سے لاد کر سانپ [illegible]
بجائے الکھہ الکھہ زبان سے کہتے ہوئے روانہ ہوکر ہماچل کے شہر کے نزدیک بن مین
فروکش ہوئے ہماچل کے لوگ اور گورجا کے مصاحب عورتون نے برات کی تلاش مین نکلکر
مہادیو سے برات کا حال پوچھا فرمایا کہ ہم شوہر (یعنی دولہا) ہین تمام عورتون نے مہادیو
کو پکڑا زمین پر گھسیٹ بہت لات مکی سے مارپیٹ کی اور ناخنون اور چٹکیون سے بدن
مبارک کو کاٹ ڈالا اور بیل کو لاٹھی مار کر بھگایا آپ نے فرمایا واہ واہ سسرال مین یہی [illegible]
غنیمت ہے - آخر لڑکون کی خاطر جھولی سے طرح طرح کے زنبور نکالکر عورتون سے [illegible]
اُنکے کاٹنے سے عورتون کے بدن سوج گئے (ایسی جھولی حکایتین اور اپنے معبودون کے
ایسے حالات سُنکر ہندو خوش ہوتے ہین اور بجنے بجنے اور دہن دہن بولتے ہین (اور
جب گورجا کا نکاح مہادیو کے ساتھ ہونے لگا تو جناب برہما جیو کو ویسا ہی معاملہ پیش آیا
جیسا کہ ستی کے نکاح مین پیش آیا تھا) شیو پران حصۂ اول کھنڈ ۴ مین ہے کہ برہما جی فرماتے
ہین کہ وقت نکاح کے گورجا کا انگوٹھا بوجہ ہٹ جانے کپڑے کے ہماری نظر مین پڑا ہم
نے نظر شہوت سے معائنہ کیا ہماری منی زمین پر گر پڑی - بیشمار صورتین عبادعاری ظاہر ہوئین
اور ہماری حمد کرنے لگین (شہوت بے محل کی کیا عمدہ تاثیر ہوئی اور برہما جی کیسی بیباکی
اور بدلحاظی کے ساتھ اپنی شہوت رانی کا حال بیان فرماتے اور فخر کرتے ہین تو اُنکے معتقد
اور معتقدی اور پیرو معصیت پر کیون نہ دلیر ہونگے ــہ محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را
بعد فراغت جمیع رسمیات کے جورات مہادیو اور گورجا کو خلوت خانۂ خاص مین لیگئین اور تمام

۲۶

صفحہ ۲۰۳ تا صفحہ ۲۲۲

دیوتاؤن کی عورتین مہادیو کے نزدیک تشریف لیگئین اور ترچھی نگاہ اور بانکی نظرون سے
دیکھنے لگین اور برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤن کی عورتین اور لڑکیان چارون طرف سے گھیر کر
بیٹھ گئین ٹھٹھا اور مسخری اور شہوت انگیزی کا بازار گرم ہوا اور مہادیو کو آداب معاشرت
تلقین کرنے لگین چنانچہ اُن سبکے کلام مختلف کا خلاصہ اور الفاظ بعینہ نقل کئے جاتے
ہین) اے دیوتون کے دیوتا تمنے جان کے برابر عورت پائی اپنی پیاری کے موںہہ کو
دیکھو - اے دیوتون کے دیوتا شرم اور حیا کو دور کرکے اپنی پیاری کو چھاتی سے لگالو جسکے
بدون تمہاری زندگانی وبال ہوگئی تھی اب اُسکے ساتھہ خوب عیش و آرام کرو اے اپنی
پیاری کو کھانا کہلاکر پان کہلاؤ اپنی عورت کو پاکر خوش رہو تم بڑے شہوت پرست ہو
اے شہوت پرست عیاش بازار سے عمدہ شانہ خرید کر اپنے ہاتھہ سے اپنی پیاری کے بالون
کو درست کرو اسمین بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے - اے شہوت پرست گورجا کو عیش سے
رکہو اور نہایت پیار کرو - اے شہوت پرست جسکے جسم کو تم لیئے ہوئے شرم و حیا دور کرکے
اُسکی بھسم کو بدن سے لگا کر روتے ہوئے ہر چہار طرف پہرے ہو اب اُس سے بخوبی وصال اور
ملاقات گرم کرو - تمنے ضعیفی کو ترک کرکے جوانی پاکر بڑی تدبیر سے عورت پائی تمکو مبارک ہو
تمنے تو عورتکی محبت بالکل ترک کرکے کام کو جلا دیا تھا اور بڑے فقیر تارک دنیا تارک شہوت
بنگئے تھے پھر تمنے کسواسطے اندری کو سکھلا کر بیجا واہ واہ - عورتکا کلام سُنکر شرمندہ نہونا اگر
وہ کوئی گستاخی و ناز و کرشمہ کی باتین کرے اُسکو بُرا نجاننا کیونکہ طریقہ یہی ہے - تم تو کام شاستر
کے بڑے واقف ہو عورتون کے دریائے شہوت مین شناوری کرکے عبور کرو - عورت کی
دلکی خواہش سمجھکر اُسکی آرزو پوری کرو تاکہ وصال سے ہجر کا رنج دور ہو جاوے - بہوگ کا بدون کہانے
کے سیر و آسودہ نہین ہوتا اس امر کو پوشیدہ جانکر اپنی پیاری سے بہوگ کرو وغیرہ وغیرہ (دیکھو
یہ عورتین تمام ہندؤن کی ماتا ہندؤون کے معبود اعلی کے ساتھہ کیا اچھا کلام کر رہی ہین اور یہ
تمام باتین اور رسوم جبکہ ہندؤن کے معبود اعلی کے بیاہ مین اُسکے سامنے ہوئین اور اُنپر انکا

نہین ہوا تو تمام ہندؤن کے واسطے جائز بلکہ سُنّت کیون نہین ہونگے

جی گورجا کے ساتھ کوہ کیلاس مین عیش کرنے لگے ہم دیوتون نے

سے عیش مین مصروف ہین نہین معلوم کہ اس مُباشرت سے کیسا

فرمایا ایسی تدبیر کرو کہ مہادیو کی منی زمین پر گرا دو گورجا سے کوئی لڑکا ہونے نپاوے ورنہ تمام

جہان کو جلا دیویگا - دیوتے مہادیو کے دروازہ پر گئے اور بڑا شور کیا مہادیو باہر آئے اور

فرمایا کہ ہمنے تمہاری خواہش کو سمجھ لیا تمنے بُرا کیا کہ ہماری مباشرت مین خلل انداز ہوے

لو ہماری منی سر سے نیچے کو اُترتی ہے تم مین سے کون لے سکتا ہے - یہ کہکر منی کو زمین

پر ڈالدیا آگ نے بصورت کبوتر کے منی کو چگ لیا اور پہاڑ پر پھینکدیا پہاڑ لرزہ مین آیا اسطرح

اسگند (مہادیو کا بیٹا) پیدا ہوا - مہادیو نے دیوتون سے کہا جلد بھاگ جاؤ ایسا نہو کہ گورجا

معلوم کرکے غضبناک ہو دیوتے سب بھاگ گئے (شیو پوران سگہ دوسرے مقام مین اس

پہلے صفحہ ۲۱۴ مین اس قصہ کو برہما جی نے اور طور پر بیان فرمایا ہے کہ دیوتون نے

التماس کیا کہ عیش و آرام کو ترک کرکے دیوتون کے کام کو انجام فرمائے مہادیو نے فرمایا

کہ اچھا ہمارا نطفہ روانہ ہوتا ہے جسکو قدرت ہو قبول کرے اور نطفہ کو زمین پر ڈالدیا آگ نے

بموجب اشارہ بشن کے کبوتر ہو کر نطفہ منقار سے نگل لیا پھر گورجا باہر آئی اور غیظ و غضب سے

لب بدندان ہو کر کہا اے دیو تو تم سب مطلب کے یار ہو تمنے اپنے مطلب کے واسطے ہمکو بانجھ

کردیا مہادیو کو اپنے پاس بٹھا رکھا چونکہ تمنے ہمارے عیش مین خلل ڈالا ہے تمہاری

سب بانجھ ہو جاوینگی - پھر دونون صاحب محلسرا کو چلے گئے اور دیوتا وغیرہ سب حاملہ ہو

جب بہت عاجزی کی تو مہادیو نے ہنسکر فرمایا کہ سوائے آگ کے تم سب ہماری منی سو نہہ سے

نکال دو سب نے تعمیل حکم کی منی کا انبار برنگ طلائی مثل پہاڑ کے آسمان تک ہو گیا رکھیشر

کی عورتین دریا پر اشنان کرنیکو آئین آگ جلتی کو دیکھکر تاپنے لگین مہادیو کی منی آگ مین

سے ذرہ ذرہ نکلکر عورتون کے بدن مین گئی سب حاملہ ہو گئین - رکھیشر غضبناک ہوے

عورتیں اُڑنے لگیں آخر اُس منی کو گنگا میں ڈالدیا۔ گنگا لرزان ہوکر بہنے سے تھم گئی منی کا جلال گوارا نکرکے بڑا شور کیا منی کو کنارہ پڑالدیا اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام اسکندھ ہے اور اُسکے ہاتھ سے تارک دیت مقتول ہوا (واہ رے سری مہادیوجی اور واہ اُنکا لنگ اور واہ اُنکی منی اور واہ اُنکے لنگ کے پوجن ہارے مرد اور عورت حیا مند اور واہ اُنکا دین اور دھرم)

القصہ جب دیوتے بھاگ گئے گورجا بہت غصہ ہوئی اور دیوتاؤن کو بددعا دی مہادیو نے گورجا کو آغوش مین اُٹھاکر بڑی خوشامد کی اور کہا کہ تم اسقدر کیون ناراض ہوئین مین محض بیگناہ ہون اگر نادانستہ کوئی قصور ہوگیا ہو امید معافی ہے ہم بدون تمہارے گویا بلا عضو کے ہین بدون تمہاری شیرین کلامی کے مجھکو آرام نہین۔ تینون جہان کے سب کام تمہارے اختیار مین ہین (اپنے کام اور نفع نقصان کا تو اختیار ہی نہین چنانچہ آگے آتا ہے) **گورجا** نے کہا مجھکو لاولدی کا بڑا دکھ ہے افسوس کہ آپکی مانند (جنکی خدائی کی بید مُقدّس گواہی دیتا ہے) شوہر پاکر بھی لاولد رہی ایسا بہت کچھ کہکر روئی۔ مہادیو نے چھاتی سے لگاکر فرمایا ہم ایسی تدبیر بتلاتے ہین جس سے تینون جہان کے کام دستیاب ہون **گنپت** (جسکو گنیش بھی کہتے ہین اکہ ہم اور برہما اور بشن (تینون خدا ہنود کے) اُسکے اختیار مین ہین تم ایک برس تک اُسکے برت یعنی روزے رکھو اور گنپت کی پوجا کرو (جسطرح کہ شیو پران کے صفحہ ۲۴۳ مین لکھی ہے چنانچہ گورجا نے حسب الحکم مہادیو کے ویسا ہی کیا **گنپت** بصورت برہمن کے آئے اور کھانا ۔ نگا اُنکو کھانا کھلایا گیا فرزند کی دعا دی اور چلے گئے۔ بستر استراحت مین جہان مہادیو کی منی پڑی ہوئی تھی نہایت خوبصورت لڑکا ظاہر ہوا متعجب ہوے۔ الہام ہوا کہ وہ برہمن خود گنپت تھا۔ **ایکدن** مہادیو نے انجمن رقص و سرود کی آراستہ کی **سنیچر** یعنی زحل بھی آیا اور گنپت کی طرف دیکھا گنپت کا سر اُڑ گیا (جسکے اختیار مین برہما بشن مہادیو تینون ہین) مہادیو اور گورجا اور تمام عورتین رونے لگین۔ (قصہ کوتاہ) بشن نے بموجب حکم مہادیو کے جنگل مین ایک سوتے ہوئے ہاتھی کا

له نام جانور سواری بشن کا جسکا ذکر آگے آئیگا ۱۲

سر کاٹکر گرڑ پر رکھ لیا فیل ماده بیدار ہوئی اور اپنے بچہ کو بیدار کیا اور ہر طرف سے بشن (خدا ے
ہنود) کو گھیر لیا بشن جی (منصف زمان عادل دوران) اسنے ایک اور سر اسکے بدن سے اتارکر
اسکو زندہ کیا اور اپنا پیچھا چھوڑایا اور وہ سر گورجا کو لادیا گورجا نے تدبیر سے جوڑا اور زندہ پایا کر
لاڈ بیشمار کیا) برہما جی کہتے ہین گنپت کی ولادت دوسرے طور پر بھی ہے ایکروز گورجا کے
مصاحبون نے کہا مہادیو کے گن (یعنی دیوتے) تابعدار بیشمار ہین تمہارے ایک بھی نہین
بعد مدت گورجا نے اپنے جسم کی میل نکالکر گنپت بنایا اور دربان کرکے دروازہ پر بٹھایا ایکروز
گورجا غسل کر رہی تھی مہادیو آئے اندر جانا چاہا گنپت نے منع کیا شیو (یعنی مہادیو) اسکو
جھڑک کر اندر کو چلے گنپت نے ایک حربہ مارا اور کہا کہ کون شیو اور کہان رہتے ہو بعد
سوال ایک ڈنڈا اور مارا اور مہادیو کے گنون اور گنپت مین بہت تکرار ہوئی گورجا نے اندر سے
حکم بھیجا کہ مہادیو اندر آنے نپاوے جنگ عظیم شروع ہوا - اندر - جم راج - بشن اور دوسرے
دیوتے پہنچے گنپت پر کوئی غالب نہوا آخر بشن جی نے (کہ بڑے حکمتی ہین) گنپت کا کاٹا
گورجا بہت غمناک اور بیہوش ہوگئی اور اپنے جسم سے نو شکت یعنی دیوی پیدا کین انہون
نے دیوتاؤن کو کھانا شروع کیا (مہادیو اور انکی زوجہ شریفہ مین کیا اچھا تماشا ہوا اور بیچارے
دیوتے ناحق مقتول ہوے) دیوتاؤن نے عرض کیا کہ ہم گنہگار ہین تم معاف کرو گورجا نے
فرمایا کہ ہمارا لڑکا زندہ ہو جاوے اور سب دیوتاؤن سے پہلے اسکی پرستش ہوا کرے (تو
شکت پیدا کی گنپت کو زندہ نکرسکی) مہادیو نے گنپت کے جسم کو دھویا اور فرمایا کہ جانب
شمال جو جاندار پہلے ملے (بقصور) اسکا سر کاٹکر اس جسم مین جوڑدو حسب الحکم حضور بشن
جی ایک ہاتھی کا سر کاٹ لاے باقی داستان جو پہلے مذکور ہوچکا (برہما جی جنکو ہنود
خدا اور رسول خدا جانتے ہین انسے کوئی پوچھے کہ گنپت کے پیدا ہونیکا قصہ جو آپنے دو طور
پر فرمایا انمین صحیح کونسا اور غلط کونسا ہے یا کئی گنپت ہوے ہین) اور شیو پران حصہ اول
مین لکھا ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ تارک دیت کے تین لڑکون نے ہزار سال ہماری عبادت

بشن کو فیل نے گھیر لیا

مارنا گنپت کا مہادیو کو

گنپت کی پوجا

انعام دینا برہما کا اپنی عبادت کروا کر

کی ہمنے حسب درخواست اُنکے ترپور یعنی تین شہر بفاصلہ ہزار ہزار کوس کے آباد کرائی - آبادی ہشیار
اور نہایت آسودگی اور صلاحیت سے گذرتی تھی اور حکم تھا کہ اگر کوئی مہادیو کی پرستش نکریگا
قتل کیا جاویگا (بڑی صلاحیت تو یہی ہے انکی پوجا اور برہما نے جبر کے ساتھ شرک کروایا)
اور بجز طریقہ بید اور پُران کے کوئی بات ہونے نہ پاتی تھی (بید اور پُران کا اچھا طریقہ ہے کہ
جو کوئی شرک نہ کرے وُہ قتل کیا جاوے) اِن تینون کے جلال سے دیوتون کے بدنون مین
آگ کی مانند سوزش پیدا ہوئی ہم اور دیوتے مہادیو کی پناہ مین گئے مہادیو نے فرمایا ہم اپنے
بھگتون کو نہین بگاڑتے (لیکن بگاڑنے کی تدبیر تبلا دیتے ہین) تم بشن کے پاس جاؤ
ہم سب بشن کے پاس حاضر ہوئے بشن نے مطابق بید اور شاستر کے جواب دیا کہ قدیم سے
شیو یعنی مہادیو کی پرستش دہرم اور ثواب ہے (غیر خدا کی خصوصًا لنگ کی پرستش عین حکم بید
اور پوران اور برہما اور بشن اور مہادیو کا ہے) پس اُس مقام پر پیچ اور دُکھ کو دخل ہے نہ
کسیکی گنجایش ہے (یعنی بسبب لنگ پوجا کے) دیوتاؤن نے مکرر کچھ عرض کیا بعد رد و بدل
کے بشن جی نے ایک کروڑ بار تھی لنگ بنائے اور مع دیوتاؤن کے اُنکی پوجا کی تو بدولت
لنگ پرستی کے مہادیو کی خوشی سے بھوتون کی فوج بیشمار ظاہر ہوئی اور بموجب حکم بشن کے ترپور
کو گئے شہر مین جاتے ہی جلگئے (مہادیو اور بشن نے آپ ہی بھیجے اور بیقصور جلا دیے کیا اچھی
خدائی کر رہے ہین) بشن غضبناک ہوئے اور خیال کیا کہ مہادیو کی بھگت ہے (تینون شہر کے
باشندے دیت) قتل سے بچگئے ہین اور مہادیو کی پرستش کی وجہ سے مرد اور عورت کیا کیا
گناہ نہین کرتے مگر اُنکو کچھ گناہ مؤثر نہین ہوتا (اب مہادیو کی پرستش کرنے والے مردون اور
عورتون کو زنا چوری ظلم قتل وغیرہ گناہون سے پرہیز کرنا کیا ضرور ہے اور مسلمانون کے دین
کا یہ مسئلہ ہے کہ غیر خدا کی پرستش کرنے والے مردون اور عورتون کی نیکیاں بھی برباد ہین پس
شرک بموجب دین ہندؤن کے نہایت اچھی چیز اور بموجب دین مسلمانون کے نہایت بُری
چیز ہوئی) بشن جی نے کہا کوئی ایسی تدبیر کرین جس سے اُنکا دہرم نابود ہو جاوے پھر مہادیو

خود انکو معدوم کردیوینگے (بشن جی کو ایسی تدبیرین خوب سوجھا کرتی ہین) پھر بشن جی نے

مہادیو کی پوجا کی (یعنی مہادیو سے مدد اور اجازت طلب کر کے) ایک کتاب سراپا فریب اور

بے دینی کی تصنیف کی اور ایک سر مونڈے میلے ناپاک کپڑے والے کو دیکر فرمایا کہ ترپور مین

جاکر انکو یہ کتاب پڑھادو اور انکا دھرم خراب کردو - او ر نارد بھی اُس سر منڈے کا چیلا ہو ا سر منڈا

مع اپنے چیلون کے ترپور مین گیا تمام خورد و کلان اوسکے چیلے اور بیدین ہوگئے اور اُس مذہب کے یہ

عقائد تھے کہ جہان کا کوئی خالق نہین - برہما سے خس و خاشاک تک سب برابر ہین خدا ہے

کوئی مالک جہان کا نہین - دوزخ اور بہشت سب اسی جہان مین ہین بہشت خوشی دوزخ

مفلسی (ایسے مضامین کفر اور فسق کی کتاب بشن جی نے راجہ دیواس کے بہکانے کو بھی

تصنیف کی تھی جسکا ذکر آگے اسی فصل مین اور دوسری فصل مین آتا ہے اور بشن جی نے

بقول ہنود کے کشن کا اوتار لیکر جو جو کوتک کئے ہین بعضے انمین سے چوتھی فصل مین بیان

ہونگے انشاء اللہ تعالی) ترپور کے تمام مرد اور عورت بدمذہب اور خود مختار ہو گئے جس نے

ساتھ چاہا مباشرت کی (یہ سب کچھ برہما اور بشن اور مہادیو اور نارد کی توجہ سے ہوا) تب مہادیو

جی نے (اُنکے بدمذہب اور بیدین اور مُرتد ہو جانے سے) خوش ہو کر ایک تیر مارا (تینون

شہرون کے) تمام دیتون کو ہلاک کردیا پھر وہ گئے اُنہون نے تمام مُردون کو ایک چشمۂ آبحیات

مین جو وہان موجود تھا ڈالدیا سب زندہ ہو گئے تو مین (یعنی برہما اور بشن بموجب حکم مہادیو کے

بچھڑے کی صورت بنکر وہان پہنچے اور سب بیخبر آبحیات کو پی لیا اور بشن کرما مہادیو کے بیلدار نے

ایک رتھ تیار کیا جسکا داہنا پہیہ آفتاب و بایان مہتاب (ایک بڑا ایک چھوٹا) چارون بید جو ہنود

کے نزدیک کلام الٰہی ہین) اُس رتھ کے گھوڑے - برہما بیلدار - بشن تیر ہمالچل کمان ہوا

مہادیو (خدای ہنود) نے گنیت کی پوجا کر کے رتھ پر سوار ہو کر تیر مارا جس سے تینون شہر جلکر

خاکستر ہو گئے (پس گنپت برہما اور بشن اور مہادیو سے افضل بلکہ ان تینونکا معبود ٹھیرا) اور اُن

شہرون کے باشندے (کہ سب فاسق اور مرتد اور بے ایمان ہو کر مرے تھے) مکت یعنی نجات پاکر شیولوک مہادیو

تین شہر

کنون مین داخل ہوے (کیا اچھا خاتمہ بالخیر ہوا - کفر پر مرے اور نجات پائی) **اور اسکند**
پوران کے ادھیائے ۳۲ مین لکھا ہے کہ برہما اور بشن مہادیو کے بھگت ہین **اور** بھاگوت کے
اسکندھ ۱ مین ہے کہ برہما اور اندر اور سب دیوتے اور مہادیو جی (جو بموجب روایات گذشتہ کے
خدا ہین اور بشن انکا بھگت ہے) وہان گئے جہان دودھ کے سمندر مین نارائن (یعنی بشن
جی) سو رہے تھے دست بستہ ہوکر عرض کی کہ مہاراج آپکی مدح کون کرسکتا ہے آپنے ہنسکر
بید ڈوبے ہوے نکالے کچھوا ہوکر پہاڑ پیٹھہ پر لیا خوک بنکر زمین کو دانت پر رکھ لیا باونا ہوکر راجہ
بل کو فریب دیا - پرسرام ہوکر (بیگناہ) چھتریون کو قتل کیا رام اوتار ہوکر راون کو قتل کیا اب
زمین کنس کے ظلم سے کانپ رہی ہے اسکی خبر لیجیے (کہین تو مہادیو خدا اور بشن بندہ اور
کہین بشن خدا اور مہادیو پرستندہ) **اور** مہابھارت کے فصل راج دھرم مین ہے کہ مہادیو اور
نارائن جھگڑتے ہوے آپسمین لپٹ گئے اور خلائق مین بڑا فساد پیدا ہوا آخر برہما نے صلح کرائی اور
ایک نے دوسرے کو کنار مین لیا نارائن نے مہادیو سے کہا کہ تجھ خاطر جمع ہو تیرے ترسول کا
داغ میرے سینے پر اچھا معلوم ہوگا اور تیرے گلے پر سیاہی جو میرے پکڑنے سے ہوگئی ہے زینت
بخشیگی (ہندؤن کے جعلی خدا اور معبودون اور دیوتاؤن مین ہمیشہ فساد اور نزاع ہی رہتا ہے
اس سے تو انگریزی حکومت مین بڑا امن ہے) **اور** اسکند پوران مین ہے کہ بشن جی فرماتے ہین
کہ میری تمام قدرت اور جلال بشویشر کی بخشی ہوئی (بشویشر مہادیو کے ایک لنگ کا نام ہے اور
بشویشر کے معنے خداوند عالم) **اور** شیو پوران کھنڈ اول صفحہ ۲۳ مین ہے کہ برہما اور بشن نے
مہادیو سے کہا کہ ہمکو طریقہ عبادت کا بتلائیے فرمایا ہمنے جو تم لنگ کی صورت دکھلائی ہے دائم
ہے کہ اسکی پرستش کرو **ایضا کہنڈ** ۵ صفحہ ۱۰۷ بشن نے برہما کو فرمایا چترکوٹ پہاڑ پر شہر آباد کرکے
لنگ قایم کرو ہم دسرت کے گھر اوتار لیکر وہان مقیم ہونگے پھر ڈنڈک بن کو جاکر رامیشر (یعنی
رام کا خداوند) لنگ کو قایم کرینگے اسکی خدمت کرکے بعد حصول بر (یعنی انعام کے) راون کو
نابود کرینگے بدون خدمت مہادیو کے کوئی کام انجام پذیر نہین ہوتا ہم راست کہتے ہین اسلیے ہمکو

بشن اور برہما مہادیو کے بھگت ہین

مہادیو اور کشن کا لڑنا

۳۳

بشن جی کو لنگ کا بڑا آسرا ہے

مہادیو نے شرک کا حکم دیا

شرک کرنا بشن اور رامچندر کا

تمکو واجب ہے کہ مہادیو کے لنگ قائم کر کے جگ شروع کرو ہم رام اوتار ایکدا انکی پرستش اسی مقام مین
کرینگے **اور** شیوپران کھنڈ دوم صفحہ ۱۲۱ مین ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ وہان سب جگہ شیو یعنی
مہادیو کے لنگ قایم ہین اور بشن اور سب دیوتاؤن نے انکی پوجا کی **اندرمن** ۔ ادا باد بھی لکھتا
ہے کہ بشن خدا کا اوتار ہے اور برہما اور مہادیو اُسکے برگزیدہ ہین برہما کو پیدا کرنیکے لئے مامور کیا
اور مہادیو کو واسطے خراب کرنے جہان کے پیدا کیا ہے اور یہی مذہب حق ہے **اور** مہابھارت
فصل ہوچھ دھرم سانت پرب مین ہے کہ بشن بھگوان واشیرویہ تم (یعنی خدا) ہیکو یند **اور** مہابھارت
سے ابھی منقول ہوچکا ہے کہ دیوتے وہان گئے جہان نارائین یعنی بشن دریا مین سورہے تھے
اور اُس سے پہلے شیوپران سے منقول ہوچکا ہے کہ برہما جی نے فرمایا کہ بشن جو سمندر مین
بیخبر پڑے تھے میرے پاس آئے اور بھاگوت اسکند دسم ادھیاے ۸۹ مین ہے کہ بھرگ جی
بیکنٹھ مین گئے جہان بشن جی چھیر کھٹ (یعنی دودھ کے پلنگ) پر لچھمی اپنی (زوجہ) کے ساتھ
سوتے تھے جاتے ہی بھرگ نے اُنکے سینہ پر ایسی لات ماری کہ وہ نیند سے چونک اُٹھے (ان روایات
سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندؤن کا خدا سوتا اور بیخبر ہے برخلاف مسلمانون کے خدا کے کہ جسکو نیند
آوے نہ اونگھ) اور مہابھارت کے آدپرب مین ہے کہ گنگا نے آٹھ بسون کو راہ مین فکرمند دیکھکر حال
پوچھا بولے کہ بسشٹ کی بددعا سے ہم زمین پر جاوینگے اگر تیرے پیٹ سے پیدا ہون تو خوب
ہے اور تو ہمکو پیدا ہوتے ہی مارڈالے گنگا نے کہا ایک کو رکھ لونگی تاکہ شوہر سے صحبت کرنی ضائع
نجائے اور آٹھوان بسو بھیکم پتامہ ہے (اس روایت سے خدا کا متعدد ہونا اور بددعا مین آجانا اور
عورت کے پیٹ سے پیدا ہونا اور فرزندکشی کا جائز ہونا معلوم ہوا **اور** شیوپران کے کھنڈ اول سے
پہلے منقول ہوچکا ہے کہ بشن کو مہادیو اور جگدمبا انکی زوجہ نے پیدا کیا جگدمبا نے بطرف چپ نگاہ
کیا تو ایک شخص خوبصورت سجدہ کرتا ہوا ظاہر ہوا اور عرض کیا کہ ہمارا نام اور کام فرمادیجئے فرمایا کہ تمہارا
نام بشن ہے اور بشن کا جلندھر کی زوجہ کے ساتھ بدفعلی کرنا اور نارد کی بددعا مین آجانا اور دعویٰ
خدائی کا کرنا اور بید کا اُسکی تکذیب کرنا اور بشن کا لنگ کو پوجنا اور مہادیو کی خدائی کا اقرار کرنا اور

کتاب بیدنی کا تصنیف کرنا وغیرہ ایسے حالات کا پہلے بیان ہو چکا ہے اور باقی اور ہوتا ہے ؟
اور برہم ویورت[۱] پوران کے کرشن جنم کھنڈ مین لکھا ہے کہ ایکروز بشن فخر کر رہا تھا کہ مین خدا ہون
تو کرشن اُسے نگل گیا اور لنگ[۲] پوران مین ہے کہ وچھ کے جگ مین بیربھدر نے بشن کا سر کاٹ
دیا اور ہوا نے اُسکو آگ مین ڈال دیا اور اسکند پوران[۳] کے ادھیاے ۵۰ مین لکھا ہے کہ
بشن بھگوان اور گرڑ مین چوسٹھہ روز تک جنگ عظیم ہوا بشن نے مہربان ہوکر فرمایا کہ تو جو خواہش
کرے ایک چیز تجھکو دیتا ہون گرڑ نے کہا مجھکو کچھ خواہش نہین ہے بلکہ تم خواہش کرو مین تمکو
دو چیز دے سکتا ہون جلد فرمائیے بلکہ دو چیز اپنی طرف سے دیتا ہون ایک فتحیاب ہونا
قمار بازی مین دوسرے آبحیات پر قدرت کہ جسکو لایق دیکھو دیدو (حالانکہ قمار بازی بموجب
بید کے حرام ہے - مہابھارت کے دہرم پرب مین لکھا ہے جمعا عتیکہ سود خوارند و جمعیکہ مدار کار
بر قمار بازی نہادہ باشند بدوزخ خواہند رفت) بشن نے کہا وہ دو چیز جو تو کہتا ہے ایک تو
یہ کہ تو میری سواری ہو جاوے دوسرے یہ کہ آبحیات سانپون کو دیکر تو اپنی مان کو خلاص
کرائے اور ایسی حرفت کر کہ سانپ اُسکو پینے نہ پاوین اور پھر آبحیات دیوتاؤن کو پہونچ جاوے
گرڑ نے یہ قبول کیا اور چلدیا (خداے قادر مطلق کی کیا اچھی صفت بیان ہوئی کہ ۶۴ روز
تک ایسے جانور سے لڑا اور غالب نہ آیا آخر بغیر خوشامد اور چاپلوسی کے کچھ چارہ نہ دیکھا اور اُس
جانور کا منت کش ہوا) اور اسکند[۴] پوران کے ادھیاے چھیالیس ۴۶ مین لکھا ہے کہ برہما اور
بشن اور تمام دیوتون نے مشورہ کیا کہ راجا دیوداس تخت نشین کاشی کو (کہ بڑا عادل تھا اور برہما
جی نے بڑے اصرار سے اُسکو کاشی کا تخت نشین کیا تھا) کاشی سے نکالکر مہادیو کو وہان داخل کیا جاوے برہما جی
بوڑھے برہمن کی صورت پر گئے اور بشن جی نے یہ ہدایت عام فرمائی کہ جہان کا خالق کوئی
نہین خوبرویون کے ساتھ عیش کرنا یہی حکمت اور نجات اور جسم کا فائدہ ہے اور جورو اور بہن اور
بیٹی مین فرق جاننا بے عقلی ہے تمام عورتون کو یکسان جانکر جس سے دل چاہے مزا کرے
(مفصل بیان اسکا فصل دوم مین ہوگا انشاء اللہ تعالی) اور اسکند پوران ادھیاے ۱۰ مین لکھا ہے

۳۵

ف — نہایت فریب اور دغابازی

ف — بشن جی نے کفر اور فسق کا حکم عام دیا

[۱] برہم ویورت پوران ... صفحہ ۱۰ - ۱۲
[۲] لنگ پوران ... صفحہ ۱۰/۱۲
[۳] اسکند پوران ... جلد ... ۱۴
[۴] اسکند پوران ... جلد اول ... صفحہ ۱۳/۱۲

کہ ایکدن سورج نے کاشی مین آکر کیشو نارین (یعنی بشن) کو دیکھا کہ لنگ ہوا کہتا ہے [illegible] لیا کہ آپ
تو تمام جہان کے پیدا اور پرورش اور فنا کرنیوالے ہو کوئی تم سے بھی بڑا ہے جسکی پرستش آپ کرتے ہو تو بایا
کہ مین مہادیو کی پرستش کرتا ہون (ایسی پرستش کی کہ آپ ہی لنگ بنگئے) اور اسکند پوران
مین ہے۔ اشلوک۔ بشنو درشن ماترینے شودروہ پرجاتئے۔ رشودر دہات نسندے ہو نرگایا نتے
دارنا۔ یعنی بشن کے صرف درشن کرنے سے مہادیو غصہ ہوتا ہے اور مہادیو کے غصہ ہونے سے
بیشک بڑی دوزخ مین جاتا ہے اور پدم پوران مین ہے کہ برہما آہنکاری یعنی متکبر اور مہادیو
کا ماتر یعنی شہوتی ہے ایک بشن پوتر پاک صاف ہے (پاک صاف ایسا ہی ہونا چاہئیے جیسا کہ بیان
ہوچکا) اور شیو پوران مین ہے کہ بشن نے برہما کو فرمایا کہ تم اور وچہ مہادیو کی بہت عبادت کرو اور
برہما نے اپنا غصہ نکالنے کو اور مہادیو نے ملامت اور تشنیع کا بدلا لینے کو اپنے بیٹے وچہ کو ارشاد کیا
کہ تم جگہ مبا زوجہ مہادیو کی پوجا کرو اور مہابھارت کے آدپرب مین ہے کہ برہما جی نے حسب التماس
دیوتاؤن کے سند اور اپسند دو نو بھائیون کو عبادت سے باز رکھنے کو بادشاہت بخشی اور ایک عورت
حسین اُنکے پاس بھیجی وہ دونون اُسپر عاشق ہوکر آپسمین لڑکر مقتول ہوئے۔ مہادیو جی نے واسطے
نظارہ جمال اُس نازنین کے اپنے مونہہ مین چار مونہہ اور پیدا کئے جدھر وہ جاتی اُدھر دیکھتے تھے اور
اندر نے اُسکے نظارہ جمال کے واسطے ہزار آنکھ پیدا کرلین اور مہابھارت کی فصل موچھ دھرم مین ہے
کہ راجہ اندر نے دو برہمنون کو مارا (اس گناہ کے کفارہ کے واسطے) دیوتاؤن نے بموجب ارشاد برہما
جیو کے اندر سے جگ کرایا اور برہما جی نے ازروئے کمال عدل و انصاف کے اندر کے گناہ کو چار حصے
کرکے پانی اور آگ اور درختون (بیگناہ) کی گردن پر رکھا اسطور راجہ صاحب گناہ سے پاک ہوگئے
(اور اُن دو بیگناہ مقتولون کے قصاص کا کچھ مذکور بھی نہین) اور شیو پوران کے ادھیاء ۸۹ مین ہے
کہ برہما نشے کی حالت مین سرستی سے کلام کررہا تھا کوئی لفظ بے جا ہوگیا سرستی نے بددعا کی کہ تیرے
پانچوین منہ سے ہمیشہ کلام غلط اور فحش اور بیہودہ نکلا کرے (اچھی دعا کی اور قبول بھی ہوگئی) برہما
کے مونہہ سے ہمیشہ غلط باتین نکلتی تھین تا آنکہ مہادیو نے اُسکا پانچوان سر کاٹ دیا (جس شخص کا

ف لنگ پوجا بشن کا
ف دشمنی باہم مہادیو اور بشن کے
[illegible]
ف برہما نے عبادت سے باز رکھا
٣٦
ف نظر بازی مہادیو جی کی
[illegible]
ف غلط اور فحش ہونا کلام برہما کا

پانچوان حصہ کا ام غلط ، فحش ہووے وہ ہرگز خدا یا نائب خدا یا رسول امین نہین ہوسکتا اور شیو

پوران حصہ دوم کھنڈ سات صفحہ ۸ مین لکھا ہے کہ راجہ بھدرا گھہ مع رانی کیرت مالنی کے جنگل مین

شکار کو گیا۔ مہادیو بصورت برہمن مع عورت کے بنے ایک شیر نے برہمن اور برہمنی پر حملہ کیا دونو

راجہ کی پناہ مین آئے شیر نے برہمنی کو کھا لیا برہمن نے کہ خود مہادیو تھا راجہ پر لعنت کی راجہ نے بڑا

افسوس کیا برہمن کے قدم پکڑ کر کہا جو ارادہ ہو مجھسے میری سلطنت اور عورت تک لے لو آپ نے فرمایا

جب تک کہ عورت نہین تو مین سلطنت سے کیا مطلب کہتا ہون مجھکو اپنی عورت دو راجہ نے

کہا پرائی عورت کے ساتھ مباشرت کرنیکا گناہ کسی تدبیر سے نہین جاتا۔ برہمن نے کہا کہ ہم برہمن

کے قتل کا گناہ بھی دور کرسکتے ہین غیر عورت سے مباشرت کرنیکا تو ایسا کیا گناہ ہے اگر جہنم سے

بچنے کی خواہش ہے تو اپنی عورت ہمارے حوالہ کردو۔ راجہ نے ڈرکر اپنی عورت برہمن کے حوالہ کردی

اور آگ کا طواف کرکے چاہا کہ جل مرے مہادیو نے ظاہر ہوکر فرمایا کہ انعام مانگو ہمنے تمہارے امتحان

کے واسطے برہمن کا روپ اختیار کیا تھا تم ہمارے کامل پرستار ہو کیا اچھی ہدایت فرمائی اور

بھاگوت اسکند آٹھ مین ہے کہ جنگل مین ایک عورت حسین گلدستہ اچھالتی ہوئی جاتی تھی تو اسکی

چھاتی نظر آتی تھی مہادیو جی پاربتی کو چھوڑ اسکی طرف چلے اور مبتلا ہوے وہ انکی طرف نظر نہ کرتی

تھی آپ اسکے پیچھے لگے اسنے مونہہ نقاب مین چھپایا آپکو نہایت اضطراب ہوا پاربتی انکے پیچھے

لگی مہادیو نے دوڑکر اس عورت کو بغل مین لے لیا جب بدن بدن سے ملا تو آپ زیادہ مائل

ہوے اور پیچھے دوڑے جب اسکے نزدیک ہوے وہ دور نکلگئی پھر چاہا کہ اسکو پکڑین وہ غائب

ہوگئی آخر آپ مجبور ہوکر تھک گئے اور غلبۂ شہوت سے انزال فرمایا اور پاربتی کا لحاظ اور اپنا گیان

سب گنوایا (اور کچھہ ہاتھہ نہ آیا) اور شیو پوران ادھیا دس ترجمہ منشی شنکر دیال فرحت مین ہے

نظم سری گوری تنہا ابن مین آئی + برنگ بوئی گل گلشن مین آئی + لئے کچھہ پھول سوغات

چمن پھر + حضور شب گئی شیوا رسپن پر + جو مارا کام نے پھولونکا اک بان + تو شب کو وصل گوری کا

بندھا دھیان + کہا یہ حلقۂ گیسو غضب ہے + تمہاری جنبش ابرو غضب ہے + نہین بے اعتنائی

حکم مہادیو جی کا کہ برہمن عورت مانگے تو دیدو

چلیے ہے + کلام آشنائی چاہیے ہے + ذرا دل کھولکر گرم سخن ہو + ابھی دم بھر شریک انجمن ہو +
مگر سنکر یہ رنگِ گل مُرکی وُہ + سپاہِ اندیشۂ کامل رکی وُہ + کہا سجت یہ بے شادی نہین خوب + عبث
یہ فتنہ ایجادی نہین خوب + رہِ بد مین قدم دھرنا بُرا ہے + خلاف شاستر کرنا بُرا ہے + دل شب کے
دہین جاتا رہا جوش + سنبھل بیٹھی دوزانو آگیا ہوش رہبائی ہنیدو اگر ایسی باتون سے بھی نصیحت
پکڑتے اس دین سے دست بردار نہین ہوتے ہو بارے ان بزرگون کے ایسے مناقب [illegible] کے
کو تو مت سُنایا کرو اور مہابھارت کے فصل موچھ دھرم سانت پرب مین ہے کہ مہادیو نے پہاڑ پر
برہما کے پاس آکر پوچھا کہ یہان سکونت کیون اختیار کی ہے برہما نے کہا کہ خاطر جمعی سے اُس ذات
واحد کی یاد مین ہون - مہادیو نے کہا خالق تمام بزرگون کے تو تم ہو وہ کون ہے جسکی تم پرستش کرتے
ہو - برہما نے کہا اے فرزند بزرگی اُس ذات کی کہ چون و چرا سے باہر ہے تُن مین اور تو اُسکو نہین
دیکھ سکتے مگر معرفت کی آنکھ سے اِس روایت سے معلوم ہوا کہ برہما صاحب معرفت ہے اور مہادیو
جی خدا کو بھی نہین جانتے تھے اور بموجب روایت اسکند پوران کے کہ مذکور ہو چکی خود دعویٰ خدائی کا کیا
تھا اور بھاگوت کے اسکند ششم مین ہے کہ راجہ چترگپت کیلاس پر پہنچا کیا دیکھتا ہے کہ مہادیو جی اور
پاربتی جی کیلاس پہاڑ پر مجمع مین دیوتون اور پنڈتون اور رکھیشرون کے بیٹھے ہین اور پاربتی کو اپنی
ران پر بٹھائے ہوئے مجامعت کر رہے ہین راجہ نہایت متعجب ہوا اور بہت ہنسا اور کہا کہ دیکھو ایسے
بڑے دیوتا کہلاتے ہین اور بھری محفل مین ایسا بیج کام کر رہے ہین اور شیو پوران ادھیا اہم ترجمہ
منشی شنکر دیال مین لکھا ہے **نظم** بیان کرتے ہین یون شوبہ نکو ذات + سنو یہ اتفاق حسن کی
بات + رکھیشر ایکجا خلوت نشین تھے + سر کیلاش پر مسکن گزین تھے + غرض اکدن وہ ارباب پرستش
گئے لینے کو اسباب پرستش + ہوا شنبھو کے دل مین جوش مستی + ہوئے آمادۂ عشرت پرستی رکھیشرون کے
پاس بے تابانہ پہونچے + کہ جیسے شمع پر پروانہ پہونچے + ہوئین غائب ہزارون صورت ہوش - ہزارون
نے شراب وصل کی نوش + بیابان سے رکھیشر پھر کے آئے + شگفتہ غنچہ سب پژمردہ پائے + ہوئے
غواص دریاے قلق مین + دعا کی یون سداشیو جی کے حق مین + کہ لنگ شبھ گر پڑے کٹ کر زمین پہ

نہ رغبت ہو کسی زہرہ جبیں پر + اُسی دم لنگ شنکر گر پڑا بصاف + خدا قالب سے ہو کر گر پڑا صاف + مگر
اُس لنگ نے آفت مچائی + قیامت دیوتوں کے سر پر آئی + رکھوں نے فرط غم سے ہو کے ناچار +
حقیقت کی شری برہما سے اظہار + سری برہما نے فرمایا کہ ہیہات + بڑی تمنے حماقت کی ہوئی بات
بنے مہمان شیو شنکر تمہارے + ہوئے خود رونق افزا گھر تمہارے + قدم دہو دہو کے چرنامرت لیتے
جگہ شنبھو کو سنگہاسن پہ دیتے + عوض مین تمنے اُسکے بددعا کی + جہالت کی حماقت کی خطا کی
غرض سب رکھ ہوئے مصروف طاعت + دُہائی کھینچکر چاہی شفاعت + ہوا گوری کو جوش مہربانی +
بنی خود صورت ارگ بھوانی + ہوا وہ مستقل لنگ آخر کار + ہوئی خلقت ملی عشرت سے سرشار +
پرستش سب نے کی آنکھوں سے سر سے + زمین پر آسمان سے پھول برسے + کیا پھر یون سداشیو جی نے
ارشاد + کرین سب لنگ پوجا با دل شاد + اسی سے حاصل آرام ہوگا + پس مردن بخیر انجام ہوگا
(ف) اس روایت سے معلوم ہوا کہ مہادیو جی نے زنا بالجبر کیا اور ہندؤن کے دین مین زنا عیب نہین اور
جن لوگون نے مرتکب زنا کو بددعا دی اُنپر آفت آئی اور برہما جی نے اُنکو ملامت فرمائی اور لنگ کہ آلہ زنا
کا ہے اُسکی طاعت اور عبادت موجب نجات آخرت قرار پائی ۱۲ اور راماین نظم کالکا پرشاد صفحہ ۶۵
مین لکھا ہے کہ بھسماسر دیت پاربتی پر عاشق ہوا اور مہادیو جی سے یہ سوال کیا کہ مین جسکے سر پر ہاتھ
رکھوں وہ جل جاوے۔ آپنے بے تامل اُس ظالم کو یہی بر دیدیا اُسنے چاہا کہ مہادیو کو جلا کر پاربتی کو لیلے
مہادیو جی گریزان ہوئے اور گنیشر کی بند کی صورت اختیار کرکے ایک پہاڑ مین مخفی ہوگئے۔ بشن جی
نے پاربتی کی صورت پر ہوکر بھسماسر سے جا کر کہا کہ مین تجھکو چاہتی ہون اور مہادیو سے بیزار ہون
مجھکو تو مہادیو کا رقص کرنا مرغوب خاطر تھا مہادیو ایک ہاتھ سرین پر اور ایک سر پر رکھکر ناچتے اور گایا کرتے
تھے جو کوئی ایسا کرے مین اُسکی ہون۔ بھسماسر نے واسطے خاطر پاربتی کے ایک ہاتھ سرین پر اور
ایک سر پر رکھکر ناچنا شروع کیا اور جلکر بھسم ہوگیا بشن نے اس ماجرا کی جا کر مہادیو کو خبر دی مہادیو جی
نے کہا مجھکو وہی صورت بنکر اُسی ناز و کرشمہ کے ساتھ دکھلائے بشن جی نے ویسا ہی کیا مہادیو جی کو
دیکھتے ہی انزال ہوگیا بشن جی نے اُنکا نطفہ ایک پتے مین رکھکر گنگا مین بہا دیا وہ نطفہ ناگاہ انجنی کے عمرہ مین پہونچکر انجنی

کے منہہ مین جاکر پیٹ مین گیا اچنبھی حاملہ ہوگئی اُس سے ہنومان پیدا ہوا ... اور ہنومان

کے پیدا ہونے کا دوسرا طور فصل دوم مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی اور ... مین

ہے کہ بانا سُر دیت مہادیو کی پوجا کرکے ڈھنگ بجاکر ناچے انکا مہادیو جی ... نہایت خوش ہوکر

مع پاربتی کے ڈمرو بجانے اور ناچنے لگے اور فرمایا کہ سوال کر اوسنے سوال کیا ... کا راج

ایسا زور کہ اسکو کوئی نہ جیتے - فرمایا کہ یہی دیا اور تجھپر بڑھاتا (یعنی خدا کا بھی بس نہ چلیگا ایکلمہ

صریح کفر کا ہے) ف جناب مہادیو صاحب بیشک بھوٹے ہی ناتھ ہین کہین تو دعوی خدائی

کا کرتے ہین کہین اپنے حکم کے آگے خدا کو بھی کمزور ٹھہراتے ہین کبھی مع ... کے ڈمرو بجانے

اور ناچنے لگتے ہین کہین برگانی ہو تو ان مین جاکر ننگے ... کہین ...

کی پوجا کی تاکید فرماتے ہین اور کہین برہمن کے آگے جورو حاضر ... فرماتے ہین

کہین مجمع عام مین پاربتی سے مباشرت فرماتے ہین کہین ... کو

شراب وصل پلاتے ہین کہین نامحرم عورت کو چھاتی سے لگاکر انزال فرماتے ہین کہین ستی کے

فراق مین بیتاب ہوکر جہان مین گھومتے پھرتے ہین کہین ... کے سر کی کھوپری

ہاتھ مین لئے گدائی کرتے پھرتے ہین وغیرہ وغیرہ اور بڑا تعجب تو یہ ہے کہ بقول ہندون کے

خدا کا کلام ہوکر ایسے شخص کے خدا ہونے پر حکم لگاتا ہے + اور رسولہ اخبار جلد اول صفحہ ۱۳۱ مین

اسکند پران یا مہابھارت سے منقول ہے کہ مہادیو نے واسطے ہلاک کرنے بردیت کے جگ کیا -

(ہندون کے خدا نے ایک دیت کے مارنیکو بڑا تردد اور سامان کیا برخلاف مسلمانون کے خدا کے کہ ایک حکم

کُن سے چاہے تو تمام جہان کو ہلاک کردے اور کروڑہا جہان اور پیدا کردے) اور بیر دیت شنکر

کا جیجان تھا شنکر نے اپنے سر کا بال آگ مین ڈال دیا اُس سے سانپ پیدا ہوا اور مہادیو کا گلا پکڑ

لیا اور گلا انکا سیاہ ہوگیا اور مہابھارت کے تین پرب مین ہے کہ جب ارجن اور مہادیو مین لڑائی

واقع ہوئی کبھی مہادیو ارجن کو زمین سے اٹھا لیتا تھا اور کبھی ارجن مہادیو کو اور بھاگوت

اسکند ہشتم ادھیاے ۸۸ مین ہے کہ مہادیو بانا سر دیت کا حامی ہوکر کرشن سے لڑنے کو آیا اور دیکھی

بانا سر جسکو مہادیو نے کہا تھا کہ تجھپر خدا کا بھی زور نہ چلیگا اور مہادیو اور اُسکی فوج نے کرشن کے
ہاتھ سے بہت ذلت اُٹھائی آخر لاچار ہوکر بانا سر کو لیکر کرشن کے پاس آیا اور ہاتھ جوڑ کر کرشن سے
اُسکی خطا معاف کرائی (سوال) مین ہندون سے پوچھتا ہون کہ مہادیو خدا ہے یا کرشن خدا ہے اگر
کہو کرشن خدا ہے تو مہادیو بھی خدا سے لڑے اور باغی ہوے اور اگر مہادیو خدا ہے تو کرشن بھی خدا
سے لڑے اور باغی ہوے اور اگر دونو خدا ہین تو توحید باطل ہوئی اور ایک خدا جیتا اور دوسرا ہارا
پس اب سچا اسکا ہم بتلاؤن یہ کہو کہ نہ مہادیو خدا ہے نہ کرشن نہ بشن نہ برہما وغیرہ بلکہ خدا ایک
واحد وہی ذات پاک ہے جسکا کوئی شریک نہین اور اُسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین حضرت
محمد عربی مکی مدنی قرشی ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہون نے سچ سچ اپنے آپکو اللہ کا بندہ اور رسول فرمایا
ہے اور مانند برہما اور بشن اور مہادیو وغیرہ کے کبھی دعوی خدائی کا نہین کیا بلکہ یہ فرمایا کہ میری تعریف
مین حد سے زیادہ نہ بڑھ جائیو یہی کہیو کہ اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول - اور اللہ تعالی نے اونکو بھیجا طرف
تمام عرب اور عجم اور جن اور انس کے اور ہر کسی پر فرض ہے اُنکا اتباع صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

فصل

یہانتک جو کچھ تحریر ہوچکا اُسمین بعضے حالات اور اوصاف
برہما اور بشن اور مہادیو کے اور ان تینون صاحبون کے خالق موجودات ہونے مین قول مختلف بیدون
اور پورانون اور اکابر دین ہنود کے چند مقام متفرق مین بیان ہوچکے اب سوا ان تینون صاحبون
کے بعضی اور چیزون کو جو بیدون اور پورانون مین خالق موجودات اور خدا لکھا ہے اُن کے نام اور
بموجب دین ہنود کے بعضی صفات خدا کا بیان سنیئے کرشن گیتا کے ادہیاے ۸ مین لکھا ہے
کہ جو ایجاد کرنے والا عالم کا ہے اُسکا نام کرم ہے اور جوگ بسشٹ کے چوتھے استہیہ پرکرن
مین لکھا ہے کہ تصویر عالم کی خود بخود ہے (یعنی جہان کا پیدا کرنے والا کوئی نہین) اور ظہور وجود
عالم کا لازمی اور طبعی ہے اور مہابھارت کے ادوم پرب مین ہے کہ بعضے میگویند کہ آنچہ آفریدگار تقدیر
کردہ است ہمان بوقوع می آید و دیگران برآنند کہ ہر نیک و بد کہ در عالم واقع میشود مقتضای طبیعت
وعادت است و جمعے میگویند کہ آنچہ آدمی در زمان گذشتہ بعمل آوردہ اکنون نتیجۂ آن بظہور میرسد

سوط الجبار جلد اول صفحہ ۱۲-۱۳

اور اسگند پوران ادھیائے ۵۰ مین لکھا ہے کہ کشن جیو نے فرمایا کہ این موجودات از فاعل و فعل مبرا است خود بخود پیدا میشود و محو میگردد اور اسگند پوران کے ادھیائے ۱ مین ہے کہ آتش پیدا و پرورش و فنا کنندہ عالم و صورت ظاہری سری مہادیو ہست برہمن اگر پرستش آتش گذاشتہ پرستش کرور دیوتا میسازد محض جاہل ہست الخ اور اسرت اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ وہ جو ظاہر اور پیدا کرنے والا اور حقیقی ہے اندرون بدن کے ہے اور اُس سے پیدایش اولاد کی ہوتی ہے پس چاہیے کہ آتما (یعنی روح) کو جو اندر بدن کے ہے ظاہر اور باطن اور پیدا کرنے والا جہان کا سمجھکر پوجے اور کنول اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ صانع تمام عناصر کے تینون صفات ستت اور رج اور تم ہین الخ اور متری اپنکہد یجر بید مین ہے کہ پران آتش غریزی ہے اور ہضم کرنا طعام کا اُسکا کام ہے اور یہی برہما تما (یعنی خدا) ہے ایضا برہم (یعنی خدا) جو بیرنگ اور بے زوال اور بے جسم ہے وہی جسم کی گرمی ہے ایضا زبان سے وابستہ ہر ایک شے ہے پس وہ برہم (یعنی خدا) ہے پس جو اوسکو برہم تصور کرے سعادت پاوے اور سنت اسر اپنکہد یجر بید مین ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوتا ہے اور قایم ہو جاتا ہے اور فنا ہوتا ہے بعضے کہتے ہین کہ اتفاق ہے یعنی اچانک پیدا ہوا ہے بعضے کہتے ہین کہ سبب پیدایش عالم کا اُنکے کرم یعنی افعال ہین بعضے کہتے ہین کہ زمانہ مادہ پیدایش اس عالم کا ہے اُسی سے قایم ہوتا ہے اور اُسی مین محو ہو جاتا ہے بعضے کہتے ہین کہ پیدایش عالم کی تین صفت کے اعتدال سے ہوئی جسکو پرکرتی کہتے ہین بعضے پیدایش عالم کی عناصر سے بتاتے ہین بعضے کہتے ہین کہ سبب پیدایش عالم کا ہرن گربھ ہے یعنی عناصر لطیفہ و بسیطہ بعضے ان سب اسباب کو مادہ پیدایش عالم کا بتاتے ہین (اسپر بیاس جی اپنا قیاس لکھتے ہین کہ) ہماری دانست مین یہ سب اسباب لذات دنیا کی ہین پیدایش عالم کے نہین - جو مادہ پیدایش عالم کا ہے وہ عین روشنی تمام نور اور حد سے زیادہ محجوب اور مستتر ہے اور جملہ اسباب موجودات کا وہی ہے اور چہاندوگ اپنکہد سام بید مین ہے کہ اگرش رکھیشر نے کرشن پسر بسدیو کو ہدایت کی اور ترکیب جگ کی تبلائی کہ دل کے اندر برہم کو سمجھ اور پرکاش برہم (یعنی صریح خدا) خیال کر پھر اندر اور باہر برہم کو تصور کر

42

پھر اکاس کو برہم سمجھیے اور نرسنگا اتر تاپنی اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ آتما (یعنی خدا) نرسنگھ ہے اور تمام عالم اُسکے شکم مین ہے اور برہدارن اپنکہد جحر بید مین ہے نطق برہم ہے کہ بغیر نطق کے کچھ نہین ہوتا ہے اور اُسکا محل اکاس ہے پس نطق کو عقل محض تصور کرو اور ظاہر ہے کہ چارون بید اور سب اپنکہد نطق ہی سے بنے ہین اور مہانارین اپنکہد جحر بید مین ہے کہ آفتاب دیوتون کا بنانے والا ہے اور سورج سدھانت مین ہے کہ خدا نے ایک زرین گنبذ مین ظہور فرمایا جو آفتاب ہے اُسنے برہما کو بنایا اور شیو پوران حصہ اول صفحہ ۹۷ و ۹۵ مین ہے کہ بیربھدر مہادیو کے گن نے اپنے جیسے بہت گن پیدا کیے اور چہاندوگ اپنکہد سام بید مین ہے کہ نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ اور چیت اور دہیان اور گیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ اور اکاس اور سمرن اور آرزو سے نایافتہ یہ چیزین خدا ہین چنانچہ اسکا بیان مفصل اسی باب کی تیسری فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور بقول بیدانت شاستر کے تمام جیو یعنی جاندار خدا ہین اور اَبدیا اُونکی خالق ہے چنانچہ آگے آئیگا اور انندبلی اپنکہد جحر بید مین کہا ہے کہ دروغ بھی وہی ہے اور برہدارن اپنکہد مین ہے کہ ست اور اَست ہے (یعنی حق اور ناحق) اور چہاندوک اپنکہد سام بید مین ہے کہ او از زمین کلان تر ست (زمین سے بڑا ہونا کچھ کمال نہین) اور ایک نسخہ چہاندوک مین ہے کہ از دانۂ شالی خورد تر ست و از دانہ کا سانوہ خورد تر ست و از برنج ہم خورد تر است ایضاً دارندہ ہمہ آرزو ہا ست و ہمہ بو ہا ست و ہمہ مزہ ہا ست اور ایک نسخہ مین ہے ہمہ آرزو ہا آرزوی اوست و ہمہ بو ہا بوی اوست (حالانکہ اتھربن بید مین ہے کہ رنگ و مزہ و بو ندارد و تغیر و تبدیل و آرزو ندارد) ایضاً او پیدا کنندۂ ہمہ است اور شیتری اپنکہد جحر بید مین ہے کہ او سکو کنندہ اور کردہ شدہ کچھ نہین کہا جاتا اور سرب اپنکہد اتھربن بید مین ہے **سوال** آتما کی کیفیت ظاہر کرو کہ اُسکو اکرتا یعنے نہ کرنے والا کا مونکا کیون کہتے ہین **جواب** احساس وغیرہ خصائل اُسکے ذاتی نہین بلکہ عارضی ہین کہ بسبب تعلقات اجسام کے یہ حرکات خلاف لازمہ اپنے کے کرتا ہے اور جبکہ ایسا کرتا ہے جیو آتما موسوم ہوتا ہے اور گرفتار نتیجۂ افعال نیک و بد کے رہتا ہے اسواسطے اکرتا موسوم ہے اور چہاندوک اپنکہد سام بید مین ہے او خورندۂ ہمہ است و دیگران از خوردن ماندہ میشوند و او ہمیشہ میخورد

ہین اُسوقت پورن برہم (یعنی خداتعالی) اکیلے سوتے رہتے ہین جب اوسکو پیدا کرنیکی خواہش
ہوتی ہے تو اوسکے مونہہ سے بید نکلکر کہتے ہین کہ ہے ناتھہ بیگ چیتن ہو (یعنی ای خداوند جلد ہشیار
ہو) **اور** مہابھارت فصل موچھہ دہرم مین ہے کہ جگدیس (یعنی خداوند جہان) نے برہما کو
کنار مین لیکر کہا کہ مین نے کاروبار خلائق تجھکو سونپا اور مین تیری امید پر اونکی فکر سے فارغ (یعنی
معطل) ہوا **اور** گیتا کے ادھیاے ۱۳ مین ہے کہ ذات پاک فاعل کسی فعل کا نہین اور کوئی صفت
نہین رکھتا **اور** سنت اسرا اپنکہد جو یجر بید مین ہے کہ مایا برہم کی اچھیا (یعنی خدا کی خواہش کا نام ہے **اور**
سرب اپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ مایا کی خاصیت ہے کہ جہوٹ کو سچ اور سچ کو جہوٹ کر دکھلاتی ہے
اور سانپ کو رسّی اور رسّی کو سانپ اور معدوم کو موجود مطلق اور موجود مطلق کو معدوم بناتی ہے **اور** بیدانت شاستر
مین ہے کہ جب اُسکے ساتھ ست اور رج اور تم کا پیوند ہوا تو برہما اور بشن اور مہادیو پیدا ہوے
اور جب اُسکو اَبدیا (یعنی نادانی) کا پیوند ہوا تو تمام جیو (یعنی جاندار) پیدا ہو گئے یعنی یہ تمام جاندار حقیقت
مین خود خدا ہین بسبب جہالت کے اپنے آپکو جیو سمجھتے ہین (یہ بیان مختصر پورا ہوا) **اب** دیکھنا
چاہیے کہ بموجب دین ہنود کے کسقدر کثرت سے اور کیسی کیسی نالائق اور بیجا چیزین خدا اور خالق
موجودات کی ہین اور خداتعالی کی صفات کیسی ناقص اور زبون اور مختلف بیان ہوئی ہین علی
الخصوص خدا کا سوتے رہنا اور نادان ہونا اور معطل ہونا اور کسی چیز کا خالق نہونا بلکہ خود موجود نہونا
اور معدوم ہونا کہ چند روایات گذشتہ سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا **ف** اس مقام مین
شاید آریہ سماج یہ کہین کہ یہ اعتراض ہمارے مذہب پر نہین آسکتا اسواسطے کہ یہ روایات پرانون کی ہین
اور ہم پرانون کو نہین مانتے ہم تو بید کو مانتے ہین تو جواب اُسکا یہ ہے کہ یہہ روایات پرانون سے بھی
اور بیدون سے بھی نقل کی گئی ہین اور خود تمہارا بید پرانون اور شاسترون کو مانتا اور پکار رہا ہے
کہ یہہ شاستر اور پوران بید ہی کی شاخین ہین چنانچہ منڈوک اپنکہد اتھربن بید سے منقول ہو چکا
ہے کہ علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اُسکے فروعات سے جیسے کہ چہہ شاستر اور اٹھارہ پوران
اور اٹھارہ سمرتی الخ **ہان** تمہارے مذہب پر اعتراض نہ آنیکی تدبیر مین بتلاتا ہون صدق دل سے

۴۵

یہ کہو کہ ہم نہ پرانون کو مانین نہ بیدون کو بلکہ قرآن مجید کو مانتے ہین جو واقعی کلام الٰہی ہے واضح
کہ یہ بات مین خیرخواہی سے کہتا ہون ظلمات تقلید سے باہر آؤ اور تحقیق پر کمر بستہ ہو اور ہمت کی کمر
باندھو **سبحان اللہ** عجب بات ہے کہ اللہ صاحب کو جو سبکا مالک ہے محض معطل اور بیکار جانتے
ہین اتنا نہین سمجھتے کہ اگر وہ معطل ہو تو سارے جہان کی خبر کون لے اور بقول انکے خدا تعالیٰ کا
ہونا نہونا برابر ہوا اور خدا سے کسیکو نہ کچھہ نفع پہونچے نہ نقصان پھر اُسکے خدا ہونے سے کیا فائدہ
اور لوگون کو بُرے کامون سے بچنا اور اچھے کامون کا کرنا کچھہ ضرور نہوا کیونکہ جو سارے جہان کا
مالک ہے وہ بقول انکے کچھہ کرتا ہی نہین نہ نیکون کو جزا دے نہ بدونکو سزا دے پھر کسیکو اوسکا خوف
کیا رہا اور کسیکو اُس سے کیا امید رہی **دوسرے** جاننا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کا پہچاننا بدون پہچانے اُسکی
مخلوق کے نہین ہو سکتا کیونکہ جو کاریگر آنکھون سے نہ دیکھا ہو تو اُسکے کام کو دیکھکر اُسکا پہچاننا ہوتا
ہے اسیطرح خدا تعالیٰ کا دیکھنا آنکھون سے اس جہان مین ثابت نہین ہوا آخر اوسکی مخلوقات
کو دیکھکر پہچانا گیا ہے پھر جبکہ کوئی چیز اُسکی پیدا کی ہوئی نہو تو اُسکو پہچانئے کسطرح اور عجیب تر یہ ہے کہ
جو سارے جہان کا مالک علیم بصیر سمیع خالق مربی حی قدیم ہے اوسکو معطل جانتے ہین اور جہان
کا پیدا ہونا سمجھتے ہین پرکرتی سے جو بقول انکے اندھی ہے اور معطل ہے چنانچہ اسی باب کی ساتوین
فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ یا سمجھتے ہین کرم سے جو عامل اُسکے مخلوقات ہین اور وہ
انکا فعل ہے یا سمجھتے ہین کال یعنی وقت جو بے شعور اور بیجان ہے یا پرکرتی ہے یا اکاس ہے یا نطق ہے وغیرہ وغیرہ اور خدائے
پاک سے نادانی کی نسبت کرنی اور اُسی کو جہان کی پیدایش کا سبب سمجھنا بلکہ حیوان کو خدا
کہنا کیسی نادانی ہے معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہان کا کام کسطرح سے چلے کوئی نادان بھی خدا
کو نادان نکہیگا - یہان منصفون سے امید انصاف ہے کہ بغور تمام قیاس فرماوین کہ بموجب ہمارے دین
کے اللہ صاحب کی صفتین کسطور بیان ہوئی ہین اور بموجب دین ہنود کے کیا کچھہ بیان ہوا ہی
بتاہی ہے ہمارے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسا علیم ہے کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہے اور ہندون نے
اُسکے ساتھہ نادانی کا پیوند جائز رکھا ہمارے نزدیک خالق اور نفع نقصان بخشنے والا سوا خدا کے اور

کو جاننا شرک ہے اور ہندؤن نے خدا کو معطل ٹھیرا استغفر اللہ استغفر اللہ۔ الٰہی ہماری ہزار ہزار توبہ
اور پناہ تیری اس بات سے کہ ہم تجھہ عالم الغیب والشہادۃ سے نادانی اور عاجزی کی نسبت کرین یا تجھکو
معطل سمجھین اور سواے تیرے کسی اور کو جہان کا پیدا کرنیوالا اور نفع نقصان بخشنے والا سمجھین اور
سواے تیرے کسی سے خوف اور امید رکھین۔ اے پروردگار تو ہی ہے سبکا مالک اور خالق اور زندہ
کرنیوالا اور مارنے والا اور عزت دینے والا اور ذلت دینے والا جزا دینے والا اور سزا دینے والا
تو جو چاہے سو کرے کوئی تیرا شریک نہین سب تیرے بندے اور تیرے آگے عاجز ہین اگر ہندو اس
مقام مین اس اعتراض کا یہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور پوران سے معلوم ہوتا ہے کہ خداے
تعالی سب کچھہ جانتا اور بغیر کانون کے سنتا اور بغیر آنکھون کے دیکھتا اور خلقت کو پیدا کرتا اور برہما اور
مہادیو اور بشن اور اندر سب کو اسنے پیدا کیا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہوگا اور فنا نہین ہوتا اور
سب جگہ محیط ہے اور کریم بخشندہ اور ضعیفون کو قوی کرنیوالا ہے تو جواب اوسکا یہ ہے کہ یہہ بات
تو تمہارے بید اور پوران سے ثابت ہوا ہے کہ خدا کچھہ نہین کرتا اور کیسی کیسی ناقص چیزون کو خدا
کہا ہے اور کیا کیا صفات ناقص اور مختلف خدا کی لکھی ہین چنانچہ بیان ہوچکا اور ہوتا ہے اور باقی
اس باب کی ساتوین فصل مین دیکھہ لو تو یہ اختلاف تمہارے ہی دین مین ہوا پھر جن بید اور پورانون
اور شاسترون سے خدا کا معطل ہونا ثابت ہے اگر تم اونکو مردود سمجھو تو البتہ یہ بات تمہاری قابل سماعت
ہو حالانکہ تم سب کو ست یعنی حق کہتے ہو اسواسطے یہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہارے اکثر بیدون اور
شاسترون کا خلاصہ تو یہ ہے ہی کہ خدا خالق نہین ہے اگر کوئی ایک آدہا قول اسکے برخلاف ہوا تو
کیا ہوا اور انکے دین مین لکھا ہے کہ چوبیس مرتبہ خدا نے جسم اختیار کیا ازانجملہ دس اوتارون
کو بہت اشرف جانتے ہین اور کہتے ہین کہ انہین سے چار اوتار ست جگ کے زمانہ مین ہوے
ہین پہلا مچھہ اوتار کہ سنکھا سر دیت برہما کے چارون بیدون کو چرا کر نگل گیا اور سمندر مین غائب
ہوا برہما نے بھگوان سے عرض کیا بھگوان نے مچھلی کی صورت اختیار کرکے سمندر کی تہہ مین
جا کر سنکھا سر دیت کو مار کر بیدون کو اسکے پیٹ سے نکالکر برہما کے حوالہ کیا اور اس اوتار کے ہونے کا

سبب بعضون نے کچھ اور بھی لکھا ہے **دوسرا کچھ اوتار** کہ دیوتاؤن نے چودہ رتن نکالنے کے لئے چاہا کہ سمندر کو دہی کی طرح بلوویں مندراچل نام پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی انٹھین رتنی بنا کر سمندر کو بلونے لگے مندراچل پہاڑ جو بہت گران تھا پاتال کو جانے لگا دیوتے اسکو سنبھال نسکے بھگوان نے آپ کچھوہ کی صورت اختیار کرکے اُس پہاڑ کے نیچے اپنی پیٹھ رکھی تب دیوتاؤن نے حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سے نکالے اور وہ چودہ رتن یہ ہین امرت یعنے آبحیات بِکھ یعنی زہر مدہرا یعنی شراب لچھمی رتن کی عورت کام دہین گائے۔ اُچیت کہی یعنی سات مونہہ والا گھوڑا سورج کی سواری کا چندرمان یعنی چاند رنبھا پاتر عورت ناچنے والی جو اندر کے آگے مجرا کرتی ہے کلپ برچھہ درخت جو سرگ مین ہے کوستت منی جواہر دہنتر بید طبیب۔ ایراپت فیل دہنک کمان جو بشن کے ہاتھہ مین ہے سنکھ جسکو ہندو پوجا مین بجاتے ہین **تیسرا باراہ اوتار** کہ ایک دیت تمام زمین کو مع ساکنان زمین کے بوریہ کی طرح لپیٹ کر پاتال کو لیگیا بھگوان نے خوک کی صورت اختیار کرکے پاتال مین جاکر اوسکو مار کر زمین کو اُسکے ہاتھ سے چھڑا لیا **چوتھا نرسنگھ** اوتار کہ جب ہرن کسب دیت نے لوگون سے کہا کہ تم میری عبادت کرو۔ پرہلاد اُسکا بیٹا خدا پرست تھا ہرن کسب نے لوہے کا ستون آگ مین سرخ کرکے ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اُس سے باندہے بھگوان نے اُسوقت ایسے جانور کی شکل پر کہ آدھا اگلا بدن اُسکا شیر کا اور آدھا پچھلا بدن اُسکا انسان کا تھا ظاہر ہوکر ہرن کسب کو ہلاک کیا اور کہتے ہین کہ تین اوتار ترتیا جگ مین ہوئے ہین **پہلا باون** اوتار کہ بھگوان نے بموجب التماس دیوتاؤن کے بقدر باون انگل کے جسم اختیار کرکے راجہ بل کو کہ بڑا عادل اور خوش خصال تھا چھل یعنی مکر کے ساتھ سلطنت سے خارج کیا اور اس چھل یعنی مکر کو بھگوان کے مناقب مین داخل کرتے ہین **دوسرا پرسرام** اوتار کہ جب راجہ سہسر باہو چھتری نے جمدگن برہمن پرسرام کے باپ کو کہ اُسکا ہم لف تھا مار ڈالا تھا بھگوان اُسکا بدلا لینے کو جمدگن کا بیٹا ہوکر پیدا ہوا اور ایک تبر ہاتھ مین لیکر ایک خون کے بدلے تمام جہان کے چھتریون کو قتل کیا (کیا اچھا انصاف کیا) اُن چھتریون کی عورتون سے برہمنون نے جماع کیا اُنسے جو اولاد ہوئی وہی اب چھتری اور کھتری کہلاتے ہین

یعنی حرامزادہ ۱۲

اور مہابھارت کے ادوم پرب مین ہے کہ بھیکم پتامہ نے کہا ای پرسرام جب تونے روئے زمین کے کھتریون کو قتل کیا اُسوقت نہ بھیکم پتامہ تھا اور نہ کوئی اور مثل بھیکم کے - ورنہ تیرا گھمنڈ دور کر دیتا - آخر دونون مین لڑائی ہوئی بھیکم نے پرسرام کو ایسا لتاڑا کہ بدحال ہوگیا اور مارے ڈر کے کمان ہاتھ سے ڈالدی اور بے شعور ہوکر زمین پر گر پڑا تو اُسکے بزرگون نے کہا کہ ای پرسرام بھیکم سے لڑکر آخر شرمسار ہوگا لڑائی سے باز آ (بموجب دین ہنود کے مخلوق جیتا اور خالق ہارا) تیسرا رام اوتار یعنی راجہ رام چندر بیٹا راجہ دسرت کا - کوشلیا کے پیٹ سے پیدا ہوا - بقول ہندون کے راجہ رامچندر کو کئی لاکھ برس ہوے یعنی ترتیا جگ مین ہوا ہے اور بموجب تحقیق تاریخ انگریزی کے کچھ کم تین ہزار برس ہوے ہین - مختصر تاریخ ہند ترجمہ کتاب انریبل ڈاکٹر ڈبلو ڈبلو ہنٹر صاحب کے صفحہ ۲۵ مین لکھا ہے کہ سرسری حساب کی روسے راماین کا اصل قصہ حضرت عیسی علیہ السلام سے ایکہزار سال پہلے کا معلوم ہوتا ہے شیو پوران کھنڈ ۸ کے ادھیاے اول مین ہے کہ بشن جی نے برہما جی کو فرمایا کہ چترک پہاڑ پر شہر آباد کرکے (مہا دیو کا) لنگ قایم کر کے جگ شروع کرو ہم دسرت کے گھر اوتار لیکر وہان مقیم ہونگے پھر ڈنڈک بن کو جاکر رامیشر لنگ کو قایم کرین گے اُسکی خدمت کرکے بعد حصول بر کے راون کو نابود کرینگے بدون خدمت شیو (یعنی مہادیو) کے کوئی کام نہین ہوسکتا ہم راست کہتے ہین تمکو واجب ہے شیو لنگ کو قایم کرکے جگ شروع کرو ہم رام اوتار لیکر اوسکی پرستش اُس مقام مین کرینگے **ف** دعوی خدائی کا اور لنگ کی پرستش کرنا اور اُس سے بر یعنی انعام اور مدد حاصل کرنا اور بدون خدمت مہادیو کے کوئی کام نکر سکنا اور لنگ کو اپنا خداوند ٹھیرانا - کیونکہ رامیشر کے معنی ہین رام کا ایشر یعنے خداوندا ور قصہ جنگ رام اور راون کا جو مہابہارت مین جسکو ہندو زیادہ معتبر جانتے ہین لکھا ہے اُسکا خلاصہ یہ ہے کہ جب راون سیتا زوجہ رامچندر کو پکڑ لیگیا تو رامچندر اور اُسکا بھائی لچھمن تلاش مین نکلے اور معلوم نتھا کہ سیتا کو کون لیگیا ہے راہ مین رام سیتا کو یاد کرکے گریہ وزاری کرتا ہوا جو درخت اور پہاڑ آگے آتا اُس سے پوچھتا کہ تجھکو سیتا کی کچھ خبر ہے لچھمن نے کہا تو جسرت کا بیٹا ہے اور یہ وقت

کیا - راون خود میدان مین آیا - اندر کا مہلبان رام کے واسطے رتھ لایا رام نے اندیشہ کیا کہ مبادا

یہ راون کا فریب ہو ببہیکن نے کہا مین خوب پہچانتا ہون یہ رتھ راون کا نہین آپ اسپر سوار ہو

جائیے - راون نے رام پر ایک تیر مارا جس سے تمام لشکر سواے افسرون کے گریزان ہوا آخر رامچندر

نے راون کے سینہ پر تیر مارا جس سے راون ہلاک ہوا رامچندر لنکا مین گیا اور واسطے امتحان عصمت

سیتا کے آگ جلائی گئی سیتا نے سورج اور چاند اور رات اور دن وغیرہ کی طرف خطاب کرکے کہا کہ

اگر مین نے سواے رام کے کسی کا خیال بہی کیا ہو تو تم خداوند تعالی سے دعا کرو کہ آگ مجہکو جلادیوے

یہ کہکر آگ مین داخل ہوئی آگ سرد ہوگئی اور بہما اور برن پانی کا دیوتا اور برہما اور راجہ جسرت

نے آکر سیتا کی عصمت پر گواہی دی (بعد مدت جبکہ اپنے تخت گاہ مین پہونچ چکے تھے) رامچندر نے

ایک شخص سے دریافت کیا کہ لوگ ہماری نسبت کیا کہتے ہین وہ بولا کہ کہتے ہین کہ رام چندر نے

بدون تحقیق کے سیتا کو اپنے گہر مین رکھ لیا - یہ سنتے ہی رامچندر کی غیرت (بیجا) جوش مین

آئی اور فوراً سیتا سے تعلق قطع کیا اور مہابہارت کے اشٹہ پرب مین لکھا ہے کہ جب رامچندر نے سیتا

پر یہ ظلم کیا کہ اس بیچاری کو بیگناہ باوجود ظاہر ہوجانے پاکدامنی کے بحالت حاملہ ہونے کے جنگل

بیابان مین چہوڑوا دیا تو ایک عابد نے اسکی خدمتگذاری کی اور سیتا کے دو لڑکے جوڑوان پیدا ہو

ان لڑکون کو فنون سپہ گری کے سکہلاے اتفاقاً راجہ رامچندر نے اسمیدہ جگ کیا تو جگ کا گہوڑا اسی

جنگل مین سے گذرا جہان وہ دونون شہزادے سیر و شکار مین مصروف تہے انہون نے اس گہوڑے

کو پکڑ لیا اور راجہ رامچندر کی تمام فوج کو شکست دی اور راجہ بہرت اور لچہمن اور دوسرے سپہ سالار وہین

کہیت رہے راجہ رامچندر خود لشکر آراستہ کرکے آئے وہ بہی مقتول ہوے - نہ رامچندر کو معلوم تہا کہ یہہ دونو

میرے فرزند ہین اور نہ انکو معلوم تہا کہ یہہ گہوڑا اور لشکر ہمارے والد بزرگوار کا ہے - الغرض جب

کسی عابد کی دعا سے راجہ صاحب اور لشکر مقتول زندہ ہوے تب راجہ رامچندر کو اپنی حرکت بیجا پر آگاہی

ہوئی اور بہت عاجزی اور خوشامد سے سیتا کو منا کر لیگئے اس داستان کے ہر ہر لفظ مین غور

کرنا چاہئے کہ راجہ رامچندر کو ہندو خدا کا اوتار جانتے ہین آیا خداے لایزال کی شان کے لایق

٥١

یہی امور ہین جو راجہ رامچندر صاحب سے ظہور مین آئے - سیتا کے حال سے بیخبر ہونا اور اُسکے فراق مین بڑے
قلق اور اضطراب سے زار زار رونا اور بندرون سے استمداد کرنا اور سکریو اور بال مین تمیز نکرنا اور بال کو
ادراستہ قتل کرکے بہت نادم و پشیمان ہونا اور برسات کے خوف سے مقام کردینا - میدان جنگ مین
ہراسیمہ اور مسلوب الحواس ہوجانا اور لچھمن کا علاج نکرسکنا اور طبیب اور دوا کی طرف محتاج ہونا اور نجانا
کہ یہ ریکھ اندر کا ہے یا راون کا اور سیتا کی عصمت اور عدم عصمت کا علم نہونا اور باوجود ظاہر ہوجانے
برات سیتا کے گواہی دینے دیوتاؤن اور برہما اور راجہ جسرت سے ایک جاہل کے کہنے پر غیرت
بجا کرکے سیتا بیکس بیگناہ کو حمل کی حالت مین آوارہ دشت غربت کردینا اور خود مع تمام اپنے کنبے کے
مقتول ہوجانا اور اپنے دونو فرزندے سے بے خبر ہونا اور اسقدر رنج اور تکلیف اور ندامت اُٹھاکر
سیتا کو خوشامد کرکے منانا اور کہتے ہین کہ دوآپر دوا پر جگ مین ہوے ہین ایک کرشن اوتار
جسکو سمپورن یعنی بڑا اور پورا اوتار خدا کا جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بھگوان نے باسدیو کے گھر
دیوکی کے پیٹ سے کہ راجہ کنس کی چچیری بہن تھی جنم لیا مہابھارت کی فصل راج دھرم مین
لکھا ہے کہ کرشن جی نے کہا کہ مین اعتقاد کے ساتھ برہمنون کی پرستش کرتا ہون اور ہر صبح سینہ
پر ہاتھ رکھکر مہادیو کا نام ہزار بار جپتا ہون اور شیو پران کے کھنڈ ۶ ادھیاے ۲۲ مین لکھا
ہے کہ کرشن جی نے فرمایا کہ ہم دوارکا مین گئے اور واسطے حصول فتح کے دشمنون پر سات مہینے
تک مہادیو کے جگ کی پوجا کی اور بھاگوت کے اسکندھ ۱۰ ادھیاے ۲۴ مین لکھا ہے کہ کرشن
جی نے نند جی کو نصیحت کی کہ اندر کی پوجا چھوڑ کر بن پربت کی پوجا کیجیے ہم بن باسی ہین اُنکو
چھوڑکر کسکو الوہیگی پوجا درست نہین - سری کرشن نے سب کو ساتھ لیکر بن پربت کی پرکرما ن
[illegible] گیتا کے ادھیاے ۴ مین لکھا ہے کہ کرشن جی فرماتے ہین کہ بعضے کرم
کانڈی دیوتون کو پوجتے ہین جس سے داخل ہوتے ہین الخ اور مہابھارت کے دروناپرب
مین ہے کہ کرشن جی نے پانڈون سے اگنی کی پوجا کرائی اور آپ بھی کی اور کرشن جی نے گیتا
کے تیسرے ادھیاے مین حکم دیا کہ دیوتون کے واسطے جگ کرو تاکہ وہ تمہیں مدد دین - جو دیوتون

کی نذر کریگا اُوسکی مُراد بر لانے مین سعی کرینگے اگر وہ بدلا نہ دین تو وزد کے برابر منصور ہون (دیکھو
ہندون کے خدا کا پورا اوتار کسقدر شرک کرنیکا حکم دیتا ہے اور آپ بھی شرک کرتا ہے) اور مہابھارت کے
سبھا پرب مین مرقوم ہے کہ کرشن نے کہا کہ جب جراسندہ نے ہمپر لشکر کشی کی تو ہم اُسکے خوف سے
مع تمام اپنون کے اپنے وطن اصلی متھرا سے بھاگ کر دوارکا کو چلے گئے **ایضاً** کرشن نے پانڈوؤن سے
کہا کہ مین نے بھی دوارکا مین تکلیف پائی ہے۔ ارادہ رکھتا تھا کہ تمہین قمار بازی سے باز رکھون
لیکن مجھکو سخت مشکل پیش آئی آنہ سکا اور مجھکو بہت مشکل کام پیش آیا تھا مین دوارکا مین نہ تھا
جب آیا ساتیک نے تمہارا حال بیان کیا مین بہت غمناک ہوا۔ مین باپ کے قتل کی خبر سنکر نہایت
پریشان ہوا پھر کرسال کے ساتھ لڑائی شروع کی اُسنے جادو کر کے میرے باپ کی لاش لاکر ڈال
دی۔ یہ دیکھتے ہی کمان میرے ہاتھ سے گر پڑی اور مین بے شعور ہوگیا **ایضاً** کرشن نے کہا کہ
میری اور ارجن کی ایک جان ہے ارجن بدون میرے اور مین بدون ارجن کے نکمے ہین۔ اور ارجن
اور کرشن دونو مہادیو کے پانو پڑ گئے **اور** بھاگوت کے ادھیائے ۱۱-۶ اسکندہ ۱۰ مین ہے کہ کرشن جی فرماتے
ہین کہ راجہ سسپال کے گھر سات پیڑی سے راج چلا آتا ہے اور ہم اُنکے ڈر سے بھاگے پھرتے ہین
اور متھرا پوری چھوڑ کر سمندر مین آبسے ہین **اور** مہابھارت کے پرب ۱۲ مین ہے کہ جب ایک مدت کے
بعد باہم اونکے خاندان کے مقاتلہ ہوا تو سارا خاندان اُنکا مقتول ہوگیا صرف تنہا وہ (یعنے کرشن جی ۱۲) بچے اور متفکر
ہوکر ایک درخت سے تکیہ لگا کر بیٹھے تھے کہ یکایک تیر صیاد کا کف پا مین آکر لگا اُس صدمہ سے روح
نے اُنکے قالب سے پرواز کی یہہ بعضی صفات تحوّل اور خوف اور غم اور عاجزی اور پریشانی اور
موت ہندون کے خدا کے کامل اوتار کی بموجب روایات کتب معتبرہ ہندون کے بیان ہوئی ہین اور
بعضے مناقب کرشن جی کے (یعنے کرشن ۱۲) چوتھی فصل مین بیان ہونگے انشاء اللہ تعالی **دوسرا بودھا اوتار**
کہتے ہین کہ جب جگ بہت ہوے اور بہت حیوانات ذبح ہوے خدا نے انسان کی صورت اختیار
کرکے منہ پر پٹی باندھا اور ہاتھ مین جھاڑو لیکر (جیسے کہ سیوڑے کرتے ہین) بید اور جگ کرنیوالون
کی مذمت کی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ صورت صندل سے تراشی ہوئی جگن ناتھ مین موجود ہے

ـله [illegible] جلد ۲ صفحہ ۲۳۳
ـعه [illegible] جلد ۲ صفحہ ۱۱۲
ـعه [illegible] جلد ۲ صفحہ ۱۲۲
ـعه [illegible] جلد ۴ صفحہ ۹-۱۲

جب چہپاتی ہو جاتی ہے پھر نئی بنا دیتے ہین اور اُس مقام مین ہندو ایک دوسرے کے چھوتے سے
پرہیز نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ایک اوتار جو زمانہ کل جگ مین ہوگا جسکو **کلنکی** اوتار اور نِس
کلنک اور **نہ کلنک** بہی کہتے ہین اور جانتے ہین کہ اسکے ہونے سے تمام خلقت کہ کل جگ کی
تاثیر سے بگڑ گئی ہے پھر درست ہو جاویگی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا **اب** ذرا انصاف کرنا
چاہیے کہ اول تو خدا تعالی کا پیدا ہونا کسی حیوان کے جسم مین درست ہی نہین کیونکہ جسم حیوانی اول
نطفہ اور مضغہ ہوکر ماں کے پیٹ مین رہتا ہے اور خون حیض کھاتا ہے پھر وہان سے براہ حلوم
پیدا ہوتا ہے پھر بھوک پیاس نیند اور تقاضے حاجت وغیرہ عادات کا پابند اور عاجز ہوتا ہے اور
ایسی باتون سے [illegible]ن تعالی کی قدوسیت مین فرق آتا ہے اور پھر ایسے جسمون مین اترنا کہ جنکی
صورت نہایت کریہہ اور نجاست خور ہین جیسے خوک وغیرہ اور پھر جسم مین اکر ظلم اور فسق و فجور
اور دغابازی اور جہالت اور شہوت پرستی اور نفسانیت اور شرک کے کام کرنا اور بھوکھ اور پیاس
اور دکھ اور درد اور خوف اور غم اور بیماری اور موت اور ذلت اور رسوائی اور عاجزی اور ناتوانی
کی آفات مین گرفتار ہونا چنانچہ بیان ہو چکا اور کسی قدر فصل چہارم مین کشن جی کے مناقب
مین بیان ہوگا اور لکڑی کے جسم مین اترنا ایسی باتین اللہ کی شان سے نہایت بعید ہین بھلا
یہ سب باتین کہ ہندون کے دین سے بیان ہوئی ہین عقل اور قیاس کے نزدیک مستحسن اور پسندیدہ
ہین یا وہ باتین جو بموجب ہمارے دین کے خدا تعالی کی شناخت مین مذکور ہوئی ہین جو لوگ
کہ تھوڑی سی بھی عقل رکھتے ہین اس تمام بیان کو سنکر وہ بھی سمجھ جاوینگے کہ دونو دینون مین سے
کونسا دین سچا ہے

دوسری فصل فرشتون کے بیان مین

ہم مسلمانون
کے نزدیک فرشتے اللہ کے بندے ہین ۔ نور سے پیدا ہوئے ۔ نہ مرد ہین نہ عورت ۔ نہ کچھ کہاتے
پیتے ہین ۔ اللہ کا ذکر اونکی زندگی ہے ۔ اور پاک ہین یعنی گناہ نہین کرتے ۔ جس جس کام پر اللہ تعالی
نے قائم کر دیے اُسپر قایم ہین ۔ کبھی اللہ کی نافرمانی اور فساد نہین کرتے ۔ اور گنتی اونکی سوا
اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور اللہ تعالی نے اونکو بہت قوت اور زور بخشا ہے اور بعض

سکتے دیں ہے فرشتون کا حال کچھ نہیں کھلتا ہے مگر کہتے ہیں کہ ایک قسم کی مخلوقات دیوتے ہیں اور وہ
مرد بھی ہیں اور عورت بھی - جنکو دیویان کہتے ہیں اور تمام دیوتے اور دیویان ہندوؤن کے معبود ہیں
اور جانتے ہیں کہ تمام جہان اُنکے تابع اور اختیار میں ہے اور تین دیوتے سب سے افضل ہیں برہما بشن
مہادیو - اور تین دیویان سب دیویون سے افضل ہیں اور ان تین دیوتاؤن کی مددگار ہیں - مہا
کالی مہادیو کی مددگار لچھمی بشن کی مددگار سرستی برہما کی مددگار اور درگا کوچ میں
نام پوچھتی
دیویون کو افضل لکھا ہے اور رگ بید سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۳ دیوتے سب سے افضل ہیں ۱۱
آسمان میں ۱۱ زمین پر ۱۱ ہوا کے کرہ میں باشندے دیوتا [illegible] ہیں اور مشہور قول یہ ہے کہ
کل دیوتے ۳۳ کروڑ اور دیویان [illegible] کروڑ ہیں [illegible] کے ہندو [illegible] اور دیویان کی پرستش جاری
رکھتے ہیں چنانچہ اس باب کی فصل ۲ میں رگ بید سے منقول ہو چکا ہے کہ دیوتاؤن کو نمسکار چھوٹے دیوتاؤن
کو نمسکار جوان دیوتاؤن کو نمسکار بوڑھے دیوتاؤن کو نمسکار - ہم سب دیوتاؤن کی حتی المقدور پوجا
کرتے ہیں اور دیوتے اور دیویون کا گناہ اور فساد اور خدا کی نافرمانی کرنے سے معصوم ہونا شرط نہیں
جانتے - اور ایسے ایسے کام ان سے سرزد ہوئے نقل کرتے ہیں جنسے عقل حیران ہے تینوں مہا جیونکا ذکر جس
کسیقدر فصل اول میں مذکور ہو چکا اور بعضے صاحبونکا یہان بیان ہوتا ہے مہابہارت کے آدپرب میں
(یعنی باب اول) میں لکھا ہے کہ برہسپت دیوتا کہ تمام دیوتاؤنکا پیر و مرشد ہے اور کہتے ہیں کہ شواندر کے برابر
مرتبہ برہسپت کا ہے اپنی بھاوج ممتا سے مباشرت کرنیکو گیا ممتا نے کہا تیرے بھائی سے مجھکو حمل ہے اور اسکا
لڑکا جو میرے پیٹ میں ہے بید پڑھتا ہے اور اسکے ساتھ ہی تیرا نطفہ ٹھہر جاویگا یعنی جماع کرنیکا تو مضائقہ نہیں
لیکن پیٹ میں ایک پنڈت جی تشریف رکھتے ہیں انکا لحاظ آتا ہے - برہسپت شہوت کے غلبہ کو ضبط نکر سکا
اور اُس عورت سے صحبت کرنے لگا لڑکا پیٹ میں سے بولا کہ میری جگہ کو تنگ مت کر برہسپت نے کچھ نمانا اور تخم ریزی
کی اُس بچہ نے اپنا قدم بڑھا کر بچہ دانکا موہنہ بند کر لیا برہسپت کا نطفہ ضائع ہوا برہسپت نے خفا ہو کر کہا کہ
تو نے میرا عیش بے مزہ کر دیا میں بھگوان سے چاہتا ہون کہ تو مادرزاد اندھا ہو - دعا قبول ہوئی لڑکا اندھا
ہی پیدا ہوا سبحان اللہ ایسے زناکار شہوت پرست کی دعا عین زنا کے وقت میں کیون [illegible]

القصتہ وہ لڑکا (مادرزاد پنڈت) عالم بیدخوان ہوا ایک عورت صاحب جمال اوسکو جورو ملی گوتم وغیرہ
کئی بیٹے اُسکے پیدا ہوے پراُسکی عورت اُس سے راضی نتہی ایکروز اُسنے عورت سے تنگدلی کا سبب
پوچہا اوسنے تنگی گذران کی بیان کی اندہے نے کہا تو مجہکو چہتریون کے پاس لیچل کہ اونسے کچہہ مانگ
تجہکو دون عورت خفا ہوکر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سے مین تیرے گہر کا انتظام
نہین کرینگی توجو چاہے سوکر شوہر نے کہا مین آج سے ایسا قاعدہ ٹہیراؤنگا کہ کوئی عورت سوائے
ایک شوہر کے دوسرا خاوند نکرے اور جو کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین ہمیشہ کا عذاب اپنے
(دنیا کی عزت اور رسوائی اور عاقبت کا عذاب وثواب گویا اِس اندہے مادرزاد کے ہاتہہ مین ہے) عورت
یہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکونکو کہا کہ اِسکو دریا مین ڈال دو لڑکون نے اپنے باپ کو تختہ سے باندہکر گنگا مین
بہادیا اور وہان پہونچا جہان راجہ بل غسل کر رہا تہا - راجہ اوسکو اپنے گہر لیگیا اِس ارادہ سے کہ
راجہ کی عورتین اِس نابینا سے اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک بیوی کو اُسکے پاس جانیکا حکم دیا
اُس عورت نے اندہے کی نزدیکی سے کنارہ کیا اور اپنی جگہہ دائی کو بہیجدیا اُس دائی کو اُس اندہے
سے گیارہ بیٹے حاصل ہوے اندہے نے اونکو بید پڑہایا پہر راجہ نے اپنی دوسری عورت اُسکے
پاس بہیجی اندہے نے اُسکے بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا تیرے ایک بیٹا زورآور پیدا ہوگا اور وہ
عورت حاملہ ہوئی لڑکا پیدا ہوا اور بیتسری اپنکہد بجہد مین لکہا ہے کہ برہسپتی نے اپنی صورت مثل
شکر دیتون کے مرشد کے بنائی اور دیتون کو علم اَودیا (یعنے بُرے علم) کی تربیت کی اور سچ کو
جہوٹ اور جہوٹ کو سچ سمجہایا اِس تدبیر سے دیت گمراہ ہوے اور مہابہارت کے آدیپب مین ہے
کہ ایکروز راجہ پانڈ سکار کو گیا جنگل مین ایک بزرگ عابد اور اُسکی بیوی ہرن کی صورت اختیار کرکے
مباشرت کر رہے تہے راجہ پانڈ نے اُسکے تیر مارا اُسنے راجہ پانڈ کے حق مین دعا کی کہ تو جب جماع
کرے ہلاک ہوجاوے راجہ صاحب نے گہر مین آکر اپنی عورتون سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا مین
اب جماع نہین کرسکتا اور لاولد بہشت مین نہین جاتا پہر اپنی بیوی کُنتی سے کہا کہ جسطور ہوسکے
میرے لئے اولاد حاصل کر کُنتی نے تین دیوتاؤن سے تین بیٹے حاصل کیئے دہرم دیوتا سے

سوط جلد اول صہ ۲۰-۱۲

مہابہارت مطبوعۂ جام جہان نما برہمن کہ دہرم بصورت یکے از دیبان شدہ آمدہ بود با کُنتی صحبت داشت

بیتیب کشتی ایتیب ... صہ ۳۰

راجہ جدہشٹر جسکو دہرم پوت کہتے ہین پون دیوتا سے بہیم سین اندر دیوتا سے ارجن - راجہ پانڈ خوش ہوا اور کہا اسی طرح مادری کے لئے اولاد حاصل کر چنانچہ اشنی کمار سے دو بیٹے نکل اور سہدیو مادری کے پیدا ہوئے - یہ پانچ بہائی پانچ پانڈو ہین کہ دیوتون سے پیدا ہوے اور راجہ پانڈ کے بیٹے کہلائے ہین (دیکہیے بہشت کے حاصل کرنے کا کیا اچہا سبب ہے اولاد ولدالزنا حاصل کرنا - اوران پانچون پانڈون کی ایک عورت تھی دروپدی نام) اور مہابہارت کی فصل راج دہرم مین ہے کہ دربا سا رکہو (کرشن جی کے مرشد) نے بی بی کنتی کو ایسا منتر تعلیم کیا تہا کہ جس دیوتا کو چاہے حاضر کرے - کنتی نے کنوارپن مین سورج دیوتا کو حاضر کیا اور کرن اُس سے پیدا ہوا - کنتی نے شرم کے مارے کرن کو پانی مین ڈال دیا آدرتی نے اوسکو اٹہا لیا - اور کرن کے نام کی وجہ بعضے پنڈتون سے یہ سنی گئی ہے کہ سورج دیوتا نے کنتی سے فرمایا کہ دیوتا کا آنا خالی نہین جاتا یعنی کچہ اُنکی نذر پیشکش ہونا ضرور ہے سو ہم تجہ سے بہوگ کرینگے کنتی نے کہا مین کنواری ہون میری بکارت زائل ہوجائیگی تو سورج دیوتا نے اُسکے کان مین تصرف کیا اور کان ہی سے کرن پیدا ہوا اور کرن کان کو کہتے ہین اور بی بی کنتی راجہ سورسین کی بیٹی راجہ پانڈ کی بیوی کرشن جی کی پہوپی ہند مین اشراف خاندان ہے اور سورج کی نسل سے ہے اسواسطے کہ بودہشتن یوناسورج کا کسی بزرگ کی بددعا سے عورت بنگیا تہا اور اُسکے پیٹ سے بدہ پسر ماہ سے راجہ پرورواپیدا ہوا اور اُسی کی اولاد مین کشن جی اور بی بی کنتی اور تمام کیرو اور پانڈو ہین پس کنتی سورج کی نواسی ہوئی اور راماین کے بال کانڈ سرگہہ ۳۸ و ۳۹ مین ہے کہ سورج نے کنواری لڑکی سے زبردستی بدفعلی کی جب اُسکا لنگ گرپڑا تو رشیون نے بکرے کا لنگ اُس جگہ لگا دیا اور مہانارین اپنکہد جر بید مین لکہا ہے کہ آفتاب تمام دیوتون کا بنانے والا ہے اور اسکند پران مین ہے کہ جو کوئی سورج کی پوجا چہوڑ کر دوسرے دیوتاؤن کی کرتا ہے دوزخ مین جاتا ہے سورج کے پوجنے والے عالم بالا مین پہونچتے ہین سورج کی پرستش سے تمام مرادین حاصل ہوتی ہین اور تمام دیوتے سورج مین رہتے ہین اور مہابہارت کے فصل راج دہرم مین ہے کہ برہما سے مریچ اور مریچ سے

سے کرنت اور کشتپ سے سورج پیدا ہوا پرجاپت نے اپنی بیٹی سنکہیا سورج کے بیاہ دی بقت ابتدائی نکاح

کے سنکہیا کو سورج کی تجلی کی تاب نہوئی سورج نے بجاد اسکے اپنے آنکہ کو مثل بفیز مردہ کے کرکے

اُس سے مباشرت کی پہر کسی وقت مین جب تند ہوا سنکہیا بہاگ کر اپنے باپ کے گہر چلی گئی اور اپنا سایہ

چہوڑ گئی سورج دیوتا اُسکے سایہ کے ساتھ جماع کرتا رہا اور سنکہیا گہوڑی بنکر کلکہیتر کے جنگل مین

چرنے لگی سورج خبر پاکر وہان پہونچا اور گہوڑا بنکر اُسکے درپیے ہوا اور نہایت مستی سے آگے پیچھے

مین تمیز نہ کرکے اُسکے ناک کے نتہنون مین دخول کیا اُس سے اشونی کمار دو نوبہائی دیوتے پیدا

ہوے کہتے ہین کہ یہ دونو ہر وقت اکہٹے رہتے ہین اور اسکند پوران کے ادہیائے ۴۴ تا

۵۹ مین لکہا ہے کہ تمام دیوتاؤن نے واسطے نکال دینے راجہ دیوداس کے کاشی سے تدبیر کی کہ

جناب مہادیو جی وہان رونق افروز ہوں اور راجہ دیوداس کو باوجودیکہ نکار اُسکے کے برہما جی نے

بڑے اصرار کے ساتھ کاشی کا تخت نشین کیا تہا اور وہ دیندار اور عادل اور رعیت پرور تہا اُسکے

اخراج کی کوئی تدبیر بن نہ آئی سواے اسکے راجہ اور رعیت سب بیدین ہو جاوین - سورج دیوتا

کاشی مین آکر بصورت مسافران وگدایان وپنڈتان وجادوگران ونجومیان شہر مین پہرتا صبح کو

راجہ دیوداس کے پاس جاتا کبہی راجا کے فرزند کی صورت اختیار کرکے کبہی سنیاسی کبہی برہم چاری

اور بان پرست ہوکر جاتا کبہی کلام واطاعت کا اور کبہی پاکہنڈ دہرم کا اور کبہی مثل مسخرون کے اور

کبہی عورتون کی تعریف راجہ کے آگے کرتا تہا کہ راجہ ناخوش ہو اور اُسکو بد دعا دے اور رات کو

عجیب صورتین اور برے خواب دکہاتا ہزار تدبیرین کین راجہ کے کام مین کچہہ رخنہ نہ آیا اور

برہما جی نے بڑی خوشی سے واسطے فریب دینے راجہ کے بوڑہے برہمن کی صورت پکڑ کر گردی

شروع کی ایک دن راجہ کے گہر تشریف لیگئے راجہ نے انکی تعظیم کرکے سبب تشریف آوری کا پوچہا فرمایا

کہ اس ملک مین عبادت کرنے کو آیا تہا آج تیری زیارت کو آیا ہون اور گنیش یعنے گنپت اول

آگ کی صورتین ہر گہر مین داخل ہوا پہر برہمن نجومی کی صورت کوچہ کوچہ پہرنا شروع کیا نیک وبد ہونا

کا ہر کسیکو بتلاتا اور رات کو ہر کسی کو خواب مین نیک وبد دکہلاتا اور دن کو اسکی تعبیر بتلاتا - آخر

سلہ سوط جلد اول صد ۲۸ و صد ۱۳۶ ۱۲

سلہ پاکہنڈ یعنی مکر و فریب ۱۲

سلہ یعنی سورج راجہ کو بد دعا دے ۱۲

راجہ سے کہا کہ ۱۲ دن کے بعد ایک برہمن تیرے پاس آکر وعظ کہیگا سیے تا مل اُسپر عمل کرنا چنانچہ بارھوین

دن جناب بشن جی صاحب نے اپنے آپکو سیوڑہ اور لچھمی (اپنی زوجہ) کو سنیاسی اور گرڑ کو مُرید کی صورت

بناکر اور نام اپنا پن کیرت رکھا اور ایک کتاب اپنے ہاتھ مین اور دُوسری مرید کے بغل مین دیکر

کاشی مین تشریف لائے مُرید کو جادو اور منتر کا سبق پڑھاتے اور تلقین فرماتے تھے کہ یہ موجودات بدون فاعل اور فعل کے خود بخود پیدا

ہوتی ہے اور مٹجاتی ہے ای عزیز جس کام سے دل خوش ہو سو کرے اور خوبرو یون کے ساتھ عیش کرے یہی نکت اور علم

کا فائدہ ہے اول برہما کے دچھ پرجاپت دوسرا مریخ پیدا ہوا اور مریخ سے کشپ پیدا ہوا ۔ دچھ کی تیرہ لڑکیان

ہوئین اُن سبکا نکاح کشپ سے ہوا ۔ جو کوئی جورو اور حقیقی بہن اور بیٹی

مین فرق جانتے ہین محض بے عقل ہین تمام عورتون کو یکسان جاننا چاہئے کیونکہ ایک صورت

وہی اعضا اور گوشت اور استخوان سب مین موجود ہین جو مرد اور عورت جس کسی سے رغبت

رکھتا ہے فراغت سے مزہ کرے اور سب برہما کے بیٹے ہین پن کیرت کی جنسے سُنی تلقین

کیا تمام شہر نے رفتہ رفتہ اپنے طریق سے پھر کر اُسکا مذہب اختیار کیا (باوجود ایسے حال کے ہندو

دیوتاؤن سے اتنا عقیدت اور رسوخ رکھتے ہین کہ اُنکی پوجا کرتے اور اپنی ہر چیز مین اُنکی نذر نیاز

دیتے ہین) اسگند پوران کے ادھیای ۳۴ مین لکھا ہے کہ عورتون سے اول دیوتے عیش

کرتے ہین پھر انسانون کی نوبت پہونچتی ہے جب لڑکی کو حیض آتا ہے تو آگ دیوتا اور جب

اُسکی فرج پر بال آتے ہین تو چندرمان دیوتا اور جب پستان اُٹھتے ہین تو گندہرپ دیوتے

عیش کرتے ہین اور مہابھارت کے بن پرب مین ہے کہ دمنتی کے باپنے اُسکے شوہر اختیار کرنے کو

مجلس ترتیب کی (جسکو سوامبر کہتے ہین) اندر اور جم اور برن وغیرہ دیوتے آئے اور سُن چکے

تھے کہ دمنتی کی میل نل کی طرف ہے تو سب دیوتے نل کی صورت پر ہو گئے اور شیو پوران کے

صفحہ ۱۳۰ تا ۱۴۰ مین ہے کہ گورجا کے باپنے گورجا کا سوامبر کیا برہما بشن سورج چاند جم راج اندر

تمام دیوتے حاضر ہوئے (حالانکہ سب جانتے تھے کہ گورجا اُنکی ماتا ہے اُسکے ساتھ سبنے بیاہ کرنا

چاہا) اور بہاگوت کے اسگند ۱۱ ادھیای ۴ مین ہے کہ نارائن نے ایک ہزار عورت حسین پیدا

نہر سرع مین گردہ بشن اور مہادیو کی پرستش کا رخ دکھاتے ہین ۱۲

له سوط جلد اول صد ۱۳۱-۱۲

سه سوط جلد اول صد ۱۳۲-۱۲

ظفر مبین صد ۱۲۹-۱۲

لیکن اوسکام دیو اور بسشٹ سے کہاکہ اذکو سُرگ مین بہونچادو کام دیو نے عرض کیاکہ یہ عورتین نہایت
حسین ہین جب اندر لوگ مین جاوینگی تو سارے دیوتے آپس مین کٹ مرینگے (شہوت جماع ۱۲) سری نارایّن نے کہاکہ
انمین جو مہاکُروپ (یعنی نہایت بدصورت) ہو ایک کو پہونچادو کام دیو اُن سب مین جو کم صورت
تہی اوربسی نام اوسکو لیکر اندر کے پاس آیا (اِس روایت سے ایک تو دیوتاؤنکا نہایت شہوت پرست
ہونا معلوم ہوا دوسرے یہ کہ کام دیو کو وہ بات سوجہی جو نارایّن کو نہ سوجہی تہی) اور مہابہارت کے
آدپرب مین ہے کہ اشنی کمار دونو دیوتے (سورج کے بیٹے جو ہندون کے نزدیک بڑے پرہیزگار
ہین) راجا سرجات کی بیٹی جمن رکہیشر کی زوجہ سے کہنے لگے کہ اِس پیر ضعیف کے ساتہ کیون اوقات
کاٹتی ہے ہم دونو کو قبول کر اُس عورت نے سخت انکار کیا تو کہنے لگے کہ ہم تجہکو آزماتے تہے اور
کہاکہ ہم تیرے شوہر کو کوری اور ضعف سے نجات دیتے ہین باین شرط کہ ہم دونو اور تیرا شوہر پانی مین
داخل ہووین تو اپنے شوہر کا ہاتہ پکڑ لیجو غرض تینون پانی مین گئے جب سر اُٹہایا تینون ایک
صورت پر تہے اب وہ بیچاری کسکا ہاتہ پکڑے اور مہابہارت مطبوعہ میرٹہہ صفحہ ٦١٨ مین ہے
گفتی افسون خوانده اشنی کمار را طلبید وایشان آمده با مادری از زوجہ دوم راجہ پانڈ صحبت داشتند
اور مہابہارت کے دہرم پرب مین ہے کہ چاند دیوتا نے اپنی بیٹی مہندرا اپنا نام برہمن سے
بیاہ دی برن دیوتا نہانے کے وقت اُسکو پکڑ لیگیا (جا بیٹا رتّی بہند کا ۱۲) اور اسکند پوران کے ادہیا ۱۵ مین ہے
کہ چاند دیوتا کہ بڑا بیٹا اَترَی مُن کا ہے اُسنی اپنے (بلکہ تمام دیوتاؤن) کے پیر و مرشد برہسپت کی
بیوی تارا سے زنا کیا مہادیو جی تیر و کمان لیکر آئے چاند نے برہم اسنر کو سپر کیا برہما نے اگر مہادیو
کی خوشامد کی مہادیو کو راضی کیا اور تارا برہسپت کو دلائی گئی برہسپت نے اُس سے کہاکہ اے بیحیا
تو نے بیہودگی سے حمل حاصل کیا (یہی وہی برہسپت دیوتا ہین جنہون نے اپنی بہابی ممتا سے
مباشرت فرمائی تہی اور اُنکا ذکر خیر اِس فصل مین سب دیوتاؤن سے پہلے ہوا ہے) تارا نے
مارے خجالت کے جنگل مین جاکر بچہ کو جنا اور تمام دیوتے آئے اور پوچہا کہ لڑکا چاند کا ہے یا برہسپت
کا۔ تارا خاموش ہو رہی۔ برہما جی نے اُسکے کان مین کہاکہ سچ کہدے تاکہ لڑکے کا نام رکہا جاے

ع سوم جلد اول صفحہ ۱۳۲-۱۳
ع سوم جلد اول صفحہ ۱۳۱-۱۳
ع سوم جلد دوم صفحہ ۱۱-۱۳

تارانے کہاکہ چاند کا ہے بر ہسپتی کا ہے اُسکے مُنہ پر بوسہ دیا اور بدھ نام رکھا (یعنی عطارد) اور بعضے پوران
مین لکھا ہے کہ برہسپت نے چاند کو سمندر مین ڈال دیا جہان آٹھہ سو چونسٹھہ کروڑ برس تک انگارے
کی طرح پانی مین سنسناتا رہا اور ساری دُنیا کو اندھیرے مین چھوڑ گیا اور مہابھارت کے سانت
پرب مین لکھا ہے کہ چاند کو دچھہ کی بد دعا سے کھئے روگ لگ گیا بعد حصول صحت کے یہ نقصان
رہا کہ کمال روشنی مین داغ سیاہ سینہ پر ظاہر ہوتا ہے اور رگ بید کی منتہا استکا ول شکت
کے مقامات متعددہ مین مرقوم ہے کہ جو کہ عمدہ تعریفین سب دیوتاؤن کی ہوسکتی ہے اُن سب کا
اندر بہی مستحق ہے اندر سب دیوتاؤن سے طاقت مین زیادہ ہے اور تمام دیوتاؤن پر اُسکو فوقیت
حاصل ہے اندر دیوتا بڑا طاقت والا اور عالی رتبہ ہے اندر نعمتین بخشنے والا اپنے پوجاری کے
مطلب سے واقف ہے اے اندر تو بہی مخلوق ہی ہے پر پیدایش کے وقت سے آجتک تیرا کوئی نظیر نہین
ہوا اے اندر جو سب دیوتاؤن مین اول درجہ کا دیوتا ہے ہم تجہے بُلاتے ہین (رگ بید مین اندر
کی نہایت تعریف اور پوجا لکہی ہے یہان کُل پانچ روایتین منقول ہوئی ہین) اور مہابھارت
مین ہے کہ دیوتون مین سے اندر سب سے بزرگ ہے اور اُسکی بزرگیون کی تفصیل بہی اُسی مہابھارت
مین لکہی ہے جو آگے آتی ہے اور اس کا ہمنام اندرمن لکھتا ہے کہ فی الحقیقت اندر دیوتا
عارف کامل است و در ترویج معرفت شب و روز کمر سعی بستہ دارد (آچہ اندر کی بزرگیان اور ترویج
معرفت کا حال سوط الجبار جلد ۲ مین صفحہ ۱۱۲ سے تا ۱۳۰ خوب لکھا ہے اور قابل دیکھنے کے
ہے ازانجملہ نہایت مختصر اور مُنتخب کرکے یہان لکھا جاتا ہے **مہابھارت** فصل موچہ دہرم
جب اندر نے دو برہمنون کو مارا تو اُسکی سپاہ اور سلطنت متفرق ہوگئی اور اندر مارے خجالت کے
مان سروور تالاب مین چھپ رہا تو ایک اور اندر تخت پر بٹھلایا گیا اُسنے بہی بداعمالی شروع کی
وہ بہی معزول ہوا دیوتے اور رکھیشر پہلے اندر کے گناہ کی معافی کے واسطے بشن جی کے پاس
گئے بشن جی نے کہا کہ جگ کرو دیوتاؤن نے اندر کو ڈھونڈکر نکالا اور جگ کرایا اور تخت پر
بٹھایا برہما جی نے اُسکے گناہ کو پانی اور خاک اور آگ اور درختون کی گردن پر رکھدیا اور

۴۱ دیکھو ... ۱۲
۴۲ ... ۱۲
۴۳ ... ۱۲
۴۴ ... ۱۲
۴۵ ... ۱۲

۶۱

۴۶ مطبوعہ ... ۱۲
۴۷ جگ یعنی اگنی اور دیوتاؤن کی پوجا کرنی ۱۲

جوگ بسشٹ کے پرکرن ۳ مین لکہا ہے کہ راجہ اندر گوتم کی جورو آہلیا پر ایسا فریفتہ ہوا کہ امور سلطنت سے بالکل غافل ہوگیا ایک دن گوتم کی صورت پر ہوکر اوسکے گہر مین گہس گیا اور تیر نشانہ پر لگایا - گوتم آیا تو اندر بلّی کی صورت پر بن گیا گوتم کی بددعا سے اندر کے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہوگئین اور بعضے پنجاب کے پنڈت اس قصہ کو یون بیان کرتے ہین کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور چندرما دیوتا دونو آہلیا گوتم کی بیوی پر عاشق ہوے اُن دونو مین سے ایک نے مُرغ کی صورت (چاند ہو) بنکر آدھی رات کو آواز بلند کی چنانچہ راماین منظومہ لکا پرشاد مین ہے ؎ جناب چندرمان جی نے کیا ساز + بشکل مرغ دی صحرا مین آواز + گوتم نے جانا کہ مرغ بولتا ہے صبح ہوگئی جلدی سے اٹھکر نہانے کے لئے گنگا پر گیا - گنگا نے کہا کہ ابہی گنگال بڑی رات ہے نہانے کا وقت نہین ہوا - گوتم لوٹکر گہر مین آیا دیکہا کہ چاند دروازہ پر کہڑا ہوا نگہبانی کرہا ہے اور اندر دیوتا اوسکی جورو سے مشغول ہے گوتم نے غصہ ہوکر مرگ چھالا (یعنی ہرن کی کہال) چندرمان کے ماری اور سراپ یعنے بددعا دی کہ اُسکا داغ تیرے بدن پر رہیگا اوسیوقت سیاہی کا داغ چاند پر پڑگیا اب تک معلوم ہوتا ہے اور اندر بہاگ گیا گوتم نے اندر کو سراپ دیا کہ تو نے ایک فرج کے واسطے یہ کام کیا تیرے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہوجاوینگی اندر کے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہوگئین اندر مارے شرم کے پوکہر تالاب مین کنول کی جڑ مین جا چھپا بعد مدت کے بشن کی مہربانی سے وہ فرجین آنکہ کی صورت پر بدل ہوگئین تب اندر وہان سے نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا ہے کہ چاند ہندؤن کا معبود اور اندر بقول انکے بہشت کا بادشاہ - ان دونون کے بدن پر ایسے بُرے کام کا نشان موجود ہے یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی ہزار آنکہہ - اور صاحب حیا ایسے تھے کہ دونو ملکر ایک عورت کے پاس گئے معاذ اللہ جس بہشت کا بادشاہ ایسا ہو کہ اوسکے بدن پر زنا کی شامت سے ہزار فرج کا نشان موجود ہو تو اوس بہشت کے رہنے والون کے عیش بے مزہ ہوجاوینگے اور دیوان چند نام ایک پنڈت کہنے لگا کہ دہرم راے سے کہ بقول انکے عالم عاقبت مین عدالتی ہے اور بعد مرنے کے اعمال کا

حساب لیتا ہے راجہ پانڈ کی جورو نے بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدہشٹر ہے اور اُسی واسطے اُسکو دہرم
پوت کہتے ہین ذرا انصاف کرنا چاہیئے کہ صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سے بدفعلی کرے اور
اُسکی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت کے لوگ زنا کو کیا بُرا جانینگے اور وہ صاحب عدالت
زناکارون پر کیا مواخذہ کریگا **اور** بقول ہندوُن کے اندر بہشت کا بادشاہ اُسنے گوتم کی بیوی
سے فعل بد کیا دہرم راے دوزخ کا حاکم اُسنے راجہ پانڈ کی بیوی سے بُرا کام کیا **اور** برہسپت
تمام دیوتاؤن کا پیر و مرشد اُسنے اپنی بھابی سے جماع کیا اور کشن جی نائب خدا بلکہ خود خدا اُنہون
نے بندا ستونتی سے مباشرت فرمائی اور جناب مہادیو جی جنکو بید خدا کہتا ہے اُن سے رکھیشرون
کی ہزارون عورتون نے شراب وصل نوش کی اور کشن جی پورن برہم یعنی پُورے خدا اُنہون نے
صدہا گوپیون سے بہوگ کیا اور سیری برہما جی حال وحی وہ تو یہ صفت موصوف ہین پھر جس دین
مین عالم عقبیٰ اور دارالجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہووے پھر اُس دین سے فلاح اور نجات کی اُمید
رکھنا ہندوؤن ہی کی عقلمندی اور بہادری ہے **اور** رامائین نظم اُردو کا لکا پرشاد مین اس قصہ
کو یون لکھا ہے **نظم** سیری سُرپت نے خلوت مین بصد سوز + سیری سورج سے فرمایا کسی روز +
سوا کون آج کل سب سے حسین ہے + زمین حسن پر بالانشین ہے + کہا جو ہین حسین نازک اندام
نہین اُنکو سیرے جلوے سے کچھ کام + تن نازک پہ ہوتی ہے گران دہوپ + تفاوت ہے کہان
سایہ کہان دہوپ + پئے نظارۂ لطف شب ماہ + نکلتی ہین حسینان مواخواہ + عجب کیا چندرما
جی کو خبر ہو + کوئی زہرہ جبین پیش نظر ہو + مکرر اندر نے پوچھا قمر سے + کوئی شکل آج
تک گذری نظر سے + کہا ہان زوجۂ گوتم اہلیا + نہان پردۂ عالم ہے یکتا + رہی باقی
غرض جب دو پہر رات + گئے گھر پر وہ دریاے کرامات + جناب چندرمان جی نے کیا ساز
بشکل مُرغ دی صحرا مین آواز - گمان صبح سے بکہ اُٹھے بار سے + پئے غسل سیری گنگا
سدھارے + بنے سُرپت بشکل گوتم پاک + درون خانہ آئے چست و چالاک + اہلیا کہا کر
شوہر کا دھوکا + لہذا آمد در سے نہ روکا + اُدھر گنگا نے گوتم کو خبر کی + عزاداری نے اپنے گھر کی

یعنی گوتم رکھ کے گھر سے گذرہ
دو نو دریاے کرامات کے
یعنی فرخ دولہ تا راجہ اندر اور
چندرمان دیوتا یعنی چاند ۱۲

پہرے گوتم اُسی دم بے تامل + ہوا ثابت کہ در پردہ کھلا گل + دعا سرپت کو دی ہو کر غضبناک
سراپا چشم بنجاسے تن پاک + مخاطب چندرمان جی کی طرف ہو + کہا حاصل تمہین داغ کلفت ہو +
جو تہی دخت اہلیا انجنی نام عفیف و پاک دامن اہل اکرام + کہا اُسنے غریق بحر غم ہو + جہان مین
نقد بدنامی بہم ہو + (انجنی کا کیا قصور تھا) تب غم سے جو دق سینہ مین تھا دل + اہلیا سے یہ
فرمایا کہ ہو شل (اہلیا بھی بے قصور تھی) پڑے جسدم کف پاسے سری رام + کرے تو گلشن شہر مین
آرام + پڑے ہوکر یہ پتھر بر سر خاک + زبس تھا انتظار جلوہ پاک + اور مہابھارت کے فصل سوجہ برم
مین ہے کہ راجہ اندر بصورت برہمن سیہ فام گوتم کے گھر نازل ہوئے گوتم نے مہمان نوازی اور تعظیم
اور تکریم بہت کی راجہ صاحب نے رانکو داؤ پاکر اُسکی جورو سے فعل بد کیا گوتم نے اُس عورت کو قتل
کرنے کا اپنے بیٹے کو حکم دیا آخر سمجھے کہ عورت کا قصور کچھہ نہین اور مہابھارت کے سانگ پرب مین
ہے کہ دیوسرما برہمن نے اپنی عورت کی حفاظت کو شاگرد مامور کیا اور کہا کہ زیادہ اندر سے حفاظت
کیجیو کہ وہ نہایت بداعمال اور مکار ہے بصورت گوناگون ظاہر ہوتا ہے (ف بہشت کا بادشاہ
اور تمام دیوتاؤن کا افسر ایسا ہی بداعمال اور مکار ہونا مناسب ہے واہ رے دین) اگر وہ اندر آپہونچا
اور شاگرد ظاہر ہوا ہے شکم سے نکل کر ہوا آشکار + کہا واہ اے اندر بد شعار + بنا دیوتون کا
تو ہی بادشاہ + پسند آئی ایسی ضلالت کی راہ + تجہے اسکی گوتم نے دی تھی سزا + نہ چھوٹا مگر
دل سے اسکا مزا + اور جوگ بسشٹ مین ہے کہ اندر کے بدن پر ہزار فرج ظاہر ہوگئین اندر مارے
خجالت کے چھپ رہا - اہلکارون نے سلطنت پر دوسرا اندر قائم کیا جب وسنے بھی بد افعالی شروع کی
اور انتظام سلطنت مین خلل ہوا اہلکارون نے پہلے اندر کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے پایا جب استفسار
کیا اندر نے کمال خجلت سے اظہار کیا دیوتون نے گوتم سے اُسکے قصور کی معافی چاہی کہا کہ جو
ہوگیا بدل نہین سکیگا مگر اندر کے بدن کی ہزار فرج کی آنکھین ہوجاوینگی اور مہابھارت کے آدپرب
وغیرہ سے مختصر کرکے لکھا جاتا ہے کہ راجہ بشوامتر سلطنت ترک کرکے عبادت مین مشغول ہوا
اندر ڈرا کہ مبادا یہ شخص عبادت کے زور سے میری سلطنت سلے مینکا نام اپسرا کو اُسکے بہکانے کو

۵۸ انجنی دختر گوتم اور اہلیا کی اور انجنی کا بیٹا ہنومان ... بیان ہوا ہے ۱۲

۶۴

۶۵

۶۶

بھیجا اور مینکا کو اُسکے ساتھ کردیا وہ ناچنے لگی اور ہوا نے اُسکا دامن اُٹھا دیا (ہوا بھی ایک دیوتا ہے)
رانِ برہنہ ہو گیا بسوامتر دیکھتے ہی مایل ہوا اور عبادت کو چھوڑ کر سالہا اُس سے ہم صحبت رہا اور گوتم
رکھیشر نے بہت عبادت کی اندر ڈرا کہ مبادا میری جگہ لیلے ایک اپسرہ کو سنگار کرکے بھیجا گوتم
مایل ہوا غلبہ شہوت سے منی گر پڑی اور تیر پر آپڑی دو طرف کو ہوگئی اُس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی
پیدا ہوئی اور راجا پرچر ذکر خدا مین مشغول ہوا اندر اور دیوتون نے راجا پرچر کو سمجھا کر عبادت سے
ہٹایا اور چندیری کی حکومت اور ایک ڈولا سواری کا جسپر سوار ہو کر آسمان پر پہنچ سکے عنایت فرماکر
عبادت سے باز رکھا **ایضا** ادوم پرب مہابھارت مین ہے کہ جب بسروپ عبادت مین مشغول ہوا
اندر نے صاحب جمال عورتون کو فرمایا کہ جسطور ہو سکے اسکو عبادت سے باز رکھو اُن عورتون نے
سنگار کرکے ہرچند جلوہ اور رقص کیا بسروپ اُنکی طرف متوجہ نہوا تو اندر نے ایک سر اُسکا صاعقہ [بجلی ۱۲]
سے کاٹ دیا اور دوسرے سر کاٹنے کا بچھہ نام درودگر کو حکم دیا اُسنے کہا برہمن کو ناحق قتل کرنا
بُرا ہے اندر نے کہا وہ ہمارا دشمن ہے اُسکو قتل کرکے واسطے کفارہ گناہ کے بہت خیرات اور
عبادت کرونگا تب درودگر نے اُسکا سر کاٹ دیا **اور** شیو پوران مطبوعہ نول کشور صفحہ ۶ مین ہے،
کہ نارد نے ہمالہ پر عبادت شروع کی دستور ہے کہ اشخاص زناکار اور تیرہ درون ہمیشہ مثل گوہ
کے ڈرا کرتے ہین اندر نے کام دیو کو نارد کے بہکانے کو بھیجا نارد قابو مین نہ آیا آخر دیرٹھے دیوتا
بشن جی نے تعریف کرکے نارد کو اور زیادہ مغرور کردیا **اور** مہابھارت مطبوعہ جام جہان نما میرٹھ صفحہ ۱۸۴
مین لکھا ہے کہ دھرم دیوتا بصورت یکے از آدمیان شدہ آمدہ لوپا باکنتی (زوجہ پانڈو) صحبت داشت و برفت
و کنتی آبستن شد **اور** مہابھارت کے دھرم پرب مین ہے کہ سودرشن نام برہمن نواز تھا دھرم دیوتا نے
برہمن کی صورت پر اُسکی زوجہ کے پاس آکر مباشرت کرنا چاہا عورت نے اُسکو بستر پر بٹھایا اور قریب
تھا کہ دھرم جی کا مدعا حاصل ہو ناگاہ سودرشن آپہنچا اور بلحاظ اینکہ برہمن کے عیش اور کامرانی
مین خلل نہ آجاوے خود کنارہ کش ہوا دھرم دیوتا نے جب اُسکا ایسا اخلاص مشاہدہ کیا تو اپنی
صورت ظاہر کرکے سودرشن سے کہا آفرین شاباش تجھے، تو تیری برہمن نوازی کی آزمایش کی تھی **ف** ایسی حکایات اکثر

اس زمانہ کی بیان کرتے ہین جسکو ہندو بڑا خیر کا زمانہ جانتے ہین جیسے ست جگ اور ترتیا اور
مہابھارت کے آدی پرب مین ہے کہ سند اور اپسند نے ریاضت اور عبادت بہت کی - دیوتاؤن نے ہر چند اغوا کیا
باز نہ آئے دیوتاؤن نے برہما سے عرض کیا برہما نے سند اور اپسند سے کہا تم جو چاہو گے ملیگا انہون
نے بادشاہت اور قوت چاہی جب حاصل ہوئی تو شراب نوشی اور قتل شروع کیا برہما جی نے انکے
خراب کرنے کو ایک عورت حسین بھیجی وہ عورت حسب ارشاد روانہ ہوئی مہادیو جی نے اسکے دیکھنے
کو پانچ سر پیدا کئے جدھر جاتی ادھر دیکھتے اور راجہ اندر نے اسکے نظارہ جمال کو ہزار آنکھہ پیدا کین
وہ عورت دونو بھائیون کے پاس آئی دونو اسپر عاشق ہوئے اور لڑکر مقتول ہوئے اور شیو پوران
مقتدرہ وہ رسم گذشتہ حصہ دوم مین مرقوم ہے کہ برہما نے کہا اگلے زمانہ مین شیو یعنی مہادیو نے بندر
کے خاندان مین بھی روپ لیا ہے کیسری تمام بندرون کا راجہ مہادیو کا بڑا بھگت تھا اوسکی عورت
انجنی کمال حسین مطیع شوہر پہاڑ کی شاخ پر کھڑی تھی سو میر دیوتا ہوا کا جسکا نام پونجن بھی ہے
انجنی پر عاشق ہوا اور صورت کو چھپا کر انجنی کے جسم مین تصرف کیا انجنی نے کہا اے دیوتا مجکو
مت چھوؤ اور گناہ چھوڑکر صورت دکھلاؤ ہر چند تم شہوت کے پامال ہو لیکن ہمارے دہرم کو ترک
مت کرو ورنہ جلکر خاکستر ہو جاؤگے پونجن بصورت اصلی آکر کھڑا ہوا اور بولا کہ ہم اندر کے بھائی
پونجن نام دیوتا ہین اور جہان کی بھلائی کرتے ہین اور ہم تمام دنیا مین اندر باہر سب جگہہ جا کر پاک
اور مقدس رہتے ہین اور ہمارے چھونے سے کچھہ گناہ کسیکو نہین ہوتا جیسے مانند برہم کے تمکو درشن
دیا جیسے تم ہم سے کچھہ اندیشہ نکرو شیو کے بھجن مین مصروف رہو ہر چند کہ ہم مطیع شہوت ہو کر تمہارے
جسم کے اندر داخل ہوئے لیکن تم دل اور کلام اور فعل سے مجھپر کچھہ غصہ نکرو مین تمہاری منت
کرتا ہون تمکو کچھہ پاپ نہو گا اور چونکہ دیوتاؤن کی خواہش بدون نتیجہ کے نہین جاتی تمہارے ایک
لڑکا ہوگا صاحب قوت شنکر کے انش یعنی مہادیو کے تخم سے پیدا ہوگا اور کوئی کپ تمہارے خاندان
والا اسکو لڑائی نہ سکیگا اور چونکہ مسری مہادیو جی اور پونجن دیوتا کے نطفہ سے مشترک ہو بلکہ خود
مہادیو جی ہو [illegible] کسیکا کہ وہ سکو [illegible] سعدی ہر کہ سلطان مرید او باشد گر ہمہ بد کند

نازل ہوئین کہ وہ خاص اللہ ہی کا کلام ہوتا ہے انمین سے چار کتابین مشہور ہین توریت حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن
شریف حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر اب اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ ہر کوئی اپنا چال چلن
بموجب حکم قرآن شریف کے رکھے اور اس مسئلہ مین کسیکو اختلاف نہین ہے ۔ اور ہندون کے نزدیک
کتاب آسمانی چارون بید ہین اور کہتے ہین کہ برہما کے چارون مُنہ سے نکلے ہین مگر اس مسئلہ
مین کُچھ اختلاف بھی ہے چنانچہ معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ **اب** سُننا چاہئے کہ قرآن مجید
مین اسقدر خوبیان ہین کہ بیان مین نہین آسکتین کسیقدر بطور مختصر بیان کرتا ہون **پہلی
خوبی** یہ کہ مقتضائے عقل کا یہی ہے کہ جو کتاب آسمانی بندون پر اُترے ایسی زبان مین ہو کہ
جب تک اللہ تعالیٰ کو اُس کتاب کا عمل دنیا مین جاری رکھنا منظور ہو اسوقت تک وہ زبان
دُنیا مین بولی جاتی ہو اور جو پیغمبر علیہ السلام اُس کتاب کو لاوے اُسکی اور اُسکی قوم کی بولی خاص
وہی زبان ہو کہ جس مین وہ کتاب اُتری ہے تاکہ لوگون پر اللہ تعالیٰ کا الزام پورا ہو جاوے
سو یہ صفت قرآن مجید مین موجود ہے ۔ نہ یہ کہ ایسی زبان مین ہو کہ اب وہ کسیکی بولی نہین ہے ، جیسے ہندو لوگ
کے بید کہ اُنکو کتاب آسمانی جانتے ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ اب وہ کسی ملک کے باشندون کی
مین کلام مروج نہین ہے **دوسری خوبی** عقلاً یہ بات نہایت ضرور ہے کہ جو شخص کتاب آسمانی
بندون پر لیکر آوے چاہئے کہ اچھی صفتون سے موصوف اور بُرے کامون سے بچنے والا ہو سو حضرت
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم جنکے ہاتھ سے ہمکو قرآن شریف پہنچا ہے ایسے ہی تھے چنانچہ اسکا
بیان انشاء اللہ تعالیٰ اس باب کی چوتھی فصل مین ہوگا نہ یہ کہ وہ شخص ایسی صفتون سے موصوف
ہو جسکو ہر عاقل کی عقل سلیم ناپسند کرے چنانچہ برہما کہ جسکو ہندو مورد کتاب آسمانی اور حامل
وحی جانتے ہین اور اُسکے بعضے اوصاف اُنہین کی کتابون سے اس باب کی فصل اول مین
منقول ہو چکے ہین اور بعضے فصل چہارم مین ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ **تیسری خوبی** لازم ہے کہ
جو خبرین غیب کی اور اصل اصول دین کے کتاب آسمانی سے ثابت ہون اُنمین خلاف نہو ورنہ کلام

الٰہی پر کذب لازم آویگا - سو قرآن شریف کی کسی خبر اور اصول دین مین اختلاف نہین ہے اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے - اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا

یعنی قرآن مجید مین فکر کیون نہین کرتے قرآن مجید اگر سواے اللہ کے کسی اور کا کلام ہوتا تو اُسمین اختلاف

بہت پاتے نہ یہ کہ اُسکے اخبار اور اصول دین مین اختلاف ہو چنانچہ ہندوؤن کے چارون بید جنکو کلام خدا

جانتے ہین اور چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران اور اٹھارہ سمرتی جنکو بیدہی کے فروعات اور سب برہما کے

بناے ہوے جانتے ہین اُنکے اخبار اور اصول دین مین بلکہ حق تعالیٰ کی ذات اور صفات کے بیان

مین بڑا اختلاف ہے چنانچہ کسیقدر بیان ہو چکا ہے باب اول کی فصل اول مین بیچ بیان ذات او صفات

الٰہی کے اور کچھ بیچ بیان پیدا ہونے اسکند اور گنپت کے اور کچھ فصل دوم مین بیچ بیان حالات اور

حکایات مختلفہ راجہ اندر کے اور کچھ انجنی کے قصہ اور ہنومان کی ولادت مین اور کچھ بعضے اور مقامون

مین اور کچھ اس باب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور کچھ ابھی اسی فصل

مین پانچوین خوبی مین مذکور ہوتا ہے - اور چند روایات مختلفہ بید کی یہان نقل کرتا ہون جو ایک

کا مضمون دوسرے سے نہایت مخالف ہے اور سواے مخالفت مضمون کے مضامین ایسے غلط او محال

ہین کہ وہ کلام الٰہی ہرگز نہین ہو سکتے اِن تمام مقامون کو غور اور تامل سے دیکھنا چاہیئے -

چھاندوک اُپنکھد سام بید مین لکھا ہے کہ پہلے کچھ نہ تھا فقط ہست مطلق تھا اُسنے چاہا کہ حجاب سے

برآمد ہوکے عیان ہو ایک بیضہ زرین پیدا ہوا پھر وہ انڈا شق ہوا نصف اُسکا سونا اور نصف چاندی

ہو گیا - سونا مراد آسمان ہے اور نقرہ اشارہ زمین ہے - گویا زمین اور آسمان پیدا ہوے - انڈے کے

اندر زردی اور سفیدی ہوتی ہے اور بچہ دان سے پہاڑ وغیرہ بنے - اور وہ پوست جو بچہ دان

مین نہایت باریک ہے جسمین بچہ رہتا ہے اور وہ تر ہے اُس سے ابر اور برف پیدا ہوے اور

وہ پانی جو بچہ دان مین ہوتا ہے اُس سے دریا پیدا ہوے اور وہ بچہ جو اُس بیضہ سے پیدا ہوا وہ آفتاب ہے

ف جبکہ نصف بیضہ زمین اور نصف بیضہ آسمان ہوا تو لازم ہوا کہ زمین اور آسمان دونو برابر ہون حالانکہ

زمین اور آسمان کی مقدار مین زمین اور آسمان کا فرق ہے اور جب کہ بیضہ کے دو ٹکڑے ہوے تو

ایک ٹکڑے کی دو قوسین ہوگئین اور گردی صورت یعنی گول دونوں کی نرہی حالانکہ باتفاق محققین زمین
اور آسمان دونو گردی شکل یعنی گول ہین - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچہہ اوپر کی جانب ہمین بصورت نصف
دائرہ کے نظر آتا ہے اُسی کو آسمان سمجہکر یہ خیال خام پکایا ہے - باوجود اسقدر جہل کے اُسکو کام آتی
سمجہنا کمال جہالت ہے - علاوہ برآن مخالف ہوا ان مضامین کا روایات آئندہ سے دیکھئے اُسی
اپنکہہد مین بعد چند ورق کے لکہتا ہے کہ جب اُسنے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو پس اشکال مختلفہ کو قبول
کیا اپنے نور سے آگ کو روشن کیا جب آگ نے وحدت سے کثرت کا ارادہ کیا پانی پیدا ہوا اور اس دلیل
جلد سمجہ مین آویگا کہ آدمی کو جب گرمی لگتی ہے بدن سے پسینا نکلتا ہے اسیطرح آگ سے پانی ہوا کیا
عمدہ دلیل ہے) پانی سے مٹی اور مٹی سے سب شی بنی - پہر لکہتا ہے کہ آگ مین سُرخی جز آگ کی
ہے اور سفیدی جزو پانی کی اور سیاہی جزو مٹی کی - پس تینوں کے اجتماع سے آگ بنی اگر یہ تینوں صفات
آگ سے جاتی رہین آگ معدوم ہو جاوے کیونکہ آگ ایک وہم فرضی ہے اور حقیقت اُسکی کچہہ بہی نہین ہے
اور تین شے سے مرکب ہوکر آگ موسوم ہوئی ہے - آفتاب مین جو سُرخی ہے وہ آگ کا جزو ہے اور سفیدی
پانی کا اور سیاہی مٹی کا جزو ہے پس آفتاب ان تینوں کے اجتماع کا نام ہے اگر قوت آگ اور پانی
اور خاک کی اُس سے معدوم ہو جاوے آفتاب کی ترکی تمام ہو جاوے پس یہ ایک اسم فرضی مرکب چیز کا ہے -
اسیطرح چاند مین تین رنگ ہین اور بجلی مین اور برہارن اپنکہہد جُز بید مین ہے کہ پانی ہوا سے
بنا اور ہوا آکاش سے اور اُسی مین ہے کہ سب سے پہلے پانی پہر جملہ عناصر لطیف موجود ہے اور
اُسی مین ہے کہ برش گرنچہ پانی کو پیدا کیا اور پانی پر جو کف جمع ہوکر سخت ہوگیا بدن گربہ کی ریاضت
کرنے سے حرارت پیدا ہوئی اُس حرارت سے آگ پیدا ہوئی آگ سے آفتاب ہوا آفتاب سے ہوا اور
اُسی مین ہے در باب انتظام عالم کے کہ برہما بصورت آگ کے ظاہر ہوا اُسوقت سوا اُسکے کوئی چیز
نتہا اُسنے عالم کو پیدا کیا مگر پرورش نکر سکا متفکر ہوا پس راجہ اندر اور برن اور چندرمان اور رودر اور جم
اور مہادیو پیدا کئے جب اُنسے انتظام معاملات اور معاش دنیاوی کا سرانجام نہو سکا تو زمین دیوتا کو
پیدا کیا کہ یہ سب کی خدمت کرتی ہے اور مختصر تاریخ ہند مطبوعہ گورنمنٹ پریس الہ آباد مشتملہ کے

۷۰

صفحہ ۱۹ مین نقل کیا ہے بید کا ایک بچن - ازل مین ایک انڈے زرین کا ظہور ہوا وہی کل
کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اسی سے آسمان اور زمین قائم ہوئی اور رگ بید کے آیتریا اپنشد مین
لکھا ہے کہ شروع مین یہ سنسار صرف آتما یعنی روح تھا اُسنے خیال کیا کہ مین جگت کو پیدا کرون
پس طرح طرح کے عالم اُسنے پیدا کئے پھر اُسنے خیال کیا کہ اب مین ان عالمون کا نگہبان پیدا
کرون تب اُسنے ایک شخص کو پانی سے نکالا اور اُسمین غور سے نگاہ کی تب اُسکا موُنہہ انڈا سا
کھلگیا اور موُنہہ سے ایک آواز نکلی اور آواز سے آگ پیدا ہوئی پھر اُسکے نتھنے کھل گئے اور نتھنون سے
سانس آنے لگے اور سانس سے آکاس پیدا ہوا پھر آنکھ کھل گئی آنکھہ سے جوت اور جوت سے سورج
بنا پھر کان کھل گئے کان سے سُننے کی طاقت پیدا ہوئی اُس طاقت سے چارون کونون کا
پھیلاؤ ہوا پھر چمڑا اُبھرا اُس پر بال جمے بالون سے ساگ پات درخت پیدا ہوئے پھر چھاتی کھل
گئی اور اُس سے بُدھ اور بُدھ سے چاند پیدا ہوا پھر ناف کُھل گئی اور اُس سے اپان ہوا اُس سے
موت موجود ہوئی پھر لنگ کھلگیا اُس سے تخم نکلا جس سے پانی پیدا ہوا انتہی مختصرًا اور یجر بید مین
ہے کہ وراج پُرش سے سرشٹ پیدا ہوئی اور اُسکا یہ بیان ہے کہ جب اُسنے ایک دوسرے شخص کا
مخلوقات ۱۲
موجود ہونا چاہا تو ایک مرد پیدا ہوا اور وہ ترت مرد اور عورت کی صورت ایک ہی مین بن گیا پھر دونون
جُدا ہوکر جورو خصم بن گئے اور آدمی کی نسل بڑھی پھر عورت شرما کر گائے بنگئی اور مرد بیل - اِسی طرح
اُسکی نسل بڑھی پھر یہ گھوڑا بنگیا اور وہ گھوڑی اور گھوڑی سے گدھی اور گھوڑے سے گدھا اور گدھی سے بکری اور گدھے
سے بکرا اور بکری سے بھیڑی اور بکرے سے بھیڑا - اسی وضع سے ہر طرح کے جاندار چیونٹا چیونٹی
اور سب کیڑے کوڑے تک پیدا ہوئے اِس مقام مین یجر بید کے مصنف نے فیل اور شتر وغیرہ کا ذکر
کچھہ نکیا شاید خیال شریف مین نہ آیا ہو اور اِس قصّہ کا ایک نسخہ یجر بید مین جسطور پر لکھا ہے وہ حاشیہ
پر مرقوم ہے اور اُسی بید کی دوسری جگہ مین لکھا ہے کہ پہلے یہ دنیا پانی ہی پانی تھی پیدایش
کا مالک ہوا بنکر اُسپر گھومتا تھا پھر اُسنے زمین کو دیکھا اور باراہ یعنی سور کا روپ پکڑکے اُسے تھام
لیا اور وشوکرما یعنی کاریگر ہوکر اُسے سدھارا پھر خلقت کے مالک نے زمین پر چوُدھیان کیا تو

دیوتا اُن اسیرون آدت کو بنایا الخ اور منڈک اُپنکھد مین لکھا ہے کہ جیسے مکڑی اپنا جالا اگلتی اور پھر نگلتی ہے اور جیسے ساگ پات زمین سے نکلتے اور پھر اسی مین مل جاتے ہین اور جس طرح بال اور رونگٹے آدمی کے بدن پر جمتے ہین ویسا ہی تمام جہان اُسی اِنباسی (یعنی بے زوال) سے پیدا ہوتا ہے اور برہدارن اُپنکھد جحر بید مین ہے کہ در ابتدا سے سوائے مہیشے کہ بصورت آتش ظاہر گشت چیزے نبود چون یکے بود قوت محافظت وپرورش وپیدایش عالم کامل نمیدانگاہ کسی کہ بصورت محافظت وپرورش بود پیدا کرد و آن نوع بادشاہان ہست (یعنی چھتریان) دیوان وہمسایان زر وغلہ برائے نظام عالم قدرت پیدایش کامل ندید [illegible] پیدا کرد وچون [illegible] عظمات قدرت پیدایش کامل ندید شود ورا آفرید انتہی مختصراً [illegible] اور اسکندپوران [illegible] کے تین مقام سے فصل اول مین بیان ہو چکا ہے کہ چارون بید [illegible] کہ جہان کا پیدا کرنے والا مہادیو ہے اور سوطِ الحیار جلد اول صفحہ ۲۹۳ مین لکھا ہے کہ برہدارن اُپنکھد مین لکھا ہے کہ دیوتا عوام کو راہ نیک سکھلاتے ہین اور اُسی اُپنکھد مین دوسری جگہ لکھا ہے کہ دیوتے ہرگز کسیکو راہ نیک نہین دکھلاتے اور اسرب اُپنکھد رگ بید مین لکھا ہے کہ آدمی کی عمر سو برس کی مقرر ہے اور بسواسترنے سو برس کی عمر طبعی پائی حالانکہ مہابھارت سے ثابت ہے کہ بسوامتر کے زمانہ مین عمر طبعی چار سو برس کی تھی اور جوگ بششٹ مین ہے کہ خداوند عالم کی قدرت سے بیدان مین اور تمام مخلوقات مین اختلاف واقع ہے **چوتھی خوبی** مناسب ہے کہ کتاب آسمانی بر سبیل عموم سارے جہان مین پھیل جاوے سو قرآن شریف اس کثرت سے جہان مین پھیلا ہوا ہے کہ کوئی بستی اہل اسلام کی ایسی نہوگی کہ جسمین دو چار قرآن شریف موجود نہونگے اور حافظ قرآن کے تو دنیا مین بیشمار ہین نہ یہ کہ ہزار تردد اور تلاش سے کسی ملک مین ملے نہ ملے جیسے ہندوؤن کے بید کہ شاید کچھ ٹکڑے اُنکے بنارس مین موجود ہون اور کہین نہایت کم ہین منشی کنہیالال الکھ دھاری جو بڑا حامی ہنود کا تھا الکھ پرکاش مین لکھتا ہے کہ بیاس جی نے جو بنام چار بید کے مشہور کئے تھے ہند سے کم تھے اور ہزارون آج ہندو گذرے کسیکو توجہ نہوئی صد آفرین شہزادہ داراشکوہ کو کہ

برس تک محنت کرکے لاکھون روپیہ خرچ کرکے صدہا پنڈتون سنیاسون کو جمع کرکے کاشی اور کشمیر کی سیر کرکے
تمام اُپنکھدون کا ترجمہ فارسی مین کیا اور بھاگوت کے اسکند دوم سے معلوم ہوتا ہے کہ بیاس جی نے اول تو آپ
دفتر پریشان کو اکٹھا کیا پھر اسمین تصرف فرماکر اُسکے مضامین منتشرہ کو بطور ابواب و فصول کے ترتیب دیا اُنکا
نام اپنکھد رکھا **پانچوین خوبی** جب تک اللہ پاک کو اُس کتاب آسمانی کا حکم دنیا مین جاری رکھنا منظور ہو
چاہیے کہ اتنی مدت تک امداد حق سے وہ کتاب تحریف سے محفوظ رہے اور عالم سے گم نہو جاوے سو قرآن
مجید کا حکم اللہ تعالی کو ہمیشہ تک رکھنا منظور ہے قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ حضرتؐ کے وقت سے اب
تلک صدہا اور ہزارہا اور لکھوکہا حافظ قرآن کے دنیا مین موجود ہین اور اس مقام مین ایک اور بات ہے
کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے حق ہونے پر دلیل روشن
ہے وہ یہ ہے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی حفاظت آپ کرنے
والے ہین سو یہ پیشین گوئی ظاہر ہوگئی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہے کہ مشرق سے مغرب تک جسقدر
نسخے قرآن مجید کے موجود ہین سب مین وہی الفاظ موجود ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کو پہونچے تھے اور اگر کسی نسخہ مین کہیں غلطی ثابت ہو جاتی ہے تو حافظ اور عالم اسکو
صحیح کر دیتے ہین نہ یہہ کہ حامل کتاب سے اسکا پہونچنا ثابت نہو جیسے ہندوؤن کے بید کہ نہین معلوم کسکا
کلام ہے اور کسکے ہاتھ سے پہونچا اور جہان مین ایک بھی حافظ اُنکا ایسا نہین ہے جسکو سب یاد
ہون اور ایک بھی نسخہ کامل تمام بید کا کہین نہین ملتا ہی اپنکھد بید کے جو بیاس نے بید سے منتخب
کئے تھے کہین کہین ملتے ہین یا کوئی اور ٹکڑا بید کا کہین پایا جاتا ہو وہ بھی بے سند اور غیر محفوظ۔
ہر چند بعضے ہندو جیسے اندرمن وغیرہ دعوی تو کرتے ہین کہ چارون بید خدا کا کلام قدیم اور برہما پر
نازل ہوئے اور برہما کے چار منہ سے ہمکو پہونچے اور نسخ اور تبدیل سے محفوظ ہین۔ اور بھاگوت کے اسکند ۳
مین لکھا ہے کہ چارون مکھ برہما سے بید اُتپت یعنی ظاہر ہوئے لیکن یہ دعوی محض غلط ہے اور
ہرگز ثابت نہین ہوسکتا اور واسطے ثابت کرنے اس دعوے کے ہندوؤن پر لازم ہے کہ اول تو برہما کا
وجود شخصی ثابت کرین کہ کون تھا اور کسکا بیٹا اور کب پیدا ہوا اور کب وفات پائی اور کہان پیدا ہوا اور کہان

ملا اور آجتک اسکے وجود اور انتقال کو کسقدر برس گزرے ہین یا اب تک زندہ ہے تو کہان رہتا ہے اور اُسکے حالات اور اخلاق کیسے تھے **جیسا** کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مقدس شخصی کا دنیا مین ہونا کل عالم کے نزدیک ثابت ہے حالانکہ برہما کے وجود شخصی کے موجود ہونے کا خود بید ہی انکار کرتا ہے **اتھربن**[له] بید کے تین مقامون سے معلوم ہوتا ہے کہ برہما اور بشن اور مہادیو کا کوئی وجود علیحدہ نہین ہے یہ تینون صفات کے نام ہین چنانچہ عنقریب بیان ہوتا ہے انشاء اللہ تعالی پس جبکہ برہما کا وجود شخصی ہونا ثابت نہوا لکا بصریح بید سے باطل ہو گیا تو دعوی نازل ہونے بیدونکا برہما پر خود بخود باطل ہو گیا اور یہی اثبات وجود برہما کے اُنکا اچھی صفتون سے موصوف ہونا اور بری صفتون سے بری ہونا اور صاحب معجزات ہونا اپنی ہی کتابون سے ثابت کردین جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھی صفتون سے موصوف اور بُرے اوصاف و اخلاق سے پاک اور صاحب معجزات ہونا ہمنے اپنی کتابون سے ثابت کر دیا ہے اُسمین کسیقدر اِس باب کی فصل چہارم مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی حالانکہ ہندوٗن ہی کی کتابون سے برہماجی کے اوصاف اور احوال اور اخلاق جو منقول ہو چکے ہین ہندو اونکو بنظر انصاف دیکھین کہ کیسے ہین اور بعد ثابت کر دینے اوصاف حمیدہ برہما کے نازل ہونا بیدونکا برہما پر ثابت کردین حالانکہ ہندوٗن ہی مین ایک فرقہ آریا سماج بیدون کے برہما پر نازل ہونے سے منکر ہین اور کہتے ہین کہ اگنی و آیو ادت انگرش ان چارون شخصون پر بید نازل ہوے ہین اور منو شاستر مین لکھا ہے کہ برہما نے بیدون کو آگ اور ہوا اور سورج سے دوہا یعنے[سله] حاصل کیا اور برہمو سماج بیدون کے کلام آلہی ہونے سے منکر ہین چنانچہ یہ سب بیان عنقریب آتا ہے انشاء اللہ تعالی اور بعد اثبات نازل ہونے بیدون کے برہما پر برہما کے زمانہ سے آج تک خبر متواتر کے ساتھ پہونچنا چارون بیدونکا ثابت کردین جیسا کہ قرآن مجید کا ثابت ہے کہ اُسوقت سے آجتک صدہا اور ہزارہا اور لکھوکھا پورے حافظ تمام قرآن مجید کے اور بے شمار نسخے کامل اور مکمل قرآن مجید کے دنیا مین موجود ہین اور سارے بید کا کوئی

ایک حافظ بھی دنیا میں موجود نہیں ہے اور نہ کوئی نسخہ کامل تمام بید کا بعینہٖ الفاظ اصلی سے جو برہما کی زبان
سے نکلا ہو کہیں پایا جاتا ہے بلکہ بیاس جی نے جو منتخب اور مختصر اور ترجمہ اور فصل اور باب کرکے ایک لاکھ
اشلوک لکھا تھا (چنانچہ ہندوں کا دعویٰ ہے) وہ بھی تمام وکمال پورا نسخہ موجود نہیں ہے اور ہمارے یہاں
حدیث کے راویوں کی راست گوئی اور معتبری کے ثبوت کے واسطے ایک جدا علم اور فن مقرر ہے
اور اُس فن کے استعمال کرنے والے علما محدثین کہلاتے ہیں اور وہ لوگ اکثر اسی خدمت میں مصروف
رہتے تھے تاکہ ضعیف اور جھوٹی روایتوں کو صحیح روایتوں سے جُدا کر ڈالیں اور اول سے آخر
تک ہر راوی کی تحقیق یوں ہوتی ہے کہ کون شخص تھا کسکا بیٹا تھا کہاں رہتا تھا کب پیدا ہوا کب
مرا کیسا تھا فضول گو تھا یا راست گو مغلوب النسیان تھا یا حافظہ والا روایت کی تحقیق میں تجسس کرتا
تھا یا سستی کرتا تھا اور اپنی تقریر میں مضطرب تھا یا مستقل اور حق و باطل میں تمیز کرنے والا تھا
یا نہیں اور کبیرہ گناہ سے بچنے والا تھا یا نہیں اور کیسا مذہب رکھتا تھا پھر بعد اسقدر تفتیش حال
راوی کے اگر اُسکے معتبر ہو جانے میں کچھ شک پڑ جاتا ہے تو اُسکی روایت کا چنداں اعتبار نہیں
کیا جاتا اب میں ہندوں سے پوچھتا ہوں کہ واسطے حفاظت روایات کے تمہارے یہاں بھی
کوئی ایسا قاعدہ مقرر ہے یا نہیں اگر ہے تو بتلائیے کہ کون سی کتاب میں لکھا ہے — میں کہتا
ہوں کہ ہندو اس قاعدہ کے موافق بید کی ایک شرتی اور اشلوک کی سند تو برہما تک پہونچا دیں
بلکہ اس قاعدہ کے موافق خود برہما ہی کے وجود اور حالات کو ثابت کردیں اللہ اللہ ہندو تو کیا کوئی
اہل مذہب بطور ثبوت قرآن مجید کے یا موافق اس قاعدہ کے اپنے دین کی روایات کو ثابت
نکر سکیگا — ثبوت سمعیات کا کوئی قاعدہ سوای دین اسلام کے کسی دین میں نہیں ہے — ڈاکٹر اسپنگر
(شہرت ہو یا سنی ہوئی یا تواتراً)
نے بطور مصنفی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کریں بجا ہے نہ ایسی قوم کوئی
گذری اور نہ اب ہے جسنے مسلمانوں کی طرح بارہ سو برس تک کے علما کے حالات زندگی کے لکھے
ہوں ہمکو پانچ لاکھ مشہور عالموں کا تذکرہ انکی کتابوں سے مل سکتا ہے اور واسطے ثبوت سمعیات
کے اس قاعدہ سے بہتر کوئی قاعدہ نظر نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ یعنی

اس دین کی حفاظت ہم آپ کرینگے سو قرآن مجید کو حافظون کے ذریعہ سے محفوظ رکھا اور حدیث
شریف کو بموجب اس قاعدہ کے محدثون کے ذریعہ سے محفوظ رکھا اور یہی دونو اصول دین کے
ہین اور بید کا تو کلام الٰہی ہونا اور کامل ہونا اور محفوظ ہونا خود ہندون ہی کی کتابون سے اور انکے
بڑے محقق پنڈتون کی تحقیق سے ثابت ہے چنانچہ بیان ہوتا ہے منوشاستر مین لکھا ہے کہ
برہما نے بیدون کو آگ اور ہوا اور سورج سے دوہا یعنی حاصل کیا۔ پس کلام خدا نہوا اس امر کی
تحقیق ظفر مبین صہ ۲۵۲ مین خوب لکھی ہے اور کرشن گیتا کے اشلوک ۱۹۴ مین بعد تفصیل کرمون کے
لکھا ہے کہ یہی کرم ہین جنکی تفصیل بیدون مین ہے بعد ازان اشلوک ۲۱۸ مین لکھا ہے کہ پرمیشر نے
حکم نہین دیا کہ آدمی کرم کرے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ بید جنمین کرمونکا ذکر ہے پرمیشر یعنی خدا کی طرف سے
نہین ہین ورنہ یہ کسطرح صادق آتا کہ پرمیشر نے کرمون کا حکم نہین دیا اس سے صاف ظاہر ہوا کہ بید
کلام خدا نہین پھر اشلوک ۲۷۷ مین لکھا ہے کہ جسکو خواہش ادراک معقولات کی رہتی ہے اسکو
وصل ہوتا ہے وہ محتاج بیدون کے احکام کا نہین رہتا اور برہارن اپنکہد ججر بید مین لکھا ہے کہ پرجاپت
نے چاہا کہ بدن کثیف اور لایق محسوس ہونے کے پیدا ہوئے اور نطق کی عادت پس تینون بید جو نام
رگ اور ججر اور سام معروف ہین پیدا کئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بید چاہیے پیدا کئے ہوئے مین کلام خدا اور
قدیم نہین ہین اور تین ہین نہ چار۔ اور اسی مین ہے کہ برن گربہ نے آفتاب کے کھانے کو منہ پھیلایا
آفتاب نے ڈر کر آواز بہان کی اس آواز سے آسمان اور نام برشتے کا جو موسوم ہے جدا جدا منقسم
ہوا رگ بید پھر ججر بید پھر شام بید ایک دوسرے کے بعد پیدا ہوئے انتہی مختصراً دیکھا ابھی حقیقت بیدون
کی معلوم ہوئی اور معلوم ہوا کہ بید آفتاب کی آواز سے ہین نہ کلام الٰہی اور اسی اپنکہد مین ہے کہ چارون
بید اور سب اپنکہد نطق سے ہین اور اسی مین لکھا ہے کہ جسطرح یہ تینون عالم دل اور نطق اور
پران سے پیدا ہوئے اسیطرح یہ تینون بید ان سے بنے اور چھاندوگ اپنکہد شام بید مین ہے کہ
رگ بید ججر بید شام بید او م کے تینون حرفون سے مرکب ہوئے ہین اتھربن بید ان تینون بیدون
سے بنا ہے گویا تینون کا خلاصہ ہے بید پیدا ہونا اور مرکب ہونا اور منتخب ہونا اور چار نہونا بیدون کا

ہی سے ثابت ہوگیا اور قدیم ہونیکا دعویٰ باطل ہوا اور مہابھارت کے اشمید پرب مین ہے کہ لو
فرزند راجہ رامچندر نے آفتاب سے خطاب کیا کہ بیدون کو تو نے پیدا کیا اور بھاگوت کے اسکند دوم سے
اسقدر ظاہر ہے کہ بیاس جی نے اوّل تو اس دفتر پریشان کو اکٹھا کیا پھر اسمین تصرف فرمایا کہ اسکے
مضامین منتشرہ کو بطور ابواب و فصول کے ترتیب دیا اُنکا نام اُپنکہد رکھا اور اس تالیفات بیاس کا
بھی ہند سے گم ہوجانا اور پھر بڑی تلاش سے حاصل کرکے دارا شکوہ کا فارسی مین ترجمہ کرنا اُپنکہدون
کا چوتھی خوبی مین بیان ہوچکا ہے اور اندرمن صولت ہند مین لکھتا ہے کہ شنکراچارج وغیرہ
نے بید کے تین درجہ ٹھہرائے ہین اوّل کرم کانڈ یعنی اعمال دوم اوپاسنا کانڈ یعنی کسی دیوتا
وغیرہ کی پرستش کرنا سوم گیان کانڈ یعنی معرفت اور تت بودھنی سبھا پنڈتان محقق مذہب
ہنود جو بریلی مین ہوئی تھی اور بڑی حمایت مذہب ہنود کی کرتی تھی اُسکا مضمون یہ ہے کہ
ابتدائی بید کی یہ ہے کہ بید کو چار نام سے جاننا چاہئے رگ - یجر - شام - اتھربن - لیکن پورانے
گرنتھ والون نے اتھربن بید کو نہین مانا اور منوجی کی دانست مین بھی بید تین ہین امرکوس
مین بھی تین لکھے ہین اور رگ بید اگلے لوگون کی زبان تھی جب کوئی دیوتا اُنکے مکان پر جاتا
وہ لوگ استُت یعنی تعریف کرتے اور مضمون اُسکا چھند یعنی شعر کے طور پر اور جگہ جگہ چھندین
یعنی شعر کے ذوق سے بھرا ہے مگر خلاصہ کلام یہ ہے کہ رگ بید اگلے لوگون کی زبان بال اوستھا
(یعنی خورد سالی) کی عمر مین بنا ہے اور یجر مین زیادہ جگ (یعنی آگ وغیرہ دیوتاؤن کی پوجا)
وغیرہ کی ترکیب اور منتر وغیرہ سب لکھے ہین اور اُسمین جگہ جگہ رگ بید کا مضمون زبان توصیف سے
بھرا ہے اور شام بید بالکل رگ بید کا ترجمہ ہے اُس سے توصیفی مضمون لیا راگ کے واسطے نئی طرح
سے بنایا ہے - ہمکو پورانی سبھا کا حال دریافت کرنے کو سوائے رگ بید کے کوئی پورانا گرنتھ نظر نہین
آتا اور یہ سب رگ بید سے ایجاد ہوئے ہین اور ویدان کے مت مین رشی سوائے بید کے دوسرے
دین کی کتابون مین جنکو اتھربن بید اور جوگ بسشٹ مین بید ہی کے فروعات اور برہما کے بنائے
ہوئے لکھا ہے چنانچہ فصل اول مین بیان ہوچکا) چارون بید کا برہما کی زبان سے چارون مونہہ سے نکلنا

۷۷

کوٹا جلد اول صفحہ ۱۲

لکھا ہے لیکن یہ بات قابل اعتماد کے نہین سب بیدون کے تُید سے تُید سے بہانل تُید سے تُید سے
رشیون کے بنائے ہوئے اور بنانے والون کے نام بھی جگہہ جگہہ پائے جاتے ہین اسطرح کہ پہلے رشی
وقت بوقت اپنے اعتقاد سے جو باتین کیا کرتے تھے اُن باتون کو اُنکے ماتحت کے لوگ آپس مین
وظیفہ کیا کرتے تھے - اور بید کے اشلوک بہت روز سے ابتر ہین بعدازان بیاس جی نے تفصیل کی ہے
اسواسطے چارون بید جُدے جُدے ہوئے انتہیٰ مختصراً اور الکھ دھاری محقق اور حامی دین ہنود کا خاتمہ
الکھ پرکاش مین لکھتا ہے کہ برہما کی زبان سے چار مہا باک (یعنی بڑے عمدہ قول) برآمد ہوئے تھے
جنکی تقسیم دیباچہ مین ہے اُسکی شرح بیاس جی نے ایک لاکھ اشلوک لکھکر بنام بیدون کے شہرت
دی اُسمین اسی ہزار کرم کانڈ اور سولہ ہزار اوپاسنا اور چار ہزار گیان کانڈ ہین (اس سے صاف ظاہر
ہوا کہ برہما کی زبان سے کُل چار قول برآمد ہوئے تھے باقی تمام بید بیاس کا کلام ہے) اور سوطا الحجایا
جلد اول ص ۲۹۱ مین لکھا ہے کہ منشی الکھ دھاری مترجم اینکھدون کا لکھتا ہے کہ رگ بید برہما کے
مشرقی دہن سے ہے اور برہما کا فقط اتنا ہی قول ہے (پرگیانتگ برہم ایکہی) یہ لفظ ایکہی بھی
پیچھے سے لگایا گیا ہے برہما کا فقط قول (پرگیانتگ برہم) ہے اس بید کی نظم چار مصراع برابر
اور حروف برابر سے ہوئی اور سری بید بیاس نے اس مہا باک کے معنی مین یہ بید بنایا ہے
یجر بید برہما کے جنوبی دہن سے برآمد ہوا ہے اور برہما کا قول یہ مہا باک ہے (اہنگ برہما اسمی)
یعنی مین پرمیشر ہون اسکے چارون مصراع برابر ہین مگر حرف کم و بیش ہین اسکو بھی سری بید
بیاس جی نے بشرح صدر ترتیب دیا ہے - شام بید برہما کے مغربی مونہہ سے پیدا ہوا اور برہما کا
مہا باک فقط یہ ہے (تتومسی) یعنی مین ایشر ہون اسکو سُر وغیرہ کے ساتھ پڑھتے ہین اور ہر طرح
مطابق اول بید کے ہے - اتھربن بید برہما کے شمالی دہن سے نکلا ہے اور یہ تینون بیدون سے
منتخب ہوا ہے اسمین مہا باک یہ ہے (اہنگ آتما برہم) یعنی مین اپار پرمیشر ہون - اِس سے
معلوم ہوا کہ برہما کا کلام صرف یہی چار الفاظ ہین باقی بید سب تصنیف اورون کی ہے اور منشی مذکور
اینکھد اتھربن بید مین لکھا ہے کہ شنکر اچارج کی تفسیر مین یون لکھا ہے (اس سے ظاہر ہوا کہ تالیف

ظفر نمبین ص ۹۶ ۱۲

سوطا جلد اول ص ۲۹۱ ۱۲

بیدون کی تفصیل کرنے والا ۱۲

بید کی بعد زمانہ شنکر اچارج کے ہے اور زمانہ شنکر اچارج کا سنہ ۸۰۰ یا ۹۰۰ ہے پس کلام الٰہی اور
قدیم نہوا اور منشی الکھدھاری اشلوک ۲۷ کی شرح گیتا مین لکھتا ہے کہ بیدون اور شاسترون اور
پرانون کو قدیم کے زمانہ کے رکھیشرون اور پنڈتون نے چیستان بنایا ہے لفظون مین معنی نہین
رکھے ہین اور جوگ بسشٹ پران ششم پرکرن مین لکھا ہے کہ خداوند عالم کی قدرت سے
بیدون اور تمام مخلوقات مین اختلاف واقع ہوا ایک وقت ایسا تہا کہ شرک کا بیٹا شریف نکودر واتھا اور رذیلون
کو ناروا اور ایک وقت ایسا تھا کہ عورت غیر مرد کے ساتھ ہمبستر ہونے سے پتبرتا (یعنی پاکدامن
مطیع شوہر) کہلاتی تھی بید بارہا غائب ہوکے دس مرتبہ مہا دیو نے اندر کو سلطنت دی اور چھین
لی اور کئی مرتبہ بیدونکا مضمون تبدیل ہوا - بارہا مشرق مغرب ہوگیا اور مغرب مشرق ہوا اور
مہابھارت کے فصل موچھ دہرم مین ہے کہ بید در ہر قرن بنوعی دیگر میگردد نیکی ست جگ بوجہٖ
دیگر ست و ترتیا بوجہٖ دیگر و دواپر و کل جگ علیٰ ہذا القیاس اور مہابھارت پرب ۱۲ مین ہے کہ
ترتیا جگ مین بید کے معنون مین تحریف ہوئی ایضاً مہابھارت بن پرب - دواپر مین بیدون
مین ایسی تحریف ہوئی کہ آدھے بھی تحریر مین نہ آئے اور جوگ بسشٹ مین ہے کتنی بار بید لیے
اور گم اُنکے بیٹے ہین اور بھاگوت اسکندھ مین ہے کہ راجہ پرتھو کے عہد سے بید گم ہوگئے تھے
راجہ پرتھو نے جب زمین کو دوہا تو پہلے بید نکلے وہ برہمنون نے سمبہالیے الخ اس سے معلوم
ہوا کہ جو کچھ بید زمانہ راجہ پرتھو کے بید تھے وہ رکھے گئے ہین وہ زمین سے پہونچے ہین برہما سے نہین
پہونچے اور کچھہ بعید نہین کہ وہ کوئی ایسی کتاب ناقص ہو کہ کسی زمانہ مین اہل زمانہ نے بیہودہ
اور لغو سمجھکر زمین مین دفن کردی ہو بعد مدت کے برآمد ہوئی اور ہند کے لوگون نے جنکی جہالت
مشہور ہے اسکو کتاب آسمانی سمجھ لیا ہو غرض برہما تک بیدون کی سند ہرگز نہین پہونچ سکتی اور
نہ اُن چار رکھیشرون تک جسکا دعویٰ آریا مذہب والے کرتے ہین بلکہ بید ہی سے ثابت ہوچکا کہ
برہما کا کوئی وجود ہی نہین اور بھاگوت مین کرشن جی فرماتے ہین کہ بیدون نے اپنی عقل کے
موافق بید ہمیشہ بیان کیے ہین اور تکبر کے سبب اپنی ضد سے باز نہین آئے دکشن جی کے قول

ے خط صفحہ ۱۴۹ - ۱۲
ے پرانے الفاظ اصل مین یہی بطور اختصار ۱۲
ے خط صفحہ ۱۴۹ - ۱۲
ے سوامی طرابلس صفحہ ۱۵۵ - ۱۲
ے خط صفحہ ۲۵۷ - ۱۲
ے خط صفحہ ۲۵۳ - ۱۲
ے کرشن جی کے الفاظ یہ ہین بیدیون نے اپنی پڑھکے پران پت بیدبرن کرا ہے اور کرکے اہنکار اور پایا کرکے اپنی ہٹ سے نہین پڑے ۱۲ بھاگوت اسکندھ ۱۱ - ادھیایہ ۲۲ - خط صفحہ ۲۵۴ - ۱۲

سے ثابت ہوا کہ بیدمین بید یونکی قیاسی باتین ہین اور از راہ تکبر کے اُنسے رجوع نہین کیا اور

بھاگوت کے اسکندہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نسخہ بید کو جب ایک دیت نے جھا ۹۰ قریب باہو نکلی لذ

رہ گئے اور کاروبار عالم کا بند ہو گیا اور بھاگوت کے اسکندہ دوم مین مرقوم ہے اب جب کل جگ شروع

ہوا تو بیاس نے دیکھا کہ آدمی کی عمر کم ہو گئی اور سمجھ بھی ناقص ہو گئی تب اُسنے چار بید کے چار منتخب کئے

اور پھیر باب اور فصل کئے واس سے معلوم ہوا کہ تمام بید بعینہ موجود اور منزل نہین ہین اور جو کچھ ہے

بیاس کی تالیف ہے اور اس تمام بیان گزشتہ سے قطعاً ثابت ہو گیا کہ بید نہ کلام الٰہی ہے

نہ محفوظ ہے اور فصل اول مین شیو پران سے منقول ہو چکا ہے کہ لفظ اوم کہ سر نغز بید ہے

اسکی تینون حرف تین حصے مہادیو کے لنگ کے ہین رگ بید جنوبی حصہ لنگ کا ہے اور یجر

شمالی حصہ لنگ کا ہے اور سام بید لنگ کا درمیان ہے (دیکھا ہمی حقیقت بیدون کی بیان ہوئی)

اور منڈوک اپنکھد اتھرین بید مین ہے کہ ایک علم کا نام علم صغیر ہے اور دوسرے علم کا نام علم کبیر ہے

علم صغیر مراد ہے چارون بید اور اُسکے فروعات سے جیسے کہ چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران اور صرف اور

نحو یعنی بیاکرن اور نظم و نثر اور نجوم اور طب وغیرہ - اور علم اکبر مراد ہے علم الٰہی سے کہ جس سے اُس

ذات پاک کو پاتا ہے کہ جو بے زوال اور فنا سے آزاد ہے اور اُسکی حقیقت کو جیسا کہ وہ واقعی ہے

جاننے کو برہما جو عقل اور صانع تمام مصنوعات کا ہے حیرت سے حیران ہے اور حسرت سے سرنگون

واس سے معلوم ہوا کہ بید مانند طب اور صرف و نحو کے چھوٹے علمون سے ہے کہ جس سے ذات پاک خدا کو

پایا نہین جاتا پس کلام خدا نہوا اور چھاندوگ اپنکھد سام بید مین ہے کہ نارد گفت ای سنت کمار تعلیم (یعنی

سنت کمار) من چہار بید و جمیع علمہا را خواندہ ام و احکام آنہا را میدانم اما آتما را نمیدانم (اس سے معلوم

ہوا کہ ہندوؤن کے بیدون اور کسی علم مین خدا کی شناخت نہین ہے) اور جوگ بسشٹ مین ہے

کہ برہما نے واسطے انتظام مخلوق کے چار بید اٹھارہ سمرتی چھہ شاستر اٹھارہ پوران بنائے (اس سے

معلوم ہوا کہ اصل مین بید بنائے ہوئے برہما کے ہین کلام الٰہی نہین ہین) اور رسنی تاپنی اپنکھد

اتھرین بید مین لکھا ہے کہ برہما اور مہادیو اور اندر وغیرہ صفات ہین کچھ جدا موجودات نہین ہین

ظفر مبین ص ۱۲۳ – ۱۲

ظفر ص ۲۹ – ۱۲

ظفر ص ۶۷ – ۱۲

ظفر ص ۱۴ – ۱۲

ظفر مبین ص ۲۱۵ – ۱۲

۸۰

اور کول اپنکھد اتھربن بید مین لکھا ہے کہ صانع تمام عناصر کے تینون صفات ست اور رج اور تم ہین
اور یہی برہما اور بشن اور رودر ہین اور منڈوک اپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ برہما موصوف کی ایک صفت
کا نام ہے اور مہابھارت کی فصل راج دہرم پب ۱۲ مین لکھا ہے کہ اعتقاد بید این است کہ ذات
بھگوان سہ صفت دارد کہ عبارت از تجلیات است اول ظہور اوست بصفت ایجاد عالم و ہست کردن
آن از نیست دوم بصفت قیوم است کہ مخلوق را مقوم و حافظ باشد تا مدت معلوم سوم صفت قہاری
است کہ ہرچہ پیدا شد باز فانی گردد۔ صفت اول موسوم بہ برہما است و صفت دوم بشن و صفت سیوم
مہادیو۔ و این ہر سہ صفت مسمی است بہ ست گن و رج گن و تم گن۔ پس جبکہ برہما کا وجود شخصی
ہونا ثابت نہ ہوا بلکہ بید ہی سے باطل ہو گیا تو دعوے نازل ہونے بید کا برہما
پر خود بخود باطل ہو گیا **ف** آریا مذہب والے واسطے دور کرنے اعتراض کے اپنے مذہب کے
برخلاف تمام ہندوؤن کے یہ دعوی کرتے ہین کہ بید برہما پر نازل نہین ہوے بلکہ چار رکھیشرون پر نازل ہوے
اگنی وایو آدت انگرس سو اسکا جواب یہ ہے کہ جبکہ بموجب اُس قاعدہ کے جو واسطے حفاظت
روایات کے ہمنے بیان کیا ہے تمام ہندو ایک برہما کا وجود اور بیدون کی سند برہما تک ثابت نہین
کر سکتے تو تم اِن چار شخصون کے وجود کا ثبوت اور بیدون کی سند اِن چار شخصون تک کب پہونچا
سکتے ہو اور اگر پہونچا سکتے ہو تو بیان کرو مگر اُسی قاعدہ سے ہو جو ثبوت سمعیات کے واسطے بیان
کیا گیا ہے اور دعوی بے دلیل کب سنا جاتا ہے **اصل** بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ قول آریا مذہب
والون کا اُس روایت سے نکالا گیا ہے جو اِسی فصل کی پانچوین خوبی مین اور پانچوین فصل مین بھی منو
شاستر سے منقول ہوئی ہے کہ برہما نے بیدون کو آگ اور ہوا اور سورج سے حاصل کیا ہے چونکہ
یہ بات نہایت نامعقول ہے کہ بید آگ اور ہوا اور سورج پر نازل ہون اسواسطے آریون نے
عقلمندون کے اعتراض سے ڈرکر یہ بات بنائی ہے کہ اگنی اور بایو اور آدت رکھیشرون کے نام ہین
اور یا کوئی اور روایت ایسی ہی بے سند کسی کتاب مین لکھی ہوگی ہندوؤن کے یہان روایات مختلفہ
بے سند کی کیا کمی ہے اور حق تحقیق تو یہ ہے کہ بید جسقدر اب ہندوؤن کے پاس موجود ہے

تصنیف کیا ہوا رکھیشرون اور شاعرون کا ہے چنانچہ پنڈتان بریلی نے تحقیق کرکے لکھا ہے اور ایسا ہی
دیگر کتب ہنود سے اور تاریخ ہند سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ بیان ہو چکا اور اُس بید کے الفاظ خود
اسی بات پر صریح دلالت کر رہے ہین کہ یہ کلام الٰہی نہین ہے چنانچہ بیان ہو چکا اور ہوگا انشاء اللہ
تعالیٰ ذرا اسمین غور کرنا چاہیئے **ف** اگر بفرض محال خواہ مخواہ تسلیم کیا جاوے کہ یہ بید جو ہندون
کے ہاتھ مین ہے کلام الٰہی ہے تو بھی اب بید پر عمل کرنے کا کوئی مکلف نہین ہے اسواسطے کہ اُسکے
بعد توارت اور انجیل اور دوسری کتب آسمانی نازل ہوئین اُنپر عملدرآمد کا حکم ہوا اور سب کے بعد قرآن
مجید نازل ہوا اب تمام جہان کو حکم ہے کہ قرآن پر عمل کرین اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو محفوظ بھی
رکھا ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مبعوث ہو گئے اور اُنکی حدیث بھی
محفوظ ہے اور تمام جہان کو آپ ہی کی متابعت کا حکم ہے سوآپ تمام جہان کے جن اور انسانون
پر لازم ہے کہ قرآن مجید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہون **چھٹی خوبی** قرآن مجید باوجود رنگینی
عبارت اور اسلوبی قوانین علم صرف اور نحو کے جھوٹ اور مبالغہ شاعرانہ سے خالی ہے اور طرح طرح
کے مضامین اُسمین ہین کہ جتنے علم دین کے ہین فقہ اصول تصوف عقائد اخلاق وغیرہم سب
قرآن اور حدیث ہی سے نکلے ہین بلکہ اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو معلوم ہو کہ جتنے علوم دنیا مین ہین
سب کا اصل قرآن مجید مین پایا جاتا ہے لیکن سمجھنے کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہیئے اور کچھ بیان
اسبات کا اس باب کی چوتھی فصل مین آویگا بخلاف بید کے کہ جسکا ایک مضمون دوسرے مضمون
کی تکذیب کرتا ہے یہ امر اس باب کی فصل اول و سوم و پنجم و ہشتم سے خوب معلوم ہو سکتا ہے اور
محقق ماہران زبان سنسکرت نے اُسکو کلام طفلانہ کہا ہے چنانچہ تت بودھنی سبھا پنڈتان بریلی سے
بیان ہو چکا **ساتوین خوبی** لایق ہے کہ اُس کلام مین بہت اللہ تعالیٰ کی توحید اور صفات
کا بیان اور طرح طرح کے نصایح اور قوانین اعمال ہون چنانچہ قرآن مجید مین جابجا توحید کی خوبی
اور شرک کی برائی اور طرح طرح کے نصائح اور قوانین اعمال کا بیان ہے اور ہر امر مین توجہ الی اللہ اور انقطاع
غیر اللہ سے ہے نہ یہ کہ اُس کلام کے مضمون سے اللہ کی تعطیل اور غیرون کی ترغیب اور توجہ الی اللہ

کلام اور توجہ الی غیر اللہ بہت اور مخلوق پرستی کی تلقین اور صریح کفر اور شرک اور دیگر مضامین پوچ اور عبث
اور بیچ اور غلط بھرے ہوئے ہون چنانچہ ہندوؤن کے بید کہ اُنمین ایسا ہی بہت کچھہ بھرا ہوا ہے کہین
حق تعالی کو دروغ اور کہین حق اور ناحق اور صاحب صورت اور اعضا اور صاحب جسم لطیف اور
صاحب جسم کثیف لکھا ہے اور کہین معطّل اور کہین شہوت اور غضب مین بندھا ہوا اور جاہل اور نادان
اور کہین آتشِ غریزی کو خدا لکھا ہے اور کہین جسم کی گرمی کو کہین روح انسانی کو کہین زمانہ کو
اور پھر اُنکی پرستش کا حکم دیا اور کہین اعمال کو کہین ابدیا یعنی نادانی کو کہین اکاش یعنی خلا کو
کہین نام کو کہین گفتار کو کہین دل کو کہین سنکلپ کو کہین چِت کو کہین دہیان کو کہین گیان
کو کہین قوت کو کہین غذا کو کہین پانی کو کہین آگ کو اور پھر اُنکی پرستش کا حکم دیا نعوذ باللہ چنانچہ
فصل اول مین بیان ہو چکا اور کچھہ ساتوین فصل مین ہوگا اور کچھہ بیان ہوتا ہے کتاب ظفر مبین
صہ ۲۶۵ مین کرشن گیتا کے ادھیائی چوتھے سے منقول ہے کہ بعضے کرم کانڈی دیوتاؤن کو
پوجتے ہین اور بعضے آگ مین ہوم کرتے ہین جو اِس آئین پر چلتے ہین حق سے واصل ہوتے ہین
اور جو بضد اسکے فعل کرتے ہین ذلیل اور خوار رہتے ہین یہی کرم یعنی اعمال ہین جنکی تفصیل بیدون
مین لکھی ہے اور یہی سبب نجات کے ہین چہترپس اُپنکہد اتھربن بید دیکھیے بہارگو رکھیشر کی تقریر
سے واضح ہے کہ آگ وغیرہ کی پرستش شائع وذائع تھی چنانچہ اب بھی ہے اسرب اُپنکہد رگ
بید مین ہے کہ یہ دیوتا جنکو عوام پرستش کرتے ہین ظاہری اور بیرونی ہین وہ جو ظاہر اور پیدا کرنے والا
سبکا اور حقیقی ہے اندرون من کے ہے اور اُس سے پیدایش اولاد کی ہوتی ہے پس چاہیے کہ
آتما یعنی روح کو جو اندر بدن کے ہے ظاہر اور پیدا کرنے والا جہان کا سمجھہ کر پوجے اور برہدارن اُپنکہد
یجر بید مین ہے کہ سات محافظ جیو آتما یعنی روح اور پران کے ہین روز ابر آفتاب آگ اندر
زمین بہشت سرخی آنکھہ کا نام روز ہے پانی آنکھہ کا ابر ہے بینائی آنکھہ کی آفتاب ہے سیاہی
آنکھہ کی آگ ہے سفیدی آنکھہ کی اندر ہے پلک نیچے کی زمین ہے پلک اوپر کی بہشت ہے سو جب
بید کی تیز ذہنی کے یہی دیوتا ہین اور انہین کی پوجا چاہیے اور مہا اُپنکہد اتھربن بید مین ہے کہ

تمام معبودون کے طواف اور جگ اور جیپ اور تپ اور آفتاب اور ماہتاب اور سب دیوتاؤن کی دھیان اور سب افعالون سے اس مطلب کو سمجھنا اعلیٰ واکبر ہے اور جابال اُپ نکھد اتھربن بید مین اگ اور پانی سے دُعا مانگنے کا حکم ہے اور تیتری اپنکھد ججیر بید مین ہے کہ آفتاب سے ایسا شغل کرے کہ اُسکا نور آنکھون مین سما جاوے آفتاب سے کہے کہ میری عقل کو رسائی اور آنکھون کو روشنی دے اور چہانڈوک اپنکھد سام بید مین ہے کہ آفتاب را برہم یعنی خدا دانستہ باو مشغول شوا ور اوسی مین سے ہے وقتیکہ آفتاب با برہم دانستہ باو مشغول کند اورا ہمہ چیزہا کا مہا موجود حاضر میشوند اور اُسی اپنکھد مین ہے کہ نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ اور چیت اور دھیان اور گیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ اور اکاس اور سمرن اور آرزو ی نایافتہ ان چیزون کو برہم سمجھکر انکی پرستش کرا اور بعد ہر پرستش ہر چیز کے اُسکا ثمرہ اور فائدہ بھی بیان کیا ہے چنانچہ وہ عبارت چہانڈوک اپنکھد سام بید کی بعینہ حاشیہ پر مرقوم ہے اور کتاب براہین احمدیہ مین صفحہ ۴۰ سے تا صفحہ ۴۴ رگ بید کی سنہتا اشٹک اول سکت سے تا سکت ۱۵ سے منتخب کرکے لکھا ہے وہین سے منتخب کرکے کسیقدر بیان لکھا جاتا ہے - مین اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بڑا گورو کار کن اور دیوتاؤن کو نذرین پہونچانے والا بڑا اثروت والا ہے مہما کرتا ہون - ایسا ہو کہ اگنی جسکا مہما زمانہ قدیم اور زمانہ حال کے رشی کرتے چلے آئے ہین دیوتاؤن کو اسطرف متوجہ کرے - ای اگنی جو دو لکڑیون کے باہم رگڑ سے پیدا ہوئی ہے اس پاک کٹی ہوئی گُشا پر دیوتاؤن کو لا - تو ہماری جانب سے اُنکا بُلانے والا ہے اور تیری پرستش ہوتی ہے - اے اگنی آج ہماری خوش ذائقہ قربانی دیوتاؤن کو اُنکے کہانیکے

لہ سوط جلد ۲ صفحہ ۱۰ - ۱۲ سے سوط جلد ۲ صفحہ ۱۰ - ۱۲ ف ۳ وہ عبارت بعینہ مقامات متفرقہ مین یہ ہے نام را برہم دانستہ بپرست کہ ہرکہ اسم را برہم دانستہ بپرستد مسمّیٰ اورا حاصل گردد و کامروا میشود کہ نام برہم است ایضاً گفتار را بپرست کہ ہرکہ گفتار را برہم دانستہ بپرستد ہرچہ بگفتار می آید براو کامروا شود - ایضاً ہمین دل برہم است دل را بپرست کہ ہرکہ دل را برہم دانستہ بپرستد ہرچہ و دل گذرد بآن کامروا میشود ایضاً سنکلپ برہم دانستہ بپرست کہ ہرکہ سنکلپ را برہم دانستہ بپرستد جائی می یابد کہ بریک قرار باشد و خود قایم میشود در عالم آنجا قایم اند و خود بی آزار و کامروا گردد و در آنجا ہم بی آزار باشد کہ سنکلپ برہم است ایضاً چیت را برہم دانستہ بپرست کہ ہرکہ چیت را برہم دانستہ بپرستد جائی میابد کہ ہمہ چیزہا در آن پیدا شدہ بریک قرار باشد و بی آزار باشد و از دشمن در آنجا ترسی نباشد ہرکہ چیت را برہم دانستہ اورا پرستد بر ہمہ چیزہا کہ در چیت باشد کامروا میشود ایضاً دھیان را برہم دانستہ بپرست

۸۴

واسطے پیش کر۔ ای اگنی وایو سورج وغیرہ دیوتاؤن کو ہماری نذر پیش کر۔ اے بے عیب اگنی تو منجملہ اور دیوتاؤن کے ایک ہوشیار دیوتا ہے تو اپنے والدین کے پاس رہتا ہے اور ہمین اولاد عطا کرتا ہے تمام دولتونکا تو ہی بخشنے والا ہے (برخلاف عقاید اہل اسلام کے کہ اولاد اور تمام دولتونکا بخشنے والا اللہ ہی ہے نہ کوئی اور) اگنی کا مبارک نام لیکر پکارو جو کہ سب سے پہلا دیوتا ہے۔ اے اگنی سرخ گھوڑون کے سوامی ہماری استت سے پرسن ہو۔ ۳۳ دیوتاؤن کو یہان لا۔ اے اگنی جیساکہ تو ہے لوگ اپنے گھرون مین تجھے محفوظ جگہ مین ہمیشہ روشن کرتے ہین۔ تو کہ سب کی زندگی کا باعث ہے ہمارے فائدے کے لئے دولت والا ہو جا۔ اگنی دیوتا جو کہ ہمیشہ جوان رہتا ہے بڑا عاقل ہے اور جگ کرنے والے کے گھر کا محافظ ہے (سگلے اور جلا کر راکھ کردے) اور نذرون کا لیجانے والا ہے جسکا سونہہ دیوتاؤن تک نذرین پہونچانے کا وسیلہ ہے اور گھر کی آگ سے روشن ہوا ہے۔ لازوال اگنی (کیسا جھوٹ ہے) اپنی خوراک کو اپنے لاٹ سے ہلا کر اور اوسکو جلدی سے تناول کرکے خشک لکڑی پر چڑھ گئی ہے۔ جلانے والے عنصر کا شعلہ چالاک گھوڑے کی مانند پھیلتا ہے اور بادل کی مانند بلند ہو کر گرجتا ہے۔ اے اگنی یجگ جسکو کوئی نہین روک سکتا اور جسکی تو ہر طرف سے رکھشا کرنے والا ہے دیوتاؤن کو پہونچتا ہے۔ اے اگنی جسقدر تیرے سے ہوسکے اپنی نذر دینے والے کو فائدہ پہونچا وہ یقیناً تیرے ہی پاس اے انگرا واپس آویگا۔ اگنی کے وسیلہ سے پوجاری کو ایسی آسودگی حاصل ہوتی ہے جو روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور جو شہرت کا چشمہ اور انسان کی نسل بڑھانے والی ہے۔ اے اندر اے وایو یہ ارگ تمہارے واسطے چھڑکا گیا ہے ہمارے واسطے کھانا لیکر ادہر آؤ۔ جو کہ تعریفین اور دیوتاؤنکی ہوسکتی ہین اُن سب کا اندر ہی مستحق ہے۔ جو لوگ اندر کا دھیان کرتے ہین خواہ لڑائی مین خواہ حصول اولاد کے لئے اور عاقل جو فہم کے طالب ہین سب کی آنند پوری ہوتی ہے اندر سب دیوتاؤن سے طاقت مین زیادہ ہے اور تمام دیوتاؤن پر اوسکو فوقیت حاصل ہے (اسواسطے کہ اوصاف حمیدہ اوسکے سب سے بڑھکر ہین چنانچہ فصل دوم مین مذکور ہو چکے ہین)

حاشیہ: ہوا ۱۲ — استایش ۱۲ — حاکم و مرشد ۱۲ — خوش ۱۲ — شعلہ ۱۲ — حفاظت ۱۲ — انگاری ۱۲ — ہوا ۱۲

(حاشیہ کنارہ:) کہ اولاد سب کچھ دیتا ہے ... جو دیوتا وغیرہ کی پوجا کرے واسطے رکھا جاتا ہے ۱۲

بڑے دیوتاؤن کو نسکار چھوٹے دیوتاؤن کو نسکار نوجوان دیوتاؤن کو نسکار بوڑھے دیوتاؤنکو نسکار
ہم سب دیوتاؤن کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین (مگر خدا کی نہین کرتے) (اور فرمائیے کہ یہ کلام خدا
ہے یا کلام مخلوق) اسے اندر کو تیکارسی کے پیتر جلد آ اور رشی کو بڑا مالدار کردے - اے اندر
تیرے ہی سبب سے خوراک کی ہر جگہ کثرت ہے اور وہ باسانی دستیاب ہوسکتی ہے - اے بحر کے کھانے
والے (کلوخ انداز) چراگاہون کو سرسبز کردے اور بہت دولت عطا کر - ہم اندر کی طرف اسکی
شفقت اور دولت کے لئے کامل طاقت حاصل کرنے کے لیئے رجوع ہوتے ہین کیونکہ وہ طاقت در اندر
دولت بخشکر ہماری رکھشا کرنیکے قابل ہے (خدا کی طرف رجوع کیون نہین کرتے ہو جو سب سے بڑھکر
طاقت والا اور سب کو طاقت دینے والا ہے) اے سورج اور چاند (جنکو اللہ تعالی نے ہمارے چراغ
اور مشعل مقرر کیا ہے) ہمارے جگ کو کامیاب کرو اور ہماری قوت زیادہ کرو - تم بہت آدمیون
کے فائدہ کے واسطے پیدا ہوئے ہو (یہ بات سچ ہے) بہتون کو تمہارا ہی آسرا ہے (یہ جھوٹ ہے آسرا
خدا ہی کا ہے) سورج کے نکلنے پر ستارے مع رات کے چورون کی مانند بھاگ جاتے ہین (کہین
نہین جاتے) ہم سورج دیوتا کے پاس جاتے ہین (کسقدر جھوٹ ہے جاکر دیکھین توسہی کہ جلکر
خاکستر ہو جائین) جو دیوتاؤن کے درمیان نہایت عمدہ ہے (اسکے مناقب فصل دوسری مین دیکھو)
اے چاند ہمین تہمت سے بچا گناہ سے محفوظ رکھ (آپ تو محفوظ رہ سکا چنانچہ فصل دوم مین مذکور ہوچکا) ہمارے توکل
سے خوش ہو کر ہمارا دوست ہوجا - ایسا ہو کہ تیری قوت زیادہ ہو - اے چاند تو دولت کا بخشنے والا
ہے اور مشکلون سے نجات دینے والا - ہمارے مکان پر دلیر بہادرون کے ہمراہ آ - اے چاند اور
اگنی تم مرتبہ مین برابر ہو ہماری تعریفون کو آپسمین بانٹ لو کیونکہ تم ہمیشہ دیوتاؤن کے سردار ہی ہو
ہین جل دیوتا کو جسمین ہمارے مویشی پانی پیتے ہین (اور اللہ نے اسکو ہمارا خادم اور نجاست شو
مقرر کیا ہے) بلاتا ہون دریا جو بہہ رہے ہین انکو نذرین چڑھانا چاہئین - ایسا ہو کہ وہ جل
جو سورج سے قریب ہین اور وہ جو سورج کے شریک رہتے ہین ہماری پرستش پر مہربان ہون
اے دھرتی دیوتا (جو ہمارے پیرونکے تلے اور اٹھنے اور بیٹھنے مرنے کی جگہہ ہے) ایسا ہو

لکھتے ہین کہ اندر کو نسکار رشی نے خواہش کی کہ اندر کی قسم سے بہرہ ور ہو اور اندر کی پوجا اختیار کی تو اندر نے اسکا بیٹا ہو کر اسکے گھر جنم لیا ۱۲ براہین احمدیہ

رکھشا در حقیقت حفاظت ۱۲

کہ تو بہت وسیع ہو جاوے تجھپر کانٹے نہ ہین اور تو ہمارے رہنے کی جگہ ہو جاوے اب کہان رہتے ہو اور
ہمین بڑی خوشی دے - ایسا ہو کہ **ورونا** دیوتا ہمارا خاص مہربان ہو جاوے - ایسا ہو کہ **مترا**
دیوتا ہماری نگہبانی کرے - ایسا ہو کہ دونو ملکر ہمین نہایت دولتمند کردین - اے **نشتری** دیوتا
اور تیری بی بی جگت کے دیوتاؤن سے ہماری سفارش کرو - ہم **اگنی** کی جو مذہبی رسوم مین روشن
کی جاتی ہے پرستش کرتے ہین - عاقلون نے اے **اگنی** تجھے دیوتاؤن کا بلانے والا کارکن
پروہت بڑی دولت بخشنے والا جلد سننے والا اور بہت مشہور پاکر اپنے جگون مین رکھا ہے - اے
اگنی ہوا سے بڑہکر اور مشتعل ہو کر لکڑیونمین آسانی گہس جاتی ہو - اے اگنی جب تو سانڈ کیطرح بن بن مین گہس جاتی ہو تب تو جسطرف جاوے
تیرا راستہ سیاہ ہو جاتا ہے یعنی لکڑیونکو جلا کر بھسم کرتی جاتی ہے اور سب چیزونکو جو آگے آتی ہین خواہ
ساکن ہون یا متحرک جلا دیتی ہے (سبحان اللہ کیا مضامین عالی ہین) - مین **اگنی** کی جو ہر
قسم کی دولت دینے والا ہے پوجا کرتا ہون **اگنی** جو بن مین پیدا ہوا ہے اور انسان کا دوست
ہے اپنی پوجاری کی اسطرح حفاظت کرتا ہے جیسے راجہ لیئق آدمی پر مہربانی کرتا ہے (اگر
صد سال گبر آتش فروزد - چو یکدم اندران افتد بسوزد) ایسا ہو کہ وہ (اگنی ہمپر) ہم پر مہربان ہو - اے
اگنی دیوتا تو خشک لکڑی کے رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے تب تمام تیرے پوجاری پاک رسم
(یعنی شرک) ادا کرتے ہین - ایسا ہو کہ وہ اگنی جو رنگ برنگ روشنی کی مالک ہے اس اپنے
پوجاری کی خواہشون کو غور سے سنے - ہمیشہ انگلیان پیاری اگنی سے ایسی محبت کرتی
ہین جیسے عورتین اپنے خاوندون سے کرتی ہین - اے **اگنی** جب کہ پوجاری تجھے اپنے
گہر مین روشن کرتا ہے اور تجھے بھوگ لگاتا ہے جسکی وہ ہر روز خواہش رکہتا ہے تو اے **اگنی**
دو طرح سے زیادہ ہو کر اسکی اوقات بسری کے لوازم زیادہ کرتی ہے - ایسا ہو کہ قوت ہاضمہ
کی اگنی جو خوراک سے تعلق رکہتی ہے بھگتون اور نامور پروہتون کی خدمت کرنے والے کو بطور
چشمہ حرارت مردی سکے دیجاوے اور ایسا ہو کہ اگنی سے اسکا مضبوط اور بے عیب اور جوان
اور فہیم لڑکا پیدا ہو - ایسا ہو اے تیرے دولتمند پوجاری بہت خوراک حاصل کرین - ایسا ہو

کہ وہ بدیاوان جو تیری تعریف کرتے ہین اور تجھے روشن کرتے ہین انکی عمر دراز ہو - ایسا ہو کہ ہم
لڑائیون مین اپنے دشمنون سے لوٹ حاصل کرین **جل** مین بوٹیان ہین اسواسطے اسے
ہم ہم چاہیے **جل** کی تعریف کرنے مین مستعد ہو - اسے **جل** تمام بیماریون (خصوصا ورم جگر و
معدہ و استسقا) کے کہونے والی بوٹیون کو میرے بدن کے فائدہ کے واسطے پکا - آسے سوم رس
کے پینے والے **اندر** گو ہم مستحق نہون پر تو ہمین ہزار ہا عمدہ گوئین اور گہوڑے دیکر مالامال کر - ای
خوبصورت اور طاقت ور **اندر** خوراک کے مالک تیری شفقت ہمیشہ قایم رہتی ہے ہمین ہزارون
عمدہ گہوڑے اور گوئین دے ہرایک کو جو ہمین گالی دیتا ہے غارت کر - ہرایک کو جو ہمین نقصان
پہونچاتا ہے قتل کر اور ہمین ہزارون گہوڑے اور گوئین دے - اے **اندر** جو ہماری بہتری مین
راضی ہوتا ہے (عبادت سے بازرکہتا ہے چنانچہ فصل دوم مین بیان ہوچکا) ایسا کر کہ ہمین خوراک
بافراط ملے اور مضبوط اور بہت دودہ دینے والی گوئین ہمارے ہاتہ اوین جنکے باعث سے ہم
عیش و عشرت مین مشغول رہین (اور خدا کو بہول جاوین) اے **اندر** اور **اگنی** مین جو دولت
کا خواہشمند ہون تم دونو کو اپنے دل مین رشتہ دار اور قرابتی تصور کرتا ہون اور اک جو تمنے
مجھے عنایت کیا ہے کسی دوسرے نے کبہی نہین دیا (کیا کفران نعمت ہے کہ کہاں سے کسیکا اور گا
کسیکا) اور اس طرح بہرہ مند ہو کر مینے یہہ منتر جسمین مین نے اپنی خوراک کی خواہش ظاہر کی ہے
تمہاری تعریف مین بنایا ہے (اس سے صریح معلوم ہوا کہ یہ منتر بنائے ہوئے برہمنون کے ہین نہ کلام الہی)
اے **اندر** اور **اگنی** نعمتون کے عطا کرنے والو سرگ لوگ پاتال لوگ یا مرت لوگ جہان
کہین تم ہو وہان سے یہان آؤ اور کچہا مزا رگ پیو - اے **اندر** اور **اگنی** بجر کہانے والو شہرون
کے غارت کرنے والو ہمین دولت عطا کرو (یہائی خدا سے مانگو اور نجات مانگو) لڑائیون مین
ہماری مدد کرو - ایسا ہو کہ مترا دیوتا ورن دیوتا ادتی دیوی سمندر دیوتا دہرتی دیوی
آسمان دیوتا یہ سب ملکر ہماری اس دعا پر متوجہ ہون (اکیلا خدا کافی ہے) اے انسانون
پر مہربانی کرنے والے اندر تو بہی مخلوق ہی ہے پر پیدایش کے وقت سے آجتک کوئی تیرا نظیر

۸۸

نہین ہوا تو تینون لوگ اور تینون کرۂ آتش اور تمام اس عالم کا جو مخلوقات سے پُر ہے سہارا دینے
والا ہے - اے اندر جو سب دیوتاؤن مین اوّل درجہ کا دیوتا ہے ہم تجھے بُلاتے ہین تو نے لڑائیون
مین فتوحات حاصل کی ہین - ایسا ہو کہ اندر جو کارساز تند اور تمام مانع چیزونکا جڑ سے اُکھاڑنے
والا ہے ہماری رتبہ کو لڑائیون مین سب سے آگے رکھے - ایسا ہو کہ اندر ہمارا ساتھی ہو کہ ہم سیدھے
راستے سے خوراک کثیر حاصل کرین - اور ایسا ہو کہ مترا دیوتا آدِتی دیوی سمندر دیوتا دہرتی
دیوی اکاس دیوتا ہمارے واسطے خوراک کی حفاظت کرین - بہت سی مُہمات کا سر کرنیوالا
سب دیوتاؤن سے اچھا دیوتا نعمتون کا عطا کرنے والا سچی طاقت والا ہمادر اندر ہے جو دولت
کا لحاظ کرتا ہے اور اُس شخص سے دولت چھین لیتا ہے جو جگ نہین کرتا جیسے رہزن مسافر سے
چھین لیتا ہے (دیکھا اچھی معبود کی صفت بیان کی) اور اُسے جگ کرنیوالیکو دیتا ہے - اے اندر
تیری سب تعریف کرتے ہین (چنانچہ فصل دوم مین گذری) ایسی کرپا کر کہ اور لوگون سے ہمین
نقصان نہ پہونچے مروت دیوتا تم دلیر اندر کے ہمراہ دونو خوشی مناتے ہوے اور یکسان شان
شوکت کے ساتھ نمودار ہو - اے اجیت اندر ایسی لڑائیون مین ہماری حفاظت کر جہان سے
بہت لوٹ ہمارے ہاتھ آوے - مینہ کے برسانے والا طاقت ور اندر ہمیشہ درخواستین قبول کرنے
والا انسانون کو اپنی طاقت عطا کرتا ہے جیسا سانڈھ گوؤن کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے (کیا
ٹھیک مضمون اور کیا کلام بلیغ ہے) حقیقت مین اندر کے گانے کے لائق یا پڑھنے کے لائق تعریف
بار بار کرنی چاہیئے (دوسری فصل مین خوب کی گئی ہے) اے اندر دیوتا یہان آؤ اور اقسام اقسام
کے ارگون سے اور کھانون سے سیر ہو کر اور قوت حاصل کر کے اپنے دشمنون پر ظفر یاب ہو (دیکھو
عابد اپنے معبود کو کھلا پلا کر طاقت بخشتا ہے) اے اندر نعمتون کے بخشنے والے اور اپنے پوجاری
کی رکھشا کرنے والے مین نے تیری تعریف کی ہے جو تجھ تک پہونچ گئی ہے اور جسکو تو نے منظور
کیا ہے - اے متموّل اندر اِس رسم مین ہمین دولت حاصل کرنیکے لئے دلیر کر کیونکہ ہم محنتی اور مشہور
ہین - اے اندر ہمین بے اندازہ بے شمار اور لازوال دولت بخش جو مویشی اور خوراک اور زندگی

نارونت

89

ساندھ گوؤن کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے

کا چشمہ ہے - اے اندر ہمین نامور کر اور ایسی دولت دے جو ہزارون طریقون سے حاصل ہو اور
وہ کھانے کی چیزین جو کھیتیون سے چھکڑون مین آتی ہین عطا کر - اے ستاکرتو اندر شام وید کے
پڑھنے والے تیری استُتِ کرتے ہین - رگ بید کے پڑھنے والے تیری تعریف کرتے ہین جو کہ
تو تعریف کے لایق ہے اور برہمن تجھے بانس کی مانند بلند کرتے ہین اندر نعمتین بخشنے والا اپنے پوجاری
کے مطلب سے واقف ہے - اے باسو دیوتا ہماری اِس پوجا مین آکر شامل ہو ہمارے منتر اور تعریف
اور دعاؤن کو قبول کر ہمارے جگ پر مہربان ہو اور بہت خوراک دے - اے اندر ہمین بڑی
فیاضی سے گائین عطا کر - اے تعریف کے مستحق اندر ایسا ہو کہ ہم ہمیشہ تیری تعریف کرتے رہین
ایسا ہو کہ اِس تعریف سے اے بڑی عمر والے تیری قوّت زیادہ ہو اور ایسا ہو کہ یہ تعریف ہماری
تجھے پسند آوے تاکہ ہمین خوشی حاصل ہو - ہم اگنی کو جو دیوتاؤن کا پیغمبر اور اُنکا بلانیوالا ہے
اور بہت ثروت والا اور اِس جگ کا سمپورن کرنیوالا ہے منتخب کرتے ہین - اے روشن
اگنی ہمنے تجھے کبھی کا ہوم کرکے بُلایا ہے ہمارے دشمنونکو جلا دے جنکی محافظ ناپاک ارواح
ہین - اُس اگنی کی جگ مین تعریف کرو کہ جو بڑا عاقل صادق الوعد روشن ہے اور بیماری کا
کھونے والا ہے - اے روشن اگنی دیوتاؤن کے پیغمبر اُس نذر مین پیش کرنیوالے کی حفاظت
کر جو کہ تیری پوجا کرتا ہے - اے اگنی ہمارے جگ اور ہمارے بھوگ مین دیوتاؤنکو لا ہمنے
تیری تعریف وہ منتر پڑھکر کی ہے جو سب سے آخر تصنیف ہوا ہے ہمین خوراک عطا کر اور دولت جو
اولاد کا چشمہ ہے عنایت فرما - اے اگنی کانو ایعنی رشی لوگ تجھے بلاتے ہین اور تیرے گُن
گاتے ہین - اے اگنی مع دیوتاؤن کے آ - اے اگنی نیک کامونکو ترقی دینے والون کو
یعنی دیوتاؤنکو جنکی ہم پوجا کرتے ہین اِس نذر مین مع اُنکی بیبیون کے شریک کر - اے
اگنی انعام کی دینے والی اور رتھو دیوتا کے ساتھ جگ مین حصہ لینے والی گھر کی آگ
ہو کر پوجاری کی خاطر دیوتاؤن کی پرستش کر - اے ہوا پر فوقیت رکھنے والی اگنی اپنے
پوجاری کو درشن دے تاکہ اُسکو معلوم ہو کہ میری پوجا قبول ہوئی تیرے بل اکاش اور دھرتی

۹۰

زمان میں تو نے اُس بوجھ کو اُٹھایا ہے جسکے لیئے پروہت مقرر کیا گیا تو نے بزرگ دیوتا کی پرستش کی ہے - تو اے اگنی خواہشونکی پورا کرنے والی ہے اپنی پوجاریون کی دولت زیادہ کرنے والا ہے - اے اگنی دولت کی خاطر ہم تیری پوجا کرتے ہین اس ہوم کے کرنے والے کا کام کر دے ایسا ہو کہ تیری کرپا سے جو ہماری اولاد ہو تو پھر ہم یہ رسم ادا کرین دھرتی اکاش اور تمام دیوتاؤن سمیت ہمین بچا - اسے اگنی تو ہمارے اِس منتر سے جو ہم اپنی لیاقت اور آگاہی کے موافق پڑھتے ہین ترقی پا اور ہمین دولتمند کر اور ہمین نیک سمجھ دے اور بہت خوراک دے - ہم اسے اگنی نذرین چڑھا کر تیری پوجا کرتے ہین - اے بہت خوراک دینے والے ہمپر آج مہربان ہو - اے اگنی تو خوشی کی دینے والی دیوتاؤنکو بلانے والی اور اونکی پیغمبر اور انسان کی محافظ ہے وہ نیک اور دیرپا کام جو دیوتا کرتے ہین سب تیرے بیچ موجود ہین - اے اگنی خوراک کی بخشنے والی ہمارے خزانے کھول دے - اسے جوان اور چمکدار اگنی ہمین ناپاک روحون سے اور کینہ ور آدمی سے جو بخشش نہین کرتا اور موذی جانور سے اور اُن لوگون سے جو ہمارے مارنے کے فکر مین ہین بچا - اگنی کے شعلے روشن طاقتور اور خوفناک ہین اُنکا اعتماد کرنا چاہیئے - اسے اگنی جو امیر ہے اور جو کہ تمام مخلوق کی فریاد رسی کرنے والی ہے صبح سے نذرین دینے والے کے پاس بہت قسم کی دولت مع عمدہ گھر کے لا آج یہان دیوتاؤن کو اُٹھتے ہی لا - آج ہم اگنی کو جو پیغمبر مکانون کے دینے والی ہر دل عزیز دیوتاؤن کے جھنڈے والی روشنی بخشنے والی اور علے الصباح جو پوجاری پوجا کرتا ہے اُسکی حفاظت کرنے والی ہے منتخب کرتے ہین - تو اسے اگنی جگون کی حفاظت کرنے والی ہے اور دیوتاؤن کی پیغمبر ہے آج یہان دیوتاؤن کو جو صبح اُٹھتے ہین اور سورج کا دھیان کرتے ہین لا - مین سونے کے ہاتھ والے سورج کو اپنی حفاظت کے لیئے بلاتا ہون وہ پوجاریون کا درجہ مقرر کرتا ہے - سورج کی جو پانی کا مددگار نہین ہے ہماری حفاظت کے لیئے تعریف کرو - ہم اُسکی پوجا کرنیکے لیئے آرزو رکھتے ہین - دوستو بیٹھ جاؤ در حقیقت ہم سورج کی تعریف کرینگے کیونکہ وہ در حقیقت

دولت کا بخشنے والا ہے۔ عاقل ہمیشہ سورج کے اُس بڑے درجہ کا دھیان کرتے ہین جیسے
آنکھ آسمان کی سیر کرتی ہے۔ تو اے سورج سب سے زیادہ چلتا ہے تو سب کو دکھلائی دیتا ہے تو
چشمہ روشنی کا ہے تو تمام آسمان پر چمکتا ہے۔ تو اے سورج مارت دیوتا کے سامنے نکلتا ہے
تو انسان کے روبرو نکلتا ہے اور تو اسطرح نکلتا ہے کہ تمام دیولوگ تجھے دیکھ سکے تو اُس روشنی کے
ساتھ نمودار ہوتا ہے جسکے ساتھ تو صاف کرنے والا برائی سے بچانے والا ہے تو فراخ آسمان کو
دن اور رات کا اندازہ کرتا ہوا اور سب مخلوقات کو دیکھتا ہوا طے کرتا ہے۔ تو اے سورج آرام دہندہ
روشنی سے چمکتا ہوا نمودار ہوکر اور سب سے بلند آسمان پر چڑھکر میرے دل کی بیماری اور میرے بدن
کی زردی کھودے۔ روشنی کو تاریکی کے پرے دیکھکر ہم سورج دیوتا کے پاس جاتے ہین جو دیوتاؤن
کے درمیان ایک چیدہ دیوتا ہے۔ اے چاند دیوتا تو ہردم کے کام کرنے سے نیکی کے کام کرنیوالا
ہے (چنانچہ فصل دوم مین بیان ہوچکا) تو اپنی قوتون کے باعث سے صاحب طاقت اور سریع
بیاپی ہے۔ تو اپنی بخشش کے باعث نعمتونکا دینے والا اور اپنی بزرگی سے بزرگ ہے۔ تونے
اے انسان کے رہنما جگ کے چڑھاوون سے خوب پرورش پائی ہے۔ تیرے کام ورن
راجہ کی مانند ہین تیرا کلام اے چاند بڑا ہے تو عزیز مترا دیوتا کی مانند سب کا صاف کرنے والا ہے تو
اریمان دیوتا کے مانند سب کا بڑھانے والا ہے چونکہ تیرے مین وہ کلین ہین جو تیرے سبب سے
آسمان زمین پہاڑیون اور پانی سب مین برکت ہے اسلیئے اے چاند راجا ہم سے اچھی طرح پیش آ اور
بلا خفگی ہماری نذرین قبول کر۔ تو اے چاند اُس شخص کو جو تیری پوجا کرتا ہے خواہ وہ جوان ہو
یا بوڑھا دولت دیتا ہے تاکہ وہ اوس سے حظ اُٹھاوے اور زندہ رہے۔ اے چاند راجا ہمین
اُس سے جو نقصان پہونچانے کے فکر مین ہے محفوظ رکھ۔ تجھ سے دیوتا کا دوست کبھی نہین مر سکتا
اے چاند دیوتا ہماری ایسی مدد کر یکتا کر جس سے بھوگ لگانے والے کو خوشی حاصل ہوتی ہے
ہمارے اِن ملبدان کو اور تعریف کو قبول فرما کر اے چاند دیوتا ہمارے پاس آ اور ہماری رسم کا
ترقی دینے والا ہو۔ چونکہ ہم منترون سے واقف ہین اسی سبب سے ہم تیری تعریف کرکر تیرا رتبہ بڑھا

ہین - اے کرپا ندھان چاند ادھر آ - اے دولت بخشنے والے بیماری کھونے والے دولت سے آگاہ (مہربان ۱۲)
خوراک کے بڑھانے والے چاند دیوتا ہمارا ایک لایق مددگار رہو - اے چاند دیوتا ہمارے دلون مین ایسا
خوش رہ جیسے مویشی سبزہ زارون مین یا انسان اپنے گھرون مین خوش رہتا ہے - اے چاند دیوتا
ایسا ہو کہ قوت تیری مین ہر طرف سے آوے ہمارے واسطے خوراک مہیا کرنے مین سرگرم رہ - اے چاند
دیوتا سب بیلون کے ساتھ بڑھتا جا ہمارا دوست ہو خوراک کی طرف سے آسودہ حالی بخش تا ہم پھلین پھولین
چاند دیوتا اُس شخص کو جو کہ نذر مین چڑھاتا ہے دودھ والی گائے چالاک گھوڑا اور ایک بیٹا جو کہ کاروبار
مین ہوشیار خانگی تعلقات مین ہنرمند ہو جا مین سرگرم مجلس مین لایق اور جو اپنے باپ کی عزت کا
باعث ہو دیتا ہے ہم لوگ چاند دیوتا تجھے رن مین اٹل ہزارون آدمیون کے گروہون مین لڑکر
فتحیاب ہونے والا طاقت زایل نہونے دینے والا جگون کے درمیان پیدا اور روشن مکان مین رہنے والا
مشہور اور بہادر جانکر خوش ہوتے ہین - تونے اے چاند پودے پانی کے اور گوئین پیدا کین ہین -
تونے کشادہ آسمان کو پھیلایا ہے تونے تاریکی کو روشنی سے پراگندہ کردیا ہے - اے طاقتور چاند
دیوتا اپنی روشن دماغی کے ساتھ اپنی دولت کا ایک حصہ دے - ایسا ہو کہ کوئی مخالف تجھے دق نکر سکے
تو کسی دو برابر کے مخالفون کی بہادری پر فوقیت رکھتا ہے ہمین رن مین ہمارے دشمنون سے بچا
سورج روشن صبح کے اسطرح ساتھ آتا ہے جیسے مرد نوجوان خوبصورت عورت کے پیچھے چلتا ہے
اُسوقت دھرم آتما (نیک دین اور نیک روح) لوگ مقرری وقت کی رسومکو کرتے ہین اور مبارک سورج
کو اچھے انعام کی خاطر پوجتے ہین یعنی اُسکی پرستش کرتے ہین سورج کے تیزرفتار ہمایون فال ہاتھ
پاؤن کے مضبوط راستہ طے کرنے والے گھوڑے جنکی ہمنے پرستش کی ہے اور جو
تعریف کیے جانے کے مستحق ہین آسمان کی چوٹی پر پہنچ گیے ہین اور جلد زمین اور آسمان
کے گرد پھر آئے ہین - ایسا دیوتاپن اور جلال سورج کا ہے کہ جب وہ غروب
ہو جاتا ہے وہ پھیلی ہوئی روشنی کو جو ادھورے کام پر پھیلی ہوئی تھی اپنے
مین چھپا لیتا ہے - جب وہ اپنے گھوڑون کو کھولدیتا ہے اُسوقت رات کی تاریکی سب پر

93

چھا جاتی ہے **آفتاب** متر دیوتا اور ورن دیوتا ... اسنے اپنی روشن صورت آسمان کے
درمیان ظاہر کرتا ہے اور اُسکی کرنین ایک تو اُسکی ... روشن طاقت کو پھیلاتی ہین اور دوسرے
جب وے چلی جاتی ہین تب رات کی تاریکی لاتی ہین - ... **دیوتاؤ سورج** کے نکلتے ہی ہمین نالائق
باتون سے بچاؤ اور ایسا ہو کہ **متر دیوتا ورن** دیوتا **آدتی** - دیوی **سمندر** دیوتا **دھرتی** دیوی
اکاش دیوتا اِس ہماری دعا کو متوجہ ہو کر سُنین انتہی مختصراً اور مختصر تاریخ ہند ترجمہ کتاب
انریبل ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صاحب مطبوعہ گورنمنٹ پریس اِلہ آباد کہ بدون رعایت کسی مذہب کے
بطور تحقیق کے لکھی گئی ہے اُسکے صفحہ ۴۲ مین لکھا ہے کہ رگ ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت
قدیم مجموعہ ہے جسمین دس ہزار پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے **اور** اتھر
بید مین جو سرا ایک بید کہلاتا ہے دشمنون کے مار ڈالنے کے لیے بہت منتر ہین اور ان بلداتون کا بیان
ہے جو بھگوتی دیوی کو چڑھانی چاہئین جس سے آدمی اپنے دشمنون کو مار ڈالے **ایک** جگہ لکھا ہے
کہ جسے مار ڈالنا منظور ہو اُسکی تصویر کا تعویذ بنا کر اُسکا سر کاٹ ڈالو اور بلدان کے ساتھ دیوپر چڑھاؤ
اور اُسی بید مین ہے کہ اے پوتر کش ... میرے سب بیریون کو مار ڈال - اے قیمتی ہوتی اُن سب کو جو مجھ سے کینہ
رکھتے ہین نیست و نابود کر پھر یون لکھا ہے کہ اے **اگن** تو جوگھی کو کھا جاتا اور ہمیشہ تیج والا ہے
ہمارے بیریون کو جو ہمارا بُرا چاہتے ہین اور ہم سے کینہ رکھتے ہین راکھ کر ڈال - اے **اندر** تو
ہمارے سب لالچی دشمنون کو نیست و نابود کر اور ہمارے داتا دوستون کو پال - ہمین ہزارون اچھی اچھی
گائین اور خالص گھوڑے دے اور ... مین گن - اے **اندر** ہم تجھسے بہت دھن چاہتے ہین
خواہ تو اوسے آدمیون خواہ آسمان کے رہنے والون خواہ اکاش پر بسنے والون خواہ کسی اور جگہہ
سے لے پر ہمین دولتمند کر دے (دیکھو کیا عمدہ مضمون ہے) اے **اندر** ہم تیری منت کرتے ہین کہ
ہمین خوب خوب جواہر اور قیمتی پتھر اور بہت سی دولت دے (خدا کی منت کرو اور بہشت مانگو)
اے **اندر** اور اے **برن** تو ہماری خواہشون کے موافق ہمین دے اور سی طرح ہکو بھرپور کر اور ہم
منت کرتے ہین کہ تو نت ہمارے ساتھ رہ - اے **اندر** اور اے **برن** ہم سب پوجا اور بلدان

تیرے خوش ہونیکے لیے کرتے ہین اور اُسے کرکے مجھسے دہن پاتے ہین اور دہن پاکے بھوگ کرتے ہین اور بھوگ کرکے جو بچتا ہے سو جمع کرتے ہین اور جو کہ اب ہم بھوگ کرتے اور آگے کے لیے جمع بھی کرتے ہین اُسکے سوا ہمین اور بھی دہن دے (واہ رے بخل اور طمع) اسے اندر ہم مین سے ہر ایک اپنی استری کے ساتھ دن کاٹے اور اُسوقت جمر کے پیادے سوجاوین کہ ہمین نہ دیکھین تو ہمکو ہزارون اچھی اچھی گائین اور گھوڑے دے اور ہمین بڑے آدمیون مین گن۔ انتہی مختصراً اب بنظر غور و تفکر و انصاف دیکھنا چاہئیے کہ اسقدر شرتیان بید کی جو منقول ہو چکین اُنمین کہین کچھ خدا کا بھی پتا لگتا ہے اور یہ تعلیم خدا پرستی کی سہے یا مخلوق پرستی کی اور یہ کسکا کلام ہے کہ ۳۳ دیوتاون بلکہ تمام دیوتاون اور آگ اور ہوا اور پانی اور اندر اور چاند اور سورج اور زمین اور آسمان کی پرستش اور اُنسے مناجات کرتا ہے اور اُنسے گھوڑے اور گائین اور کھانا وغیرہ حاجات مانگتا ہے آیا یہ خدا کا کلام ہے اور خدا اپنی مخلوقات کی پرستش کرتا اور اُنسے گائین اور گھوڑے اور کھانا وغیرہ حاجات مانگتا ہے اور جادو کرتا ہے یا خدا اپنے بندونکو تلقین کرتا ہے کہ مجھ سے تو کچھ ہو نہین سکتا تم اپنی حاجات اندر اور چاند اور سورج اور زمین اور آسمان اور آگ اور پانی اور ہوا وغیرہ سے مانگا کرو اور ان چیزونکی پرستش کیا کرو اور ان منترون کے ساتھ جادو کیا کرو حاشا و کلا ایسا ہرگز نہین ہے بلکہ خدا تعالی تو اپنے کلام پاک مین یون فرماتا ہے کہ خاص میری ہی عبادت کرو اور مجھ ہی سے اپنی حاجات اور مدد طلب کیا کرو اور یہ کہا کرو کہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ آیا فصیح اور بلیغ یہی کلام کا نام ہے جو بید ہے جسکا مضمون سے سر و پا اور شرک سے بھرا ہوا ہے۔ اگر یہ کلام فصیح ہے تو غیر فصیح کونسا ہوگا۔ اسقدر کلام طویل اور پھر حاصل اُسکا سوا شرک کے کچھ بھی معلوم نہین ہوتا سچ کہا ہے تت بودھنی سبھا مضل پنڈت ان بریلی نے کہ بید لڑکونکا سا کلام ہے اور لکھا ہے منڈوک اپنکھد اتھرن بید مین کہ بید چھوٹا سا علم ہے جس سے ذات پاک خدا کی شناخت نہین ہو سکتی اور چھاندوگ اپنکھد سام بید مین ہے کہ نارد من نے کہا کہ مین نے چارون بیدونکو پڑھا لیکن خدا کو نہ پہچانا۔ چنانچہ پانچوین خوبی مین بیان ہو چکا ہے نہین معلوم کہ آریا سماج باوجود بڑے گھمنڈ عقل اور دانش کے

کسطرح اِس کلام کو فصیح اور بلیغ اور کلام خدا سمجھکر بید بید پکار رہے ہین اگر وہ نہین جانتے کہ کلام فصیح اور بلیغ کسکو کہتے ہین تو مین چند آیات قرآن مجید کی اور چند احادیث حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش کرتا ہون اوسمین غور کرین اور تعصب تقلید کو چھوڑ کر بنظر انصاف دیکھین کہ بید مین اور قرآن اور حدیث مین کسقدر تفاوت زمین اور آسمان کا ہے - ہرچند کہ ایسے کلام مہمل بے سر و پا شرک آگین کے مقابلہ مین قرآن اور حدیث کو لانا ظاہر مین بیموقع معلوم ہوتا ہے لیکن اسواسطے کہ ہندو بید کو کلام الٰہی سمجھتے ہین اُنکے سمجھانے کے لیے اِس امر کی حاجت ہے تاکہ وہ معلوم کرین کہ کلام پاک خدا اور رسول کا ایسا ہوتا ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ شروع ساتھ نام اللہ کے جو بہت بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا - قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ترجمہ تو کہہ وہ اللہ ایک ہے اللہ نرادھار ہے نہ اُسنے کسیکو جنا اور نہ کسی سے جنا گیا اور نہین اُسکا ہمسر کوئی - اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ترجمہ اللہ اُسکے سوا کسی کی بندگی نہین - زندہ ہے سبکا تھامنے والا - نہین پکڑتی اُسکو اونگھ اور نہ نیند - اوسیکا ہے جو کچھ آسمان اور زمین مین ہے - کون ایسا ہے کہ سفارش کرے اُسکے پاس مگر اُسکے اذن سے - جانتا ہے جو کچھ کہ خلق کے روبرو ہے اور پیچھے اور یہ نہین گھیر سکتے اُسکے علم مین سے کچھ مگر جو وہ چاہے - گنجایش ہے اُسکی کرسی مین آسمانون کی اور زمین کی اور تھکتا نہین اُنکے تھامنے سے اور وہی ہے اوپر سب سے بڑا - لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ترجمہ اگر ہوتے زمین اور آسمان مین اور حاکم سوائے اللہ کے تو دونون بگڑ جاتے - قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ترجمہ کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا - وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ۝ ترجمہ اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی

رسول مگر اوسکو یہی حکم بھیجا کہ بات یون ہے کہ کسیکی بندگی نہین سواے میرے سو میری بندگی
کرو بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین ٥ ترجمہ یعنی اللہ ہی کی بندگی کر اور ہو حق ماننے
والون مین - وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ترجمہ اور مین نے جنون اور
انسانون کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری بندگی کرین - وما امروا الا لیعبدوا اللہ
مخلصین لہ الدین ترجمہ اور اونکو یہی حکم ہوا ہے کہ بندگی کرین اللہ کی خالص کر کے
قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا ٥ ترجمہ تو کہہ
پکارو جنکو سمجھتے ہو اللہ کے سوائے سو نہین اختیار رکھتے کھول دینا تکلیف کا تمسے اور نہ بدل
ڈالنا - والذین تدعون من دونہ لا یستطیعون نصرکم ولا انفسہم ینصرون
ترجمہ اور جنکو تم پکارتے ہو سواے اللہ کے وہ نہین طاقت رکھتے تمہاری مدد کرنیکی اور نہ
اپنی جانون کو بچا سکین - انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی
السموات وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا ترجمہ اللہ جو ہے سو اکیلا معبود ہے نہین اس
لایق کہ اوسکی اولاد ہو اوسیکا ہے جو کچھ آسمان اور زمین مین ہے اور اللہ بس ہے کام بنانے والا
... یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون
ترجمہ اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی جسنے بنایا تمکو اور تمسے پہلونکو تاکہ تم بچو - الذی جعل
لکم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا
لکم فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون ترجمہ جسنے بنایا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور
آسمانکو عمارت اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اوس سے میوے کھانا تمہارا سو نہ ٹھیراؤ اللہ کے
شریک اور تم جانتے ہو - لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ٥ ترجمہ اللہ کا شریک
کسیکو مت کر بیشک شرک بڑی بے انصافی ہے - ولا تدع مع اللہ الہا اخر لا الہ الا
ھو ترجمہ اور مت پکار ساتھ اللہ کے کسی اور معبود کو کسیکی بندگی نہین سواے اوسکے کل شئ
ھالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون ٥ ترجمہ ہر چیز فنا ہے مگر ذات پاک اوسکی

اوسیکا حکم ہے اور اُسکی طرف پھر جاؤ گے لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ
الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ ترجمہ سجدہ مت کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جسنے وہ بنائے ۔
اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ط وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ
الذُّبَابُ شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ
حَقَّ قَدْرِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ترجمہ جنکو پکارتے ہو سوائے اللہ کے وہ ہرگز نہ
بنا سکینگے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہوں اور اگر کچھ چھین لے اُنسے مکھی نہ چھڑا سکیں اُس سے
وہ ۔ ضعیف ہے طالب اور مطلوب ۔ اللہ کی قدر نہیں جانی جیسے اوسکی قدر ہے ۔ بیشک اللہ
زورآور زبردست ہے ۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ط ترجمہ تو کہہ میں
اپنی جان کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے وہی ہو ۔ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
ترجمہ تمہارا معبود اکیلا معبود ہے ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ
ترجمہ وہ اللہ ہے رب تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا ۔ کسیکی بندگی نہیں سوا اُسکے پھر تم کہاں
سے پھیرے جاتے ہو ۔ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ترجمہ اور اگر اللہ
تجھکو کچھ تکلیف پہنچاوے پھر اوسکو کوئی نہ اٹھاوے مگر وہ ۔ وَلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○
ترجمہ اللہ نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسیکو ۔ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ
مِنْ دُوْنِهٖ ترجمہ یہ سب اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے اب دکھاؤ مجھکو کیا پیدا کیا ہے اوروں نے
جو اللہ کے سوا ہیں ۔ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ ترجمہ
سو پاک ہے وہ ذات پاک جو اُسیکے ہاتھ میں ہے حکومت ہر چیز کی اور اُسیکے طرف پھیرے
جاؤگے ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ○ ترجمہ اللہ جو وہی ہے رزق دینے والا
توانا زورآور ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ط
هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ترجمہ اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ۔ ایک مرد ہے کہ اسمیں کئی
شریک مختلف ہیں اور ایک مرد پورا ایک شخص کا ۔ کیا ان دونو کا حال برابر ہے اِنَّ الَّذِیْنَ

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ ترجمہ بیشک جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا بندے
ہین مانند تمہارے وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ
ترجمہ اور جنکو پکارتے ہین اللہ کے سوا وہ کچھ نہین پیدا کرتے اور وہ خود پیدا کیے ہوے ہین
وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ مَا یَمْلِکُوْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ ترجمہ اور جنکو پکارتے ہو سوائے
اللہ کے وہ مالک نہین ایک کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے۔ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗٓ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ ترجمہ اور اس
سے زیادہ کون گمراہ ہے کہ پکارے ایسے کو کہ نہ پہنچے اسکی پکار کو قیامت کے دن تک اور انکو
خبر نہین انکے پکارنے کی وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ الایۃ ترجمہ اور جب تجھسے پوچھین بندے میرے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہنچتا
ہون پکارنے والیکی پکار کو جب پکارتا ہے مجھکو قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ
مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ تو کہہ اے اللہ مالک ملک کے دیتا ہے تو ملک جسکو چاہے اور
چھین لیتا ہے تو ملک جس سے چاہے اور تو عزت دے جسکو چاہے اور ذلیل کرے جسکو چاہے
تیرے ہی ہاتھ مین خیر ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ
وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ترجمہ اے لوگو تم محتاج ہو اللہ کی طرف اور اللہ وہی ہے سب سے بے احتیاج
سب خوبیون سراہا۔ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ترجمہ
اور ہرگز نہ کہہ کسی کام کو کہ مین کل کو یہ کرونگا مگر یہ کہ اللہ چاہے قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ترجمہ تو کہہ بھلا دیکھو
تو جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا دکھاؤ تو مجھکو انھون نے کیا پیدا کیا ہے زمین سے یا انکا کچھ ساجھا
ہے آسمانون مین۔ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی
الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ

وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ٥ ترجمہ اور بندگی کرو
اللہ کی اور بالا دست کیسیکو اُسکے ساتھ اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والوں سے اور یتیموں سے اور محتاجوں
سے اور ہمسایہ قرابت والے سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور کروٹ کے رفیق سے اور راہ کے مسافر سے
اور اپنے ہاتھ کے مال سے اللہ کو خوش نہیں آتے تکبر کرنے والے شیخی مارنے والے۔ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ
اٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ
حِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ٥ ترجمہ لیکن نیکی وہ ہے
جو کوئی ایمان لاوے اللہ پر اور حق جانے قیامت کے دن اور سب فرشتوں کو اور کتاب آسمانی اور
نبیوں کو اور دے مال اوسکی محبت پر قرابت والوں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے
والوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور قایم رکھے نماز اور دے زکوۃ اور پورا کرنے والے اپنے عہد
کو جب عہد کرلیں اور صبر کرنے والے سختی اور تکلیف میں اور وقت لڑائی کے۔ وہی لوگ ہیں جنہوں
نے سچ بولا اور وہی لوگ ہیں پرہیزگار وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ
وَاِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ
اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ
بِالْقِسْطِ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ترجمہ اور مار نہ ڈالو اپنی
اولاد کو مفلسی کے ڈر سے ہم رزق دیتے ہیں تمکو اور اونکو اور مت جاؤ نزدیک بے حیائی کے کاموں
کے جو کھلے ہوں اور جو چھپے ہوں اور مار نہ ڈالو جان کو جسکو اللہ نے حرام کیا مگر حق پر اور پاس نہ
جاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو اور پورا کرو ماپ اور تول ساتھ انصاف کے اور جب بات کہو تو حق
کی کہو اگرچہ ہو اپنے والا اور اللہ کا عہد پورا کرو خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ
الْجٰهِلِيْنَ ٥ ترجمہ لازم پکڑ قصور معاف کرنا اور حکم کر نیک کام کا اور اعراض کر جاہلوں سے

اول اللہ کا حق پھر ماں باپ کا پھر ان سب کا درجہ بدرجہ ۱۲

جیسے ایک اُستاد کے دو شاگرد اور ایک آقا کے دو نوکر یا دو شخص ہمیشہ ساتھ رہنے والے اور ہو سکتا ہے کہ زوجین بھی اسمیں داخل ہوں ۱۲

کامل لونڈی غلام اور ہو سکتا ہے کہ گھوڑا اونٹ گائے بھینس بکری وغیرہ ۱۲

إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ الْمِيثَاقَ وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ الْحِسَابِ وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ترجمہ سمجھتے وہی ہین جو عقلمند ہین وُہ جو پورا کرتے ہین عہد اللہ کا اور نہین توڑتے عہد کو اور جو ملاپ کرتے ہین جس سے اللہ نے ملاپ کرنیکا حکم دیا اور ڈرتے ہین اپنے رب سے اور خوف رکھتے ہین برے حساب کا اور جنہون نے صبر کیا اپنے رب کی رضامندی حاصل کرنیکو اور قائم رکھا نماز کو اور خرچ کیا انمین سے جو ہمنے اونکو دیا ہے چھپے اور کھلے اور دفع کرتے ہین ساتھ نیکی کے بدی کو وُہ لوگ ہین جنکے لیئے عاقبت کا گھر ہے إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ترجمہ بیشک اللہ حکم کرتا ہے عدل اور نیکی کرنیکا اور قرابت والونکو دینے کا اور منع فرماتا ہے بیحیائی کے کامون سے اور گناہ سے اور زیادتی سے ۔ تمکو نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا ترجمہ اللہ کا عہد پورا کرو جب عہد کرچکے ہو اور نہ توڑ ڈالو قسمون کو پختہ کرکے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ترجمہ اور صرف بیجا مت کر ۔ بیشک صرف بیجا کرنے والے شیطانون کے بھائی ہین أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ترجمہ جنت بنائی گئی واسطے پرہیزگارون کے جو للہ مال خرچ کرتے ہین بیچ آرام اور تکلیف کے اور جو دبا لیتے ہین غصہ کو اور جو معاف کرتے ہین قصور آدمیون کے ۔ اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والونکو اسی طرح کی نصیحتون کے مضمونون سے قرآن مجید بھرا ہوا ہے اور قرآن مجید مین بیان خوبی توحید اور شرک کی برائی کا تخمیناً چارسو پچاس مقام مین ہے اور خوبی صدقہ اور خیرات کی اور مذمت بخل کی تخمیناً ایکسو پچاس مقام مین اور بیان اعمال صالحہ کا ۱۰۴

۱۰۱

معیت[له] مین اور بیان احسان کا ۳۴ جگہ اور ذکر علم کا ۶۹ - اور امر معروف اور نہی منکر ۳۲ - اور تقوی
۲۲۲ شکر ۹۰ صبر ۸۰ توکل ۱۵ امید و بیم ۲۸۶ حلم و عفو ۰ تواضع ۳۵ ثبت ۰ اخلاص ۳۰ عبرت
وتفکر ۴۳ ذکر خدا ۳۳ مراقبہ ۱۷ مذمت دنیا و خوبی آخرت ۱۷ موت و حساب و قیامت ۴۵۴
بہشت و دوزخ ۲۰۹ تسبیح و تقدیس حقتعالیٰ ۴۸ توبہ ۰ استغفار ۸۸ تصدق ۲۲ - ایفاے وعدہ و عہد
۳۸ صلہ رحم و قرابت ۴۳ معاشرت بازنان ۵۳ شفقت بر یتیمان ۳۹ عدل ۰ انصاف گواہی
حق دادن ۲۹ حفاظت زبان ۸۷ بیان حلال و حرام ۳۲ مذمت ظلم ۱۴۵ منع گناہ و بغی و
طغیان وغیرہ ۱۲۳ مذمت بدعات و رسوم ۶۰ مذمت کبر و فخر و رعونت ۶۸ - یہ چند مضامین
کی فہرست مین نے نظر سرسری سے شمار کرکے لکھی ہے شاید یہ مضامین اس سے زیادہ مقامون
مین بھی ہون اور سواے ان مضامین کے اور طرح طرح کی نصیحتین اور احکام اور اعمال اور اخلاق
اور بہت قصے اچھے اور برے لوگون زمانۂ سلف کے واسطے عبرت اور نصیحت پکڑنے کے قرآن
مجید مین مذکور ہوے ہین اور قرآن مجید کے بہت ترجمے مختلف زبانون مین ہو کر چھپ گئے ہین
جسکا دل چاہے دیکھ لے **اب** مین تمام ہندون خاص آریا سماج کی خدمت مین گزارش کرتا
ہون کہ اسیطرح کی ایک فہرست ایسی ہی اعمال اور اخلاق اور طرح طرح کی نصیحتون کے جو بید مین
مذکور ہوے ہون شمار کرکے چھپوا دین تاکہ بیدون کی حقیقت اچھی طرح کھل جاوے اور بیدون
کی خوبی ہر خاص و عام کو معلوم ہوجاوے اور آپ صاحبونکو بیدون کی تعریف مین اسقدر جھوٹا
مبالغہ کرنیکی حاجت نرہے کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید + اور ایک نسخہ پورا چارون
بید کا اردو مین ترجمہ کرواکے چھپوا دیجیے تاکہ معلوم ہوجاوے کہ وہ مضامین مرقومہ فہرست جو قرآن مجید
مین موجود ہین بید مین بھی ہین یا نہین اور یہ بھی معلوم ہوجاوے کہ طریق عبادات اور معاملات
اور اخلاق اور مسائل فوجداری و دیوانی وغیرہ کے بھی تمہارے بید مین تفصیل وار مرقوم ہین یا
نہین **اب** چند احادیث کو سنیے جو کلام پاک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور
حقیقت مین وہ بھی کلام اللہ کا ہے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى

۱۰۲

[له] بیان اسمات کا کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت حاضر ناظر ہر چیز پر مطلع اور سنتا دیکھتا اور نزدیک ہے ۱۲

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جی کی خواہش سے کچھ نہین کہتا وہی کہتا ہے
جو وحی کیا جاتا ہے۔ حدیث یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاهَكَ وَاِذَا
سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْكَ
بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْكَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰہُ لَكَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْكَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْكَ
اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰہُ عَلَیْكَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ رواہ احمد والترمذی ترجمہ اے
لڑکے یاد رکھ اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو۔ یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اوسکو اپنے روبرو۔ اور جب مانگے
تو کچھ تو اللہ ہی سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے اور یقین سمجھ لے کہ بیشک سب لوگ
اگر اکٹھے ہو جاوین اسپر کہ کچھ فائدہ پہونچاوین تجھکو تو ہرگز فائدہ نہ پہونچا سکینگے کچھ تجھکو مگر جتنا کچھ لکھدیا اللہ
نے تیرے حق مین اور جو اکٹھے ہووین اسپر کہ کچھ نقصان پہونچاوین تجھکو تو ہرگز نہ نقصان پہونچا سکینگے
تجھکو مگر وہی کہ لکھدیا ہے اللہ نے تجھپر اٹھائے گئے قلم اور سوکھ گیا کاغذ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّ
اِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ رواہ احمد ترجمہ اللہ کا شریک مت کر کسی چیز کو اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا
جاوے یَسْئَلُ اَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتّٰی الْمِلْحَ وَیَسْئَلُهُ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ ترمذی۔
ترجمہ ہر کسیکو چاہیے کہ اپنے رب سے مانگے اپنی حاجت کی چیزین سب یہانتک کہ نمک بھی اور جوتی کا
تسمہ بھی جب کہ ٹوٹ جاوے مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ
ترمذی ترجمہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح کھڑے رہین لوگ اوسکے روبرو تو ٹھیرا لیوے وہ
اپنا ٹھکانا آگ مین لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ مسلم ترجمہ لعنت کرے اللہ اوسپر جسنے ذبح کیا جانور
واسطے غیر اللہ کے مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَئَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ صَلٰوتُهٗ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ترجمہ جو
کوئی جاوے کسی غیب کی خبر بتانے والے کے پاس پھر پوچھے اوس سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اوسکی
نماز چالیس دن رات اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ اَلطِّیَرَةُ شِرْكٌ ابوداود ترجمہ شگون بد لینا شرک ہے۔
شگون بد لینا شرک ہے اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ عَبْدُ اللّٰہِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ مسلم ترجمہ بیشک تمہارے سب
نامو مین اچھا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے لَا تَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُوْلُوْا مَا شَاءَ اللّٰہُ

اللہ وحدہٗ ش شرح السنۃ ترجمہ مت کہو کہ جو اللہ اور محمد چاہیں وہ ہو اور یہ کہو جو اللہ اکیلا چاہے وہی
ہوگا مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ ق ترجمہ جسکو قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھاوے
یا خاموش رہے لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ
وَرَسُوْلُہٗ ق ترجمہ مجھکو حد سے مت بڑھاؤ جیسا حد سے بڑھا دیا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو میں تو اسکا بندہ ہوں تم بھی کہو
کہ اللہ کا بندہ ہے اور اسکا رسول اِنِّیْ لَا اُرِیْدُ اَنْ تَرْفَعُوْنِیْ فَوْقَ مَنْزِلَتِیَ الَّتِیْ اَنْزَلَنِیْہَا اللّٰہُ تعالیٰ
اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رواہ رزین ترجمہ میں نہیں چاہتا کہ بڑھاؤ مجھکو اس
مرتبہ سے کہ اللہ نے مجھکو بخشا ہے میں تو محمد ہوں بیٹا عبد اللہ کا اللہ کا بندہ اور رسول اَلْکَبَائِرُ
اَلْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ ق
ترجمہ بڑا گناہ ہے شریک کرنا کسیکو ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور خون کرنا اور قسم جھوٹی اور گواہی جھوٹی
اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَکْلُ
الرِّبٰوا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ ق ترجمہ بچو سات
چیزیں ہلاک کرنیوالی سے شرک اور جادو اور قتل ناحق اور بیاج کھانا اور یتیم کا مال کھانا اور پیٹھ دینا لڑائی
کے دن اور تہمت لگانی عورتوں پاکدامن بیخبر کو لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَ
لَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ
وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْھَا اَبْصَارَھُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ
وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ وَلَا یَقْتُلُ حِیْنَ یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ م ترجمہ زنا کار زنا کے وقت
مؤمن نہیں ہوتا اور چور چوری کے وقت مؤمن نہیں ہوتا اور شراب پینے والا شراب پینے
کے وقت مؤمن نہیں ہوتا اور لوگوں کا مال آشکارا لوٹنے والا مؤمن نہیں ہوتا اور خیانت کرنے والا
خیانت کرنے کے وقت مؤمن نہیں ہوتا بس بچو ان کاموں سے اور قتل ناحق کرنے والا وقت
قتل کرنیکے مؤمن نہیں ہوتا اَرْبَعٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ
مِنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَ

وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ق ترجمہ چار باتین جس شخص مین ہون وہ پورا منافق ہے
اور جسمین ان خصلتون سے ایک خصلت ہو اوسمین ایک خصلت نفاق کی ہوگی یہانتک کہ چھوڑے
اوسکو۔ جب اوسکو امانت سونپی جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور وعدہ کرکر
تو خلاف کرے اور جب جھگڑے بد کہے اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ
وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ ترمذی ترجمہ سخی
اللہ سے نزدیک ہے بہشت سے نزدیک ہے لوگون سے نزدیک ہے دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے
بہشت سے دور ہے لوگون سے دور ہے دوزخ سے نزدیک ہے اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَّالصَّدَقَۃُ تُطْفِیُٔ الْخَطِیْئَۃَ
کَمَا یُطْفِیُٔ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلوٰۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ ترجمہ روزہ سپر ہے یعنی دوزخ کی اور صدقہ
بجھا دیتا ہے گناہون کو جیسا کہ بجھا دیتا ہے پانی آگ کو اور نماز پڑھنی درمیان رات کے یَعْدِلُ
بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَابَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْہَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْہَا سَاعَۃً صَدَقَۃٌ
وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ خُطْوَۃٍ یَّخْطُوْہَا اِلَی الصَّلوٰۃِ صَدَقَۃٌ وَّیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ
الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ ق ترجمہ دو آدمیون مین انصاف کرے صدقہ ہے اور مدد کرے کسیکی اپنی
سواری پر کہ سوار کردے اوسکو اپنی سواری پر یا ایکساعت اوسکا بوجھ اپنی سواری پر اوٹھا دے صدقہ
ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور ہر قدم کہ چلتا ہے طرف نماز کے صدقہ ہے اور دور کرتا ہے ایذا
کی چیز راہ مین سے صدقہ ہے کُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَۃٌ وَّاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاکَ بِوَجْہٍ
طَلْقٍ وَّاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ اِنَاءِ اَخِیْکَ احمد ترمذی ترجمہ ہر اچھا کام صدقہ ہے اور یہ بھی
اچھا کام ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی اور یہ کہ ڈال دے تو اپنے ڈول مین سے
اپنے بھائی کے برتن مین تَبَسُّمُکَ فِیْ وَجْہِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ وَّاَمْرُکَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ
وَّنَہْیُکَ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَّاِرْشَادُ الرَّجُلِ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ صَدَقَۃٌ وَّنَصْرُکَ الرَّجُلَ
الرَّدِیَّ الْبَصَرِ لَکَ صَدَقَۃٌ وَّاِمَاطَتُکَ الْحَجَرَ وَالشَّوْکَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ وَّ
وَّاِفْرَاغُکَ مِنْ دَلْوِکَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْکَ صَدَقَۃٌ ترمذی ترجمہ مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے روبرو

صدقہ ہے اور حکم کرنا اچھی بات کا صدقہ ہے اور منع کرنا بری بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسیکو
بیچ زمین بے نشان کے صدقہ ہے اور دستگیری آدمی نابینا یا ضعیف البصر کی صدقہ ہے اور دور کر دینا
پتھر اور کانٹے اور ہڈی کو راہ سے صدقہ ہے اور اپنے ڈول مین سے اپنے بھائی کے ڈول مین پانی الدینا
صدقہ ہے لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ ق ترجمہ
واپس مت لے اپنے صدقہ کو کہ بیشک واپس لینے والا صدقہ کا جیسا قے کر کے چاٹ لینے والا ہے
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ترجمہ نہین داخل ہوتا یعنی بے قتل جنت مین چغل خور مَنْ كَانَ مَادِحًا
لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ إِنْ كَانَ يُرٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّي عَلَى
اللّٰهِ أَحَدًا ق ترجمہ جس کسیکو تعریف کرنیکی ضرورت ہو تو یون کہے کہ مین فلان شخص کو ایسا گمان
کرتا ہون آگے اللہ جانے۔ یہ جب ہے کہ تعریف کرنیوالا اُس شخص کو ایسا ہی جانتا ہے اور جزم
کرکے نہ کہے کہ وہ شخص ایسا ہی ہے۔ مَنْ صَمَتَ نَجَا احمد و غیرہ ترجمہ جو خاموش ہوا یعنے
چپ اور فضول کلام سے اُسنے نجات پائی۔ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ مالک
و غیرہ ترجمہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے چھوڑ دینا اُس چیز کا جو بیفائدہ ہے مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ
فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ دارمی ترجمہ جو کوئی ہے دورویہ دنیا مین۔ ہوگی
اوسکے لیے قیامت کے دن زبان آگ کی ہے لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ
وَلَا الْبَذِيِّ ترمذی ترجمہ نہین ہوتا مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بولنے
والا اور نہ بیہودہ بکنے والا مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا
زَانَهُ ترمذی ترجمہ فحش جس چیز مین ہوتا ہے اُسکو عیب دار کر دیتا ہے اور حیا جس چیز مین ہوتی
ہے اُسکو زینت دیتی ہے اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ
الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ شعب الایمان
ترجمہ تنہائی بہتر ہے برے ہمنشین سے اور ہمنشین نیک بہتر ہے تنہائی سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے
چپ ہونے سے اور چپ ہونا بہتر ہے سکھلانے برائی کے سے اِضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ

اضمن لکم الجنة اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم واحفظوا
فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم شعب الایمان ترجمہ چھہ چیز کا ذمہ تم کرو مین تمہارے
واسطے بہشت کا ذمہ کرتا ہون۔ بولو تو سچ بولو۔ اور وعدہ کرو تو پورا کرو۔ اور امانت ادا کرو۔ اور
شرمگاہون کی حفاظت کرو اور نگاہون کو روکو بدنظری سے اور ہاتھون کو روکو
مارنے اور پکڑنے بیجا سے تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد مسلم
ترجمہ تواضع کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ زیادتی کرے کوئی کسی پر لا یدخل الجنة
قاطع ق ترجمہ نہین داخل ہوگا قطع کرنے والا رحم کا بہشت مین رضی الرب فی رضی الوالد
وسخط الرب فی سخط الوالد ترمذی ترجمہ جس سے باپ راضی اُس سے رب راضی جس سے باپ
ناخوش اُس سے رب ناخوش لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ق ترجمہ اللہ رحم نہین کرتا
اُسپر جو آدمیون پر رحم نکرے انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنة ھکذا خ ترجمہ مین اور پرورش
کرنے والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا غیر کا بہشت مین اسطرح ہونگے انصر اخاک ظالما او
مظلوما تمنعہ من الظلم فذلک نصرک ایاہ ترجمہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم
(کسی نے عرض کیا کہ مظلوم کی تو مدد کرتا ہون ظالم کی کسطور کرون آپنے فرمایا) ظالم کو ظلم سے
منع کرنا یہ مدد ہے ظالم کی۔ من کان فی حاجة اخیہ کان اللہ فی حاجتہ ق ترجمہ
جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی مین ہوتا ہے اللہ اُسکی حاجت روائی مین ہوتا ہے
لا یدخل الجنة من لا یامن جارہ بوائقہ مسلم ترجمہ نہین داخل ہوتا جنت مین
جسکے ہمسایہ کو اُسکی برائیون سے امن نہین اذا کنتم ثلثة فلا یتناجی اثنان دون
الآخر حتی تختلطوا بالناس من اجل ان یحزنہ ق ترجمہ جب ہو تم تین شخص تو دو شخص
سرگوشی نکرین جب تک اور لوگون مین مل جاوین اسواسطے کہ اُس تیسرے کو غم ہوگا۔ لا
تنزع الرحمة الا من شقی احمد ترجمہ نہین نکالی جاتی رحمت مگر بدبخت کے دل سے +
الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ابوداود

ترجمہ رحم کرنے والوں پر رحمن مہربانی کرتا ہے رحم کرو اوسپر جو زمین مین ہین تم پر رحم کریگا جو آسمان مین ہے لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ ترمذی ترجمہ ہمارے تابعین سے نہین جو چھوٹون پر رحم نکرے اور بڑون کی توقیر نکرے اور اچھے کامون کی نصیحت نکرے اور برے کام سے منع نکرے مَنْ اٰوٰی یَتِیْمًا اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَوْجَبَ لَہُ الْجَنَّۃَ اَلْبَتَّۃَ ترجمہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف واجب کرتا ہے اللہ واسطے اوسکے بہشت بیشک وَمَنْ اَذْہَبَ اللّٰہُ بِکَرِیْمَتَیْہِ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ شرح السنۃ ترجمہ جس سے لیلین اللہ نے دونو پیاریان اوسکی یعنی آنکھین واجب ہی واسطے اوسکے جنت اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا ق ترجمہ بچو گمان بد سے اسلیئے کہ گمان بد نہایت جھوٹی بات ہے اور کسیکی بات چوری سے دریافت نکرو اور جاسوسی مت کرو اور بیدارادہ خرید کے مول مت بڑھاؤ اور ایک دوسرے پر حسد مت کرو اور آپس مین بغض مت رکھو اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو اور تنافس مت کرو اور اللہ کے بندے بھائی بنے رہو اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ابوداود ترجمہ بچو حسد سے بیشک حسد کھا جاتا ہے نیکیون کو جیسا کہ کھا جاتی ہے آگ خشک لکڑی کو مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰہُ بِہٖ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ ابن ماجہ ترمذی ترجمہ جو کوئی کسیکو ناحق ضرر پہونچاوے اللہ اسکو ضرر پہونچاویگا اور جو کوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ اسپر مشقت ڈالیگا - اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لَا یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ مسلم ترجمہ بیشک اللہ تعالی مہربان نرمی فرمانیوالا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز جو نہین دیتا او پر سختی کے عَلَیْکَ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَہٗ وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَہٗ مسلم ترجمہ لازم پکڑ نرمی کو اور بچا رہ سختی اور فحش سے بیشک نرمی جس چیز مین ہوتی ہے اوسکو سنوار دیتی ہے اور جس چیز سے دور کی جاتی ہے اوسکو عیب دار کر دیتی ہے اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ ترجمہ

حیا بہتر ہے ہر قسم کی اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ خ ترجمہ جب تو حیا نہین کرتا تو جو چاہے سو کر
اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا ق خ ترجمہ تم مین بہتر وہ ہے جسکے اخلاق بہت اچھے ہین لَا یَدْخُلُ
الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ ابو داؤد ترجمہ نہ داخل ہوگا بہشت مین بخیل بدخلق درشت خو سخت
دل اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْهِ عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ
احمد ترمذی ترجمہ کیا نہ بتاؤن تمکو جو دوزخکی آگ پر حرام ہے اور آگ اُسپر حرام ہے ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت نزدیک
ہونے والا لوگون سے یعنی ساتھ محبت کے نرم خو لَا تَغْضَبْ لَا تَغْضَبْ مرارًا خ ترجمہ مت غصہ ہو مت
غصہ ہو کئی بار فرمایا لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهٗ عِنْدَ
الْغَضَبِ ق ترجمہ پہلوان وہ نہین جو پچھاڑے لوگون کو پہلوان تو وہ ہے کہ جو اپنے نفس کو
غصہ کے وقت قابو مین رکھے ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُّسْتَکْبِرٌ مسلم ترجمہ تین شخصون سے
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ کریگا اور نہ اونکی تعریف کریگا اور نہ اونکی طرف نظر رحمت کی کریگا
بوڑھا زناکار اور بادشاہ جھوٹ بولنے والا اور مفلس تکبر کرنے والا ۔ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَیْظٍ یَکْظِمُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی احمد ترجمہ نہین پیا کسی بندہ
نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کے گھونٹ غصہ کے سے کہ پی جاوے اُسکو واسطے حاصل
کرنے رضامندی اللہ تعالیٰ کے اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ شعب
الایمان ترجمہ بیشک غصہ بگاڑ دیتا ہے ایمان کو جیسا بگاڑ دیتا ہے ایلوا شہد کو مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ
رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِیْرٌ وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرٌ وَمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ
النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّفِیْ نَفْسِهٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ شعب الایمان ۔
ترجمہ جسنے تواضع کی واسطے رضامندی اللہ کے بلند کیا اُسکو اللہ نے پس وہ اپنے جی مین چھوٹا
ہے اور لوگون کی آنکھون مین بڑا ہے اور جسنے تکبر کیا اللہ نے اُسکو پست کیا پس وہ لوگون
کی آنکھون مین چھوٹا ہے اور اپنے جی مین بڑا ہے یہانتک کہ وہ لوگون کی نظر مین ذلیل تر

ہوتا ہے کہتے یا سورسے ثلث منجیات و ثلث مهلكات فاما المنجيات فتقوى الله في
السر والعلانية والقول بالحق في الرضا والسخط والقصد في الغنى والفقر واما المهلكات
فهوى متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسه وهي اشدهن شعب الايمان ترجمہ تین چیزیں
نجات دینے والی ہیں اور تین چیزیں ہلاک کرنے والی - نجات دینے والی چیزیں تو اللہ سے
ڈرنا پوشیدہ اور ظاہر میں اور حق بولنا خوشی اور ناخوشی میں اور میانہ روی کرنی تونگری اور
محتاجگی میں اور ہلاک کرنیوالی جو ہیں خواہش نفس کی تابعداری اور بخل اور اپنی ذات
سے خود بینی اور یہ سب میں سخت تر ہے نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة
والفراغ خ ترجمہ دو نعمتوں سے بہت لوگ غافل اور ٹوٹے میں ہیں تندرستی اور فراغت
اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل
فقرك وفراغك قبل شغلك وحيوتك قبل موتك ترمذی ترجمہ غنیمت جان پانچ کو
پہلے پانچ سے جوانی کو پہلے بڑھاپے سے اور تندرستی کو پہلے بیماری سے اور تونگری کو پہلے محتاجگی
سے اور فراغت کو پہلے شغل سے اور زندگی کو پہلے موت سے حجبت النار بالشهوات و
حجبت الجنة بالمكاره خ ترجمہ دوزخ ڈھانکی گئی ہے ساتھ شہوتوں کے اور جنت ڈھانکی گئی
ہے ساتھ تکلیفوں کے ليس الغنى عن كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس ق ترجمہ نہیں ہے
تونگری کثرت مال اور اسباب سے ولیکن تونگری دل کی تونگری ہے ليس لابن آدم حق في سوا
هذه الخصال بيت يسكنه وثوب يواري به عورته وجلف الخبز والماء ترمذی ترجمہ
نہیں ہے فرزند آدم کا حق کسی چیز میں سوائے ان چیزوں کے گھر جس میں رہے اور کپڑا جس سے
ستر کو ڈھانکے اور خشک روٹی اور پانی اذا نظر احدكم الى من فضل في المال والخلق
فلينظر الى من هو اسفل منه ق ترجمہ جب نظر کرے کوئی تم میں سے طرف اس شخص کے
جو بڑھ کر ہے مال میں اور پیدائش میں تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اس شخص کے جو اس سے
نیچا اور کمتر ہے - اياك والتنعم فان عباد الله ليسوا بالمتنعمين احمد ترجمہ بچا رہ کثرت

عیش و عشرت سے اسواسطے کہ اللہ کے اچھے بندے عیاش نہین ہوتے مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ بِالْيَسِيرِ
مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ بیہقی ترجمہ جو کوئی راضی ہوتا ہے اللہ سے تھوڑے
رزق پر اللہ اُس سے راضی ہوتا ہے تھوڑے عمل پر اسیطرح کے نصیحتون کے مضامین
کی حدیثین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دفتر کے دفتر بھرے ہوے ہین دیکھیے صاحب
اللہ اور رسول کا کلام یہ ہوتا ہے نہ وُہ جیسے کہ بید اور اُسکے فروعات اٹھارہ پوران چھ شاستر ہین ۔
بید تو کلام طفلانہ اور مضامین اُسکے بے سروپا اور بیچ اور ماحصل اُسکا سوائے شرک اور لغو کے کچھ
بھی نہین معلوم ہوتا اور پورانون اور شاسترون مین ایسے قصے واہیات اور مسائل ناقص چنانچہ
بعضے اُنمین سے مذکور ہو چکے ہین اور بعضے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالےٰ اور اِس بید اور پوران
وغیرہ کے مضمون سے ایک عالم شرک اور کفر اور گمراہی مین پڑ گیا ہے لیکن بنظر غور و تفکر و تدبّر و انصاف
کے اور تقلید آبائی سے بالکل باہر ہو کر مضمون بید اور پورانون اور قرآن اور حدیث مین بنظر تحقیق
دیکھنا چاہیئے تا حقیقت حال کھل جاوے اللہ تعالےٰ ہدایت فرماوے اور اگر کسی آریہ کو یہ وہم پڑے کہ یہہ
بعضے ترجمے جو بید کی شرتیان اور اُنکے کھنڈون کے موجود ہین اُنمین مترجمون سے کچھ غلطی ہوئی
ہوگی تو اسکا جواب یہ ہے کہ قصدًا تو کوئی مترجم غلطی نہین کرسکتا ورنہ مترجمونکا اعتبار اُٹھ جاوے
اور اگر خطا ہو جاوے تو عنوان مین فرق ہو جایا کرتا ہے اصل مضمون فوت نہین ہوتا اور اگر فرض
کیا جاوے کہ کسی مترجم نے ترجمہ غلط کر دیا ہے تو اِس وہم کے دور کرنیکے لیے وہی تجویز بہتر ہے
جو مین پہلے گذارش کر چکا ہون کہ آپ صاحب اب از سرِ نو تمام بید کا ترجمہ اُردو زبان سلیس
مین کروا کے چھپوا دیجیے کہ پھر کسیکو طرفین مین سے دم مارنے کی جگہ نرہے اگر بید کو حق اور کلام
الٰہی جانتے ہو تو اُسکا مضمون کیون چھپا رکھا ہے ترجمہ کروا کے چھپوا دیجیے ف بعد تحریر اِس
مسودہ کے مین بعض مصنفات متبرکہ مولانا محمد علی صاحب مد ظلہ کو دیکھ رہا تھا بعض عبارات عجیبہ ترجمہ بید
کے نظر پڑے تو دل مین آیا کہ واسطے ضیافت طبع معتقدین بید کے اُنکو بھی یہان لکھا جاوے ۔
تیتری اُپنکھد ججر بید مین لکھا ہے کہ آفتاب واسطے حاصل کرنے رطوبت کے جگر کھاتا ہے اور

پانی جو اوسکی غذا ہے اُسکے سبب سے زندہ ہے (دیکھئے کتنا جھوٹا مضمون اور خلاف حکمت الٰہی

اور طبعی کے ہے) **ایضاً** پرس اُپ نکھد ججر بید مین ہے کہ جو شب کو اپنی منکوحہ عورت سے صحبت

کرتا ہے اُسکا نطفہ ضایع نہین ہوتا اور جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو وہ مثل عالم ماہ کے خوبصورت

ہوتا ہے (دیکھئے صاف جھوٹ ہے بہت ایسا ہوتا ہے کہ نطفہ رحم مین مستقر نہین ہوتا یا بچہ

بدصورت پیدا ہوتا ہے **اور** اسرشٹ اپنکھد رگ بید مین لکھا ہے کہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے

کہ شوہر نطفہ کی صورت بنکر رحم مین جورو کے آتا ہے اور حمل کی مدت مین جورو جسم کی محافظ

رہتی ہے جب بچہ پیدا ہوتا ہے سمجھنا چاہئے کہ شوہر خود مرتبہ ثانی کے تولد ہوتا ہے (بموجب

اس تقریر بید کے کوئی مرد معتقد بید کا ایسا نہین کہ اپنی جورو کا بیٹا نہو اور کوئی عورت منجملہ

ایسی نہین کہ اپنے شوہر کی والدہ نہو ان الفاظ کے ساتھ رگ بید تمام ہندوؤن کو اور اُنکے

اکابر کو گالی دیتا ہے) **ایضاً** جوگ تت اپنکھد اتھربن بید دیکھئے لکھتا ہے کہ سخت نادان

ہین کہ جس پستان سے طفولیت مین دودھ پیتے تھے اُس پستان کو جوانی مین ہاتھ سے

پکڑنا سبب لذات کا جانتے ہین گو کہ جسم عورت کے متعدد ہین پستان وہی ہین ۔ کیا غفلت ہے

کہ جس دروازہ سے برآمد ہوتے ہین پھر اُسی دروازہ مین داخل ہونے کو لذت سمجھتے ہین

جس صورت کو کبھی ما کہتے ہین اوسیکو جورو فرض کرتے ہین اور جس ہیئت کو پدر کہتے ہین

شوہر سمجھتے ہین اور پسر فرض کرتے ہین (یہ دشنام بھی تمام ہندوان بید کے معتقدون کو لگتی

ہے اور بموجب اس حکم بید کے تمام ہندو کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ جو اپنی جوروؤن سے جماع کرتے ہین

سخت نادان اور غافل ہین اور بید سے مخالفت کر رہے ہین خصوص سری کرشن جی مہاراج کہ

جنکی سولہ ہزار آٹھ سو رانی تھی اور گوپیان وغیرہ سوا سے اسکے تھین بھالی آریا سماج جو اس بید کو

چھوڑو ورنہ یہ بید تمکو بہت رسوا کریگا **اور** کنول اُپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ اسم اُدم کے معنی

سمجھنے کی برکت سے قتل برہمن اور استقاط حمل اور کسی حرکت نفسانی اور بشری سے ظالم اور گنہگار

نہین ہوتا اور جو کچھ کرے روا اور بجا ہے اور تارک اپنکھد اور کنول اپنکھد اتھربن بید مین ہے کہ اُدم

کے جاننے والا اگر جہانکو قتل کردے روا ہے اور برہدارن اپنکھد مین ہے کہ برہم گیانی کو سب قسم کے گناہون سے فضیلت قدیم اور نیک فعالی سے اوسکو نتیجہ نیکی کا اور بدافعالی سے نتیجہ بدی کا نہین ملتا

فصل ہندؤن مین ایک فرقہ برہمو ہے اور اونکی انجمن کو کہتے ہین برہمو سماج - وہ لوگ اللہ تعالی کی طرف سے وحی اور الہام اور کتاب آسمانی کے نازل ہونیکے قائل نہین ہین اور بید کو بھی نہین مانتے - اور کہتے ہین کہ انسان کے معمولی خیالات جو حسب مراتب انسانون کے دلون پر خدا کی طرف سے گذرا کرتے ہین وہی الہام اور القای ربانی ہین اور یہی روح انسانی خدا کی زندہ الہامی کتاب ہے لیکن چونکہ انسانیت مین نفسانیت بھی شامل ہے اسواسطے وہ خیالات اعتمادِ کلی کے لایق نہین ہین اور احتمال صدق اور کذب کا رکھتے ہین - اور برہمو لوگ اُن خیالات کی تصدیق کے لیے اخلاقی قوتون کو کسوٹی قرار دیتے ہین اور جس قوت کے ذریعہ سے یہ فیصلہ کرتے ہین اُسکو عقل کہتے ہین - تو اسکا جواب یہ ہے کہ کیا خوب ہوتا اگر اس عقل پر بھی ایک حاکم بالادست اور قول فیصل مان لیا ہوتا کہ وہ کلام ربانی اور وحی الٰہی اور کتاب آسمانی ہے جسمین کبھی غلطی واقع ہونیکا احتمال نہین ہے اور عقل تو اکثر اوقات کبھی وہم کی کبھی ہوا ے نفس کی کبھی رسوم کی اور کبھی کسی اور چیز کی مغلوب ہو کر غلطی کھا جاتی ہے اور اچھے کو برا اور برے کو اچھا اور حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ لیتی ہے - دیکھیے کہ توحید کیا عمدہ چیز ہے مکہ کے مشرکون کو توحید سے بڑا تعجب آتا تھا اور کہتے تھے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ط اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ط یعنی کیا محمدؐ نے تمام معبودون کو ایک ہی معبود کر دیا - یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے - اور کسی تواریخ مین لکھا ہے کہ ارسطو یا افلاطون نے مرتے وقت یہ وصیت کی تھی کہ فلان بت کے نام میری طرف سے مرغا ذبح کرنا - اور بعضے حکماء یونان چھپکلیون پر پرستش کرتے تھے اور عقلون مین اختلاف اور تناقض پڑ جاتا ہے - سوفسطائیہ وجود عالم کے منکر ہین ہر چیز کو محض وہم اور خیال جانتے ہین اور دہریہ وجود خالق کے منکر ہین اور مجوس کہتے ہین دو خالق ہین اہرمن خالق شر کا - یزدان خالق خیر کا - اور کتاب آسمانی اور وحی الٰہی مین نہ غلطی واقع ہوتی ہے نہ اختلاف

اور نہ تناقض ہوتا ہے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ حکمائے یونان اور ہند وغیرہ اور اہل مذہب نے اپنے خیالات
اور معقولات اور مسلمات میں کتنا اختلاف کیا ہے اور کسقدر غلطیاں کھائی ہیں کوئی تناسخ کا قائل
ہے کوئی منکر ہے کوئی جزو لا یتجزی کا قایل ہے کوئی ہیولی کا - اور کوئی آسمان کے خرق اور التیام
کا قایل ہے اور کوئی منکر ہے اور کوئی آسمان کے وجود شخصی کا منکر ہے کوئی کہتا ہے آسمان پھرتا
ہے کوئی کہتا ہے زمین گردش کرتی ہے کوئی خدا کو خالق اور فاعل جانتا ہے کوئی معطل جانتا ہے
کوئی عاقبت کی جزا اور سزا کا قایل ہے کوئی منکر ہے اور کوئی خدا کے وجود سے منکر ہے کوئی
وجود عالم کا خدا سے جانتا ہے کوئی کرم یعنی اعمال سے اور کوئی پرکرتی سے - اور کوئی خدا سے

حکمائ کے مذہب میں عنصریات بسیط اور مرکب اور طبعیات اور فلکیات اور الہیات کوئی اختلاف سے خالی نہیں بعضے کہتے ہیں کہ
اجسام تمام عالم کے بذات و صفات حادث ہیں - ارسطو وغیرہ کہتے ہیں کہ بذات و صفات قدیم ہیں - افلاطون وغیرہ متقدمین کہتے ہیں کہ ذات قدیم ہے
اور صفات سے حادث - پھر ان قدماء میں بھی اختلاف ہے کہ وہ ذات قدیم جسم ہے یا نہیں جسم ہے تو ایک عنصر ہے یا ایک عنصر ہے اور باقی اس عنصر
کے مخالف ہیں - یا ذات قدیم کوئی اور جوہر ہے یا چھوٹے اجسام گول یا پہلو دار - اور بعضوں کے نزدیک وہ ذات قدیم جسم نہیں تو اس میں بھی اختلاف ہے
کوئی کہتا ہے کہ نور اور ظلمت کے ملنے سے عالم پیدا ہوا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ نفس یا مادہ - اور بعضے کہتے ہیں کہ منی میں ایک قوت مولدہ ہے جس سے انسان
وغیرہ حیوانات کی پیدایش ہے اور اس قوت کے تین فعل ہیں ایک قوت محصلہ دوسری قوت مفصلہ تیسری قوت مصورہ - اور بعضے کہتے ہیں کہ انسان وغیرہ حیوانات کا
پیدا ہونا صرف قوت محصلہ سے ہے اور اسی کا نام مولدہ ہے - اور بعضے کہتے ہیں کہ پیدا ہونا انسان حیوانات کا محصلہ و مفصلہ دونوں سے ہے - اور بعضے کہتے ہیں کہ قوت
مولدہ کوئی چیز نہیں ہے اور صفات تینوں فعلوں کا یعنی محصلہ و مفصلہ و مصورہ کا ایک قوت بسیطہ ہے جسکو شعور اور ادراک نہیں ہے - ارسطو کہتا ہے
کہ اخلاق کے متعلق حقایق ہیں - اور بقراط کہتا ہے کہ مختلف الحقایق ہیں - اور بعضے کہتے ہیں کہ سوا انسان کے دوسرے حیوانات کے نفوس بھی قواعد کلیہ جانتے ہیں
اور بعضے اسکے منکر ہیں اور بعضوں کو توقف ہے - بعضے کہتے ہیں کہ آسمان کا وجود جسمانی ہے انکے لیے اسباب اور ادراک و شعور بھی ہے اور اپنے ارادہ
کے ساتھ حرکت کرتے ہیں اور بعضے آسمان کے وجود ہی کے منکر ہیں - افلاطون اور بقراط خورشید وغیرہ افلاک کے قدیم ہونے کے قایل ہیں -
اور متکلمین اس بات کے منکر ہیں - اور اکثر حکما خدا تعالی کو خالق اور مدبر مختار اور جزئیات کا جاننے والا نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ خدا نے
بجز عقل اول کے کوئی چیز پیدا نہیں کی اور عقل اول نے ایک عقل اور آسمان نہم کو پیدا کیا اور عقل دوم نے ایک آسمان اور عقل سوم کو پیدا کیا اسیطرح عقل
نہم تک سلسلہ جاری ہوا اور عقل نہم نے ایک آسمان اور عقل دہم کو پیدا کیا باقی تمام جہان کو عقل دہم نے پیدا کیا اور ارسطو وغیرہ کہتے ہیں کہ
کہ تمام نفوس ایک ہی نفس ہے اور جالینوس وغیرہ کہتے ہیں کہ بہت ہیں - ارسطو کہتا ہے نفس حادث ہے اور اکثر کہتے ہیں کہ قدیم ہے - بعضے کہتے

ین اور معاد میں نفس کے دو جانی رہتی ہے - بعضے کہتے ہیں فنا ہو جاتی ہے اور اسکے نزدیک ثواب اور عذاب کچھ نہیں اور جالینوس اس امر میں متوقف ہے اور بعضے حکما تناسخ کے قایل ہیں بعضے منکر

[illegible]

نادانی کی نسبت کرتا ہے۔ اور کوئی توحید کا قائل ہے (جیسے مسلمان) کوئی دیوتاؤن اور ستارون کو پوجتا ہے (آریا سماج اور تمام ہندو ۱۲) اور کوئی
عنصرون کو۔ کوئی مورتون کو کوئی لنگ کو کوئی فرج کو (مہادیو کے معتقد ۱۲) کوئی بیٹیون کو میراث دیتا ہے (مسلمان ۱۲)۔ کوئی
نہین دیتا (آریا سماج وغیرہ ۱۲)۔ اور بعضے بیٹیون کو چھوٹی ہی عمر مین مار ڈالتے ہین (ہندو ۱۲) بعضے حمل کو ساقط کر دیتے ہین
(بعضے ہنود ۱۲) بعضے جیتی عورت کو شوہر مردہ کے ساتھ جلا دیتے ہین (ہندو ۱۲) بعضے واسطے حصول نجات اخروی
کے اپنے نفس کو قتل کر ڈالتے ہین (ہندو ۱۲) بعضے دیوتاؤن کے نام پر آدمی کی قربانی کرتے ہین (بعضے ہندو ۱۲) بعضے
بہن کا نکاح حقیقی بھائی سے کرنا اولی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بھائی سے زیادہ بہن کا کون خیر خواہ
ہوگا (جیسے مجوس ۱۲) بعضے عورت مطلقہ اور بیوہ کا نکاح مکرر کرنا نہایت عیب سمجھتے ہین۔ اور بعضے شخصون کے خود
بعضے خیالات اوقات مختلفہ مین مختلف ہوتے ہین ایک وقت مین اونکو کچھ سوجھتا ہے اور دوسرے
وقت مین کچھ اور۔ چنانچہ تبدیل مذہب اور تبدیل وضع وغیرہ سے ظاہر ہے چنانچہ نصارے کا مسلمان اور
مسلمان کا نصارے ہو جانا اور نصارے کا برہمو یا آریا ہو جانا۔ اور تم نہین خیال کرتے ہو اہل انجمن اور کمیٹی والون
کے خیالات اور قیاسات کیسے مختلف ہوتے ہین کسیکی سمجھ مین کچھ آتا ہے اور کسیکی سمجھ مین کچھ۔ آخر کثرت
رای کو ترجیح دیکر ایک امر قرار دیا جاتا ہے۔ اور مسائل ضروری احتیاجی روزمرہ مین یہ تو ہو ہی نہین سکتا
کہ جو مسئلہ پیش آوے اُسکے واسطے انجمن اور کمیٹی کیجاوے۔ پس عقلاً فرض لازم ہے کہ تمام خیالات
اور عقول انسانی کا ایک حاکم بالادست اور قول فیصل اور کسوٹی مقرر ہووے اور وہ سوائے کلام ربانی اور وحی
آسمانی کے اور کچھ ہو ہی نہین سکتا اور ظہور اُسکا سوائے ذریعہ دل فیض منزل پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے
اور کسیطرح ممکن نہین۔ ایسے مسائل مفصل دیکھنے کا شوق ہو تو کتاب براہین احمدیہ کو مطالعہ فرمائیے۔
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

فصل چوتھی بیچ بیان اُن شخصون کے جو اللہ تعالی کی عبادت اور
طاعت کی راہ بتلاتے ہین اور اونکے وسیلے سے ہر کوئی اپنی بہتری اور نجات حاصل کر سکتا ہے اور
بدون اونکی متابعت کے کسیکو نجات حاصل نہین ہوتی **جاننا چاہیئے** کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین
سب اللہ تعالی نے واسطے فائدہ انسان کے بنائی ہین اور انسان کو اسواسطے بنایا ہے کہ اپنی سعادت
حاصل کرے اور سعادت اسکی یہ ہے کہ ہمیشہ آرام مین رہے اور دُکھ سے بچے اور یہ بات اُسوقت حاصل ہو

(یعنی [illegible] علیہم السلام ۱۲)

کہ اپنے مالک اور پیدا کرنے والے کو پہچانکر اور اوسکی رضامندی اور نارضامندی کے کامونکو جانکر اسکے
حکم کا تابع رہے اوسکی رضامندی کے کام کرے اور نارضامندی کے کامون سے بچے اور اسیکا نام عبادت
اور طاعت ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ○ یعنی مینے جنون
اور انسانون کو صرف اسیواسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کرین سو ہرکسیکو چاہیئے کہ ایسے شخص کو
جس سے اللہ کی رضامندی اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کرکے اپنا پیر و مرشد بناوے
سوا ایسے شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کے یہ ہے کہ اللہ صاحب نے اپنے بندون کی
بہتری کے واسطے اور اپنی رضامندی اور نارضامندی کی باتین بتلانے کے لیئے انہین آدمیون
مین سے ایسے شخص پاک دات مقرر کیئے ہین کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مقبول ہین اور انکا مرتبہ اللہ
تعالیٰ کے نزدیک ساری مخلوقات سے زیادہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغام انکی زبانی اپنے
بندون پر بھیجتا ہے اسواسطے اونکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتے ہین اور وہ لوگ ایسے نیک اور خوش
اخلاق ہوتے ہین کہ انسے کبھی تمام عمر مین برا کام صادر نہین ہوتا اور طمع اور حرص سے بالکل پاک
ہوتے ہین نہ کبھی جھوٹ بولین نہ کسی سے مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین ایک لقمہ کی چوری
بھی انسے ہونی درست نہین غرض انسے قصداً کوئی گناہ صادر نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر برے کام
کرنے لگین تو اور ونکو برے کامون سے کسطور منع کرین اور لوگ انکی بات کا اعتبار کسطرح کرین مکار
اور بدکار کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پھر وہ اللہ کے رسول لوگون سے فرماتے ہین کہ ہمکو اللہ تعالیٰ نے
تمہاری طرف بھیجا ہے ہم تمکو تمہاری سعادت کی راہ بتلانے والے ہین تم ہماری متابعت کرو اور
نہین تو دوزخ کی آگ مین جلتے رہوگے - پھر جب کوئی انکے پیغمبر ہونے پر کوئی نشان طلب کرتا
ہے تو اللہ تعالیٰ انکے سچے کرنے کو جب چاہتا ہے انکے ہاتھ پر بعضے ایسے ظاہر کردیتا ہے جو اللہ
کی عادت کے برخلاف ہوتے ہین جیسے پتھر اور لکڑی کو گویا کردینا اور دو تین سیر اناج سے سیکڑونکا پیٹ
بھردینا اور بعضی خبرین غیب کی بتلا دینی اور انگلیون سے پانی جاری کردینا - علیٰ ہذا القیاس اور
باتین ظاہر ہوجاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبرون کے ہاتھ پر ظاہر ہوجاتا ہے اوسکو معجزہ کہتے ہین

116

[illegible]

پیغمبر جہان مین بیشمار ہوے ہین گنتی اونکی اللہ تعالی خوب جانتا ہے سب سے اوّل حضرت آدم علیہم السلام اور آخر مین حضرت ختم المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم جنپر اللہ تعالی نے پیغمبری کو ختم کیا مکہ معظمہ مین حضرت صلعم پیدا ہوے جب آپکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالے نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو آپکے پاس بھیجا اُس روز سے پیغمبری شروع ہوئی قرآن شریف نازل ہونا شروع ہوا پھر تیرہ برس مکہ معظمہ مین رہے وہان ہی معراج ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام براق واسطے سواری حضرت صلعم کے لائے اور حضرت صلعم کو سوار کرکے مسجد اقصے مین لیگئے اور وہان سے ساتون آسمانون پر تشریف لیگئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا بہشت۔ دوزخ کی بھی سیر کی اُس رات مین بڑی بڑی نعمتین اللہ تعالی سے پائین پھر جب حضرت صلعم کی عمر ترپن برس کی ہوئی بموجب حکم اللہ تعالی کے مدینہ منورہ کو تشریف لیگئے دس برس وہان رہے وہان ہی انتقال ہوا۔ چار کرسی آپکی یہ ہین۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا عبد اللہ بیٹا عبد المطلب کا عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد المناف کا۔ ترسیٹھ برس کی آپکی عمر ہوئی اللہ تعالی نے پیغمبری آپ پر ختم کی اب قیامت تک حضرت ہی کا دین اللہ تعالی کی جناب مین مقبول ہے پہلے سب دین منسوخ ہوگئے ایک بار عیسی علیہ السلام کہ آپ آسمان پر ہین دنیا مین تشریف لاوینگے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر قایم ہونگے اور حضرت صلعم کے ہاتھ پر بہت معجزے ظاہر ہوے ازانجملہ چند معجزات کا ذکر یہان آتا ہے **ابو نعیم** رح اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس رض سے روایت کرتے ہین کہ ایکبار رات کو مکہ کے بت پرست سردار ابو جہل اور عاص اور اسود وغیرہ جمع ہوکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو سچا پیغمبر ہے تو چاند کو دو ٹکڑے کرکے ہمین دکھا دے حضرت صلعم نے دعا مانگی چاند کے دو ٹکڑے ہوگئے اور پھر ملگئے اور امام احمد رح اپنی کتاب مین حضرت ابن مسعود رض سے نقل کرتے ہین کہ بت پرست یہ معجزہ دیکھکر کہنے لگے کہ اگر اس شخص نے جادو کیا ہے تو ہمارے ہی اوپر کیا ہوگا نہ سارے جہان پر پس باہر سے جو مسافر آوین اُنسے پوچھنا چاہیے جب مسافر آئے تو اُنھون نے

بلکہ اعمال اور فروع میں بھی ہے ۱۲

اِس واقعہ کے دیکھنے کی گواہی دی اور اِس معجزے کی روایت بہت سے محدثون نے بہت
اصحابیون سے بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین بھی خبر دی ہے اُن بیدینون
کے واسطے جنکے نزدیک قیامت کا قایم ہونا اور آسمان کا پھٹ جانا محال تھا جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنے
قیامت نزدیک پہونچی اور اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پھٹ جاویگا دیکھو چاند پھٹ گیا اور بیدینون
کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی نشانی دیکھتے ہین تو ٹال جاتے ہین اور کہتے ہین کہ جادو ہے قدیم اور
صحیح مسلم مین ابن عباس رض اور سلمہ رض سے روایت ہے کہ جنگ حنین مین جب بت پرست موذیون کا
ہجوم ہوا اور وہ مسلمانون پر ٹوٹ پڑے اور ہزارون ہی تھے تو حضرت صلعم نے ایک مٹھی خاک کی اُٹھاکر
اُنکی طرف پھینکی تو کوئی اُنمین ایسا باقی نرہا کہ جسکی آنکھون مین خاک نہ بھر گئی ہو اور اُنھون نے
ہزیمت فاش اُٹھائی اور شکست کھائی اور صحیح بخاری اور مسلم مین جابر رض سے روایت ہے
کہ جنگ خندق کے دن خندق مین ایک پتھر نہایت سخت ظاہر ہوا لوگون نے آپ سے عرض
کیا حضرت خود تشریف لائے اور اپنے ہاتھ مبارک سے اُسپر کدال مارا وہ پتھر چور ہو کر ریت نکلگیا
اور حضرت صلعم کے شکم مبارک پر بسبب غلبۂ بھوک کے پتھر بندھا ہوا تھا اسواسطے کہ اس ہنگامہ مین ہم لوگون
نے تین دن سے کچھ چکھا بھی نہ تھا مین نے اپنے گھر آکر بیوی سے کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے بھی
مین نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکے دیکھا ہے۔ عورت نے ایک تھیلا نکالا اُسمین
بقدر ایک صاع کے جَو تھے اور ہمارے ایک بزغالہ تھا مین نے اُسکو ذبح کیا اور میری گھر والی نے
جَو پیسے اور ہمنے گوشت کو ہانڈی مین ڈالا اور مین نے حضرت کی خدمت مین آکر چپکے سے عرض کیا
کہ ہمنے ایک بزغالہ ذبح کیا ہے اور میری بیوی نے اسقدر جو پیسے ہین آپ مع چند آدمیون کے
تشریف لیچلین حضرت صلعم نے باواز بلند پکار کر فرمایا کہ اے خندق والو جابر نے مہمانی کی ہے جلد آؤ
اور مجھ سے فرمایا کہ جب تک تمہارے مین نہ آؤن ہانڈی مت اُتارنا اور روٹی مت پکانا پھر حضرت صلعم
تشریف لائے اور آٹے مین پھر ہانڈی مین منہ مبارک سے لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی اور میری

ایکبار جو سب کفار جمع ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھکر آئے حضرت نے حکم دیا کہ اپنی اور اونکی فوج کے درمیان خندق کھودی جاوے اور حضرت آپ بھی یارون کے ساتھ خندق کھودنے مین شریک ہوئے ۱۲

زوجہ کو فرمایا کہ پکانے والی کو بلا کہ وہ تیرے ساتھ پکاوے اور چمچے کے ساتھ گوشت نکال اور ہانڈی
کو چولہے سے مت اُتاریو۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ ہزار مرد تھے اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ سب نے کھایا اور کھانا
باقی تھا ہانڈی بدستور جوش میں تھی اور آٹا بدستور پکایا جاتا تھا اور صحیح بخاری اور مسلم میں جابرؓ
سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاسے ہوئے حضرت کے پاس ایک باسن پانی کا تھا آپ نے
اُس سے وضو کیا اور اصحاب حضرتؐ کی طرف جھکے اور عرض کیا کہ ہمارے پاس پانی نہیں جس سے
وضو کریں اور پیویں مگر یہی پانی جو آپکی چھاگل میں ہے حضرت نے اپنا ہاتھ مبارک اُس برتن میں
ڈالا اور آپکی انگلیوں کے درمیان سے پانی مانند چشموں کے جوش مارنے لگا۔ پھر ہمنے پیا اور وضو کیا
کسی نے جابر سے کہا کہ تم اُسدن کتنے تھے جابر نے کہا کہ اگر لاکھ ہوتے تو سب کو کفایت کرتا لیکن
ہم اُسدن پندرہ سو آدمی تھے اور ایک معجزہ پانی کا حدیبیہ میں اور ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ صحیح بخاری
میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم (تخمیناً) چودہ سو آدمی تھے ہمنے چاہ حدیبیہ کا تمام پانی
کھینچ ڈالا کہ اُسمیں ایک قطرہ باقی نرہا۔ حضرت کو یہ خبر پہونچی تو آپ تشریف لائے اور کوئیں کے
کنارہ پر بیٹھ کر ایک باسن پانی کا منگوایا اور وضو کیا بعد ازاں پانی مونہہ میں لیا اور دعا کی اور
آب دہن کوئے میں ڈالا اور فرمایا کہ ایکساعت اِسکو چھوڑ دو پھر تو لوگ اُس سے خوب سیر ہو کر
پیتے رہے اور سواریوں کے جانوروں کو پلاتے رہے یہانتک کہ وہاں سے کوچ کیا اور صحیحین میں
عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک سفر میں لوگوں نے حضرتؐ سے پیاس کی شکایت کی آپ
اُترے اور حضرت علیؓ اور ایک اور کو پانی کی تلاش کو بھیجا یہ دونو صاحب چلے اور دیکھا کہ ایک
عورت اونٹ پر پانی کی دو پکھالوں کے درمیان بیٹھی ہے اوسکو مع پکھالوں کے حضرت کی خدمت
میں لائے اور بموجب حکم حضرت کے اُس پکھال میں سے ہم نے چالیس آدمیوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور
اپنی تمام مشکیں اور چھاگلیں بھر لیں اور وہ پکھال پہلے سے زیادہ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی **ف**
اِس روایت کا تتمہ یہ ہے کہ حضرت نے اُس عورت کو کھانا اور غلہ دیکر رخصت کیا **اور** صحیح بخاری
میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت کے ساتھ پانی کی قلت ہوئی آپنے فرمایا

کہ کسیکے پاس کچھ بچا ہوا پانی ہو تو لاؤ ایک باسن حاضر کیا گیا جسمین تھوڑا سا پانی تھا آپنے اسمین
ہاتھ مبارک ڈالا اور فرمایا کہ جلد آؤ اوپر پانی پاک کرنے والے برکت والے کے اور برکت اللہ کی طرف
سے ہے - ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ مین نے دیکھا کہ آپکی انگلیون مین سے پانی نکلتا ہے اور کہا ہم تو
کھانے کے وقت طعام کی تسبیح بھی سنا کرتے تھے اور صحیحینؔ مین انسؓ سے روایت ہے کہ زوراء
مین حضرتؐ کی خدمت مین ایک باسن حاضر کیا گیا حضرتؐ نے اسمین ہاتھ مبارک رکھا آپکی انگلیون
مین سے پانی نکلنے لگا لوگون نے اس سے وضو کیا قتادہ نے انس سے پوچھا تم اُس روز کتنے تھے کہا
تابعی ۱۲ صحابی ۱۲
کہ تین سو تھے اور صحیحین مین ابو قتادہ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے خطبہ مین فرمایا کہ تم اس رات کے
اول اور آخر مین چلوگے انشاء اللہ تعالیٰ کل پانی پر پہونچوگے جب چلتے چلتے آدھی رات ہوئی آپ
نے راہ سے ایکطرف ہوکر آرام فرمایا فجر کی نماز کے وقت کسیکی آنکھ نہ کھلی دن چڑھے جاگے تو وہان
سے کوچ کیا جب آفتاب بلند ہوا تو اُترے اور فجر کی نماز ادا کی اور حضرت کے وضو کے بعد برتن مین
کچھ پانی رہ گیا تھا آپنے فرمایا اسکو نگاہ رکھیو اس سے ایک بڑی خبر ظاہر ہوگی جب دن بہت چڑھا
اور گرمی کا وقت ہوا تو اُترے اور بعضے شخص قافلہ سے پہلے ہی جا اُترے تھے اور پانی کی فریاد تھی وہ کہتے تھے
اے رسول خدا کے ہم ہلاک ہوے آپنے اُنکی تسلی فرمائی اور وہی بچا ہوا پانی منگوایا حضرتؐ
اُسمین سے پانی ڈالتے تھے اور مین پلاتا تھا لوگون نے اُسپر ہجوم کیا آپنے فرمایا کہ تہذیب اخلاق کرو
تم سب سیراب ہو جاؤگے جب سب پی چکے آپنے مجھکو فرمایا کہ تو پی مین نے کہا جب تک آپ نہ پیوینگے
مین نہ پیونگا فرمایا کہ پلانے والا سب کے پیچھے پیا کرتا ہے تو مینے پیا بعد ازان حضرتؐ نے پیا اور
صحیحین مین انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ نے اُمّ سُلیم سے کہا کہ مینے سُنی ہے حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی آواز ضعیف - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؐ بھوکے ہین تیرے پاس کچھ ہو بھی کہا
کہ ہان ہے اور کئی روٹیان جو کی نکالین اور ایک اوڑھنی نکالی اُسکی ایکطرف مین روٹیون کو
لپیٹ کر میرے ہاتھ کے نیچے دبا دیا اور ایکطرف اوڑھنی میرے سر پر لپیٹ دی اور مجھکو حضرتؐ کے
پاس بھیجا حضرتؐ مع بہت آدمیون کے مسجد مین تشریف فرما تھے مینے السلام علیکم کی حضرتؐ نے پوچھا کہ

یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم ۱۲

اُم سُلیم انسؓ کی ماں تھی ابو طلحہ انصاری نے اُم سُلیم سے نکاح کیا تھا انس ابو طلحہ کے ربیب تھے ۱۲

تجھکو ابو طلحہ نے بھیجا ہے - مین نے عرض کیا کہ ہان - پھر پوچھا کہ کھانا دیکر بھیجا ہے مین نے کہا
کہ ہان - پھر حضرت صلعم نے تمام آدمیون سے فرمایا کہ اُٹھو اور چلو - اور مین آگے آگے چلتا تھا مین نے
ابو طلحہ کو اس حال کی خبر دی ابو طلحہ نے کہا اے اُمّ سُلیم حضرت بہت آدمیون کے ساتھ تشریف
لائے ہین اور ہمارے پاس کچھ ہے نہین کہ اُنکو کھلا دین - اُمّ سلیم نے کہا اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ یعنی اسمین
جو کچھ حکمت اور بھید ہے اُسکو اللہ اور رسول خوب جانتے ہین آبو طلحہ استقبال کو نکلے حضرت
ابو طلحہ کے ساتھ ہمارے تشریف لائے اور فرمایا اے اُمّ سُلیم لا جو کچھ تیرے پاس ہے - اُم سلیم نے
وہی روٹیان حاضر کین اور بموجب حکم حضرت صلعم کے وہ روٹیان ریزہ ریزہ کی گئین - اُمّ سلیم نے
کُپّی کو نچوڑا جسقدر گھی نکلا اُسکا لاون کیا - حضرت صلعم نے اُسپر خیر و برکت کی دعا کی اور دس آدمیون
کو بلانیکا حکم دیا جب دس پیٹ بھر کر کھا گئے دس اور بلائے گئے اسیطرح سب اسّی آدمی تھے
جنھون نے پیٹ بھر کے کھایا اور صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ جب حضرت صلعم کا نکاح
بی بی زینب رض کے ساتھ ہوا تو میری ما اُمّ سلیم نے کھجور اور گھی اور قروط کا مالیدہ بنا کر میرے ہاتھ
حضرت صلعم کی خدمت مین بھیجا مع سلام اور اس پیغام کے کہ یہ تھوڑا سا کھانا ہماری طرف سے آپکے واسطے
ہے آپنے مجھکو فرمایا کہ اسکو رکھدے اور جا - فلانے فلانے کو اور جو کوئی تجھکو ملے اُسکو بلا لا
مین نے ویسا ہی کیا - پھر کر دیکھا تو آدمیون سے گھر بھرا ہوا تھا - کسی نے پوچھا کسقدر تھے کہا کہ تین سو کے
قریب تھے آپنے اُسمین ہاتھ رکھکر کچھ فرمایا اور دس دس آدمیونکو بلا کر کھلاتے اور فرماتے تھے کہ اللہ
کو یاد کرو اور لیلے اپنے آگے سے کھاو سب شکم سیر ہوے - پھر آپنے فرمایا اے انس اِسکو اُٹھا -
مین نے اُٹھایا اور مین نہین جانتا کہ وہ حلوا لا کر رکھنے کے وقت زیادہ تھا یا اُٹھانے کے وقت
زیادہ تھا اور صحیحین مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ سفر تبوک مین جب صحابہ نہایت بھوکے
ہوے تو حضرت صلعم نے ایک دستر خوان چمڑے کا منگوا کر بچھوایا اور فرمایا کہ جسکے پاس کچھ توشہ بچا ہے
لے آوے - کوئی مٹھی چنے کی لاتا تھا اور کوئی کھجور اور ٹکڑا روٹی کا - چنانچہ تھوڑا ہی توشہ
جمع ہوا تو آپنے برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ اِس مین سے جتنا چاہو اپنے اپنے باسنون مین لیجاؤ

چنانچہ تمام لشکر کے تمام باسن بھر گئے پھر لوگون نے اتنا کھایا کہ پیٹ بھر گئے اور توشہ باقی رہا پھر آپ
نے فرمایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون اِس
بات کی کہ اللہ کے سوائے کسیکی بندگی نہین اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ بیشک مین رسول
اللہ کا ہون اور فرمایا کہ جو کوئی اِس کلمہ پر بغیر شک کے ایمان رکھیگا جنت سے روکا نجاویگا **ف** کہتے
ہین کہ اِس سفر مین آپکے لشکر کے لوگ لاکھ آدمیونکو پہونچ گئے تھے **اور** صحیحین مین انس رض سے
روایت ہے کہ ایام قحط مین بوقت خطبہ جمعہ کے ایک شخص نے حضرت سے درخواست مینہہ کی دعا کی کی
آپنے دعا کی حالانکہ آسمان مین ایک ذرہ ابر نتھا قسم ہے اللہ کی اوسیوقت ابر مثل پہاڑون کے
اٹھا اور بارش شروع ہوئی حضرت ابھی منبر پر تھے اور آپکی ریش مبارک پر مینہہ پڑتا تھا اور دوسرے
جمعہ تک برابر برسا اور دوسرے جمعہ مین بعین خطبہ کے وقت اُسی شخص نے یا کسی اور نے مینہہ کے
بند ہوجانیکی دعا چاہی آپنے دعا کی اور جدہر آپ اشارہ کرتے تھے اُدہر ابر کھل جاتا تھا جب ہم مسجد
سے نکلے تو دھوپ مین چلتے تھے **اور** مدارج اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ ایک اعرابی جنگل
سے گوہ پکڑ کر لایا راہ مین بہت لوگون کا مجمع دیکھا پوچھا کہ یہ لوگ کون اور کیون جمع ہوے ہین لوگون
نے کہا کہ محمد بیٹا عبداللہ کا دعوی پیغمبری کا کر رہا ہے لوگ اوسپر جمع ہوے ہین۔ اعرابی نے جماعت
مین داخل ہوکر حضرت سے کہا کہ قسم ہے لات اور عزّی کی کہ تجھ سے زیادہ جھوٹا اور میرا دشمن کوئی
نہین ہے حضرت عمر رض نے چاہا کہ اُسکو گوشمالی کرین آپنے فرمایا اے عمر حلم کا درجہ درجہ نبوت سے
نزدیک ہے پھر حضرت نے فرمایا اے اعرابی قسم ہے اللہ کی کہ مین زمین اور آسمان مین امانت دار
ہون اور آدمیون اور فرشتون کے نزدیک سراہا گیا ہون اللہ سے ڈر اور بتونکی پرستش کو چھوڑ اور
اللہ تعالی کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان۔ اعرابی نے کہا قسم ہے لات اور عزی کی مین
تجھپر ایمان نہین لاتا جب تک یہ گوہ تجھپر ایمان نہ لاوے اور گوہ کو حضرت کے آگے چھوڑ دیا گوہ بھاگنے
لگی حضرت نے فرمایا لے گوہ آگے آ گوہ ہٹ آئی حضرت نے فرمایا لے گوہ گوہ نے خوش آواز سے کہا لبیک وسعدیک حضرت نے
فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہے۔ بولی اس اللہ کی بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہے آسمان مین

اور اُسی کی حکومت ہے زمین مین اور بہشت مین اُسکی رحمت ہے اور دوزخ مین اُسکا عذاب ہے
حضرتؐ نے فرمایا مین کون ہون - بولی تو رسول ہے رب العالمین کا اور خاتم ہے پیغمبرونکا - جو
کوئی تجھپر ایمان لاوے نجات پاوے - اور جو کوئی تجھکو جھٹلاوے دوزخ مین مبتلا ہو - اعرابی گوہ کی
زبان سے یہ سنکر حیران ہوا اور کہا کہ مین اور کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجھکو اتنی بات سے
آپکے سچے ہونے کا یقین ہوگیا - پھر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - اور کہا قسم ہے اللہ کی اے رسول خدا کے جب مین آیا تھا اُسوقت
آپ سے زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تھا اب مین آپکو اپنے کان اور آنکھ اور ماں باپ اور اولاد سے زیادہ دوست
رکھتا ہون - حضرتؐ نے فرمایا الحمد للہ اور صحیح بخاری مین جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلعم ایک ستون مسجد سے کہ کھجور کی لکڑی کا تھا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر تیار کیا گیا
حضرت منبر پر تشریف لائے وہ ستون ایسا رونے اور چلّانے لگا کہ گویا ابھی پھٹ جاتا ہے تو حضرت
منبر سے اُترے اور اُس ستون کو اپنے بدن مبارک سے لگایا تب وہ ستون اسطرح رونے لگا جیسے
چھوٹا لڑکا روتا ہو اور کوئی اُسکو پیار کرکے رونے سے چُپ کراوے اور وہ روتا رہے - آخر وہ
ستون خاموش ہوا - آپنے فرمایا کہ یہ ستون اللہ کا ذکر سُنا کرتا تھا اُسکے غم سے رونے لگا تھا
اور روضۃ الاحباب اور معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ عقیلؓ نے بیان کیا کہ مین ایک سفر مین حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا دو فرسنگ مین کئی معجزے دیکھے - ایک یہ کہ مین پیاسا
تھا حضرت سے پیاس کا حال عرض کیا آپنے فرمایا کہ جا اور اِس پہاڑ سے کہہ کہ رسول کہتا ہے مجھکو
پانی دے - مینے بموجب فرمودۂ حضرتؐ کے عمل کیا - پہاڑ مجھ سے بات کرنے لگا اور کہا کہ حضرت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کر کہ مجھکو جب سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے کہ ڈرو اور بچو دوزخ کی آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین مین اتنا رویا ہون کہ مجھ
مین پانی باقی نہین رہا - دوسرا یہ کہ اُسیدن حضرتؐ نے چاہا کہ قضا حاجت کرین اور کوئی آڑ نتھی
وہان سے دُور کئی درخت تھے حضرتؐ نے اُن درختون سے فرمایا کہ تم مجھکو چھپالو درخت گنبد کی مانند

طہ
ایمان لاتے ہی
جو اللہ کی قسم
کھائی چھوڑ دی
اور اللہ کی قسم کھائی
۱۱

جمع ہوئے تو آپ اُس پردہ مین قضا حاجت کو گئے تیسرا یہ کہ ایک مقام پر ہو بیٹھے ناگاہ ایک
اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے آگے دو زانو ہوکر کہنے لگا الامان الامان اور اُسکے پیچھے ایک اعرابی
تلوار کھینچے ہوئے آیا حضرت نے فرمایا اے اعرابی تو اس بیچارہ سے کیا چاہتا ہے عرض کیا کہ اے
رسول خدا کے مینے اس اونٹ کو اسلیئے خریدا ہے کہ میرا کام کرے اور مجھکو اس سے نفع ہو اب یہ
میری نافرمانی کرتا ہے مینے یہ قصد کیا ہے کہ اسکو ذبح کرکے اسکے گوشت سے نفع پکڑون حضرت
نے اونٹ سے فرمایا تو کیون باغی ہوا ہے اونٹ نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے مین اسواسطے
اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام نکرون بلکہ مینے سنا ہے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو کوئی عشا کی نماز
نہ پڑھے اُسکو اللہ کا عذاب[1] پہونچے اور یہ اعرابی مع اپنے قوم کی عشا کی نماز نہین پڑھتے ہین
مین اسواسطے بھاگتا ہون کہ مبادا انکی شامت سے مجھے بھی عذاب پہونچے آپنے فرمایا اے
اعرابی ایسا ہی ہے جو یہ کہتا ہے۔ عرض کیا کہ ایسا ہی ہے پر مینے عہد کیا کہ پھر رات کی نماز
مین سستی نکرونگا اور اپنی قوم کو بھی تاکید کرونگا پھر اونٹ اُسکا فرمانبردار رہا اور مدارج النبوۃ
مین بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین انکی خدمت مین مسلمان
ہوکر آیا ہون مجھکو ایک معجزہ دکھلائیے تاکہ میرا یقین زیادہ ہو۔ فرمایا کیا معجزہ چاہتا ہے۔ عرض کیا
کہ اس درخت کو بلائیے۔ فرمایا کہ جا اور میری طرف سے درخت کو پیغام پہونچا کر بلا لا۔ اعرابی درخت
کے پاس گیا اور کہا کہ اللہ کا رسول تجھکو بلاتا ہے درخت اپنے رگ و ریشہ کو زمین سے کھینچکر حضرت
کی طرف روانہ ہوا اور حاضر ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نے کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ کفایت
کرتا ہے پھر بموجب حکم حضرت کے وہ درخت اپنی اُسی جگہ جا رہا اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ
مین بہت بھوکا تھا حضرت نے میرا حال دیکھکر مجھکو اپنے گھر بلا کر ایک دودھ کے پیالے سے تمام اہل
صفہ کو شکم سیر کیا پھر مجھے پیٹ بھر کے پلایا پھر آپ پیا اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت
اپنے لڑکے کو حضرت کی خدمت مین لائی اور عرض کیا کہ میرا بیٹا صبح اور شام دیوانہ ہوجاتا ہے حضرت
نے اپنا ہاتھ مبارک اُسکے سینے پر لگایا اور دعا کی تو اُس بچہ کو قے آئی اور مانند سگ بچہ سیاہ کے ایک

[1] عذاب الٰہی پہونچنا عشا ہی کی نماز نہ پڑھنے پر موقوف نہین بلکہ ہر نماز کا ترک کرنا موجب عذاب کا ہے اس حدیث مین نماز عشا کا ذکر شاید اسواسطے ہے کہ بعضے شخص عشا کی نماز پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہین اور نماز کے قضا ہوجانے کی پروا نہین کرتے اور اونکی نماز عشا قضا ہوجاتی ہے ۱۲

اندر سے نکلا اور چلا گیا اور لڑکا تندرست ہوا اور ترمذی مین ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی
نے حضرت سے کہا کہ مین کس دلیل سے جانون کہ تم نبی ہو - فرمایا یہ کہ مین بلاؤن اس کھجور کے درخت کے
اس خوشہ کو اور وہ میرے پیغمبر ہونے کی گواہی دے - پھر حضرت نے اس خوشہ کو بلایا اور وہ درخت سے
اُترنے لگا یہانتک کہ حضرت کی طرف زمین پر آپڑا اور گواہی دی حضرت نے فرمایا پھر جا وہ پھر گیا جہان
سے آیا تھا وہان چلا گیا اور اعرابی اسلام لایا - اور صحیح مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرتؐ کے
ساتھ سفر مین ایک بڑے میدان مین اُترے حضرت قضا حاجت کو گئے اور کوئی آڑ نتھی میدان کے
کنارہ مین دو درخت تھے آپنے ایکدرخت کی ایک شاخ پکڑ کر کہا کہ فرمانبردار ہو میرا ساتھ حکم اللہ کے -
درخت نے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوے کے گردن جھکائی پھر حضرتؐ نے دوسرے درخت کی شاخ
پکڑ کر ویسا ہی فرمایا اُسیطرح یہ درخت بھی فرمانبردار ہوا حضرت نے اُن دونون درختون کے نصف مین
آکر فرمایا کہ دونو مل جاؤ ساتھ حکم اللہ کے - وہ دونو درخت مل گئے یعنی خوب پردہ اور سایہ ہو گیا - جابرؓ
کہتے ہین کہ مین یہ امر عجیب دیکھکر اپنے دل سے باتین کر رہا تھا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت تشریف لائے
اور دونو درخت جُدے جُدے ہو کر اپنے اپنے مکانون پر جا کر قایم ہوے اور ترمذی اور دارمی
مین حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نواح مکہ مین حضرت کے ساتھ تھا جو پتھر اور درخت سامنے آتا کہتا تھا
السلام علیک یا رسول اللہ اور جامع ترمذی مین ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ ابو طالب چچا حضرتؐ
کے مع چند مشائخ قریش کے حضرت کو ساتھ لیکر شام کی طرف کو چلے اور حضرت اُسوقت بارہ برس
کے تھے (جب بحیرا) راہب کے مکان پر پہونچے وہان اُترے راہب اُنکی ملاقات کے لئے نکلا اور اس
سے پہلے جو قریش یہان اُترا کرتے تھے تو یہ راہب کبھی کسیکے واسطے نہین نکلا کرتا تھا پس یہ راہب
اُنکے درمیان کسیکو ڈھونڈھتا ہوا پھرنے لگا یہانتک کہ آکر حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سردار ہے
سارے جہان کا یہ ہے رسول رب العالمین کا - اللہ تعالیٰ اسکو بھیجیگا سبب رحمت کا تمام جہان کے
واسطے - بعضے مشائخ قریش نے کہا تو اسکا حال کہان سے جانتا ہے کہا جو وقت تم پیش آئے اس
راہ سے کہ دونو پہاڑون مین ہے تو تمام درخت اور پتھر سجدہ مین پڑ گئے اور یہ سوائے پیغمبر کے کسیکو سجدہ

کیا کرین آپ نے منع فرمایا - جانور اور درخت اور پتھر مکلف بالشرع نہین ہین اور انسان مکلف ہین ۱۲

ہین کرتے اور مین پہچانتا ہون اوسکو بسبب مُہر نبوت کے کہ اُسکے شانہ کی ہڈی کے نیچے ہے مانند سیب کے ۔ اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ راہب نے کھڑے ہوکر حضرت کو گلے لگایا اور لوگون سے حضرت کے احوال اور صفات اور اخلاق پوچھے سب کو موافق اُسکے پایا جو اوسکی کتاب مین تھا) پھر راہب اپنے مکان مین گیا اور قافلہ کے واسطے کھانا تیار کرکے لایا اُسوقت حضرت اونٹون کے چرانے مین تھے راہب نے کہا اُنکو بلاؤ (جن پر مدار اس دعوہ کا ہے) پس حضرت تشریف لائے اس حال مین کہ حضرت پر ایک ابر سایہ کئے ہوئے تھا اور پہلے سے تمام لوگ درخت کے سایہ مین بیٹھے ہوئے تھے اور سایہ مین جگہ باقی نہی تھی حضرت ایکطرف آبیٹھے تو درخت کا سایہ حضرت پر جھک گیا راہب نے کہا درخت کا سایہ خدا کے رسول پر جھک گیا۔ پھر راہب نے قسم دیکر پوچھا کہ تم مین اسکا ولی کون ہے لوگون نے کہا ابوطالب ہے راہب برابر ابوطالب کو قسم دیکر کہتا رہا کہ محمد کو مکہ کی طرف پھیر دے تو ابوطالب نے حضرت کو مکہ مین بھیجدیا اسواسطے کہ مبادا رومی نصاریٰ حضرت کو شہید کردین۔ کہتے ہین کہ اس سفر مین سات رومی حضرت کو ڈھونڈتے پھرتے تھے اور آپکے شہید کرنیکے درپے تھے) اور سوا اسکے اور بہت معجزات آپکے ہاتھ پر ظاہر ہوے جسکو زیادہ حال معجزات کا دریافت کرنا ہو کتب حدیث اور تواریخ کی طرف رجوع کرے اور سب سے بڑا معجزہ حضرت کی پیغمبری کا گواہ قرآن مجید کلام الٰہی ہے کہ باوجودیکہ عرب مین بہت شاعر بڑے کامل فصیح تھے اور وہ لوگ اپنی زبان آوری کے مقابلہ مین تمام جہان کو عجم یعنی گونگا کہتے ہین اور انمین سے بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت اور تکبر کے تمنا رکھتے تھے کہ کسی طرح حضرت کو جھوٹ کا الزام دین اور اُنہون نے مارے غیرت کے حضرت کی دشمنی مین اپنے مال اور اپنی جانون کو تلف کیا۔ جب حضرت نے قرآن شریف کے مقابلہ مین ایک سورت[1] اُنکی تصنیف طلب کی اور یہ بھی فرمادیا کہ تم سے ہرگز نہ بن آویگی سو اُنسے نہ بن آئی اور اُنکی فصاحت اور شاعری اس جگہ گم ہوئی اور ایک سورت کے کہنے سے[2] عاجز ہوگئے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ یعنی اے لوگو اگر تم ہو شک میں اس کلام سے جو ہمنے اُتارا

ف۱ چھوٹی سورت مین تین آیت کی ۱۲

ف۲ اگرچہ شیخی مارتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اگر چاہین تو اس قرآن کی مانند کہدین چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا ہے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَٰذَا یعنی جب پڑھی جاتی ہین ان پر ہماری آیتین کہتے ہین ہم سن چکے اگر ہم چاہین تو کہہ لین ایسا ہی یعنی ایسا کلام ہم بھی کہدین ۱۲

ہے اپنے بندے پر تو تم اس قسم کی ایک ہی سورت لے آؤ اور بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو پھر یون فرمایا وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ یعنی پھر اگر نہ کرو اور ہرگز نہ کروگے تو بچو آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین - تیار ہے منکرون کے واسطے اور فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ یعنی کیا لوگ کہتے ہین یہ بنالایا - تو کہہ تم لے آؤ ایک سورہ ایسی اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو - اور فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىہُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ یعنی کیا کہتے ہین کہ باندھ لایا ہے اسکو تو کہہ تم لے آؤ ایک دس سورتین ایسی باندھکر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم سچے پھر اگر نہ کرین تمہارا کہنا پھر جان لو کہ یہ اترا ہے اللہ کی خبر سے اور فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَہٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ ۝ فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِہٖٓ اِنْ کَانُوْا صٰدِقِیْنَ ۝ یعنی یہ لوگ کہتے ہین کہ قرآن محمد نے بنالیا ہے بلکہ ازراہ حسد و تکبر کے ایمان نہین لاتے پھر یہ لوگ اس قرآن کی مانند کوئی بات تو لے آوین اگر سچے ہین اور فرمایا قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِہٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا ۝ یعنی تو کہدے کہ اگر جمع ہووین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہ آیتین قرآن مجید کی حضرت کی تصدیق نبوت اور قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ اگر فرضاً جناب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبری کے دعوے مین جھوٹے ہوتے تو صدہا شاعران فصیح کے سامنے کبھی یون نہ فرماتے کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین یا ایک سورت تم سے اور تمہارے شاہدین اور مددگارون سے تمام جن اور آدمیون سے نہ بن سکیگی کیونکہ دعوی کرنیوالا جانتا ہے کہ جیسے اور آدمی ہین مین بھی آدمی ہون اگر مین یہ کہونگا کہ اس کلام کی مانند تم سے ہرگز نہ بن آویگی تو شاید کوئی شخص اسکے مقابلہ مین ایسا ہی کلام کہکر لا وے تو مین شرمندہ ہو جاؤن

عرض بہر صورت جھوٹے آدمی سے ایسا دعوی ہرگز نہین ہو سکتا چونکہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق
ہین اور یہ کلام پاک بیشک اللہ کا کلام ہے اسواسطے پانچ مقام مین قرآن شریف سے صاف ظاہر ہے
کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا۔ اور جاننا چاہیے حضرت کے وقت سے آجتک ہر زمانہ مین دین اسلام
کے دشمن بہت ہوتے رہے ہین اور اس زمانہ مین پادری لوگ دن رات اسی فکر مین رہتے
ہین کہ کسی وجہ سے دین اسلام کو باطل ٹھیراوین اور اسواسطے طرح طرح کے علوم اور عربی زبان
کو بخوبی سیکھتے ہین لیکن کبھی کسی نے قرآن شریف کی مانند دو چار سطر کی عبارت بھی نہین لکھی
اور ظاہر ہے کہ بیان خال وخط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی وغم اور ہجر و وصل اور شراب
کباب اور بزم و رزم اور باغ و چمن و صحرا و گلشن وغیرہ مضامین شاعرانہ جسمین فصاحت اور بلاغت
اور صنایع اور بدایع اور معانی اور بیان کی گنجایش بہت ہوا کرتی ہے سو قرآن شریف مین نہین ہے اور جھوٹ
اور مبالغہ شاعرانہ سے بالکل خالی ہے بلکہ مبدء اور معاد کی صفات اور حالات اور قوانین عبادات
اور معاملات اور اخلاق مہلکات اور منجیات وغیرہ سراپا دانائی کی باتون کے بیان مین ہے اور باوجود
اسکی خوبی اور رنگینی عبارت کے اور رعایت قواعد علم بیان اور معانی بھی اسمین ہے پر آدمی منصف غور
کرنے والا چاہیے تاکہ تقلید کے پھندے سے بالکل باہر آ تحقیق اور قبول حق پر کمربستہ ہوکر ان دلائل
مین فکر کرے اور قرآن مجید کی عبارات اور مضامین کو خوب سمجھکر قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے
کو اور حضرت کے نبی برحق ہونیکو عقل سے سمجھے کہ عقل سلیم کے نزدیک اس بات مین ایک ذرہ بھر بھی
شبہ اور شک نہین ہے اور اگر کوئی اس سے بھی ہدایت نہ پاوے تو بد قسمتی ہے اور حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال اور اخلاق اور عادات بہت پسندیدہ اور برگزیدہ تھے کہ آپکے
پیغمبر ہونے پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین ازانجملہ صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ مین نے
دس برس تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اتنے عرصہ مین کبھی مجھکو اُف نہین
فرمایا اور شعب الایمان مین ہے کہ انس رض کہتے ہین کہ مین آٹھ برس کی عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر
ہوا اور دس برس تک آپکی خدمت مین رہا کبھی کسی چیز کے ضایع ہونے پر حضرت نے مجھے ملامت نہین

مہلکات ہلاک کرنیوالی جیسے تکبر اور عجب اور شہوت اور ریا اور بخل اور حسد اور غفلت اور طول امل اور حب دنیا اور طمع وغیرہ ۱۲

منجیات نجات

[illegible]

کی اور اگر کوئی آپکے گھر والون سے مجھکو ملامت کرتا آپ فرماتے کہ چھوڑو اسکو ملامت مت کرو جو کچھ تقدیر مین ہے وہی ہوتا ہے اور بخاری مین انس سے روایت ہے کہ حضرت ایسے خوش اخلاق تھے کہ اگر ایک لونڈی آپکا ہاتھ پکڑ لیتی جہان چاہتی لیجاتی اور صحیح مسلم مین انس رض سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے بکریان مانگین اسقدر کہ درمیان دو پہاڑون کے تھین آپنے وہ سب بکریان اُسکو بخشدین وہ شخص اپنی قوم مین گیا اور کہا اے میری قوم مسلمان ہو جاؤ قسم ہے اللہ کی محمد صلعم بہت کچھ دیتا ہے کہ محتاج ہو جانے سے نہین ڈرتا اور صحیحین مین جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت نے کبھی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا ؎ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز + مگر باشہدان لا الہ الا اللہ + اور صحیحین مین ہے کہ انس رض نے کہا کہ مین حضرت کے ساتھ چلا جاتا تھا اور حضرت پر موٹے کنارہ والی چادر تھی ایک گنوار آپہنچا اُسنے آپکی چادر کو پکڑ کر اسقدر سختی سے کھینچا کہ حضرت اُسکے سینے تک آگئے اور چادر کا کنارہ آپکی گردن مین چبھ گیا اور اُسکا نشان پڑ گیا تھا اور اُسنے کہا اے محمد یہ اللہ کا مال جو تیرے پاس ہے اس مین سے مجھکو دلوا حضرت اُسکی طرف دیکھکر مسکرائے اور اُسکا سوال پورا کیا بعض روایات مین یون آیا کہ اُس گنوار نے کہا کہ اے محمد یہ مال تیرا نہین اور تیرے باپ کا نہین اللہ کا ہے اُسمین سے مجھکو بھی دلوا اور اُسکے ساتھ دو اونٹ تھے حضرت نے ایک پر جو اور ایک پر کھجورین لدوا دین ۱ اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ کسی نے کہا اے رسول خدا کے کافرون پر بددعا کیجیے فرمایا کہ اللہ نے مجھکو برا کہنے کے واسطے پیغمبر نہین کیا بلکہ مجھکو لوگون کے واسطے رحمت بھیجا ہے اور ترمذی مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نہ تھے فحش بولنے والے اور نہ بازارون مین چلانے والے اور اگر کوئی آپسے بدی کرتا اُس سے بدلہ نہ لیتے معاف فرماتے اور شرح السنۃ مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو اختیار دیا کہ چاہو تو پیغمبر بندہ ہو اور چاہو تو پیغمبر بادشاہ آپنے کہا کہ ہونگا پیغمبر بندہ - اِسکے بعد حضرت نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہین کھایا اور فرماتے کہ مین کھانا کھاتا ہون جیسے بندے کھایا کرتے ہین اور بیٹھتا ہون جیسے بندے بیٹھا کرتے ہین اور دلائل النبوۃ مین حضرت علی رض سے

روایت ہے کہ ایک یہودی عالم کے کچھ دینار حضرت پر قرض تھے اُسنے حضرت پر تقاضا کیا آپنے فرمایا اِس وقت میرے پاس کچھ ہے نہین کہ تجھکو دُون۔ اُسنے کہا اے محمد جبتک تو میرا قرض ادا نہین کریگا مین تجھ سے جدا نہین ہونگا۔ آپنے فرمایا خیر مین تیرے پاس بیٹھا رہونگا۔ سو حضرت اُسکے پاس بیٹھے رہے اور نماز پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی یعنی اسقدر مدت اُسی یہودی کے ساتھ رہے اور حضرت کے اصحاب اُس یہودی کو جھڑکتے تھے۔ حضرت کو اصحاب کی یہ حرکت پسند نآئی یارون نے عرض کیا کہ بھلا ایک یہودی آپکو روکے رکھے۔ حضرت نے فرمایا کہ مجھکو میرے پروردگار نے منع فرمایا ہے اس سے کہ ظلم کرون کسی پر۔ جب صبح ہوئی اُس یہودی نے کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ یعنی مین سچے دل سے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ بیشک نہین بندگی کسیکی سوا اللہ کے اور بلا شبہ آپ اللہ کے رسول ہو۔ اور کہا کہ میرا آدھا مال اللہ کی راہ مین تصدق ہے سُنتے ہو مین نے جو آپ سے یہ گستاخی کی ہے صرف اسواسطے کی ہے کہ دریافت کرون آپکی تعریف جو توریت مین ہے اور وہ تعریف یہ ہے کہ محمد بیٹا عبداللہ کا پیدایش اُسکی مکہ مین اور ہجرت گاہ اُسکا مدینہ۔ اور ملک یعنی عظمت اور شوکت اُسکی شام کے ملک مین۔ نہین ہے محمد بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانے والا بازارون مین اور نہ اختیار کرنے والا وضع فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنے والا۔ پھر کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور کہا یہ میرا مال ہے بموجب حکم اللہ کے جہان اسکا خرچ کرنا مناسب ہو خرچ کر دیجیے اور مسند احمد و ترمذی اور ابن ماجہ مین ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بوریے پر سوئے ہوئے تھے جب اُٹھے تو آپکے بدن مبارک پر بوریا چبھکر نشان پڑگیا تھا ابن مسعود رض نے عرض کیا کہ اے رسول خدا کے کیا خوب ہوتا اگر آپ ہمکو فرماتے کہ ہم آپکے لیئے نرم فرش بچھا دین اور سامان آسودگی کا کردین۔ فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام ہے مجھے دنیا سے اتنی غرض ہے جیسے کسی سوار نے ایک درخت کے نیچے کچھ آرام پکڑا اور چلدیا اور درخت کو چھوڑ گیا اور صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ تھے فحش بولنے والے اور نہ لعنت کرنے والے اور نہ برا کہنے والے اور بخاری مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ نہین دیکھا مین نے حضرت

کو بہت ہنستے ہوئے کہ تمام مُنہ کُھل جاوے اور حضرت اپنے گھر والونکا کام خدمت بھی کیا کرتے تھے اور صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس واسطے کبھی کسی سے بدلہ نہین لیا مگر جو کوئی اللہ کا گناہ کرتا اُسکی سزا جو ہوتی وہ دیتے اور ترمذی مین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت اپنی نعلین آپ گانٹھ لیتے اور کپڑا آپ سی لیتے اور اپنے گھر مین کام کرتے جیسے اور لوگ کرتے ہین اور بکری کا دودھ آپ نکال لیتے اور اپنی خدمت آپ کرتے (دوسرے کو کم فرماتے) اور ترمذی مین انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت جب کسی سے مصافحہ کرتے اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے نہ نکالتے جب تک وہ نچھوڑتا اور اپنا موںھ اُسکے موںھ سے نہ پھیرتے جب تک وہ اپنا موںھ نہ پھیرتا - اور مجلس مین سب کے برابر بیٹھنے زانو بڑھا کر نہ بیٹھتے اِس مقام مین حضرت کے اخلاق کریمہ مین سے بہت ہی تھوڑا بیان ہوا ہے جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو تو کتب معتبرہ احادیث اور سیر سے دریافت کرے - حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہین کہ حضرتؐ کا خُلق قرآن ہے یعنی جو کچھ قرآن مجید مین ہے وہ بالطبع حضرت کے اخلاق ہین - اور حضرت کے اخلاق حمیدہ کی اللہ تعالیٰ خود تعریف فرماتا ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ؕ اور پیغمبرون سے پیچھے دین کی راہ بتلانے والے پیغمبرون کے نایب ہوتے ہین کہ جنکے ذریعہ سے دین محمدی لوگون کو پہونچا اور اللہ اور رسول کے کلام پاک کا مضمون لوگون کو خوب سمجھاتے ہین چنانچہ حضرت کے اہل بیت اور اصحاب کبار اور تابعین اور تبع تابعین اور ایمۂ مجتہدین اور محدثین اور اولیاء اللہ اور علماء متقین رضی اللہ عنہم اجمعین ہین کہ گنتی اُنکی ہزارون اور لاکھون سے کم نہین ہے - اگرچہ ان نائبان پیغمبر کا گناہون سے بالکل پاک ہونا شرط نہین ہے لیکن پھر بھی اُنکے افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتے ہین اور وہ بہت پرہیزگار اور گناہون سے بچنے والے اور دین مبین کے پھیلانے والے اور عبادت آلہی مین مستغرق ہوتے ہین اور اگر اُن مین سے کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُنکو جلد توبہ نصیب کردیتا ہے اور اُنکے افعال اور اخلاق بھی ایسے اچھے ہوتے ہین کہ جنکے بیان اور سُننے سے دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہے - بسبب اختصار کے یہان اُنکا ذکر نہین کیا گیا جسکو دریافت کرنا ہو کتب سیر اور

تواریخ معتبرو سے دریافت کرے اور ہندوؤن کے دین کے پیشوا اسوقت بھی بہت ہوئے ہین
پر اُنکے افعال اور اخلاق عجیب طرح کے ہین کہ جنسے عقل حیران ہے - بڑا پیشوا انکے دین کا برہما ہے
اُسکو رسولِ خدا اور خالق اور نائبِ خدا بلکہ خدا جانتے ہین اور اکثر ہندوؤنکا قول یہ ہے کہ چارون بید کلام الٰہی برہما کے
چار مونہہ سے برآمد ہوئے اور چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران کہ بید کے فروعات ہین اور اٹھارہ سمرتی یہ سب
برہما نے بنائے ہین - پس برہما انکے پیشوا اونکا پیشوا ہے مہابھارت کے آدپربا مین لکھا ہے کہ
برہما سب دیوتاؤن کا اُستاد ہے اور مہادیو بھی اُس سے پیدا ہوا ہے اور اکثر ہندوؤن مین یہ بات
مشہور اور مُسلّم ہے کہ برہما مخلوقات کا بنانے والا اور بشن پالنے والا اور مہادیو ہلاک کرنے والا ہے
اور کہتے ہین کہ سب سے پہلے برہما نے اپنی بیٹی سرستی بنائی اور کام دیو یعنی شہوت جماع کو پیدا کیا کامدیو
نے برہما سے یہ بردان یعنی بخشش چاہی کہ وہ جسکے دل مین داخل ہو اُسکی عقل ماری جاوے
برہما نے اُسکو یہی بردان عطا فرمایا کام دیو اُسیوقت واسطے امتحان کے برہما ہی کے دل مین داخل
ہوا برہما جی کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی سرستی سے قصد جماع کا کیا - سرستی نے مارے
شرم کے مونہہ پھرایا اُسطرف برہما کے ایک مونہہ ظاہر ہوا اسیطرح سرستی نے چارون طرف مونہہ پھیرا
برہما جی کے بھی ہرطرف ایک مونہہ ظاہر ہوتا رہا کہتے ہین کہ برہما جی کے چار مونہہ اُسیوقت سے ہوئے
ہین آخر کو سرستی بھاگ چلی برہما جی اُسکے پیچھے لگے سرستی زمین مین غائب ہوگئی - برہما جی ٹھہر گئے
جب نکلی اور بھاگی برہما جی پھر اُسکے پیچھے دوڑے اسیطرح سرستی کبھی ظاہر اور کبھی غائب ہوکر بھاگتی
تھی پیاس جوانمردنے پیچھا نچھوڑا دیوتاؤن مین یہ چرچا ہوا تو مہادیو نے برہما کا اوپر کا سر کاٹ
ڈالا بعضے کہتے ہین کہ اس گناہ کی شامت سے برہما کی پوجا موقوف ہوئی - سب دیوتے پوجے جاتے
ہین برہما کی پوجا کہین نہین کی جاتی **ف** مؤلفِ رسالہ کہتا ہے کہ اوّل تو پرستش کسیکی سوائے
ذات اللہ تعالیٰ کے درست نہین اور کفر ہے لیکن یہ تو فرمائیے کہ اور دیوتے کونسے معصوم تھے جنکا
ذکر فصلِ دوم مین ہو چکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ برہما نے مہادیو کی زوجہ سے آشنائی لگائی تھی
اسواسطے مہادیو نے اُسکا سر کاٹ دیا تھا اور شیو پران اور اسکند پران مین لکھا ہے کہ برہما نے

چنانچہ اسی کتاب کے باب اول کی فصل اول مین بیان ہوا ہے صفحہ ۹-۱۲

مہادیو کی خدائی کا اقرار نہین کیا تھا اسواسطے اُسکا سر بھیرون ناتھ نے یا تجلّی نور نے کاٹ ڈالا چنانچہ
اِس کتاب کے صہ ۱۸ و ۱۹ امین دیکھو ۱۲
فصل اول مین مذکور ہو چکا ہے[۱] اور بعضے ہندو کہتے ہین کہ سرستی نے ندی کی صورت مین ظہور
کیا ہے کہ کُل چھیتر کی زمین مین کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب ہو کر چلتی ہے جسطرح کہ
برہما کے ہاتھ سے بھاگ کر چلتی تھی سو اب تک اُس بات کا یہ نشان موجود ہے اور دین حق کی[۲]
تحقیق مین متسیہ پوران سے نقل کیا ہے کہ برہما نے سرستی کو سو برس تک جورو بنا کر رکھا پھر اپنے
بیٹی کو سویم بھو سے بیاہ دیا اور شیو پوران سے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ سرستی اب تک برہما کی عورت ہے چنانچہ
فصل اول اور دوم مین مذکور ہو چکا ہے[۳] اِس مقام مین بعضے ہندو یہ جواب دیا کرتے ہین کہ
برہما جی سامرتھی یعنی توفیق والے تھے اور سامرتھی کو گناہ ضرر نہین کرتا (چنانچہ بھاگوت مین[۴]
لکھا ہے کہ سامرتھی کیا نہین کرتے) سو اُسکا جواب یہ ہے جواب یہ ہے کہ جو شخص شہوت کا مغلوب
ہو کر بے عقل ہو جاوے وہ سامرتھی کہان رہا اور اگر برہما کو گناہ نے ضرر نہین کیا تھا تو مہادیو نے
اُسکا سر کیون کاٹا اور گناہ کی شامت سے اُسکی پوجا کیون موقوف ہوئی — اور بالفرض اگر سامرتھی
کو گناہ ضرر نکرے تو بھی ضرور ہے کہ اللہ کا رسول گناہ سے پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت کرنی
لوگون کو فائدہ نہین کرتی یعنے جو شخص آپ بُرے کام کرے اور دوسرونکو اُس سے منع کرے لوگ
اُس سے مسخری کرینگے اور کہینگے کہ اگر یہ کام بُرے ہین تو آپ کیون کرتا ہے اور اُسکی یہ مثال ہے
کہ جیسے کوئی شخص حلوا کھا رہا ہے اور لوگون سے کہتا ہے کہ اِس مین زہر ملا ہوا ہے تُم مت کھاؤ
ورنہ ہلاک ہو جاوگے تو لوگ اُسکے کہنے کا یقین نکرینگے اور کہینگے کہ اگر زہر ملا ہوا ہوتا تو آپ کیون
کھاتا اور بعضے ہندو یہ کہا کرتے ہین کہ برہما سے یہ حرکت اسواسطے ظاہر ہوئی تا کہ ظاہر ہو جاوے
کہ پرمیشر کی بھاوی یعنی خدا کی تقدیر ایسی غالب ہے کہ برہما سے بھی نہ ٹلی اور خدا کا ارادہ یہی تھا کہ برہما سے
یہ حرکت ہووے — سو اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو تمہارے دین مین بموجب اکثر شاستروں کے خدا کا ارادہ
کچھ چیز نہین ہے اور نعوذ باللہ خُدا معطل ہے کچھ کرتا ہی نہین ہے چنانچہ فصل اول مین بیان ہو چکا
اور انشاء اللہ کچھ بیان ہوگا دوسرے اللہ تعالےٰ کے ارادہ کے غالب ہونے کا ظاہر ہونا کچھ اسی

---

[۱] صفحہ ۱۸ و ۱۹ امین ۱۲

[۲] صفحہ ۱۲ و ۱۳ — ۱۲

[۳] صفحہ ۱۴ آخر تک ۱۲

[۴] بھاگوت سکندھ ... باب ... ۱۲

[۵] صفحہ ... ۱۲

بات پر موقوف نہین ہے کہ خدا کا پیغمبر ایسے گناہ سے بدنام ہو جس مین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑتا ہے
بلکہ جیاؤ کسی طرح کا حادثہ اور مصیبت برہما پر پڑ جاتا ارادۂ الٰہی کا غالب ہونا اُس سے بھی خوب ظاہر
ہو جاتا اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والون کے نزدیک ہر طرح ثابت ہی ہے لیکن یہ
بات عقل سلیم کے نزدیک ہرگز جائز نہین کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور ایک پنڈت بیدانتی
نے اسبات کا یہ جواب دیا تھا کہ یہ کام برہما سے حقیقت مین سرزد نہین ہوا صرف ظاہر مین لوگون
کی نظرون مین معلوم ہوتا تھا کہ برہما نے یہ حرکت کی ہے - سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہر گنہگار کہہ سکتا
ہے کہ مینے یہ گناہ نہین کیا تمہاری نظر مین غلطی پڑ گئی ہے اور بالفرض اگر حقیقت مین برہمانے
یہ گناہ نہین کیا تھا تو مہادیو نے اسکا سر کیون کاٹا تھا - اور اگر کہو کہ مہادیو نے بھی سر نہین کاٹا
یہ بھی نظرون کی غلطی ہے - تو بس معلوم ہوا کہ یہ تمہاری پوتھیون کی غلطی ہے کہ جسمین سراسر غلط
اور جھوٹ بھرا ہوا ہے تو اس سے تمہارا دین ہی غلط ٹھیرا - اور جو دین کہ ایسا غلط ہو اُس سے
نجات کی امید رکھنی محض غلط ہے اور مخبر ہنود اندرمن نے اول تو بے سوچے سمجھے اُس روایت ہی سے انکار
کیا چنانچہ لکھتا ہے کہ تا وقتیکہ از کتب معتبرۂ ہنود عیوب پیشوایان ہنود ثابت نخواہد کرد سخن او
ہمچون سگان خواہد بود - پھر جب دیکھا کہ اصل اس روایت کی ثابت ہے تو اقرار کیا یعنی یون
لکھا کہ برہما کالبد سے را کہ آلودۂ این کار گردیدہ بود ترک دادہ کالبد دیگر گرفتہ بعبادت ہزاران ہزار سال
کفارۂ گناہ بجا آوردہ بدرجۂ خود رسید سو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات محض غلط اور بناوٹ ہے - بتلائیے کہ
کونسی کتاب معتبر ہنود سے نقل کرتے ہو بلکہ برہما کی نسبت یہ لکھا ہے کہ بسبب اس کار ناشائستہ کے
برہما کی پرستش موقوف ہو گئی - اور کتب معتبرۂ ہنود سے ثابت ہے کہ ہنوز برہما کی عمر باقی ہے پس
دعویٰ چھوڑنے کالبد کا قطعاً باطل ہوا - اور یہ فرمائیے کہ مجرم کالبد ہے یا رُوح - اگر کالبد ہے تو پہلے
کالبد کی پاداش مین دوسرے کالبد کو تکلیف پہنچانا بیجا ہے - اور اگر مجرم روح ہے تو پہلے کالبد کے
ترک کرنے سے روح بری نہین ہو سکتی - اور کالبد کے ترک کرنے سے اگر یہ مراد ہے کہ مثل اور
شخصون کے مر گیا تو اسطرح سے تو ہر نیک اور بد مرتا ہے یہ موت موجب کفارۂ گناہ نہین ہے

۵۱ یعنی برہما نے جس بدن مین یہ گناہ کیا تھا اُس بدن کو چھوڑ کر دوسرا بدن اختیار کرکے ہزارون برس عبادت کرکے اس گناہ کا کفارہ بجا لاکر اپنے درجہ کو پہنچا ۱۲

۵۲ یعنی جنکو ہندو معتبر جانتے ہین ۱۲

اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلے کالبد کو ہلاک کیا تو یہ امر خود گناہ عظیم ہے۔ اور ما سوا اُسکے اندرمن تحفۃ الاسلام

کے باب اوّل مین لکھتا ہے کہ آنچہ محمدیان ادّعا میکنند کہ گناہ از توبہ بخشیدہ میشود اصلے ندارد۔ پس

بقول اندرمن کے برہما کا کفارہ گناہ کا بجالانا بے فائدہ ہے اور برہما جی سے سوائے اس کام

کے اور کیسے کیسے افعال ظہور مین آئے۔ بار ہا جھوٹا دعویٰ خدائی کا کیا اور بید کہ جسکو کلام خدا جانتے

اس کتاب کے صفحہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ مین دیکھو ۱۲

تھے اُسکا حکم نمانا اسواسطے اُنکا سر کٹ گیا یا جل گیا۔ اور یہ بات قرار دی کہ جو کوئی لنگ کا آغاز و انجام

اس کتاب کے صفحہ ۱۷ و ۱۸ مین مقام مین دیکھو ۱۲ ص ۱۹ ص ۱۶ و ۱۷ - ۱۲

دیکھ آوے وہی خدا ہے اور جھوٹ کہدیا کہ مین نے لنگ کو چھو لیا ہے اور اس بات پر دو گواہ جھوٹے

قایم کئے اور اپنی لڑکی باک اور سندھیا پر عاشق ہوئے اور بُرے کام کا قصد کیا جسپر مہا دیو نے اُنپر

ص ۲۱

ہزار ہا لعنت کی اور دو بار اپنی یوتی کے نظارہ جمال سے انزال فرمایا اور سنیما و راسند کو خدا کی عبادت

ص ۲۲ و ۲۳ و ۲۶ - ۱۲ ص ۲۶

سے باز رکھا اور مہادیو کے لنگ اور دیوی کی پرستش کی او تار کرکے اُنہون نے اُنکی پرستش کی اُسپر اُنکو

ص ۲۴ ص ۳۰ و ۳۱ - ۱۲

انعام دیا اور تین شہرون کے باشندون سے جبرًا لنگ کی پرستش کرائی اور اندر کے گناہ کو بیگناہون کی گردن

ص ۳۱ ص ۳۶ و ۴۱ - ۱۲

پر رکھدیا اور پانچوان حصہ اُنکے کلام کا جھوٹ اور فحش ہوا۔ چنانچہ یہ سب کچھ سند کے ساتھ فصل اول

ص ۳۶ - ۱۲

مین مفصل بیان ہو چکا ہے اب یہ فرمائیے کہ ان سب امورمین سے آپ برہما کی کس کس بات کا

انکار کروگے اور کس کس کام کے واسطے بجالانا کفارہ کا ثابت کروگے ع تن شدہ جملہ داغ داغ پنبہ

کجا کجا نہی۔ اور جو شخص کہ ایسی صفات سے موصوف اور پانچوان حصہ کلام اُسکا جھوٹ اور فحش ہو وہ

ہرگز خدا کا رسول امین اور حامل وحی نہین ہوسکتا ازانجملہ ایک پیشوا اُنکے دین کا چاند ہے کہ وہ

برہما کا اُستاد ہے مہابھارت کے سانت پرب مین ہے کہ جب اول برہما نارائن کے دل سے پیدا ہوا تو

اعمال خیر (یعنی بید) خود بجالایا پھر جب نارائن کی آنکھ سے پیدا ہوا تو اعمال خیر یعنی بید چاند سے

سیکھے۔ سو اُس چاند کا یہ حال ہے کہ اُسنے اپنے گورو برہسپت کی جورو سے زنا کیا جس سے بُدھ

پیدا ہوا اور جب مہا دیو جی مراد دینے کو آئے تو اُنکے مقابلہ مین کھڑا ہوا اور اندر کے ساتھ ملکر گوتم

کی جورو سے زنا کرنے کو گیا چنانچہ فصل دوم مین مذکور ہو چکا ازانجملہ ایک پیشوا اُنکے بشن جی مین

ص ۲۳ و ۶۲ - ۱۲

جنھون نے دھو کا دیکر برندا جلندھر کی جورو سے زنا کیا اور اُسکی بددعا سے پتھر بنگئے اور دھارتی او

اس کتاب کے صفحہ ۱۱ و ۱۲ مین دیکھو ۱۲

١٣٥

ع٥

ظفر مبین صفحہ ٢١٨ - ١٢

نسی رسیا اور مہادیو کی عورتوں پر فریفتہ ہو کر انکو ساتھ لیکر سُرگ کو چلے گئے اور بارہا مہادیو کے لنگ کی
اور ستی کے اعضا سوختہ کی پرستش کی اور کروڑ لنگ مٹی کے بنا کر انکی پوجا کی اور لنگ کو پوجتے
پوجتے خود لنگ بنگئے اور بارہا جھوٹا دعویٰ خدائی کا کیا اور باوجود اسکے ۲۴ روز تک ایک جانور
سے لڑے اُسکو مغلوب نکر سکے اور بید جسکو کلام خدا جانتے تھے اُسپر یقین نکیا اور قرار دیا کہ جو کوئی لنگ
کو چھو لے وہی خدا ہے اور بہت کوشش کی اور لنگ کو چھو نہ سکے اور کاشی اور تین شہروں کے
لاکھوں باشندوں کو بہکا کر ملحد اور بید میں کر دیا اور فتویٰ دیا کہ کوئی مالک جہان کا نہیں دوزخ
بہشت اسی جہان میں ہیں اور جورو اور حقیقی بہن اور ماں سب برابر ہیں سب کے ساتھ جماع کرنا
درست ہے اور راجہ دیوداس اور راجہ بل کو کہ دونوں بڑے عادل تھے دغا بازی اور فریب کے ساتھ سلطنت
سے خارج کر دیا اور گنگا کو فرزند کشی کا فتویٰ دیا چنانچہ ایسے حالات اور اوصاف بشن جی کے فصل
اول میں بیان ہو چکے ہیں از انجملہ ایک پیشوا انکے راجہ اندر صاحب ہیں جنکو بہشت کا اور تمام دیوتاؤں
کا بادشاہ جانتے ہیں اور انکا ہمنام اندر مشن لکھتا ہے کہ اندر دیوتا عارف کامل است و در ترویج
معرفت شب و روز کمر سعی بستہ دارد - اور مہابھارت اور رگ بید میں اندر کی نہایت تعریف لکھی
ہے سوائے اوصاف سے تو شاستر اور پوران مالامال ہو رہے ہیں جنکے برابر کوئی فاسق معلوم نہیں
ہوتا اور جب کوئی عابد عبادت کرنے لگتا ہے تو انکو اپنا فکر پڑتا ہے کہ مبادا عبادت کے زور سے
یہ شخص میری بادشاہت لے لے اور جہانتک ہو سکے اسکو عبادت سے باز رکھتے ہیں راجہ صاحب
سی بلیغ فرماتے ہیں چنانچہ بعضی صفات انکی فصل دوم میں بیان ہو چکی ہیں از انجملہ ایک
پیشوا انکے دین کا برہسپت ہے کہ تمام دیوتاؤں کا اُستاد اور مرشد ہے - انند بلی اپنکھد بید کی شرتی
مین لکھا ہے کہ ننوا اندر کے باپ ایک مرتبہ برہسپت کا ہے جو اور دیوتاؤں کو تعلیم کرتا ہے سو اُسنے اپنی بھاوج
سے زنا کیا اور بچہ جو پیٹ میں تھا اُسکے حق میں بددعا کی - اور دیوتوں کے پیر و مرشد شکر کی صورت
اختیار کر کے اس فریب کے ساتھ اور دیتوں کو بُرے علم پڑھا کر گمراہ کیا چنانچہ فصل دوم میں مذکور
ہو چکا ہے از انجملہ ایک بڑا پیشوا ہندوؤں کا پاراشر رکھا اور اُسکا فرزند فرضی بیاس ہے

۱۳۶

راجہ بل کو فریب دیا
بل کا باون اوتار
ہوا ہندوؤں میں
مشہور ہے
سودا جلد ۲ صفحہ ۱۳۲
چنانچہ باب اول کی فصل
دوم مین مذکور ہو چکا
صفحہ ۷۱

جسنے بیدون کا انتخاب اور شرح اور باب اور فصل مقرر کردیے - اندرمن لکھتا ہے کہ بیاس مُفسّر اور مجتہد دین ہنود کا ہے اور بھاگوت کے دوسرے اسکند مین لکھا ہے کہ بیاس بائیسوان اوتار ہے سو پاسر اور بیاس کا یہ حال ہے کہ مہابھارت کے آدپرب مین لکھا ہے کہ راجہ اپرچر شکار کے لیے گیا اور جنگل مین اپنی عورت کو یاد کیا تو اسکی منی نکل پڑی راجہ نے اُس نطفہ کو ایک پتے مین رکھکر باز کے ہاتھ اپنی بیوی کے پاس بھیجدیا راہ مین ایک اور باز اس پتے کو طعمہ سمجھکر اس باز سے الجھا پتے مین سوراخ ہوگیا اور نطفہ پتے مین سے نکلکر پانی مین ایک مچھلی کے مونہہ مین جا پڑا مچھلی اُس سے حاملہ ہوگئی بعد دس مہینے کے ایک مچھوہ نے اُس مچھلی کو پکڑکر جو شکم چاک کیا ایک لڑکا اور ایک لڑکی اُسکے شکم سے نکلے مچھوا اُنکو راجہ اپرچر کے پاس لیگیا - راجہ نے لڑکے کو اپنا فرزند بناکر رکھا اور لڑکی مچھوے کو واپس کردی اُسنے لڑکی کا نام ستونتی رکھا جب جوان ہوئی اُسکے باپ یعنی مچھوہ نے ایک چھوٹی سی کشتی اُسکو دی اور وہ مسافرونکو مدون لینے اُجرت کے دریا سے پار کیا کرتی تھی - اتفاقاً پراسر رکھ وہان آن پہنچا اُس لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسکا ہاتھ پکڑا - لڑکی نے کہا مین بکر ہون میری بکارت زایل ہوجاویگی تو فضیحتی ہوگی - پراسر نے کہا تیری بکارت پھر بدستور ہوجاویگی اور جماع کیا اُس سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام بیدبیاس ہے یعنی بیدون کو جُدا جُدا اور چار حصہ کرنیوالا اتفاقاً راجہ سنتنین اُس لڑکی پر عاشق ہوا اور اُسکے باپ یعنی اُس مچھوے ملاح سے اُسکو چاہا - اُسنے کہا اس شرط سے تجھکو دیتا ہون کہ اسکی اولاد مین سے تیرا ولی عہد ہو - راجہ نے منظور نکیا اور وزیر سے کہا کہ مناسب نہین ہے کہ میرے ایک بیٹا گنگا کے پیٹ سے ہو اُسکے ہوتے ہوے ملاح کی اولاد کو حکومت دون - لیکن راجہ کے دل مین عشق کی آگ بدستور بھڑک رہی تھی - بھیکم راجہ کا بیٹا جو گنگا کے پیٹ سے تھا اِس حال سے واقف ہوکر ستونتی کے باپ یعنی ملاح کے پاس آیا اور اِس عہد سے کہ ستونتی کی اولاد صاحب ریاست ہوگی ستونتی کو ملاح سے لیکر اپنی گردن پر اُٹھاکر لایا اور باپ کے حوالہ کی اُس سے دو بیٹے پیدا ہوے راجہ سنتنین کے بعد ستونتی کا بڑا بیٹا حاکم ہوا اُسکے بعد چھوٹا بیٹا مسند نشین ہوا - بھیکم نے بنارس کے راجہ کی دو بیٹیون کو زبردستی

سے پکڑ لاکر اُس سے بیاہ دین لیکن اُس کی اولاد نہوئی جب مرگیا تو ستونتی نے بھیکم سے
کہا کہ تیرے بھائی کی دو جورو ین موجود ہین تو انسے صحبت کر تا کہ نسل باقی رہے بھیکم نے منظور
نکیا - ستونتی نے بید بیاس کو جنگل سے بلا کر فرمایا کہ تو اپنی بھابیون سے جماع کر تا کہ نسل باقی رہے -
بیاس نے منظور کیا - بیاس پہلے ایک عورت کے پاس گیا اُسنے بیاس کی صورت دیکھی بال
سرخ اور سیاہ اُلجھے ہوے آنکھین مشتعل (جلتی ہوئی ہین ۱۲) داڑھی اور مونچھین سرخ - وہ عورت دہشت مین آگئی
اور آنکھین بند کرلین - بیاس نے اُس سے جماع کیا اور اپنی مان ستونتی سے کہا کہ اس عورت سے
لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب زور آور عقلمند بادشاہ - لیکن اس عورت نے جو آنکھیں بند کرلین وہ
لڑکا اندھا ہوگا - چنانچہ اُس سے راجہ دہرت راشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا - پھر بیاس دُوسری
عورت کے پاس گیا اُس عورت کو بیاس کی صورت سے ایسی دہشت ہوئی کہ اُسکا رنگ زرد ہوگیا
بیاس نے اُس سے جماع کیا اور کہا کہ اسکے ایک بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ زردی آمیز ہوگا چنانچہ اُس
عورت سے راجہ پانڈ پیدا ہوا تھا جسکے بیٹے پانچون پانڈون ہوے تھے - اور ستونتی نے پھر اُس
عورت کو بیاس سے جماع کروانا چاہا اُس عورت نے بیاس کی ڈرانی صورت سے خوفناک ہوکر
اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہناکر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا اُس باندی نے بیاس کی بہت
تعظیم کی بیاس نے اُس سے جماع کیا اُس سے راجہ بدر پیدا ہوا - **ف** اندرمن (مراد آبادی کہ برہما سماجی
دین ہنود کا ہے) کہتا ہے کہ ہمارے دین کا مسئلہ ہے کہ عورت بیوہ کو اگر تمنا اولاد کی ہو یا جس عورت
کا شوہر بسبب بیماری وغیرہ کے جماع پر قادر نہو اُسکو چاہیے کہ اپنے دیور وغیرہ سے اولاد حاصل
کرے اور وُہ شخص اپنے بزرگ مثل باپ اور اُستاد سے اجازت لے اور اپنے بدن پر روغن ملے
اور بوسہ وغیرہ نلے اور اندھیرے مکان مین حمل ٹھیرنے کے دنون مین رات کو اُس عورت سے صحبت
کرے جب تک کہ حمل ٹھیر جاوے اور اگر اسطور نکریگا گنہگار ہوگا اور اس عمل کو نیوگ کہتے ہین چنانچہ
ستیارتھ پرکاش (نام کتاب ۱۲) مین مرقوم ہے - اور منو سمرتی (نام کتاب ۱۲) مین ہے کہ یہ عمل کل جگ مین متروک ہے اور اسکا جواب
یہ ہے کہ اندرمن نے بیاس کو [illegible] شریعت کر [illegible] سب [illegible] متفق ہین اسبات پر

سوطا الکجار جلد ۲ صفحہ ۹ ۔ ۱۲

کہ ایک عورت کئی مرد کا فراش نہین ہوسکتی اور جو اولاد ہو تو کسکی قرار دی جاویگی - باوجود اسکے
بیاس پر سے زنا کا اعتراض نہین اُٹھ سکتا کیونکہ عمل اُسکا مطابق شریعت ہنود کے بھی نہین ہوا
بیاس اُن عورتونکا دیور تھا بلکہ اُنکے شوہر راجہ بچتر کا بھائی بھی نہ تھا - وہ برہمن یہ چھتری وہ پراسر
کے نطفہ سے پیدا ہوا ولد الزنا - اور یہ سنتنین کا بیٹا - اور اُن عورتون نے خواہش اولاد کی نہین کی
تھی بلکہ اُنکو بیاس سے نفرت تھی اور بیاس نے اپنے باپ اور استاد سے اجازت نہین لی
اور جماع اندھیرے مین نہین کیا - عورتین بیاس کی صُورت دیکھکر بیزار ہوئین ایک عورت نے
آنکھ بند کرلی دوسری کا رنگ زرد ہوگیا بیاس نے خوب دیکھا - اور باندی سے جو مجامعت کی تو کسی
طور عمل نیوگ نہین ہوسکتا پھر جب کہ تینون عورتون سے عمل نیوگ ثابت نہوا تو زنا بہر صُورت
ثابت ہوا اور بموجب شریعت ہنود اور قانون عقل اور شریعت غرا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ بموجب
جمیع شرایع کے بیاس جی زناکار ٹھیرے - اور وہ جو اندرمین طعنہ نکاح حضرت یوسف علیہ السلام کا
بی بی زلیخا سے لکھتا ہے تو حضرت یوسف علیہ السلام حقیقت مین پیغمبر زادہ تھے نہ زلیخا کے غلام تھے
اور نہ عزیز مصر کے غُلام تھے - **اور** بیاس نے ایک ایسے امر ناروا کا فتویٰ دیا کہ از روے تمام شرایع و
عقل تمام عُقلا کے سخت ناروا ہے ایک عورت کا نکاح پانچ مردون سے کروا دیا اور اُسکا قصّہ
نہایت مختصر یہ ہے کہ راجہ دروپد نے وعدہ کیا تھا کہ جو کوئی نشانہ پر تیر لگاوے دروپدی بیٹی راجہ
دروپد کی اُسی کی زوجہ ہے - ارجن نے (کہ پانچ پانڈون مین سے ہے) نشانہ پر تیر لگایا اور دروپدی
بیاہ لایا آئے اور اپنی مان کُنتی سے عرض کیا کہ آج ہم ایک خوب چیز لائے ہین کُنتی نے کہا کہ پانچون
بھائی بانٹ کھاؤ - عرض کیا کہ ارجن بزور تیر اندازی ایک لڑکی لایا ہے کُنتی نے کہا یہ بات نادانستہ
میری زبان سے نکل گئی اب وہ کام کرو کہ میرا قول بھی سچا ہو اور تم گنہگار نہو - آخر یہ بات قرار پائی
کہ راجہ دروپد دروپدی کا باپ پانچون بھائیون مین سے جسکے ساتھ چاہے دروپدی کا نکاح کردے
اِس گفتگو مین راجہ دروپد نے پانچون پانڈو کو (یعنی پانڈون ۱۲) طلب کرکے راجہ جدھشٹر سے کہا کہ اگر تو کہے
دروپدی کا نکاح ارجن سے کردون جدھشٹر نے (عہد کا لحاظ کچھ نکرکے) کہا کہ یہ کام بدون

حضور بیاس جی سے ہرگز نہین ہو سکتا - اِس گفتگو مین بیاس جی تشریف لائے - راجہ دروپد نے عرض
کیا کہ بموجب شرط کے میری اِس لڑکی کا مستحق ارجن ہے اور لڑکی کا تعلق خاطر راجہ جدھشٹر سے
پایا جاتا ہے آپ کیا فرماتے ہین - بیاس جی نے فرمایا کہ تقدیر مین ایسا ہے کہ یہ لڑکی اِن پانچون
بھائیون کی زوجہ ہو - دروپد نے کہا کہ آپ ہمارے پیشوا ہین آپکے ارشاد سے کچھ عذر نہین لیکن
یہ فرمائیے کہ اس قسم کا نکاح شاستر مین جائز ہے یا نہین اور کس کتاب مین لکھا ہے کہ ایک عورت
زوجہ پانچ شخصون کی ہو - یہ امر میری خاطر مین ہرگز قرار پذیر نہین ہوتا - دہرشٹدمن دروپدی کے
بھائی نے عرض کیا کہ میری بہن بموجب شرط کے زوجہ ارجن کی ہے - جدھشٹر ارجن کا بڑا بھائی بمنزلہ
اُسکے باپ کے ہے - راجہ جدھشٹر نے کہا کہ یہ بات سچ ہے (یعنی بیشک دروپدی زوجہ ارجن کی ہے اور
مین ارجن کا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہون) لیکن مین بیٹا دھرم کا ہون (یعنی دھرم دیوتا کے نطفہ سے
پیدا ہوا تھا) اگر کوئی امر خلاف رضاے خدا کے ہو تو میری خاطر اُسپر ہرگز راضی نہوتی اور سواے اِسکے
ہماری ماں کا یہی حکم ہے کہ پانچون بھائی بانٹ کھالو - ماں کے حکم کا خلاف کسطرح کرون (جب بیاس
جی کو میل طبیعت جدھشٹر اور دروپدی کی اِس امر پر معلوم ہوئی تو ایک نئی بات اُٹھائی اور ایک
قصہ طویل کہ نہایت مختصر کرکے لکھا جاتا ہے تصنیف کیا) بیاس جی راجہ دروپد کا ہاتھ پکڑ کر خلوت
مین لیگئے اور کہا کہ یہ پانچ پانڈو پانچ اندر تھے کہ بموجب حکم مہادیو کے پانچ دیوتون سے پیدا ہوئے
ہین اور ایک رکھیشر کی لڑکی نہایت حسین اور شوہر اُسکا بدصورت تھا وہ عورت شوہر کے گھر سے
نکلکر مہادیو کی خدمت مین مشغول ہوئی (عبادت اور مناجات) - مہادیو نے کہا کیا چاہتی ہے اُس عورت نے پانچ بار
عرض کیا کہ شوہر خوب - مہادیو نے فرمایا کہ تو نے پانچ بار شوہر حسین طلب کیا تیرے پانچ شوہر
ہونگے اور تو پھر دنیا مین جاویگی (رماہ سری مہادیو جی بھوسلے ناتھ) سو تیری لڑکی دروپدی وہی
عورت ہے - اب تو فارغ دل ہوکر اپنی لڑکی کا نکاح اِن پانچون بھائیون سے کردے آج بہت (منقول بیاس)
اچھی ساعت ہے - دروپدی کا نکاح پانچون پانڈون سے کردیا - ازانجملہ ایک پیشوا اِنکے پنڈت سکھدیو
جی ہین جنہون نے فتوا دیا کہ اگر کوئی عورت برہنہ تن پانی مین جاوے تو اس گناہ کا یہ کفارہ ہے

کہ وہ عورت برہنہ تن غیر مرد کے سامنے ہووے۔ اور فرمایا کہ سامرتھی یعنی توفیق والے کو گناہ کرنا مضر
نہین ہوتا۔ اور فرمایا کہ قصہ عیش کرنا گوپیون اور کرشن جی کا جو کوئی دل لگا کر سنیگا اُسکے کروڑ جنم کے
گناہ دور ہونگے چنانچہ یہ سب بیان آگے آتا ہے از انجملہ سب سے بڑے پیشوا ہندوون کے دین کے
کرشن کنہیا جی ہین جنکو ہندو پورن برہم یعنی پورا خدا اور خدا کا رسول بھی جانتے ہین اور بھاگوت
مین اُنکے حالات کا بیان ہے اور گیتا کو اُنکے اقوال جانتے ہین۔ بلکہ بعضے مسلمانون کا بھی یہ گمان
ہے کہ کرشن کنہیا جی موحد بلکہ پیغمبر تھے اور حج کر کے براہ دوارکا ہند مین واپس آئے اور اُنکی نسبت
جو کتب ہنود مین افعال ناشائستہ لکھے ہین محض غلط ہے سو اسکا جواب محقق یہ ہے کہ ہم کرشن
کنہیا کے حق مین بے تحقیق کسی صفت اچھی یا بُری کا جزم نہین کر سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے سپرد رکھتے
ہین لیکن یہ افعال ناپسندیدہ اور حرکات شنیعہ جو ہندوون کی کتابون مین بہ نسبت کرشن جی کے
لکھے ہین وہ صفات قطعًا اور یقینًا عقل کے نزدیک ناپسند ہین۔ کرشن جی اپنی ذات سے اچھے ہون
یا بُرے ہون ہندوون کے دین پر اعتراض اور الزام بہر صورت باقی رہتا ہے کہ کرشن جی کو اپنا
پیشوائے اعلیٰ اور پیغمبر بلکہ خدا جانتے ہین اور پھر ایسے افعال کو اُنکی طرف نسبت کرتے ہین منجملہ
کرشن جی کا شرک کرنا اور شرک کا حکم دینا یعنی خود برہمنون کی اور مہادیو کے لنگ کی اور بن پربت
کی اور آگ کی پرستش کرنا اور دوسرون سے کروانا اور دیوتاؤن کے واسطے جگ کرنیکا حکم دینا فصل
اول مین بیچ بیان حال کرشن اوتار کے مذکور ہوچکا اور بھاگوت کے اسکند دہم مین لکھا ہے
صـ ۵۲-۱۲
کہ راجہ کنس کے دھوبی کپڑون کے بوجھے لیئے جاتے تھے کرشن جی نے بلدیو سے کہا کہ اُنسے
کپڑے چھین کر آپ پہرو اور اطفال گوال کو پہراؤ اور باقی کو لٹا دو یہ کہکر سب نے ملکر جا کر دھوبی سے
(جھوٹا) کہا کہ ہمکو سفید کپڑے مانگے دو کہ راجہ سے ملاقات کر آوین دھوبی نے کہا کہ راجہ کے کپڑے
پہرنے کا مونہہ تو دیکھو۔ چلا جا نہین مار ڈالونگا کرشن جی نے غضبناک ہو کر ایسا ہاتھ مارا کہ اُسکا
سر اُڑ گیا اور بھاگوت اسکند دہم ادھیائے ۴۲ مین لکھا ہے کہ جب نارد نے اوصاف حسن و جمال
رکمنی کے کرشن جی سے بیان کیئے کرشن جی اُسپر فریفتہ ہو گئے چنانچہ نظم منشی جگن ناتھ مین لکھا

ملہ کرشن اور کنس دونو مشہور ہین ۱۲ ملہ سرط جلد اول ص ۱۶۱-۱۲ ملہ نظر مبین ص ۱۹۵-۱۲

ہے کنہیا نے بھی حُسنِ رُکمنی کا + سُنا تھا بارہا اردو سے چرچا + نگاہِ شوخ کی تعریف

سُنکر + خدنگِ عشق رکھتا تھا جگر پر + زبانی اُسکے وصفِ زلفِ جانان + سدا تھا مانند صورت سنبل پریشان

فدائے قامتِ بسیاختہ تھا + بزنگِ فاختہ دِل باختہ تھا + سدا مشتاق روئے سہ لقا تھا + زبان پر ورد

نامِ دِلربا تھا + جب سگائی رُکمنی کی ہم شیشپال کے ساتھ ہوگئی اور برات آئی اور کنگنا بھی بندھ گیا تو کرشن

جی رُکمنی کو لے اُڑے - ایکبار کرشن جی نے رُکمنی سے فرمایا کہ جو کوئی تمہارے لایق ہو اُسکے

گھر جا بیٹھو مین تم سے کچھ محبت نہین رکھتا - رُکمنی نہایت خفا اور غمناک اور پریشان ہوئی تو آپ

نے رُکمنی کو گلے لگا کر فرمایا کہ جب کوئی عورت حسین خفگی سے ناک بھوین چڑھاتی ہے تو عجب

دلربا نظر آتی ہے اسواسطے ہمنے تُمسے یہ بات کہی تھی تاکہ تم خفگی فرماکر اپنی بھووین چڑھاؤ اور

نازوادا معشوقانہ ہمکو دکھاؤ (کیا مزہ وصل کا جب تک طلب بوسہ مین + بل جبین پر نہو چہرہ کی نہو چل

دور نہو) اور اسکند پُران کے کاشی کھنڈ ادھیاے ۴۴ مین لکھا ہے کہ نارد جی نے کرشن جی سے

کہا کہ یہ آپکا بیٹا سانت شوخ چشم اور حُسن کا مغرور ہے یہ رانیان (یعنی کرشن جی کی ازواج) اُسکی

حُسن کی طرف مائل ہوکر غلبہ شہوت سے اُنکی منی زمین پر گر پڑی ہے دیکھ لیجیے - کرشن جی نے

سانت کو طلب فرماکر بد دعا دی کہ تیرا حُسن دیکھکر تیری مائین مائل ہوگئی ہین گناہ عظیم ہوا تجھکو جذام

کا مرض لگجاوے تاکہ تو بدصورت ہوجاوے (اس امر مین سانت نہایت بقصور تھا یہ وہی مثل ہوگئی

کہ کمہار پر بس نہ چلا گدھے کے کان کھینچے) اور بھاگوت اسکند ۱۰ ترجمہ گنپت راے مین لکھا ہے کہ

ایک دن گوپیان نوجوان کپڑے اُتار کر جمنا مین نہانے لگین کرشن جی اُنکے کپڑے چُرا کر کدم کے

درخت پر جا بیٹھے - گوپیون نے عرض کیا کہ ہمارے کپڑے دیدو ورنہ ہماری کچھ آبادی نہین - فرمایا

کہ اکیلی اکیلی ہمارے سامنے آؤ کپڑے پہچانکر لیجاؤ - سبنے ہاتھ جوڑکر عرض کیا کہ مہاراج جمنا کا پانی

سرد ہے اور مارے سردی کے ہمارا بدن کانپ رہا ہے - ہرچند خوشامد کی حضور نے ایک نہ مانی

تب عورتون نے ایک ہاتھ آگے اور ایک ہاتھ پیچھے رکھکر حاضر ہوئین - آپنے فرمایا اے سکھیو تمنے

پریت کی ریت کچھ نجانی حجاب رکھا اور شرم کرکے ہاتھ آگے رکھ لیا - جب تک حجاب ہتا ہے محبت

سہیلی بھی کہتے ہین ۱۲

صادق نہین ہوتی - جب تک تم حیا ترک کرکے نہ آوگی ایک کپڑا نہ ملیگا - ساری گوپیان حیا کی
پھانسی توڑکر ہاتھ جوڑکر سامنے آئین اور عرض کیا کہ اَئی موہن (دلبر) ہم تمہاری لونڈیان ہین جو چاہو
سو کرو - کرشن جی مہاراج نے تمام گوپیون کا بدن ملاحظہ فرماکر اُنکی محبت کے بس مین آئے اور
کپڑے عنایت فرمائے (یہ ماجرا سُنکر) راجہ پریچھت[له] نے سُکھدیو جی سے کہا کہ وہ تو پورن برہم (یعنی
پورے خدا) منصف ہین اُنکو یہ اَنیت (یعنی ظلم) کسطور بھایا سُکھدیو جی نے ارشاد کیا کہ اے راجہ جو
عورت برہنہ تن پانی مین آتی ہے اُسکو بڑا پاپ ہوتا ہے اُسکا یہ گنا جب دور ہوتا ہے جو برہنہ تن
اَن پُرس (یعنی اجنبی مرد) کے سامنے آوے - یہ کرشن جی نے اُنکے گناہ کے کفارہ کی تدبیر کی تھی
اور جو عورت اپنے پیارے سے ایسی تکلیف پاتی ہے باطن مین بڑا آرام پاتی ہے - ساری گوپیان
اِس تکلیف سے شرمناک تو ہوئین پر باطن مین بہت آرام اور سرور اُنکو حاصل ہوا اور کرشن جی سے
پورن سنیہ (یعنی پوری محبت) لگا کے دین اور مذہب کا ثواب اُنکو حاصل ہوا ؎ غضب منہ
پہ ظاہر وسلے دلمین چاہ + عیان آہ آہ اور نہان واہ واہ + (یہ مضمون مختصر کرکے پورا ہوا) اور
اُسی اسگند مین ہے کہ (ایک رات) گوپیان کرشن جی کے ساتھ طرح طرح کے گیت گاے باجے بجاے -
ناز اور کرشمہ سے انکھین مٹکاتی کمر کو لچکاتی کرشن جی کے گردن مین ہاتھ ڈال رقص کرتی تھین اور
کرشن جی گوپیون کو خصوص اپنی پیاری رادھکا کو بڑی لذت سے سینہ اور گلے سے لگا کر عیش
کررہے تھے آخر تمام گوپیون کو رِت دان[؎] دیکر اُنکی خواہش پوری کری (یہ مضمون مختصر کرکے پورا ہوا)
اور رِت دان کے معنی کسی پنڈت سے پوچھ لیجیے) یہ حال سُنکر راجہ پریچھت نے کہا اے سکھدیو جی بڑا
تعجب ہے وہ خداوند جنکا کلام بید ہے اور اُنہون نے دھرم کے واسطے اوتار لیا اُنہون نے ایسا کام
کیون کیا جسکو سارے بید نکھید (برا) کہتے ہین سُکھدیو جی نے کہا اے راجہ اُس خداوند کی گت کو کوئی نہین
پاسکتا اور کرشن اور گوپیون مین کچھ فرق نہین ہے (پس تمام گوپیان بھی بقول سُکھدیو جی کے مثل
کرشن کے خدا ہوئین) دنیا کے راجاؤن کا بھید پایا نہین جاتا تمام جہان کے خالق کا بھید کون
پاوے اور وہ اوّل آخر اوسط (درمیان) ہین اُنکو کون کلنک (الزام) لگا سکتا ہے اُس خداوند کو کچھ عذاب اور ثواب

له راجہ پریچھت جو سکھدیو پنڈت سے اِس قصہ کو سُن رہا تھا ۱۲ ؎ رت دان جماع کہ بعد از حیض واقع میشود ۱۲

۱۴۳

نہین اور اس سرگزشت کو جو کوئی دل لگا کر سنیگا اُسکے کروڑ جنم کے گناہ دور ہو جاوینگے اور نجات ہو جاویگی (کیا اچھا کفارہ گناہوں کا ہے واہ رے دین) اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ راجہ پریچھت نے سکدیو جی سے کہا کہ مہاراج پرائی استریون سے بھوگ کرنا نہایت بُرا کرم ہے۔ کرشن جی نے ایسا کیون کیا سکھدیو جی نے فرمایا کہ اے راجہ صاحب سامرتھی کیا نہین کرتے (یہ مضمون نہایت مختصر کر کے لکھا گیا ہے مفصل بھاگوت ترجمہ ... صفحہ ... مین دیکھو) اور کرشن جی کے فسق و فجور کے حالات ہندو اپنی تصنیفات ... مین ... گاتے بجاتے اور کرشن جی اور اُنکی بیبیوں اور گوپیوں کے سانگ بنا کر نہایت صورت لڑکون کو اپنے سامنے نچاتے اور مزہ اُڑاتے ہین اُسکا نام راس لیلا ہے۔ اور کرشن جی ... کرنا اور شرک کا حکم دینا فصل اول مین بیان ہو چکا غرض ہندوؤن کے پیشواؤن اور رہنماؤن کا حال اُنکے شاستر اور پورانون سے ایسا معلوم ہوتا ہے جسکو زیادہ دیکھنا ہو سوط الجبار اور سیف اللہ القہار و ظفر مبین تصنیفات جناب مولوی محمد علی صاحب کو دیکھے کہ اُنمین نہایت ... سے بیان ہوا ہے اب ہندوؤن کو فرض لازم ہے کہ ان لوگون کی پیروی چھوڑین کہ ایسے لوگ لائق پیغمبری اور رہنمائی کے نہین اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ اسوقت کے پیغمبر اور خاتم النبیین ہین اُنکے اور اُنکے تابعین کے افعال اور اخلاق اور اطوار ملاحظہ کرین اور انصاف سے غور کرین کہ اُنکی متابعت سے اللہ تعالیٰ کے ملنے کی امید ہوتی ہے اور واللہ کہ یہ بات ہم ہمدردی اور ہندوؤن کی خیر خواہی سے کہتے ہین اللہ تعالیٰ ہدایت کرے

فصل پانچوین قیامت و جزا و سزائے اعمال کے بیان مین

ہم تمام مسلمان یقین رکھتے ہین کہ ایک دن اس جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچھ نظر آتا ہے سب فنا ہو جاویگا کچھ نہ رہیگا۔ پھر حق تعالیٰ ہر کسیکو زندہ کریگا اور ہر کسی کے اچھے بُرے کامون کا حساب لیکر آپ عدل اور انصاف کریگا ظالمون سے مظلومون کا حق دلایا جاویگا۔ بعد ہونے انصاف کے جو لوگ جنہون نے پیغمبرون کا حکم قبول کیا اور گناہون سے بچتے رہے ہین یا گناہون سے توبہ کی ہے اور ایمان (حقیقت مین خدا کا حکم ہے) کے ساتھ مرے ہین بہشت مین داخل کئے جاوینگے ... ہمیشہ ... رہینگے

اور بُرے آدمی جنھون نے پیغمبرونکا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکالے
جاوینگے نہ عذاب کم ہوگا اور جنھون نے پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن نفس کی شامت سے گناہ کرکے
بدون توبہ مر گئے کچھ مدّت مُوافق گناہ کے سزا پاکر پھر بہشت مین داخل ہونگے اور جنکو اللہ تعالی
چاہیگا یون ہی بخشدیگا لیکن جو کسی نے بندون کے حق تلف کئے ہین جیسے چوری قزاقی مارپیٹ
گالی غیبت بے عزتی رشوت خواری وغیرہ ایسے گناہ بدون راضی ہونے صاحب حق کے نہ بخشے جاوینگے
اور ایک کے عمل کی سزا دوسرے کو نہ دیجاویگی جیسنے کیا وہی پاویگا - اور اُسدن موجب اذنِ اللہ تعالی
کے اچھے لوگ - گنہ گار مسلمانون کی سفارش کرینگے اللہ تعالی قبول کریگا اور سواے کفر اور شرک
کے جس گناہ کو اللہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین ہین اچھی اچھی نعمتین
کھانے پینے کے عُمدہ لباس سُتھرے مکان - یار و آشنا خویش قرابتی میان بیوی جو کہ اہلِ
ایمان ہین سب کی آپس مین مُلاقات اور ہمیشہ کی زندگی اُسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف
اور عذاب ہے آگ سانپ بچھو گرم پانی جیسے گلا ہوا تانبا کانٹے بدبو طوق زنجیر مارپیٹ فرشتون
کی جھڑکی وغیرہ اللہ تعالی پناہ دے - اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ اور ثواب
اور عذاب کا بڑی کتابون مین مندرج ہے - اور ہندوؤن کے دین مین قیامت کا قایم ہونا
کہین نہین لکھا - کہتے ہین کہ جب کوئی گنہکار مرتا ہے تو جم راج جسکو ہندو دھرم راج اور دھرم
راے بھی کہتے ہین اُسکے برقنداز گنہگار کی روح کو جم راج کے پاس لیجاتے ہین اور وہ جس سزا
کے لایق ہوتا ہے اُسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہے اُس جسم مین اپنے اعمال کی سزا پاکر اُس جسم سے
نکلکر پھر کسی اور جسم مین داخل کیا جاتا ہے اسیطرح لکھہا جنم لیتا ہے یہانتک کہ مکھی اور مچھر اور چیونٹی اور
سور اور کتا وغیرہ ہر طرح کے حیوان بلکہ درخت گھانس بوٹی بھی اور بعضون کے نزدیک پتھر بھی ہو جاتا
ہے اور بہت سے جنم لیکر جب گناہون سے صاف ہوتا ہے تو اُسکی مُکت یعنی نجات ہوتی ہے یعنی نیست
و نابود ہوکر خُدا کی ذات مین ملجاتا ہے - اور یہ بھی کہتے ہین کہ جب کوئی شخص سُرگ (بہشت ١٢) مین داخل
ہوتا ہے تو بعد مدّتِ مقررہ کے وہان سے نکلکر پھر جنم لیتا ہے - بھاگوت کے اسکندھ مین لکھا ہے

کہ برہما دو ہزار جنم تک برہما رہتا ہے پھر مرکر ہزار جنم تک رودر یعنی مہادیو رہتا ہے اور یہ مسئلہ

تناسخ[1] کا بعضے حکما کی خیال بندی اور قیاس ہے کہ اب تمام ہندوؤنکا مذہب ٹھیر گیا ہے اور محض

بے اصل ہے اسواسطے کہ کٹھوولی[2] اپنکھد اتھربن بید مین لکھا ہے کہ نچکیتا نے ملک الموت سے پوچھا کہ

مُردون کے حق مین بعضے کہتے ہین کہ جسم تھا جب مر گیا کچھ نہ رہا جیو آتما یعنی روح کوئی شے نہین

جسم کے ساتھ مانند اور قوتون کے فانی ہے۔ بعضے کہتے ہین کہ جیو آتما عقل اور بدن اور حواس

اور دل سے جدا ہے بعد مفارقت جسم کے جیسے عمل کئے ہوتے ہین ویسے مکان مین جاتا ہے

تم کہو اصل اِسکی کیا ہے ملک الموت نے جواب دیا کہ اسکی کیفیت ما جیسی برہما اور بشن اور مہیش بھی

نہین جانتے اور انکو بھی باوجود اس فضل و کمال کے کہ عقل کل ہین نوع بنوع کے اپنے وہم و

قیاس سے شک ہین۔ نچکیتا نے کہا کہ اپنی رائے کے موافق فرماؤ۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ اور جو

کچھ درکار ہو طلب کر اسکی حقیقت استفسار نکر کہ بعد مرنے کے کیا ہوتا ہے جو معلوم نہین۔ کیا کہون

اور کہتے ہین کہ بہشت مین بھی بہشتی سزا پاتے ہین چنانچہ مہابھارت کے آدپرب مین لکھا ہے کہ راجہ

ججات نے بہشت مین کہا کہ مین اپنے برابر کسیکو نہین جانتا۔ اندر نے اِس گناہ کے بدلے اسکو

بہشت سے دُنیا مین پھینک دیا۔ پھر اس گناہ سے پاک ہوکر بہشت مین گیا اور اُسی مین لکھا ہے

کہ ایک راجہ نیک کردار بہشت مین داخل ہوا ایک روز گنگا برہما کے پاس گئی وہ راجہ بھی وہان حاضر

تھا ہوا نے گنگا کا دامن اُٹھا دیا راجہ کی نظر گنگا کے زانو پر پڑی عاشق ہوگیا بہشت سے نکالا گیا

اور کہتے ہین کہ دنیا کی عورتون مین سے کبھی کوئی عورت حور بہشتی بنجاتی ہے اور حورون سے

کبھی کوئی عیش کرتا ہے اور کبھی کوئی اگرچہ وہ حقیقت مین اُسکی محرم[3] ہو چنانچہ مہابھارت کے[4] بن پرب

مین لکھا ہے کہ جب اندر ارجن[5] کو بہشت مین لیگیا راگ اور ناچ کی محفل آراستہ کی اُربسی نام

طوایف کی طرف ارجن بار بار دیکھتا تھا بعد ختم ہونے مجلس کے اندر نے اُربسی کو زیور اور لباس کے ساتھ

خوب آراستہ کرکے ارجن کے پاس بھیجا اُربسی نے ارجن سے درخواست مباشرت کی کی۔ ارجن

نے انکار کیا اور کہا مین جو مجلس مین تیری طرف دیکھتا تھا اسکا سبب یہ ہے کہ تو بنسبت راجہ پُرورا[6] کی

---

[1] روح کا ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم مین داخل کیا جانا ۱۲ — آواگون ۱۲

[2] سوط جلد اول صفحہ ۲۰۹ ۱۲

[3] محرم وہ عورت جس سے نکاح جائز نہین جیسے مان بیٹی بہن وغیرہ ۱۲

[4] [illegible]

[5] [illegible]

[6] [illegible]

ہے - میرے دل مین گذرتا تھا کہ ہم لوگ اسی عورت کی نسل سے ہین - اُربسی نے کہا کہ ہم حورین ہین
یہ نہین کہ خاص ایک ہی مرد کی زوجہ ہون بلکہ جو کوئی یہان پہنچتا ہے ہمسے صحبت کرتا ہے بہت
بیٹے راجہ پوروا کے جو بہت عبادت کرکے یہان پہنچے مجھ سے صحبت کرتے رہے ہین تو بھی مجھکو
اپنی جورو جانکر مجھ سے صحبت کر اور یاری لگا - ارجن نے نمانا - اُربسی نے ملول ہوکر ارجن کو بددعا دی
ارجن خنثی ہوگیا دیہ پرہیزگاری کی سزا پائی بہشت مین اور یہ بہشت کیا ہوا رنڈیون کا چکلا ہوا اور ان
اور جدہ سے تو دنیا کے لچے بدمعاش بھی زنا نہین کرتے ؎ اور یہ بھی ہندوؤنکا اعتقاد ہے کہ ایک
گنہگار کے گناہ کی سزا مین دوسرے ناکردہ گناہ بھی پکڑے جاتے ہین اور عذاب پاتے ہین چنانچہ مہابھارت
کے آدپرب مین ہے کہ ایک بڑا زاہد برہم چاری جو اُسنے اپنا بیاہ نہین کیا تھا وہان پہونچا جہان اُسکے
بزرگ کنوئین مین لٹکائے ہوئے تھے اُسنے اُنسے پوچھا تم کون ہو بولے کہ ہم بڑے عابد اور جگ
کرنے والے تھے بعد مرنے کے دوزخ مین ڈالے گئے اس گناہ سے کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرتا
چنانچہ اُس برہم چاری نے باسک ناگ کی بہن سے بیاہ کیا اور پرس اُنکھد اتھربن بید مین لکھا ہے
کہ جھوٹ بولنے اور بلوانے اور ترغیب دینے والے کی بہتر پشت جہنم کو جاتی ہین اور مہابھارت
کی فصل موچھ دھرم مین ہے کہ اندر نے دو برہمنون کو مار ڈالا برہما جی نے اُسکے گناہ کو پانی اور خاک
اور آگ اور درختون کی گردن پر رکھدیا اور فصل اول مین مذکور ہوچکا ہے کہ بشن جی نے جلندر
کی جورو سے زنا کیا اُسکی شامت سے جلندھر مقتول ہوا اور ستی مہادیو کی زوجہ اور ایک ہزار گن
نے نفس کشی کی مہادیو جی نے اُسکے قصاص مین بموجب حکم بید کے جگ کے برہمنون اور رکھشیشرون
اور دیوتاؤن کو قتل کروایا اور اسکند پوران کے کاشی کھنڈ اودھیائے ۸۳ مین لکھا ہے کہ کشن جی
کی رانیون کو سانبہ کا حسن دیکھکر انزال ہوا کشن جی نے سانبہ کو بددعا دی کہ تجھکو مرض برص کا
لگجاوے اور مہابھارت کے آدپرب مطبوعہ بمبئی صفحہ ۲۴ مین لکھا ہے کہ ہر کس کہ فرزند نداشتہ باشد
تا ہفت کرسی پدران او بعذاب مبتلا شوند (فرزند کے نہ ہونے مین نہ اُسکا قصور نہ اُسکی ہفت کرسی کا)
اور جہان کے آخر ہونے مین شاسترون کے قول مختلف ہین نہائے شاستر کہتا ہے

یہ مسائل دین الکبری میں تفصیل دار لکھے ہیں ۱۲

کہ دنیا کا کچھ ابتدا نہین انتہا ہوگا - اور فنا ہونا جہان کا دو طور پر ہے ایک یہ کہ برہما کی مکت ہو جاتی
ہے اور سوا اسکے دھرم اور ادھرم اور بھاونا سنسکار کے سب کچھ فنا ہو جاتا ہے جتنی مدت جہان
موجود رہا تھا اتنی ہی مدت تک فنا رہتا ہے پھر اسی مخلوقات مین سے کوئی شخص برہما بن جاتا
ہے اور از سر نو اسی طور یعنی اسی تمام مخلوقات کو جو فنا ہو گئی تھی پیدا کرتا ہے اور اس طور جہان
کے فنا ہونے کا نام کھنڈ پرلے ہے اور یہ کھنڈ پرلے بہت بار ہوتی ہے اور دوسرا طور یہ کہ
تمام مخلوقات کی مکت ہو جاتی ہے اور برہما اور تمام جہان اور کرم اور دھرم اور ادھرم اور بھاونا
سنسکار بھی فنا ہو جاوینگے کچھ باقی نہین رہیگا اور چارون عنصرون مین سے پہلے زمین پھر
آگ پھر ہوا پھر پانی فنا ہوگا - اس طور پر جہان کے فنا ہونے کا نام مہا پرلے اور یہ ایک ہی بار
ہوگی اور ویدانت شاستر کا یہ قول ہے کہ دنیا کا فنا ہونا تین قسم پر ہے - ایک قسم یہ کہ جب برہما
کی عمر مین سے ایک دن گذرتا ہے تو اکثر مخلوقات فنا ہو جاتی ہے - رات بھر فنا رہتی ہے
جب دن ہوا پھر پیدا ہو گئی - اس قسم کی فنا اور پیدایش بار بار ہوتی ہے - اور دوسرا قسم یہ کہ تمام
مخلوقات اگیان یعنی پیدایش مین آ جاتی ہے اور سوا اگیان کے ہر چیز فنا ہو جاتی ہے اور یہ
ایکبار ہوگی اور تیسرا قسم یہ کہ اگیان بھی فنا ہو جاتا ہے اور گیان روشن ہوتا ہے یہ بھی ایک ہی بار
ہوگی - اور عنصرون فنا ہوتے ہین کہ زمین پانی مین اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا
مین اور خلا مایا مین اگر فنا ہو جاتے ہین اور سانکھ شاستر کا یہ قول ہے کہ جب جہان کے فنا ہونے کا وقت
آتا ہے تب پانچون تت یعنی عناصر پانچون تن ماتر مین غایب ہو جاتے ہین آکاس شبد مین -
پون سپرس مین اگنی روپ مین جل رس مین پرتھی گندھ مین اور یہ پانچون تن ماترا اہنکار مین
غایب ہو جاتے ہین اور اہنکار مہاتت مین اور مہاتت پرکرتی مین مل جاتا ہے اور میمانسا شاستر کہتا ہے
کہ عالم ازلی اور ابدی ہے اور ویشیشک اور نیائے ان دونو شاسترون مین کچھ صراحت نہین پایا جاتا -
اور کچھ بیان اسکا ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی غرض یہ ہے کہ حالانکہ ہندون کے
نزدیک تمام شاستر یعنی برحق ہین پر اگرچہ مصنف ان شاسترون کے کئی شخص ہین لیکن حقیقت

یعنی رات بھر برہما سوتا رہتا ہے صبح کو بیدار ہوتا ہے ۱۲

اس فنا کا نام ہے دینندن ۱۲

اسکا نام ہے پراکرتی ۱۲

اسکا نام ہے آتنتک ۱۲

اور نفس الامر مین سب شاسترون کا بنانے والا ایک ہی شخص یعنی برہما کو جانتے ہین جسکو رسول خدا بلکہ خدا
بھی جانتے ہین پھر بھی اِن شاسترون مین اِسقدر اختلاف ہے کہ ایک کا قول دوسرے کے قول کو رد
کرتا ہے اور باوجود اِسقدر مخالفت کے سب کو برحق جاننا پرلے سرے کی بے سمجھی ہے کیونکہ مثلاً ایک شخص
کہے کہ آج پیر کا دن ہے۔ دوسرا کہے آج جمعرات ہے تیسرا کہے جمعہ ہے تو ہرگز نہین ہوسکتا کہ یہ تینون
سچے ہون **شاید** ہندوؤن کو اس مقام مین یہ شبہ پڑے کہ مسلمانون کے بھی بعضے مسائل مین کچھ اختلاف
ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے جو بعضے مسائل مین اختلاف ہے تو فروع اعمال اور قیاسی مسائل مین
ہے نہ اخبار اور نصوص اور اصول دین مین۔ اور اس اختلاف مین ہم سب اقوال کو برحق نہین جانتے۔
(حدیث و حکم خدا و رسول ۱۲)
ایک کو حق اور اسکے مخالف کو خطا جانتے ہین اور تمہارے اخبار اور اصول دین مین اختلاف ہے۔ اور تم
سب کو حق جانتے ہو۔ چنانچہ فنائے عالم مین جو اختلاف ہے یہان بیان ہوچکا اور خدا کی ذات
اور صفات مین جو تمہارے بید اور شاسترون کا اختلاف ہے اس باب کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا
اور باقی حال اختلاف کا ساتوین فصل مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور دنیا کی پیدائش کے حال مین
تمہارے بیدون اور شاسترون مین بہت ہی اختلاف ہے **ازانجملہ** چند روایات مختلفہ بید کی فصل سوم قرآن
مجید کی تیسری خوبی مین بیان ہوچکی ہین اور منو شاستر مین لکھا ہے کہ پہلے اندھیرا تھا گویا نیند کی
حالت تھی سوئمبھو بھگوان نے دنیا ظاہر کرنیکے لیئے مہاتت اور بھوت وغیرہ کی صورت مین ظہور فرمایا تب برہم (خدا ۱۲)
پہلے جل (پانی ۱۲) کو پیدا کیا اور اس جل مین اپنا بیج (تخم ۱۲) ڈالا اس بیج سے سونے کا انڈا پیدا ہوا اس انڈے سے
خلقت کا باپ برہما ہو کے پیدا ہوا بعد سال بھر کے اُسنے اس انڈے کو دو ٹکڑے کر ڈالا اور ان دو ٹکڑون
سے زمین اور آسمان کو بنایا اور ان دونو کے بیچ (میان ۱۲) مین فضا اور آٹھ دشا (طرف ۱۲) بنائین اور پانی کی جگہ اور شبد (آواز ۱۲)
وغیرہ کو سوکشم سروپ (یعنی باریک صورت) مین مہا بھوت آدک ملاکر پیدا کیا اور سب کا نام اور کام الگ
مقرر کیا اور اگ اور ہوا اور سورج ان تینون سے رگ یجر شام یہ تینون بید کو جگ کے لیئے دوہا اور زمانے
کے دورے اور حصے اور نچھتر اور ستارے وغیرہ بنائے پھر تپ اور بولی (کلام ۱۲) اور شہوت اور غصہ وغیرہ کو بنایا
اسکے سوا دکھ سکھ جوڑا جوڑا بنایا اور اپنے مونہہ اور بازو اور ران اور پاؤن سے چار ورن برہمن یعنی

چھتری بیش شودر پیدا کئے اور راماین کے اجودھیا کانڈ مین لکھا ہے کہ کشیپ کی استری منو سے
سے چار برن پیدا ہوے برہمن اُسکے مونہہ سے چھتری اُسکی چھاتی سے بیش اُسکی جانگھ سے شودر
اُسکے پاؤن سے اور کرم پوران مین لکھا ہے کہ مین جو نارائن ہون سرشٹ کے پہلے تھا پر میرے
رہنے کو استھان نہ تھا تب اُو شیش ناگ کو پلنگ بنا آرام کیا اِس سے مجھے میری مہربانی
سے جو مکھے برہما ناگا دیپا ہوا جو تمام دنیا کا دادا ہے پھر برہما نے اپنے من سے پانچ شخص پیدا کیے
سنک سناتن سنندن رودر سنت کمار الخ اور بشن پوران مین لکھا ہے کہ بشن نے پردھان
اور پرش سے ملکر سرشٹ کو اُتپن (یعنی پیدا) کیا اور بھاگوت مین ہے کہ بشن کی ناف سے کنول
نکلا اور اُسکے پھول سے برہما پیدا ہوا اور برہم دیوت پوران مین ہے کہ کرشن سرشٹ کا خالق ہے
اُسکی داہنی طرف سے بشن اور بائین طرف سے شیو (یعنی مہادیو) اور ناف سے برہما پیدا ہوا اور ان
تینون نے اُسکی پوجا کی اور متسیہ پوران مین ہے کہ برہما نے
مہادیو کو جو ترشول دھاری کہلاتا ہے پیدا کیا اور ناردیہ پوران مین ہے
کہ نارائن کی داہنی طرف سے برہما اور بائین طرف سے بشن اور بیچ سے شیو
یعنی مہادیو نکلا اور لنگ پوران مین ہے کہ شیو برہمانڈ سے نکلا اور صورت
پکڑ کے اپنی بائین طرف سے بشن اور لکھمی کو اور داہنی طرف سے برہما
اور سرستی کو پیدا کیا اور باراہ پوران مین ہے کہ برہما بشن مہیش سے ایک شکتی پیدا
ہوئی اور وہ شکتی تین حصے ہو کر لکھمی اور سرستی اور کالی ہوگئی اور شیو پوران حصہ اول ص ۲۶ تا ۲۷ مین
لکھا ہے کہ شکست ہر (یعنی مہادیو) نے بائین طرف سے بشن ظاہر ہوا اور مہادیو نے اپنے داہنے
بازو سے برہما کو پیدا کیا اور اسکند پوران کے ادھیاے ۲۶ مین ہے کہ مہادیو نے اپنی آنکھ سے
تب [illegible] نکالا اور اُس سے ایک مرد بہت خوب کہ بشن ہے پیدا ہوا اور [illegible]
[illegible] مین ہے کہ کرشن گفت کہ چون چار ہزار جگ آخر [illegible] دیگر [illegible] وقت پایان
تاریکی [illegible] ازین بظہور رسید شخصے [illegible] پیدا شد وان شخص [illegible] برہما آفریدہ [illegible]

برہمن و چھتری
قوم سیوم
ترسول
لکھمی بشن کی جورو سرستی برہما
۱۵۰

اور آئین اکبری جلد سوم مطبوعہ مطبع نول کشور کے صفحہ ۸ تا صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ پیدائش عالم کی دین ہنود مین ۱۸ طور پر لکھی ہے **ازانجملہ** تین قسم کو بیان کیا ہے **ایک** قسم یہ کہ خدا تعالیٰ نے صورت انسانی اختیار کی جو برہما ہے - اُسکے چار فرزند ہوئے سنک سنندن سنات کمار اور انکو حکم دیا کہ مخلوق کو پیدا کرو انہون نے بسبب بہت مشغول ہونے ذات قدسی کے اس حکم پر عمل نکیا برہمانے خفا ہو کر اپنی پیشانی سے دوسری صورت پر ظہور کیا اسکا نام مہادیو ہوا اور اُس مین بسبب تندمزاجی کے لیاقت پیدا کرنے کی نپائی تو برہمانے اپنے بدن سے دو شخص پیدا کیے ایک مرد جسکا نام منُ ہے اور ایک عورت جسکا نام ست روپا ہے اور اُن دونو سے مخلوقات تولد ہونے لگی **دوسرا** قسم یہ ہے کہ خدا نے عورت کی صورت مین تجلی فرمائی جسکا نام مہالچھمی ہے اور اُسکی مین صفت لازم ہین - ست یعنی قوۃ ملکی وعقلی - رج یعنی قوۃ بہی - تم یعنی قوۃ غضبی اور مہالچھمی نے بذریعۂ ست کے ایک صورت اختیار کی اُسکا نام سرستی ہے - اور بذریعۂ تم کے ایک صورت اختیار کی جسکا نام مہاکالی اور مہامایا ہے پس یہ تینون عورتین ہوئین لچھمی سرستی مہاکالی اور لچھمی سے دو شخص پیدا ہوئے برہما مرد اور ساوتری عورت اور سرستی سے دو پیدا ہوئے بشن مرد اور گوری عورت اور مہاکالی سے دو پیدا ہوئے مہادیو مرد اور تریا عورت اسکا نام مہابدیا بھی ہے جب یہ چھہ تن موجود ہوئے تو لچھمی نے تریا کو برہما سے بیاہ دیا اور ساوتری کو بشن سے اور گوری کو مہادیو سے اور برہما اور تریا سے ایک انڈا پیدا ہوا - مہادیو نے اُسکو دو ٹکڑے کر دیا اُس سے دیوتے اور دیت اور آدمی اور حیوانات اور پہاڑ اور درخت اور نباتات پیدا ہوئی **تیسرا** قسم یہ کہ کتاب سورج سدھانت مین کہ تصنیف کی ہوئی لاکھون برس کی ہے لکھا ہے کہ خدا نے ایک زرین گنبد مین ظہور فرمایا جو آفتاب ہے - اُسنے برہما کو بنایا اور اُس سے اول چار بید پھر چاند اکاس باد آگ پانی خاک پیدا ہوئے اور اکاس سے برہسپتی اور ہوا سے زحل اور آگ سے مریخ اور پانی سے زہرہ اور خاک سے عطارد پیدا ہوئے رفصل دوم مین بیان ہو چکا ہے کہ چاند نے برہسپت کی زوجہ سے زنا کیا تھا اُس سے عطارد ولدالزنا پیدا ہوا) اور شمس برنت کی بابت

بشن پوران مین لکھا ہے کہ نیچے سے موٹا اور اوپر سے پتلا گاؤدم چلا گیا ہے اور پدم پوران
مین لکھا ہے کہ دھتورے کے پھول کی وضع پر ہے اور بھاگوری کہتا ہے چار پہلو ہے ساورنی کہتا
ہے ہشت پہلو ہے آتری کہتا ہے کہ صد پہلو ہے - بھرگ کہتا ہے ہزار پہلو گرگا کہتا ہے کہ گوندھے
چونے کی طرح اور بعضے کہتے ہین، گول ہے اور متسیہ پوران مین ہے کہ سونے کا ہے چورنگا
چوکھونٹا اور اونچا ہے - اور ہندوون کے چار برن یعنی چار قوم مقرر ہونے مین جو اختلاف
عظیم ہے وہ تیسرے باب کی پانچوین فصل مین مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **اب** فرمائیے کہ
اسقدر اختلاف اصول اور اخبار مین انسان کسکو حق جانے اور کسپر ایمان لاوے اور
ہمارے دین مین اعتقاد کے بڑے اصول پانچ ہین اللہ تعالی کو معبود برحق اور سبکا خالق اور
مالک اور واجب الوجود اور اچھی صفتون سے موصوف اور بری صفتون سے پاک اور وحدہ
لاشریک اور قادر اور بے نیاز سمجھنا اور اسکی ذات اور صفات اور عبادت مین اورکسیکو شریک
نکرنا ۲ اور سب پیغمبرون پر ایمان لانا ۳ اور فرشتون کے وجود کو حق جاننا ۴ اور جو کتابین اللہ تعالی
نے پیغمبرون پر نازل کی ہین سب کو برحق جاننا ۵ اور قیامت کے دن حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا
تو ان پانچون اصول مین مشرق سے مغرب تک جتنے فرقے اسلام کے ہین کسیکو اختلاف نہین
ہے اور مسائل فروعی مین اختلاف ہونا کچھ سبب نقصان دین کا نہین ہے کیونکہ بندہ ضعیف
ہے کبھی کسی روایت مین کسی راوی کو کچھ سہو ہوگیا یا کسی آیت اور حدیث کے معنی سمجھنے مین کسی
مقام پر کسیکو کچھ خطا ہوگئی یا کوئی حدیث حضرت کی کسی امام مجتہد کو ملی کسیکو نملی جسکو ملی اُسنے اُسپر عمل کیا
جسکو نملی اُسنے اُسپر عمل نکیا یا کسی اور وجہ سے بے قصد سہو کی راہ سے بعضے مسائل فروعی مین
کچھ اختلاف واقع ہوگیا اسکا مضائقہ نہین اور بڑے اصول اور اخبار مین اختلاف ہونا دین کو
جھوٹا ٹھیراتا ہے اور ہمارے دین اسلام کی پانچ بنا ہین اول کلمہ شہادت کا اقرار کرنا دل اور
زبان سے دوسرے پانچ وقت کی نماز فرض پڑھنا تیسرے زکوٰۃ مال کی دینی چوتھے رمضان شریف
کے روزے رکھنا پانچوین موجب توفیق کے ایکبار حج کرنا تو ان پانچون امر کے حق ہونے پر

سارے فرقے اسلام کے ایک زبان ہین - برخلاف ہندؤن کے فرقون کے کہ کرم کانڈ والے ہر روز کی عبادت سندھیا وغیرہ کو فرض جانتے ہین اور گیان کانڈ والے کچھ ضرور نہین جانتے بلکہ عبادات اور اعمال ظاہری کو گوڑیا کا کھیل جانتے ہین چنانچہ جُجر بیدا اور گیتا وغیرہ مین لکھا ہے اور اگر تم یہ کہو کہ بعضے مسلمان فقیر بھی نماز روزہ وغیرہ کو کچھ ضرور نہین جانتے ہین اور کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا مین فرض ہوتے ہین جبکہ آدمی عارف کامل بنگیا اُسکو نماز روزہ کی حاجت نہین رہتی سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی باتین کہنے والے لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ بلاشبہ کافر اور دین مسلمانی سے خارج اور اللہ اور رسول کے دُشمن اور صرف نام ہی کے مسلمان ہین غرض بہرحال ہمارے دین کے اصول اور بنا اور اخبار مین کچھ اختلاف نہین ہے **فصل چھٹی معبود کے بیان مین** - معبود کہتے ہین اُسکو جسکی عبادت یعنی بندگی کیجاوے اور عبادت کی حقیقت کیا ہے - معبود کی پرلے سرے کی تعظیم اور فرمان برداری کرنی اور اپنے نفس کو معبود کے آگے بہت ذلیل کرنا جیسے رکوع اور سجدہ کرنا اور اپنا مالک اور حاکم اور حاجت روا اُسکو سمجھ کر اپنی دین اور دنیا کی حاجات اُس سے طلب کرنا اور اُسکی نذر منت ماننا اور اُسکے نام کا روزہ رکھنا علیٰ ہذا القیاس جو کام عبادت کے ہین اُسکی تعظیم مین کرنا سو ہم مسلمانون کا معبود سوائے ذات پاک اللہ صاحب کے اور کوئی نہین اور سوائے اللہ کے اور کسیکی تعظیم مین ایسے کام کرنے اور اللہ تعالےٰ کی صفات مختصہ خاص جیسے علم بسیط محیط کل شئے کا اور قدرت کاملہ کسی اور کے واسطے ثابت کرنا اسکا نام شرک ہے اور جو کوئی سوائے اللہ کے کسیکو معبود اور عالم الغیب اور ہر چیز اور ہر کام پر قادر جانے وہ کافر اور مشرک ہے اور ہمارے دین مین کفر اور شرک کے برابر کوئی گناہ نہین ہے اور ہندؤن کے معبود بے شمار ہین اُن معبودون کے نام پر طرح طرح کے بُت بناکر اُنکی پوجا اور تعظیم مین یہ کام بجالاتے ہین **اول** آباہن یعنی منتر پڑھکر اور چانول زمین پر ڈالکر معبود کی روح کو طلب کرنا **۲** سنگھاسن یعنی سونا چاندی پیتل وغیرہ کی چوکی پر بُت کو بٹھانا **۳** پانی ڈالنا بنیت قدم شوئی کے **۴** پانی ڈالنا بنیت مضمضہ کے **۵** صندل پھول سپاری نذر کرنا **۶** غسل دینا **۷** کمنڈل بجانا

کپڑے سے خشک کرکے پوشاک پہرانا ۸ زنار باندھنا ۹ بھوگ لگانا ۱۰ آچمان یعنی پانی پلانا
۱۱ تانبول یعنی پان وغیرہ چڑھانا ۱۲ بھوشن یعنی زیور پہنانا ۱۳ دھوپ یعنی خوشبو جلانا ۱۴ دیپ یعنی
چراغ دکھانا ۱۵ اسکے اور گھنٹا بجانا ۱۶ استت یعنی اُسکی ثنا کرنا ۱۷ پرکرما یعنی طواف کرنا ۱۸ ساشٹانگ ڈنڈوت یعنی ساٹھ اعضا سے
سجدہ کرنا اور طلب حاجات کرنا ۱۹ بسرجن یعنی منتر پڑھکر ہاتھ جوڑ کر معبود کو رخصت کرنا **انصاف** کرنا چاہیے
کہ اپنے خالق اور مالک اور قادر مطلق کو چھوڑ کر اونکو پوجنا اور اُنسے حاجات کا مانگنا خصوص
اپنی بنائی ہوئی چیز یعنی بُت سے اور جاندارون کا پوجنا بیجان کو اور عقل والونکا پوجنا بےعقل
کو اور قوت والون کا طلب حاجات کرنا ناتوان سے کیسی بےعقلی کی بات ہے ۵ غرض
حاجت جو کہ پتھر سے کرین + انکی ایسی عقل پر پتھر پڑین + اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہ معاملہ اصل مین
اُن بزرگون سے ہے جن کا نمونہ یہ بت ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ اکثر عوام بت پرست کا معاملہ و
توجہ اور حضور قلب انہین بتون کی طرف ہوتا ہے اور اگر کسیکا یہ معاملہ اور توجہ قلب خاص اُنہین
معبودونکی طرف ہو جنکا نمونہ یہ بت ہین تو یہ بھی کب جائز ہے - عبادت اُسکی کیجیے جسنے سب کچھ
بنایا اور سب اُسکے محتاج اور سوالی اور اُسیکے پیدا کئے ہوئے ہین اور وہ سب کا مالک اور خالق
اور سب کا سوال پورا کر سکتا ہے اور ہر چیز کو ہر وقت سنتا دیکھتا اور ہر چیز پر قادر ہے ۵ نارد رکھ
کو ارادے ٹھن گئے + جو کہ بندون کے بندے بن گئے + **اب** انکے بعضے معبودون کے نام سنیے
وشنو یعنی بشن جسکے اوصاف حمیدہ پہلی اور چوتھی فصل مین مذکور ہوچکے ہین سالگرام پتھر تلسی کا
پتا چڑھا کر پوجتے ہین اور سبب اُسکا فصل اول مین بیان ہوچکا یہ بشن جی کے عمل نیک کی نشانی
ہے **کرشن** جی کہتا بیٹا بسدیو کا جسکا ذکر فصل اول و چہارم مین ہوچکا تہا بہارت کی فصل پانچ دوم
مین لکھا ہے کہ در خانہ بسدیو پسر پیدا خواہد شد ہر کہ او را پرستیدہ گویا برہما بشن مہیش را پرستیدہ **رامچند**
دسرتھ کا بیٹا اور **سیتا** اسکی بیوی اور **لچھمن** اُسکا بھائی - انکی مورتون کو پوجتے اور انکے آگے
گاتے بجاتے ناچتے کودتے ہین - راگ اور باجے صرف کھیل اور تماشا اور ہوائے نفس ہین اُسکو
عبادت جانتے ہین **گنپت گنیش** مہادیو کی نعوج کا بیٹا جسکا ذکر پہلی فصل مین ہوچکا - صورت

۱ اصل مین تہا ساشٹانگ ڈنڈوت یعنی ساتہہ آٹہہ اعضا کے ۱۲

۲ یعنی ایک معبود ہندون کا وشنو ہے ۱۲

۳ صفحہ ۱۲ - ۱۲

۴ یعنی ایک معبود ہندونکا کرشن ہے ۱۲

۵ [illegible]

۶ [illegible]

اُسکی سر ہاتھی کا باقی جسم آدمی کا اُسکی مورت پوجی جاتی ہے یا سپاری چھالیہ کو اُسکے نام پر پوجتے
ہین - اور تمام دیوتاؤن کی پوجا سے پہلے اُسکی پوجا کو ضرور جانتے ہین **مہا کالی دیوی**
جس جس مقام مین اُسکا ظہور جانتے ہین جیسے جوالا مکھی کانگڑا چنت پورنی اشٹ بھوجی بھدر
کالی منسا دیوی نینا دیوی وغیرہ اُن مکانون مین جاکر بدستور مذکور پوجا کرتے ہین اور دیوی
کے نام پر بکرے اور بھینسے قربانی کرتے ہین بعضے اپنی زبان کو کاٹ کر چڑھاتے ہین بعضے اپنی
گردن مین زخم لگاتے ہین - کالیکا پوران کے رودھرادھائے مین ہے کہ آدمی کے چڑھانے سے
کالی دیوی ہزار برس خوش رہتی ہے - اور تین آدمی کے بل یعنی قربانی سے لاکھ برس تک اور
بھوشیہ پوران مین لکھا ہے کہ بھینس کے بلدان (قربانی) چڑھانے سے جسقدر دُرگا (یعنی دیوی) خوش
ہوتی ہے اُس سے ہزار درجہ آدمی کا سر چڑھانے سے خوش ہوتی ہے اور کہتے ہین کہ سکھون
کے گورو گوبند سنگھ نے ایک سکھ یعنے اپنے مرید کا سر کاٹکر نینا دیوی کو چڑھایا تھا اور پنڈت رُدر
منی نے کانگڑہ یعنی نگرکوٹ مین ہوم کرکے اپنے آپکو ہوم مین جلادیا تھا اور جوالا مکھی کے پوجنے والے
اُس مکان کو تمام تیرتھون سے افضل جانتے ہین اور جوالا مکھی کے مکان مین کئی شعلے آگ کے نکلتے
ہین اُسکو دیوی کی کرامات سمجھتے ہین یہ نہین خیال کرتے کہ اللہ تعالی کی زمین مین سے کہین پانی
نکلتا ہے کہین سونا کہین چاندی کہین تانبا کہین لوہا کہین پتھر کے کوئیلے کہین نمک کہین کچھ کہین کچھ
اگر آگ نکلنے لگی تو کیا تعجب ہے بہت پہاڑ ایسے ہین کہ جن مین سے آگ نکلتی ہے اور دنیا مین
ایسے تعجبات بہت ہین اُنکے پوجنے کا اللہ تعالی نے ہمکو حکم نہین دیا - دیاسلائیون سے آگ کا
شعلہ نکلتا ہے - چقماق کے پتھر سے آگ نکلتی ہے - انگریزی بندوق مصالحہ دار بدون آگ کے چلتی
ہے - بعضے وقت شب تاریک مین مصری کے چبانے سے آگ کے پتنگے نکلتے ہین - عرب مین سبز
لکڑی سے آگ نکالتے ہین - جس شخص کی ڈاڑھی گھنگی ہو تو بعض اوقات اُسمین رات کو کنگھی
کرنے سے آگ کے پتنگے نکلتے معلوم ہوتے ہین اور بعضے وقت رات کو کمبل کو جھاڑنے لگین
تو اُسمین سے بھی آگ کے پتنگے نکلا کرتے ہین - پس ایسے تعجبات کو دیکھکر پوجا کرنے لگجانا نہایت

جوالا یعنی آگ اور مکھ یعنی موہنہ یعنی دیوی کے موہنہ سے آگ نکلتی ہے ۱۲

رگ بید مین لکھا ہے کہ اسے اگنی جو دو لکڑیون سے باہم رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے ۱۲

کیا ہی عقل کی ہے اور جوالا مکھی کے بھوجکی ایک قریب بھی رہتے ہین کہ قریب ایک ایک پہر کے بعد ایک پہر رات کے گذرنے تک جو دیوی کو بھوگ لگاتے ہین اور اس کام کے لئے بارہ بھوجکی مقرر رہتے ہین جنکو بڑے معتبر جانتے ہین اور بھوگ لگانے کے وقت سوائے انکے کسیکو دخل نہین ہوتا یہی بارہ بھوجکی اپنی اپنی نوبت پر جا کر دروازہ بند کرکے بھوگ لگاتے ہین اس حجاب کرنے سے یہ گمان ہوتا ہے کہ ان آگ کے شعلون مین کچھ مصالحہ بھر دیتے ہون کہ ایک پہر تک کافی ہو اور میلے اور ہجوم کے دنون مین کہ بعضے دن اور رات کو دیر تک آدمی اندر رہتے ہین مصالحہ زیادہ بھر دیتے ہون۔ اور کہتین سنا بھی گیا ہے کہ یہ شعلے مصالحہ کے سبب سے روشن رہتے ہین۔ اور جب انمین سے کوئی شعلہ بجھ جاتا ہے تو دھوان نکلنے لگتا ہے تو اسکو چراغ سے پھر روشن کر دیتے ہین اور یہ جو کہتے ہین کہ اس مکان مین پانی کے درمیان سے آگ کا شعلہ نکلتا ہے محض غلط ہے۔ حقیقت اسکی یہ ہے کہ اس مکان مین ایک چھوٹا سا حوض یعنی گڑھا ہے جسکو ہمین کنڈ کہتے ہین۔ اسکے ایک کونے مین زمین کے برابر پتھر سے پانی نکلتا ہے خدا جانے وہین سے نکلتا ہے یا دور سے آتا ہے اور پانی بہت تھوڑا نکلتا ہے اسقدر کہ آٹھ پہر مین ایک پیالہ بھرے اور اوس سے ذرا اونچے پر ایک شعلہ نکلنے کی جگہ ہے لیکن بسبب قرب پانی کے وہ شعلہ بجھا رہتا ہے جب کسیکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہے تو کپڑے سے اس پانی کو خشک کرکے چراغ سے اس شعلہ کو روشن کیا جاتا ہے پھر اسپر گھی اور تیل اور شہد اور جو اور بادام اور کھوپرہ بہت کثرت سے ڈالتے ہین۔ اسی کام کا نام ہوم ہے کہ دیوتا وغیرہ کی پرستش اور تعظیم مین یہ چیزین آگ مین جلا دیتے ہین **القصہ** ان چیزون سے وہ شعلہ خوب بھڑکتا ہے اور وہ پانی جو نیچے سے نکلتا ہے وہ نیچے ہی دبا رہتا ہے بھلا جہان اسقدر آگ جل رہی ہو تو دو چار ماشہ پانی کی کیا تاب ہے ظاہر ہو **الغرض** بہرحال آدمی کو چاہئے کہ ایسے تعجبات کو دیکھ کر اپنا معبود اور عبادتگاہ نہ بنا لے **اور** ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہ ہے کہ تانبے کے ٹکڑے پر اس طور کے خط کھینچکر جنتر بنا کر رکھتے ہین اور اس جنتر کو پوجا کرتے ہین **اور** ایک طور یہ ہے کہ کنیا یعنی کنواری لڑکی کی پوجا کرتے ہین اور اسکے سر پر مشعل

وغیرہ سے نقش کھینچتے ہین اور اُسکو کھانا کھلاتے ہین اور ایک طریق یہ ہے کہ کسی عورت کی
شرمگاہ کو بدستور مذکور پوجتے ہین اسطور کی پوجا کرنے والے بام[1] مارگی کہلاتے ہین اور یہ لوگ اپنے
مذہب کو دوسرے ہندؤن سے چھپاتے ہین اور ایک طور یہ ہے کہ جوت یعنی گھی کا چراغ جلا
کراور دیوی کو وہان حاضر وناظر سمجھکر اُسکو پوجتے ہین پاربتی[2] مہادیو کی زوجہ اسکند[3] پوران
مین لکھا ہے کہ پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ اِس برت مین جو میرا اور اسا مک کی پرستش کا حکم ہوا
ہے کاشی مین میسر ہے دوسرے شہر مین کسطور کیا جاوے آپنے فرمایا کہ دوسرے شہر مین دو
مورتین سونے کی بناکر پرستش کرے اور وہ مورت برہمن کو دیجاوے اور شِبو پوران سے فصل
اوّل[4] مین منقول ہوچکا ہے کہ جس جس مقام پر مہادیو کی زوجہ کے اعضائے سوختہ گر پڑے تھے
وہان چند اقسام کی دیویان ظاہر ہوگیئن اور برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤن نے اُنکی پوجا کی
مہالچھمی بشن کی زوجہ سونے چاندی مال دولت کو اُسکا ظہور جانکر بدستور مذکور پوجتے ہین
اور یہ پوجا اکثر دیوالی کی رات مین ہوتی ہے سرستی ندی برہما کی زوجہ۔ اُسکی بڑی پوجا یہ ہے
کہ اُسمین غوطہ لگانا گنگا جسکے حق مین گمان کرتے ہین کہ مہادیو کے سر کے بالون مین سے
نکلی ہے۔ اسکند[5] پوران کے ادھیاے ۸ مین لکھا ہے کہ اگر کسی نے اپنی لڑکی یا بہو سے
زنا کیا ہو ایک برس گنگا کے نامون کا وظیفہ کرنے سے یہ گناہ دور ہوجاتا ہے پراجتا دیوی
اسوج کی چاندنی دسوتین[6] تاریخ کو گوبر کے دش اُپلے بنا کر بدستور مذکور پوجتے ہین اور کہتے ہین کہ
اِسدن راجہ رامچندر نے پراجتا دیوی کی پوجا کر کے لنکا کو فتح کیا اور اِسدن مین ہندو بہت چیزون
کی پوجا کرتے ہین جیسے تلوار کٹار ڈھال وغیرہ گھوڑا ہاتھی اونٹ وغیرہ بہی پوتھی قلم دوات
وغیرہ ایسی چیزونکو پوجتے ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتے جس نے اِن سب چیزون کو اِن کے
قابو مین کردیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سوار ہوتے تو فرماتے
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝ یعنی پاک
ہے وہ اللہ جسنے ایسے قوی حیوان کو ہمارے قابو مین کردیا اور ہم نہ تھے اُسکی طاقت رکھنے

[1] بام مہادیو کا نام ہے ۱۲
[2] یعنی ایک معبود کا نام ۔ ۔ ۱۲
[3] سوطہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۶ - ۱۲
[4] صفحہ ۱۴ - ۱۲
[5] سوطہ جلد ۱ صفحہ ۵۶ - ۱۲
[6] یعنی دسوین تاریخ ۱۲

والے اور ہمکو اپنے رب کی طرف پھرجاتا ہے ۔ یہ سادہ لوح برعکس ان چیزون کو پوجتے ہین
جو اُنکے ہاتھ مین مسخر ہین بھلا اگر کوئی بزرگ کسی عاجز کو کھانا یا کپڑا دے تو اُس عاجز کو چاہئے
کہ اُس بزرگ کا احسان مند ہو اور اُسکا شکریہ ادا کرے نہ یہ کہ اُس کھانے اور کپڑے کو تسلیمات
کرنے لگے اور اُس سے مدد طلب کرے اور جو کوئی ایسا کریگا اُسکو لوگ دیوانہ کہینگے مہادیو
جنکے اوصاف اور کمالات فصل اول مین مفصل بیان ہو چکے ہین **شیو پوران** سے لکھنڈ
آٹھ حصہ دوم مین لکھا ہے کہ شیو (یعنی مہادیو) اُس مقام مین ظاہر ہوئے جنکے دشمن کو ہجوم
دیوتون اور سنیشرون کا ہوا تھا اور تمام تیرتھ دوڑکر آئے بشن وغیرہ سب کے قول سے قرار پایا کہ
واسطے عبادت کے شیو سے زیادہ کوئی اور سالی نہین کیونکہ یہی حکم پایا گیا اور فصل اول مین شیو
پوران سے منقول ہو چکا ہے کہ مہادیو نے برہما اور بشن کو حکم دیا کہ ہمارے لنگ کی پرستش
کرو تمام گناہ جل جاوینگے جو کوئی لنگ کی تعریف ہمارے نزدیک کریگا اُسکو دونو جہان مین
خوشی ملیگی اور اسکند پوران کے ادھیائے ۵ مین لکھا ہے کہ کسی نے برہمن کو قتل کیا یا
برہمن یا پیر کی عورت اور کنواری عورت سے زنا کیا ہو اور دوسرے گناہ کبیرہ کیئے ہون تمام گناہ ایکبار
ترلوچن کی پوجا سے دور ہو جاتے ہین ۔ اور ترلوچن ایک لنگ مہادیو کا تھا بنارس مین اور لنگ
پوران مین تمام لنگ کی پوجا بھری ہوئی اور اُسکے بہت پھول فائدے لکھے ہین اور اُسکی پوجا کا مشہور طریق
یہ ہے کہ مہادیو کے لنگ کی صورت بنا کر اُسکو جلہری مین رکھکر بدستور اُسکو پوجتے ہین اور اُسپر
جل دھارا (یعنی پانی کی دھار) یا دودھ اور پانی ملا ہوا بہت دیر تک ڈالتے رہتے ہین اور
مرد اور عورت اور لڑکے اور لڑکیان بہو بیٹیان جوان بوڑھیان سب لنگ اور جلہری کا درشن
یعنی زیارت کرتے ہین اور لنگ پوجا کے بہت سبب مختلف لکھے ہین کچھ ذکر اسکا فصل اول مین
ہو چکا اور بعضے کہتے ہین کہ ایکبار پاربتی نے جماع کی خواہش کی اول مہادیو نے انکار کیا پھر
جماع کے وقت لنگ کو اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بیقرار ہو کر بشن کے آگے فریاد
کی بشن نے چکر سے انکا لنگ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوئے تو بشن نے مہادیو کی بہت خوشامد

لہ صفحہ ۲۰ - [illegible] جلد اول صفحہ ۵۶ - ۱۱ [illegible] صفحہ ۱۲۵ و [illegible] ۱۲۹

اور عاجزی کرکے اپنے آپکو بچایا اور اُسوقت سے لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور اس امر مین اور تمیز
اور طرح بھی آئی ہین جنکا ذکر کرنا مناسب نہین معلوم ہوتا ایسی بیحیائی کی باتون سے اللہ تعالی
ہر کسیکو محفوظ رکھے ایکروز ایک پنڈت سے ذکر بت پرستی کا آیا بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین
کرتے بلکہ بت کو نمونہ بناکر رکھ لیتے ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑے ایک مسلمان نے جواب مین کہا کہ
جبکہ لنگ اور جلہری نظر مین ہوگی دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہوجاویگا گائے
ہندو کہتے ہین کہ گائے کے بدن مین دیوتے جمع رہتے تھے اور اُسکی پوجا کا یہ طریق ہے کہ
سونے کے خول اُسکے سینگون پر اور چاندی کے سُم بنواکر اُسکے پیرون کے پاس اور ایک پترا
چاندی کا اُسکی پیٹھ پر رکھکر اور اُسپر جھول ڈالکر اُسکی پوجا بدستور مذکور کرکے برہمن کو دیدیتے ہین
اور گائے کی بہت ہی تعظیم کرتے ہین اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو نہایت پاک اور پاک کرنے والا
جانتے ہین اور پنچ گب یعنی گائے کا گوبر اور پیشاب اور دودھ اور دہی اور گھی ملا ہوا انکے
نزدیک اس سے زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہے جو ان مین بڑے بھگت ہین ہر روز پنچ گب
کو پیتے ہین اور کہتے ہین کہ برہمن اگر بدون جنیئو (زنار ١٢) کے کھانا کھاوے تو اسکا تدارک یہ ہے کہ گایتری
کا منتر پڑھے اور اُسدن سوائے گائے کے پیشاب کے کچھ نہ کھاوے اور برہمن اگر چنڈال (پنچ قوم ١٢) کے
تالاب کا پانی پی لے یا اُسمین غسل کرے تو گائے کا گوبر اور موت کھاوے تب پاک ہووے
اور گودھوڑ یعنی گایون کے پیرون کی گرد کو نہایت پاک جانتے ہین اور کہتے ہین کہ ملیچھ
کے مکان مین بیٹھکر کھانا پینا درست نہین پر جو اُس مکان مین گائے بندھی ہون تو درست
ہے جیسے یہ اشلوک ہے۔

नीलप ट्टे जले तक्रे गो साला म्लेछ मंदरे

نیل پٹے جلے تکرے گوسالا ملیچھ مندرے۔ یعنی نیل کا رنگ پہنا ریشمی کپڑے پر اور غیر قوم کا
پانی پینا چھاچھ مین ملا ہوا اور ملیچھ کے مکان مین جہان گائین بندھی ہون کھانا پینا درست
ہے سبحان اللہ آدمی جو اشرف المخلوقات ہے اُسکا مونہہ جس سے خدا کا نام لیا جاتا ہے اُسکو

توناپاک جانتے ہین اور گائے کہ ایک حیوان ہے اور بقول مہادیوجی کے ایک گناہ کی شامت
سے نجاست خوردامی ہوئی وہ ہندوؤن کے معبود او اُسکی نجاست اُنکے نزدیک نہایت پاک اور
پاک کرنیوالی جسکا کھانا موجب نجات جانتے ہین اور تماشا یہ ہے کہ جس گائے کی پرستش اور اسقدر
تعظیم کرتے اور گئوماتا کہتے ہین جب وہ مرنے لگتی ہے تو بعضے ہندو اُسی ماتا کو اپنے گھر سے نکال
دیتے ہین جب مرجاتی ہے اُسکو چوہڑے چماروں کے حوالے کردیتے ہین اور وہ اُسکو سر پاؤن سے گھسیٹتے
ہوئے لیجاتے ہین بھلا ماتا کا جنازہ اسی طور سے نکالنا مناسب اور زیبا ہے اور وہ چوہڑے چمار
اُسکا گوشت کھاتے ہین اور بچا ہوا گوشت اور استخوان کوّے اور کُتّے کھاتے ہین اور اُسکے چمڑے
کی جوتیاں سب ہندو پہنتے ہین **اب** ہندو غیظ و غضب و تقلید کو چھوڑ کر اور انصاف کرکے فرماویں
کہ اُنکے دین مین گائے کس وجہ سے حرام ہوئی ہے اگر اسوجہ سے کہ پلید اور خبیث ہے تو اُسکی پرستش
اور تعظیم کیون کرتے ہین۔ اور اُسکے گوبر اور پیشاب کو ایسا پاک اور پاک کرنیوالا کیون جانتے ہین۔
اور اگر اس وجہ سے کہ اشرف ہے تو اُسکے چمڑے کا استعمال کرنا کیون جایز رکھتے ہین اور بعد مرنے کے
اُسکی ایسی رسوائی کیون کرتے ہین **سورج اور چاند** جنکے اوصاف حمیدہ دوسری فصل مین
بیان ہوچکے۔ ہندو ہمیشہ نہا کر سورج کے سامنے پانی ڈالتے ہین اور بعضے چاند اور سورج کی مورت
بنا کر پوجتے ہین **اسکندپوران** کے ادھیائے ۹ مین لکھا ہے کہ جو کوئی سورج کی پوجا چھوڑ کر دوسرے
دیوتاؤن کو پوجتا ہے دوزخ مین جاتا ہے بید کے جاننے والے کو سورج کی پرستش ضرور ہے۔
جو کوئی سورج کو آدھے نکلتے وقت پانی دیتا ہے اور سجدہ کرتا ہے بڑا ثواب اور سورج سے دعا نیک پاتا
ہے اسواسطے کہ اسوقت مندیہا نام دیت سورج سے لڑنے کو آتا ہے سورج کو پانی پہونچنے سے قوت
پہونچتی ہے دیت ہٹ جاتا ہے۔ **ایضاً** سورج اور گنگا بڑی ہے۔ سورج کے پوجنے والے عالم بالا
کو پہونچتے ہین جو وقت پوجا اور صدقہ اور جپ اور ہوم آفتاب کا کرتے ہین تو دنیاوی مقاصد پاتے
ہین اور اُسی کے ادھیائے ۳۵ مین ہے کہ سورج کی پرستش سے تمام مُرادین فی الفور حاصل ہوتی
ہین اور تمام دیوتے سورج مین رہتے ہین۔ یہ مضمون مختصر لیا ہوا **انصاف** کرنا چاہیے کہ اسمین تعالیٰ

ایسا مہربان ہے کہ اُسنے اپنے بندون کے لیئے چاند اور سورج ایسے دو چراغ روشن کر دیے ہین کہ
سارے جہان مین اُنکی روشنی پہونچتی ہے جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا
یعنی اور کیا ہمنے چراغ روشن - اور فرمایا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيرًا یعنی اور کیا آسمان مین
چراغ اور چاند اُجالا کرنیوالا - اِس نعمت پر بھی اللہ کا شکر کرنا چاہیئے نہ کہ چاند اور سورج کی عبادت
کرین - مثلاً اگر کوئی کسی شخص کی راہ پر اندھیرا دور کرنیکو چراغ روشن کر دے تو اُس شخص کو اُس
چراغ والے کا احسانمند ہونا چاہیئے نہ یہ کہ اُس چراغ کو سلام اور مجرا کرنے لگے اور سوا ے چاند
اور سورج کے بعضے اور اجرام فلکی کو بھی پوجتے ہین جیسے بُدھ یعنی عطارد جسکو کہتے ہین کہ
چاند کے نطفے سے برہسپت کی جورو کے پیٹ سے ولدالزنا پیدا ہوا چنانچہ فصل دوم مین بیان
ہو چکا شُکر یعنی زہرہ جسکو دیتون کا پیر و مرشد جانتے ہین منگل یعنی مریخ اُسکی پوجا اکثر واسطے
دفع فساد خون کے کرتے ہین برہسپت یعنی مشتری جسکے کمالات فصل دوم کے آغاز مین
مذکور ہو چکے ہین اُسکو تمام دیوتاؤن کا پیر و مرشد جانتے ہین سنیچر یعنی زحل راہ کیت یعنی
راس اور ذنب اور ستارون کی پوجا اسلیئے کرتے ہین کہ ستارے اُنکی خواہش کے موافق
اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست کو اُن سے باز رکھین - اتنا نہین سمجھتے کہ اول تو ستارون
کی نحوست اور سعادت ثابت نہین ہے اور اگر ہو تو ایسی ہوگی جیسے کہ دوائیون مین گرمی اور سردی
اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہے اور جب وہ دوا کسیکے استعمال مین آتی ہے اُسوقت
اللہ تعالی اگر اُس سے نفع یا نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہے تو بموجب اُس استعداد کے گرمی یا سردی
یا خشکی یا تری پیدا کر دیتا ہے - سو اُس تاثیر کا پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہے نہ کوئی اور - مثلاً
کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالی نے سردی کی استعداد رکھی ہے پھر کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت
نہین ہے کہ اپنی تاثیر کو بدل ڈالین اب جو کوئی ان دوائیون کی خوشامد کرے اور چاہے کہ
یہ دوائیان بموجب اُسکی خواہش کے اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین وہ بڑا بیوقوف ہے - سو ویسے ہی
اگر حق تعالی نے برہسپت یعنی مشتری مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد

رکھی ہو تو انکو ایا طاقت ہے کہ اپنی خوشامد اور التجا کرنے سے اپنی تاثیر کو بدل ڈالیں اور درست جاوے سورج مین نار ہی کی تاثیر یقینی ہے اگر کوئی دھوپ کی شدت کے وقت سورج کی ذات اور التجا کرے کہ اپنی گرمی اور دھوپ کو تیزی سے باز رکھ سورج کو کچھ اختیار نہین کہ اُسکی خوشامد کرنے سے اپنی گرمی کو سردی سے بدل دے ستارے جیسا ہے صرف ہیولیٰ اور الله تعالی کے تابع ہین انمین جو خاصیتین الله تعالی نے رکھی ہین جیسے سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی سو فرشتون کے وسیلہ سے ظاہر ہوتی ہین اور ستارے اور فرشتے سب الله تعالی کے قبضہ قدرت مین ہین چنانچہ فرمایا الله تعالی نے وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ یعنی ستارے سب الله تعالی کے حکم مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی پاک ہے وہ ذات کہ اُسکے ہاتھ مین ہے ملکوت ہر شے کی اور اُسی کی طرف تم اُلٹے جاؤ گے۔ راجہ اندر جنکے اوصاف کے بیان مین پوران کے پوران بھرے ہوئے بعضے اوصاف اُنکے فصل دوم مین بیان ہو چکے اگنی یعنی آگ اور ورن یعنی پانی سمندر اور دھرتی اور اکاش یعنی خلا اور مروت یعنی ہوا۔ ان ساتون کی پوجا کا بیان تیسری فصل مین رگ بید سے بیان ہو چکا اور رگ بید مین یہ بھی لکھا ہے کہ ہم سب دیوتاؤن کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین اور راس ب اشٹکھد رگ بید مین ہے کہ روح کی پرستش کر اور برہارن اشٹکھد ججر بید مین ہے کہ سرخی اور سیاہی اور سفیدی آنکھ کی اور بینائی اور دونو پلک اور پانی آنکھ کا موجب بید کے ان چیزون کی پوجا کرنی چاہیے اور چھانڈوک اشٹکھد سام بید مین لکھا ہے کہ نام اور گفتار اور دل اور سنکلپ اور چت اور دھیان اور گیان اور قوت اور غذا اور پانی اور آگ اور اکاس اور سمرن اور زور سے نا یافتہ ان چیزون کو خدا سمجھکر پرستش کر۔ چنانچہ یہ تینون روایات فصل تیسری مین پیچ بحث سوتوین خوبی قرآن مجید کے مفصل بیان ہو چکی ہین ف آریا مذہب والے پنڈت سکھدیو اور زور شور سے کہا کرتے ہین کہ بید مین شرک اور غیر خدا کی پرستش نہین اب دیکھئے

ملہ مہابھارت مین ہے کہ جب جنگ مین برہمن استر کے تیر سے آگ نکلی اور پانڈون کے لشکر مین شعلہ زن ہوئی تو کرشن جی نے پانڈون کو حکم دیا کہ لباس اتاری اُتار کر بڑی عاجزی سے اس آگ کی پوجا اور سجدہ کرو نہین تو یہ آگ جلا

ملہ [illegible]

ملہ [illegible]

کہ کسقدر روایات بید کی شرک اور غیر خدا کی پرستش مین مذکور ہوچکے اور مفصل تیسری فصل مین بیان
ہو چکا اور مختصر تاریخ ہند کے صفحہ ۶۴ مین لکھا ہے کہ رگ بید مین دس ہزار پانسو اسّی اشلوک ہین
سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے اور صفحہ ۱۵۹ مین لکھا ہے کہ پورانون مین پندرہ لاکھ مصرعے
ہین مگر وہ صرف بشن اور مہادیو کی پرستش کا رُخ دکھاتے ہین اور گیتا کے اشلوک ۱۶۳ مین ہے
کہ جو کوئی دیوتاؤن کو پوجتا ہے اُسکا حشر اُن کے ساتھ ہوتا ہے اور اُسی مین ہے منقول
بھاگوت سے کہ **سرگن** کی پوجا اُسکو چاہیے جو نرگن کے پوجنے کی بدھہ نہین رکھتا اور اُسی شرح گیتا ۱۲
مین ہے کہ سرگن کا پوجنے والا بیراٹ روپ کو پوجے اور شرح گیتا مین بھاگوت کے اسکندہ ۱۲
سے منقول ہے کہ جب تک اگیان رہے بیراٹ روپ یا سورج کی پوجا کرے **الغرض** ہندون
کے معبودونکا بیان کہانتک کیا جاوے اعلی سے ادنی تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتے ہین
اور اُنکو حاجت روا اور نفع و نقصان دینے والے سمجھتے ہین۔ افسوس اصل مالک کو بھول گئے
اور اُسکی مخلوقات کو پوجنے لگے اِس سے زیادہ کیا گمراہی ہے **اس** مقام مین ہندونکا یہ
سوال ہے کہ اے مسلمانو تمنے جو ہمارے دین پر یہ اعتراض کیئے یہ تمام اعتراض تمہارے دین
پر بھی آتے ہین اور سوائے خدا کے اورونکو معبود ٹھیرانا اور حاجت روا اور نفع و نقصان کا
مالک و مختار اور ہر چیز سے ہر وقت خبردار سمجھنا تمہارے دین مین بھی ہے ہم اکثر مسلمانون کو
دیکھتے ہین کہ کوئی کسیکی قبر کو پوجتا ہے ناک رگڑتا ہے طلب حاجات کرتا ہے چڑھاوا چڑھاتا ہے
اور وہ قبرونکا چڑھاوا مثل آب زمزم کے تبرک بنکر دور دور پہونچتا ہے چنانچہ خواجہ صاحب کی
قبر کا صندل اور دیگ کے چانول وغیرہ اور کوئی سید سلطان کا روٹ کرتا ہے اور سلطان کے
نام پہ بکرا اور بھیرون کے نام پر مینڈھا ذبح کرتا ہے اور مسجدون کے مُلّان مسلمانون کے
امام اُس بکرے اور مینڈھے کو اللہ کے نام سے ذبح کرتے ہین اور کوئی امام ضامن کا پیسا بازو
پہ باندھ کر اُنکو اپنا نگہبان جانتا ہے اور کوئی اپنی حاجت روائی اور فراخی رزق کے واسطے پیر
دستگیر کی گیارھوین کرتا ہے اور پیر صاحب کے نام پر چراغ جلا کر ہاتھ باندھکر کھڑا ہوتا ہے اور پیر

اور سوط المجار جلد اول کے صـ ۲۹۱ مین مفصل مرقوم ۱۲

سوط جلد ۲ صـ ۱۸۷ سطر ۱۱-۱۲

سوط جلد ۲ صـ ۱۸۷ سطر ۸-۱۲

صاحب کو حاضر ناظر جانتا ہے کوئی اُنکے نام جھنڈا نشان کھڑا کر کے اُسکی تعظیم کرتا ہے کوئی پیر
صاحب کی قبر کی طرف مونہہ کر کے دست بستہ گیارہ قدم چلتا ہے اور کہتا ہے یا شیخ عبد القادر
شیاً للہ یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہے ع یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر
اور کوئی کہتا ہے ع دکھ دور کرو دستگیر و کا یا غوث اعظم جیلانی + اور کوئی کہتا ہے ع بوہڑ
شتاب خبر لے میران کیون اتنا چر لایا ہے ۔ اور کوئی کہتا ہے اول محی الدین آخر محی الدین
ظاہر محی الدین باطن محی الدین ۔ اور کوئی کہتا ہے پیر صاحب نے فلان ولی کی ولایت چھین لی
اور ملک الموت کے ہاتھ سے قبض ہوئی ارواح کو چھین لیا ۔ اور کوئی کہتا ہے اولیاء اللہ خدا
کی تقدیر کو بدل دیتے ہین ۔ اور کوئی کہتا ہے پیر صاحب نے خدا کو دھمکا کر ایک عورت کو سات
بیٹے دلائے اور کوئی تعزیہ سے رزق اور اولاد وغیرہ حاجات طلب کرتا ہے اور کوئی سید سالار
اور شاہ مدار سے اپنی حاجات مانگتا ہے اور کوئی خواجہ معین الدین کی قبر سے اولاد اور مال اور
زر اور جورو طلب کرتا ہے اور خواجہ صاحب کی قبر کے مجاور خواجہ صاحب کی طرف سے پروانے
لکھ دیتے ہین اور صدہا ہندؤن سے بھی قبر کی پوجا کرواتے ہین اور کوئی پیرون سے نفع کی
امید اور نقصان کا خوف کر کے اُنکی نذر نیاز دیتا ہے جیسے بابا فرید کی کھچڑی ۔ شاہ عبد الحق کا
توشہ ۔ حضرت علیؓ کا کونڈا ۔ حضرت بی بی کی صحنک ۔ حضرت عباس کی حاضری ۔ پیر منیر
کی نیاز تین کوڑی کی چپڑ سوہاگ کا نمک تندگی صاحب کی قبر کا غلاف پیر شیلیے کا مُرغا ۔ سخی سرور
کی ریوڑیان ۔ کسی پیر کا اڑھائی دمڑی کا بیا ۔ بو علی قلندر کی سہمنی ۔ خواجہ معین الدین کی
دیگ ۔ حضرت شیخ صدر الدین مالیری کا بکرا ۔ حضرت امام حسین کا گنج ۔ اصحاب کہف کا توشہ
شاہ عنایت ولی کے چراغ ۔ اور کوئی کسی پیر کی مٹھی اور کسیکی چونگی نکالتا ہے اور کوئی کسیکے
حق مین جب دعا کرتا ہے تو اللہ کے نام کے ساتھ اورون کے نام ملا دیتا ہے کوئی کہتا ہے اللہ
اور رسول تجھپر فضل کرین ۔ اللہ اور پنجتن تجھکو راضی رکھین ۔ اللہ اور پیر تیری مشکل آسان کرین
اللہ اور غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی کہتا ہے الٰہی تیری پناہ تیرے دوست کی

له یہ لفظ پنجابی ہے یعنی اے صاحب جیلانی طرز صاحب غوث الاعظم پیر کیون اتنی دیر کی ہے ۱۲

پناہ اور کوئی اللہ کا نام بھی نہین لیتا اتنا ہی کہدیتا ہے کہ پیر صاحب محبوب پاک تجھکو خوش
رکھے - اور بعضے پیرزادے کہتے ہین دادا پیر تجھکو خوش رکھے - جتبا پاک تیری مشکل آسان کرے
کوئی کہتا ہے تینوں علے پیران دیان رکھان پیر صاحب تیرے پردے کجے رکھے - اور کوئی اللہ
کے نام کی طرح بزرگون کے نام کا وظیفہ کرتا ہے جیسے یا علی - یا حسین - یا میران - یا بھیکہ - یا شیخ
عبد القادر - یا ترک پانی پتی وغیرہ - اور یہ بھی جانتے ہین کہ یہ بزرگ اولیاء اللہ ہمارے حال سے
ہر وقت خبردار اور ہماری فریاد کو ہر وقت سنتے ہین - اور بعضے لوگ اپنے پیر کی صورت کا تصور
کرتے اور پیر کو اپنے حال سے مطلع جانتے ہین اور کوئی جانتا ہے کہ یہ اولاد مجھکو فلانے پیر نے
بخشی ہے اور اپنی اولاد کی صحت اور زندگی پیرون سے مانگتا ہے اسواسطے اپنی اولاد کو پیرون
کی طرف نسبت کرتا ہے اور اپنی اولاد کا نام رکھتا ہے پیر بخش - امام بخش - میران بخش - سالار بخش
مدار بخش - محبوب بخش - قلندر بخش - بوعلی بخش - منولی بخش - سلطان بخش - فرید بخش - ابدال بخش
صابر بخش - مخدوم بخش - پیران دتا - نگاہیا - دسوندھی - سلطانی - حسین بخش حسن بخش علی بخش
رسول بخش - بندہ علی - بندہ حیدر - کلب علی - کلب حسین - نبی بخش - عبد النبی - عبد الرسول -
محمد بخش - اور کوئی اپنی اولاد کے سر پر کسی پیر کے نام کی چوٹی رکھتا ہے - کسیکے نام کی بدھی اور
کوئی کسیکے نام کی ہنسلیان گلے مین ڈالدیتا ہے - کوئی اپنی اولاد کو زندہ رہنے کے واسطے حضرت
امام کا فقیر بناتا ہے گلے مین سرخ ڈورے ڈالتا ہے سبز کپڑے پہناتا ہے تعزیہ کے نیچے کو نکالتا ہے
اور با تو مین بابا فرید کی یا خواجہ خضر کی بیڑیان ڈالتا ہے اور کوئی کسی کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے
اور کوئی کسی کے نام کی قسم کھاتا ہے اور کوئی اپنے فرزند کو پیر کی قبر پر چڑھا کر پھر مجاورون سے
اسکو خرید کرتا ہے اور اسکا نام بینچا رکھتا ہے اور کوئی بچہ کی قیمت مقرر کرکے اسمین سے دسوان
حصہ پیر کے نام کا نکالکر اسکا نام دسوندی رکھتا ہے اور کوئی لڑکے کے ناک مین نتھ ڈالتا ہے
تاکہ حضرت ملک الموت اسکو لڑکی سمجھکر چھوڑ جاوین اسواسطے لڑکے کا نام بھی نتھو رکھتا ہے اور
لڑکے کو چھاج مین ڈالکر اسکا نام چھجو رکھتا ہے اور بعضے مسلمانون کی عورتین لڑکون کی بیماری

مین سیتلا کو پوجتی ہین اور لڑکون کو چھڑی اور تعزیہ کے پاس لیجاکر سجدہ کرواتی ہین اور اُنکے مرد
دیّوث اُنکو منع نہین کرتے - کوئی عورت سید سلطان یا میران زین خان یا شیخ سدو کی ٹھیک دیتے
ہے اور ڈھولکی بجاکر سر کو ہلاتی ہے اور دوسری عورتین اگر اُس سے کچھ کچھ پوچھتی ہین اور وہ ناسکا
غیب کی خبرین تبلاتی ہے - اور بعضی عورتین بی بی غرض اور بی بی مُراد اور بی بی ترت پھرت
اور بی بی آس اور بی بی ناپید کا روزہ سوا پہر کا رکھتی ہین - اور بعضے مرد اور عورت جانورون کی
آواز سے یا کسی اور طرح سے بدشگنی لیتی ہین - اور بعضے مُلّان مسجد کے امام فال دیکھکر کسیکو
تبلاتے ہین تجھپر پیر صاحب خفا ہین اسواسطے تیرا لڑکا بیمار ہے یا فلانے پیر کی خفگی ہے اسواسطے
تجھپر رزق کی تنگی ہے فلانے پیر کی نیاز یہ ادا کر یا سیاہ پری اور لال پری کی خفگی تبلاتے ہین
پھر ایسے مشرکون کیلئے جیسے مسلمان نماز پڑھتے ہین اور ہم (یعنی ہندو) جو اپنے معبودون کے نام پر
سالگرام اور لنگ وغیرہ رکھ لیتے ہین ایساہی مسلمان اپنے پیرون کے نام پر چھڑی اور جھنڈا
اور تعزیہ کھڑا کرتے ہین اور جیسے ہندو اپنے معبودون کی مورتین بناکر پوجتے ہین ایساہی مسلمان
قبرون کی صورتین بناکر پوجتے ہین جیسے تعزیہ اور پیر خانہ اور کسی
پیر کا چلہ وغیرہ اور وہان جاکر سجدہ کرتے اور چڑھاوا چڑھاتے اور
روشنی کرتے ہین - اور ہندو دیوی کے نام پر جوت جگاتے ہین
مسلمان بڑے پیر کے نام پر چراغ جلاتے ہین - اور ہندؤن کے ملیدیو
کا چبوترا ہے تو مسلمانون کے امام کا چبوترا ہے اور ہندؤن کا ٹھاکر دوارا ہے تو مسلمانون کا امام باڑا
ہے اور جیسے ہندو مہادیو کی پوجا مین کہتے ہین بم مہادیو ایساہی بعضے مسلمان فقیر شاہ مدار کی
تعظیم مین کہتے ہین دم مدار - اور جیسے ہندو رام چندر اور کرشن جی کی تعظیم مین گاتے بجاتے ناچتے
کودتے ہین ایسے ہی مسلمان پیرون کے نام کی مجلسین تیار کرکے ڈھولک سارنگی طبلہ بجواکر
راگ سنتے اور ناچتے کودتے ہین اور بڑے بزرگ صوفی کہلاکر اس مجلس کو عبادت سمجھتے ہین اور اس
مجلس مین وضو کرکے بیٹھتے ہین بلکہ بعضے مسلمان تو قبرون پر کسبیونکا ناچ بھی کرواتے ہین اور ہمیشہ

له چراغ جلانے ۱۲

تمنے اعتراض کیا کہ ہندو کہیل اور تماشا کو عبادت سمجھتے ہین اب دیکھئے کہ یہ مجالس اور ڈھولک
اور طبلہ اور سارنگی اور کسبی کا ناچ بھی تو کھیل اور تماشا ہے یا نہین پھر جیسا کہ یہ سب قباحتین
اور سواے خدا کے اورونکو نفع نقصان دینے والا سمجھنا اور اُنسے رزق اولاد اور بیمار کی صحت
اور تمام حاجات طلب کرنا اور اُنکو مثل خدا کے حاضر ناظر اور ہر کام پر قادر سمجھنا اور ایسے اور کام شرک
کے تمہارے دین مین بھی موجود ہون پھر ہم پر تمہارا اعتراض بیجا ہے **سو اسکا جواب** یہ ہے
کہ ہماری تمہاری گفتگو دین کے امر مین ہے اور ہمارے دین کا اصل قرآن اور حدیث ہے اور
تمہارے بید اور شاستر اور پوران ہین سو ہمنے اس مقام مین جو کچھ لکھا ہے تمہارے دین کی کتابون
سے لکھا ہے اور وہ سب کام تمہارے بید اور شاستروں مین روا بلکہ ضروریات سے ہین اور تمنے
جو ہمپر اعتراض کیا کہ مسلمانون کے دین مین سواے خدا کے اورونکو معبود ٹھیرانا درست ہے اور
بہت سی باتین جو بے سمجھ مسلمانو مین رائج ہین اُنپر تمنے اعتراض کئے یہ اعتراضات ہمارے
دین پر نہین آسکتے ان باتون مین سے ہمارے دین مین ایک بھی روا نہین اور یہ کام سب
قرآن اور حدیث کے برخلاف ہین کوئی شرک ہے کوئی بدعت کوئی کفر کوئی حرام کوئی مکروہ **تفسیر**
عزیزی کبیر مین لکھا ہے کہ شرک وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفتون مین کسی اور کو شریک بناوے
یعنی اگر سواے خدا کے کسی اور کے حق مین یہ اعتقاد کرے کہ وہ جو چاہے اُسیوقت ہو جاوے
یا اُسکو بغیر حواس جیسے دیکھنے اور سُننے وغیرہ کے اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام
کے علم حاصل ہوتا ہے یا وہ شخص جس شخص پر خفگی اور پھٹکار کرے وہ شخص تنگدست یا بیمار یا اور آفت
مین مبتلا ہو جاوے اور جس شخص پر رحمت کرے وہ شخص تندرست یا فراخ گذران ہو جاوے یا وہ کسی بیمار کو شفا بخشے
تو اس عقیدے سے شرک لازم آتا ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ سواے اللہ کے کوئی
کسیکے نفع اور نقصان کا مالک اور غیب دان نہین تمام مخلوقات مین اشرف اور اعلیٰ حضرات
انبیا علیہم السلام ہین وہ بھی یہ صفت نہین رکھتے تھے کہ جو چاہین سو کر ڈالین یا وہ ہر چیز سے
ہر وقت مطلع ہون یا وہ اللہ تعالیٰ پر زور ڈالکر جو چاہین کروالین بلکہ وہ حضرات خود اپنی حاجات

بڑی عاجزی اور رغبت اور خوف کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مانگتے تھے اور باوجود معصوم ہونے کے
اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے اور اپنے قصور کا اقرار اور استغفار کیا کرتے تھے اور یہ بات قرآن اور
حدیث سے ثابت ہے حضرت آدم علیہ السلام نے مدت تک گریہ وزاری کے ساتھ استغفار اور اپنے قصور
کا اقرار کیا حضرت نوح علیہ السلام نے بڑے رنج اور غم مین اللہ تعالیٰ کو پکارا اللہ تعالیٰ نے اُنکو نجات
بخشی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے نہایت شدت مرض مین اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ
نے اُنکو شفا بخشی حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنا بہت عجز اور ناتوانی عرض کرکے اللہ تعالیٰ
سے فرزند مانگا اللہ تعالیٰ نے اُنکو فرزند ارجمند یحییٰ علیہ السلام عنایت کیا حضرت یونس علیہ السلام
نے اپنے قصور کا اقرار اور بہت عاجزی اور تسبیح کی اللہ تعالیٰ نے اُنکو غم سے نجات بخشی اور فرمایا
کہ اسی طرح ہم ہر مومن کو نجات دیا کرتے ہین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معافی چاہی اللہ
تعالیٰ نے معاف فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ شریفہ اولاد کے ہونے سے ناامید
ہو گئی تھین اللہ تعالیٰ نے اُنکو اسحاق علیہ السلام فرزند عنایت کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
فرماتے ہین کہ شکر ہے اللہ تعالیٰ کو جسنے مجھکو بڑھاپے مین اسماعیل اور اسحاق عنایت فرمائے
اور فرماتے ہین کہ رب العالمین نے مجھکو پیدا کیا وہی مجھکو ہدایت کرتا ہے اور کھلاتا پلاتا اور جب
بیمار ہو جاؤن تو شفا بخشتا ہے وہی مارینگا پھر وہی زندہ کریگا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام نے
اپنے ایک فرزند نالائق کے غرق نہونے کی دعا کی جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اُسکے بچانے
کا نہین فی الفور استغفار کی اور سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو بھی جب کچھ
مشکل پیش آتی تھی تو جناب باری تعالیٰ مین دعا کیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ اُس مشکل کو آسان
فرماتا اور قیامت کے دن جب آپ تمام اولین و آخرین کے واسطے شفاعت کرینگے تو اول سات
دن تک سجدہ مین بہت مناجات اور اللہ تعالیٰ کی خوشامد کرکے واسطے شفاعت کے اجازت
الٰہی حاصل کرینگے اور بعد حضرت کے فرشتے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور صلحا شفاعت کرینگے
اور حدیث شریف مین ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے اُسپر کہ سواے اللہ کے اورکی تعظیم مین جانور

ذبح کرے اور جو کوئی آوے خبر بتانے والے کے پاس (یعنی جیسے کاہن اور نجومی اور رمل پھینکنے والے یا فال دیکھنے والے یا برہمن وغیرہ کے پاس) پھر پوچھے اُس سے کچھ تو نہین قبول ہوتی اُسکی نماز چالیس رات تک - اور جانورون وغیرہ کی آواز سے شگن لینا شرک ہے - اور جسنے قسم کھائی سوا خدا کے اور کسیکی تو بیشک اسنے شرک کیا - اور ایک شخص نے حضرت صلعم سے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالی اور تم چاہو سو ہو جاوے - آپنے فرمایا تو نے مجھکو اللہ کا شریک ٹھیرایا یون نہین ہے بلکہ وہی ہوگا جو چاہے اللہ اکیلا - **اور تفسیر عزیزی** مین لکھا ہے کہ اللہ تعالی کے نام کے مانند اور کے نام کا وظیفہ کرنا اور اپنے فرزند کو نام رکھنے مین سوائے اللہ کے کسی اور کا بندہ مقرر کرنا اور سوائے خدا کے اور کے نام پر جانور ذبح کرنا یا کسیکی نذر منت ماننا یا بلا کے دور ہونے کے واسطے کسیکو پکارنا اور نفع اور نقصان اُس سے سمجھنا یہ سب کام شرک کے ہین **اور در مختار** مین لکھا ہے کہ عالمون اور بزرگون کے سامنے زمین بوسی کرنی حرام ہے اور کرنے والا اور اُسپر راضی ہونے والا دونون گنہگار ہوتے ہین - اور قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد الطالبین مین لکھتے ہین کہ چنانچہ جہال میگویند یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ - یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز نیست اور کھیل اور تماشے کی مجلس ہمارے دین کی بات نہین - اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ چھوڑ دے اُن لوگون کو جنہون نے ٹھیرایا دین اپنا کھیل اور تماشا اور بھلا دیا اُنکو دُنیا کی زندگی نے اور فرمایا کہ بعضے آدمی ایسے ہین کہ خریدتے ہین کھیل کی باتون کو تا بچلا دین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھیراوین اُسکو ہنسی - اُن لوگون کو ذلت کا عذاب ہے - اور فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجھکو میرے ربنے واسطے مٹا دینے اُن باجون کے جو ہاتھ سے اور مونھہ سے بجائے جاتے ہین - اور فخر صوفیہ حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین لکھتے ہین کہ طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبور اور شین اور شبابہ اور جعفران جنکے ساتھ ترک کھیلتے ہین یہ سب حرام ہین **اس مقام مین** جینی اور سراوگی اور سیوڑے اگر کہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوائے خدا کے کسیکو سزاوار پرستش کا نہین جانتے ہم

169

کشن بشن کو مانتین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا اور جمنا کو نہ کسی اور کو **تو** اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے
نزدیک بھی خداوند یہ ہے ایک نرالی پیشہ جسکی کچھ صفت نہین اور وہ شخص مشغول ہے اور ہمارا
شاگرد پیشہ کہ بقول تمہارے انہین آدمیون مین سے کوئی شخص بسبب شائستہ کرداری کے
ہم ان بنجاتا ہے اور ایسے پیشہ تمہارے نزدیک چوبیس آدمی ہوئے ہین کہ یہ انکا آونا تھا
اور پہیلا ہوا وہ ہے جنکے نزدیک چھبیس پیشہ ہون اُنسے بڑھکر مشرک کون ہوگا اور پارس ناتھ
جو بعضون کے نزدیک تیسوان پیشہ ہے اُسکی مورت سونے کی بنا کر اسکی پوجا کرتے ہو اور
اُسکی سواری بڑی دھوم سے نکالتے ہو - **اور بعضے** ہندو نانک پنتھی یہ گمان رکھتے ہین کہ
وہ مشرک نہین ہین اسواسطے کہ بابا نانک اور دوسرے گرؤن نے شرک نہین کیا **تو** اسکا جواب
یہ ہے کہ اگر فی الحقیقت تمہارے گرؤن نے شرک نہین کیا لیکن قوم مشرکین سے بیزار اور علیحدہ
کیون نہ ہوگئے اور شرک سے بچنا بھی جب ہی فائدہ مند ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے رسول صلے اللہ
علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرے - اور یہ جو بعضے شخص کہتے ہین کہ بابا نانک نے حضرت رسول اللہ
صلعم کی اور کلمۂ شہادت کی تعریف کی ہے یہ بات تمہاری کسی پوتھی سے ثابت نہین صرف بعضے
سکھون سے سُنا گیا ہے اور حقیقت مین اگر یہ بات سچ ہے تو تم بھی کہ بابا نانک کے چیلے ہو انکے
قول پر عمل کرو اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم پر ایمان لاؤ اور تمہارے گرؤن کے
آخر گورو گوبند سنگھ نے تو ظاہر شرک کیا کہ بت پرستی یعنی نینا دیوی کی پوجا کی اِس آرزو پر کہ اپنا
مذہب نیا جاری کرے اور ہوم کیا اور اپنے ایک سکھ یعنی چیلے کا سر کاٹ کر بلدان یعنی دیوی کے نام
پر قربانی کیا اور ہوم مین جلا دیا - کہتے ہین کہ پہلے اپنے لڑکے کو دیوی کے نام پر قربانی کرنا چاہا تھا
جب لڑکے کی والدہ نے اِس امر سے انکار کیا تو کہا سکھان پُتّان اِکّو جیہان ਸਿਖਾਂ
ਪੁਤ੍ਰਾਂ ਇਕੋ ਜੇਹਾ یعنی سکھ اور فرزند ایک ہی سے ہین اور دیوی کی مناجات مین یون کہا ہے
کشن بشن کب ہو نہ دھیاؤن + جو پھل چاہون تم سے پاؤن + اس کلام سے صریح شرک معلوم
ہوتا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر دیوی سے مرادین طلب کین اور تمہاری دسن گرنتھی پوتھی مین لکھا ہے

170

[margin notes, partly legible: … پھول دیوتاؤن کی … / … ہوم … اور میوہ جات وغیرہ دیوتاؤن کی نذر کرکے … / … نینا دیوی …]

ہ پرتھمی بھگوتی سمر کے گورو نانک لیئے دھیاے + یعنی اوّل دیوی کو پوجکر گورو نانک نے اُس سے مدد مانگی + انگت گور تے امرداس رامداسے ہوی سہاے + یعنی دیوی گورو انگت اور رامداس کی مددگار ہوئی + سمروارجن ہرگوبند سمرو سری ہرراے + یعنی اے لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہرراے کا نام جپو + سری ہرکشن جی دھیاے + جس ڈٹھے سب دکھ جاے + یعنی جناب ہرکشن جی کو یاد کرکے مدد چاہیے جسکے دیکھنے سے سب دُکھ جاتا رہے + تیغ بہادر سمری گھر نو ندھ آوے دھاے + یعنی تیغ بہادر کا نام جپنا چاہیئے تاکہ گھر مین نعمت آوے دوڑکر + جی سب تھائین ہوی سہاے + یعنی اے ممدوح ہر مقام مین مدد کیجیو۔

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗਉਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਲਈ ਧਿਆਇ ।
ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈ ਸਹਾਇ ।
ਅਰਜਨ ਹਰਿਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੌ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਰਾਇ ।
ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭਿ ਦੁਖਿ ਜਾਇ ।
ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰੀਐ ਘਰਿ ਨਉ ਨਿਧਿ ਆਵੈ
ਧਾਇ । ਜੀ ਸਭ ਥਾਈਂ ਹੋਇ ਸਹਾਇ ।

دیکھو یہ کلمات تمام شرک کے بھرے ہوئے ہین اور اندر من مرادآبادی مصنف تحفۃ الاسلام نے واسطے دفع کرنے الزام شرک کے چند جواب مضطرب دیئے ہین چنانچہ اُنکا رد کتاب سوط الجبار جلد دوم مین صفحہ ۱۸۶ سے تا صفحہ ۲۰۹ خوب لکھا گیا ہے اور نہایت مختصر بیان لکھا جاتا ہے اندر من اول لکھتا ہے کہ مباحثہ علما، در کتب دینی میرود نہ در اطوار جہال۔ اور کہین لکھتا ہے وید بید ہم جائے عبادت غیر را امر نفرمودہ یعنی ہندؤن مین جو لوگ جپ اور تپ دیوتون کے لئے کرتے ہین اور غیر اللہ کی پرستش کرتے ہین وہ سب جاہل ہین یہ اطوار اُنکے ہندؤن کے کسی کتاب دینی سے ثابت نہین۔ پھر جب یہ دیکھا کہ اس امر کے انکار کی گنجایش نہین ہے اور یہ امور ہندؤن کی کتب دینی سے بخوبی ثابت ہین تو یون لکھا کہ پوجا کے معنی سنسکرت مین عبادت اور تعظیم کے

اور حقہ پینا اور تمباکو کا استعمال حرام کردیا اور رفع کشی کرکے ملک لوٹنا شروع کیا آخر مسلمانون کے ہاتھ سے بھاگ کر مخفی ہوکر عظیم آباد مین جا رہا اور وہان ہی دنیا سے گذر گیا ۱۲

سوط جلد ۲ صہ ۱۸۶ ۔ ۱۲

سوط جلد ۲ صہ ۱۹۱ ۔ ۱۲

سوط جلد ۲ صہ ۱۸۹ ۔ ۱۲

دو تو آئے ہین یعنی جس مقام مین سواے اللہ تعالی کے اور چیزون کی پرستش آئی ہے وہان
مراد ان چیزون کی تعظیم ہے نہ عبادت۔ اور کہین یہ عذر کیا کہ ان[1] چیزون کی عبادت مقصود
نہین ہے بلکہ ان چیزون کو قبلہ عبادت کا ٹھیرایا جاتا ہے اور کہین یہ لکھا کہ[2] سواے مورت اوتار
کے کسیکو قبلہ عبادت کا ٹھیرانا کفر کے درجہ مین ہے۔ اور کہین یہ لکھا کہ آفتاب[3] قبلہ عبادت کا
ہے سو ان باتونکا جواب یہ ہے کہ اس امر کو ہم بھی تسلیم کرتے ہین کہ غیر اللہ کو پوجنا اور غیر اللہ
کی نذر نیاز دینا اور انکے نام کا وظیفہ کرنا اور انکے نام پر جپ اور تپ کرنا اور انسے دعا مانگنا جاہلون
کا کام اور نہایت جہالت بلکہ کفر ہے اور جس دین مین یہ امور شایع ہون اور اس دین کے پیشوا
اپنے کامون کے خود مرتکب اور اورون کو ایسے کامون کی ہدایت کرتے ہون اس دین کو باطل یقینا
سمجھنا چاہیئے کہ حق نہین بلکہ عین گمراہی ہے اب آپ ہی غور کرکے بنظر انصاف دیکھیئے
کہ ایسے کامونکا فعل نیک اور دھرم اور ثواب ہونا دین ہنود مین اور ایسے کامونکا خود مرتکب ہونا
برہما اور بشن اور مہادیو اور رام چندر اور کرشن اور تمام دیوتون اور رکھیشرون اور منیشرون کا اور
دوسرون کو ہدایت اور تاکید کرنا ان افعال بد کی بلکہ بعضے اوقات[4] ایسے امور کے نکرنے پر قتل کرنا جو شیوپران
اور اسکند پوران اور مہابھارت اور رگ بید اور یجر بید اور اتھربن بید سے اس باب کی فصل[5] پہلی
اور تیسری مین اور کچھ اسی فصل کی ابتدا مین مقامات متعددہ اور متفرقہ مین مذکور ہو چکا ہے۔
ہندون کے دین کی کتابون اور انکے بڑے اکابر پیشواون کے قول اور فعل سے ثابت ہے یا
نہین اور جو افعال اور اعمال کہ مخصوص واسطے عبادت کے ہین جب کہ ہندوون
کے دین کی کتابون سے اور ان کے بڑے اکابر پیشواون کے اقوال اور افعال
سے واسطے غیر اللہ کے ثابت ہو چکے اب آپ پوجا کے لفظ کے معنی کتنے
ہی بنائیے آپ کو کچھ مفید نہین۔ اور حقیقی[6] معنون کو چھوڑ کر مجازی معنی
لینے کے واسطے قرینہ قوی کا ہونا ضرور ہے۔ اور ہندوون
کے دین مین تو پرستش غیر اللہ کی اسقدر کثرت سے ہے کہ اگر

[1] سوط جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ ۔ ۱۲
[2] سوط جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ ۔ ۱۲
[3] تحفۃ الاسلام مطبوعہ پٹنہ شہر صفحہ ۲۳۹ مین لکھا ہے کہ شرف آفتاب کو دستور ہیا قبلہ عبادت ہندوان باشد بہر کیف روشنی از آفتاب ہست ۱۲
[4] سوط جلد ۲ صفحہ ۲۱۵ ۔ ۱۲
[5] [illegible]
[6] [illegible]

پوجا کے معنی حقیقی بھی تعظیم کے ہوتے جب بھی قرینہ قوی عبادت ہی کے معنون پر دلالت کرتا تھا
اور اسکند پوران مین تمام پوجا لنگ کی بھری ہوئی ہے اور اسمین بہت اصول اور قاعدے لنگ
کی پوجا کے لکھے ہین اور ایسا ہی شیو پوران مین - اور مہابھارت کا کوئی پربت شاید پرستش
غیر اللہ کے بیان سے خالی ہوگا - اور رگ بید مین تمام دیوتون اور عنصرون کی پرستش بھری
ہوئی ہے - اور سوا اسکے اور کتابون مین - مختصر تاریخ ہند ترجمہ کتاب از سر ولیم ڈبلیو
ڈبلیو ہنٹر صاحب مین کہ بعض روایات کسی مذہب کے بطور تحقیق کے لکھی گئی ہے جیسے کہ رگ وید
ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ایک نہایت قدیم مجموعہ ہے جسمین دس ہزار پانسو اسی اشلوک
ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے اور پورانون مین پندرہ لاکھ مصرعے ہین مگر
وہ وشن اور شیو (یعنی بشن اور مہادیو) کی پرستش کا صرف رخ دکھلاتے ہین اور ایک جہان
کے ہندوون وضیع و شریف مین یہ عمل ناشائستہ مروج ہے اور سوا اسکے بہت مقامون مین
(چھوٹے اور بڑے ۱۲)
تصریح لفظ عبادت اور نذر اور قربانی کا آیا ہے جسکی تاویل ممکن نہین ہے - اور اگر خواہ نخواہ
پوجا کے معنی تعظیم ہی کے فرض کئے جاوین اور ہندوون کے معبودون کو قبلہ عبادت کا ٹھیرایا
جاوے تو ایسے شخص جنکے ایسے افعال اور اخلاق مثل شرک اور زنا اور مکر اور فریب اور ظلم اور
بیحیائی وغیرہ ہندوون کی کتابون مین مذکور ہین اور تصویرین اور لنگ اور جلہری اور گوبر
وغیرہ لائق تعظیم کے اور قبلہ عبادت ہونے کے نہین ہوتے چہ جائے آنکہ برہما اور بشن اور مہادیو
اور کشن اور رامچندر وغیرہ جنکو ہندو خدا یا رسول جانتے ہین ایسے شخص ایسی چیزونکی عبادت
یا تعظیم کرین یا انکو قبلہ عبادت کا بناوین اور قبلہ عبادت کا اسکو کہتے ہین جسکی طرف مونہہ
کرکے خدا کی عبادت کی جاوے لیکن جسکی طرف عبادت مین دل سے متوجہ ہون اور خود اس سے
حاجات اور دعائین مانگین اور اس عمل عبادت سے خود اسکے سامنے عجز اور نیاز منظور ہو تو اسکو
ہرگز قبلہ عبادت کا نہین کہا جاتا بلکہ وہ عین معبود ہے اور ہندو سب اپنے معبودون سے ایسا ہی
معاملہ کرتے ہین - اور اگر سوا اوتارون کی صورت کے اور کو قبلہ عبادت کا ٹھیرانا کفر کے درجہ مین

ہے چنانچہ اندرمن لکھتا ہے تو تمام ہندو جو سواے مورت اوتارون کے اور چیزون کو یعنی مہادیو
اور سورج اور چاند اور ستارے اور لنگ وغیرہ کو پوجتے ہین وہ سب کفر کے درجہ مین داخل ہوے
اور کرشن جی نے اور انکے والدین نے بت پرستی اور اگنی ہوتر نے آگ کو اور برہمنون کو اور زنار کو
اور برہما اور بشن اور تمام دیوتاؤن نے انکے اوتار اور مہادیو جی نے گنپت کو پوجا تو بقول اندرمن
کے نوبت کفر کی کہان تک پہنچتی ہے بلکہ اندرمن نے خود آفتاب کو قبلہ عبادت کا ٹھیرایا ہے چنانچہ
ذکر ہو چکا حالانکہ آفتاب اوتارون مین نہین ہے اور بغیر اجازت معبود حقیقی کے کسی چیز کو
اوتار کی مورت ہو یا کوئی اور چیز ہو قبلہ عبادت کا ٹھیرانا کب درست ہے - قبلہ عبادت کا ٹھیرانے
کے لیے اجازت معبود حقیقی کی شرط ہے - جیسا کہ انکا تصویر بنائی ہوئی کسی سنگتراش یا
سنار یا سادہ کی یا کمہار یا معمار یا نجار یا مصور دست کاری کی یا صورت بھیڑ یا بچھو اور فیل اور خوک اور
بندر کی یا صورت مکان مخصوص کی یا گوبر کے اپلے - اور انکے آگے سجدہ ڈنڈوت کرنا اور نذر
و نیاز دینا اور دعا اور طلب حاجات وغیرہ عبادت کے کام کرنا پس ایسے کامون کے مرتکب اپنے
ہی دل مین سوچ لین کہ رتبہ مین ان چیزون سے نہایت کمتر ہین یا نہین اب بتلائے کہ
ہندوؤن کو اسقدر کثرت سے اور ایسی چیزون کو قبلہ بنانے کی اجازت کہان سے حاصل ہوئی
اور اگر کہو کہ بید سے ہوئی تو اول تو بید کا کلام الٰہی ہونا ثابت کیجیے پھر وہ بید کی عبارتین جنسے
ایسی چیزون کے قبلہ بنانیکی اجازت ثابت ہو نقل کیجیے اور اس زمانہ مین آریا سماج کہ ہندوؤن
مین ایک نیا فرقہ[سلہ] ہوا ہے بڑے غرور اور نخوت اور تکبر کے ساتھ اپنے ہی آپکو فرقہ ناجیہ جانتے
ہین اور بڑے زور و شور سے کہتے ہین کہ ہم سواے پرمیشر کے کسیکو معبود نہین جانتے اور ہمارے
مذہب مین شرک نہین ہے اور تمام شاستر اور پران جن مین شرک اور مضمون واہیات بھرے
ہوے ہین ہمنے چھوڑ دیے ہم صرف بید کو مانتے ہین جو خدا کا کلام ہے اور بید مین شرک کا
مضمون نہین ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے مذہب مین تو اسقدر شرک ہے کہ کسی مذہب
مین نہوگا آگ اور پانی اور ہوا اور زمین جنکو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندون کے خادم کیا ہے ان

سلہ یہ فرقہ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اکثر اصول انکے بہیئت مجموعی تمام فرقہاے قدیم ہنود کے مخالف ہین اور اکثر شاسترون اور پرانون کو جھوٹے اور واہیات سمجھتے ہین اور بانی اس فرقہ

چیزون کی پرستش کا ذکر بید سے مفصل تیسری باب مین ہوچکا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہم سب دیوتاؤن
کی حتی المقدور پوجا کرتے ہین - اور ہندوؤن مین ۳۳ کروڑ دیوتا مشہور ہین ۳۳ کروڑ تو یہی خدا کے
شریک ہوے اور تمہارے مذہب کا اصول یہ ہے کہ تین چیزین انادی یعنی قدیم اور غیر مخلوق
ہین ایک پرمیشر یعنی خداوند تعالی دوسری جیو یعنی تمام ارواح انسانون اور حیوانون کی -
تیسری پرکرتی یعنی تمام اجسام کا مادہ جسکے ذرات ارب کھرب سے زیادہ اور بے شمار ہین - پھر
جب ان گنت اور بے انتہا چیزون کو صفت قدامت اور ہستی حقیقی اور غیر مخلوق ہونے مین
خداوند کریم کے برابر اور اوسکا شریک ٹھیرایا تو اس سے بڑھکر کیا شرک ہوگا اور ایک اصول تمہارا یہ
ہے کہ نیست سے ہست کرنا پرمیشر سے نہین ہوسکتا دیکھو اس امر سے کسقدر حقارت ذات
پاک حق سبحانہ وتعالی کی لازم آتی ہے - لیکن ان دو مسئلون کو آریا لوگ اب بہت چھپاتے
ہین اور عندالاستفسار جواب شافی نہین دیتے بلکہ اغماض کرجاتے ہین لہذا ہم ان سے
بڑی کوشش کے ساتھ سوال کرتے ہین کہ یہ دونو مسائل جیسے تمہارے مذہب مین ہین مع
سند عبارت بید ترجمہ کرکے چھپوا دیجئے اور جن شاسترون اور پورانون کو تمنے شرک سے بھرے
اور مضمون واہیات جانکر چھوڑا اور بید کو اختیار کیا ہے وہ شاستر اور پوران تو اوسی بید کے فروعات
ہین چنانچہ اس امر کو ہم بید ہی سے فصل اول مین ثابت کرچکے ہین - اور خاص بید مین شرک
اور مضمون واہیات کیا کم ہے چنانچہ کسیقدر فصل اول اور سیوم اور پنجم اور ہفتم مین مذکور ہوا ہے
اور مختصر تاریخ ہند سے ابھی مذکور ہوچکا ہے کہ تمام رگ بید مین دیوتاؤن کی طرف خطاب ہے
اور پورانون مین بشن اور مہادیو کی پرستش بھری ہوئی ہے - آپ ذرا کمر ہمت کی باندھکر اپنے
اکابر کی تقلید کو چھوڑو اور جیسا کہ تم لوگون نے شاسترون اور پورانون کو شرک اور مضمون
واہیات سے بھرے ہوئے جانکر چھوڑا ہے ایسا ہی بیدون کو بھی ترک کرو کہ یہ بھی شرک اور
مضامین واہیات سے بھرے ہین اور ہرگز کلام الہی نہین ہین - اور قرآن مجید کو اختیار کرو
کہ قطعاً کلام الہی اور توحید اور نصایح سے بھرا ہوا ہے اور ایک التماس مکرر کرتا ہون کہ جسقدر

تھے بیں کہ تم لوگوں کے پاس موجود ہوں سب کو اسی طرح سلسلہ میں ترجمہ کراکے چھپواؤ تاکہ ہندوستان کی قاطعی جیسی طرح کھل جاوے اور تم کو بھی ہندوؤں کی جھوٹی تعریف اور اس قدر تکلف کرنی عاقبت میں اسواسطے کہ مشابہ الفت کے خود ہو ہندو کہ ہمارا بلو ہندو اسلام تعالیٰ منہاج الہدیٰ +

فصل ساتوین مذہبون کے اختلاف مین

ہمارے دین اسلام کے تہتر فرقے مشہور ہیں بعضے مسائل فروعی اور قیاسی ان سب فرقون کے آپس میں مختلف ہیں مگر اصل الاصول اعتقادیات جنکو ضروریات دین کہتے ہیں اور انکا منکر دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اکثر مسائل کلیہ میں سب فرقون کا اتفاق ہے مثلاً اللہ تعالیٰ کا خالق اور مالک اور وحدہ لاشریک اور جامع جمیع صفات کمال اور تمام نقصان کی صفتون سے پاک ہونا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کی عبادت کو کفر جاننا اور سب پیغمبرون کو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوے برحق ماننا اور فرشتون کے وجود کو برحق جاننا اور جسقدر کتابین اللہ تعالیٰ نے پیغمبرون پر اتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور قیامت کے حساب کے ہونے کو اور بہشت اور دوزخ کو سچ جاننا اور مسلمانونکا ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرونکا بہشت سے بے نصیب اور دوزخی ہونا اور سترہ رکعت نماز دن اور رات مین اور ایک مہینے کے روزے سال تمام مین اور مال کی زکوٰۃ اور کعبہ کا حج صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماں باپ کی خاطر داری اور اطاعت اور اہل قرابت والون اور ہمسایون بلکہ ہر کسی سے مروت کرنا اور خدا کی رحمت کے امیدوار رہنا اسکے عذاب کا خوف رکھنا اور شریعت اور کتب آسمانی اور حضرات انبیاء و ملائکہ کا ادب رکھنا اور زنا چوری ظلم رشوت ستانی حرام خوری شراب نوشی قمار بازی حسد غیبت ریا تکبر رعونت عجب وغیرہ گناہان ظاہر اور باطن کو برا سمجھنا ایسی باتون پر تمام فرقے اسلام کے متفق اللسان ہین (ایک زبان ۱۲) کسیکو کچھ اختلاف اور انکار نہین اور بعضے مسائل فروع اور جزئیات مین کچھ اختلاف ہے اور سبب اس اختلاف کا یہ نہین کہ اللہ اور رسول کے کلام سے مختلف ہوگئے ہین — اللہ اور رسول کے کلام مین تو ذرا بھی اختلاف نہین ہے اور اگر کہین ظاہر مین اختلاف معلوم ہوتا ہے تو مطابقت دینے سے اٹھ جاتا ہے اور اس مقام مین ہماری مراد اختلاف سے

تناقض ہے یعنی دو مضمون باہم ایسے مخالف ہون کہ ایک دوسرے کی تکذیب کرے اور انمین
کسی طرح مطابقت نہو سکے نہ وہ اختلاف جیسے کہ قرآن مجید سات قراءتون پر نازل ہوا ہے
اور جیسے کہ حدیث مین بعضی نماز نفل اور بعضی دعائین اوقات مختلفہ مین کئی طور پر وارد ہوئی ہین
کہ ایسے اختلافات مین کچھ حرج اور ضرر دین کا نہین اور یہ اختلاف مسائل فروعی کا جو حضرات
مجتہدین مین واقع ہوا ہے اس اختلاف کا یہ سبب ہے کہ بعضی آیت اور حدیث کے معنی کسیکے
سمجھ مین کچھ آئے اور کسی کی دانست مین کسی طرح - یا کسی حدیث کے راوی کو کچھ سہو ہو گیا
اُسنے غلطی سے کسی اور طرح بیان کر دیا اور صاحب مذہب نے اُسکو روایت معتبر جانکر اُسپر عمل
کیا - یا کوئی حدیث کسیکو ملی اُسنے اُسپر عمل کیا جسکو نہ ملی یا اُسکے نزدیک اُسکی روایت صحیح نہوئی
اُسنے اُسپر عمل نہ کیا - یا کوئی مسئلہ صریح حدیث سے معلوم نہوا لاچاری کو اُنہین مجتہدون نے
قیاس صحیح کیا تو کسیکے سمجھ اور قیاس مین کچھ آیا اور کسیکی سمجھ اور قیاس مین کچھ اور سوا
اسکے بعضے سبب اس اختلاف کے اور بھی ہین جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور
رسول کے کلام مین کچھ اختلاف نہین - اور اسپر بھی تمام فرقے متفق ہین کہ اللہ اور رسول کے
کلام مین کچھ اختلاف (یعنی تناقض ۱۲) نہین بلکہ یہہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہے پھر اس اختلاف مین ہم سب
کو حق پر نہین جانتے بلکہ یون جانتے ہین کہ حق وہی ہے جو موافق قرآن اور حدیث کے ہے
اور ان سب فرقون مین سے اہل حق وہی لوگ ہین کہ حضرتؐ کی سنت اور حضرت کے اصحاب[عه]
کے چال چلن جن مین موجود ہے اور حضرت کی سنت اور چال چلن سے کمی بیشی نہین کرتے
اسی واسطے اُنکو اہل سنت کہتے ہین - اور جو مسائل کہ ائمہ مجتہدین اہل سنت نے لاچاری
کو بسبب نہ معلوم ہونے مسئلہ کے قرآن اور حدیث سے قیاس صحیح کر کے قرآن اور حدیث ہی
سے نکالے اور اُن مین اختلاف پڑ گیا تو اس قیاس کرنے اور اختلاف پڑ جانے مین وہ
گنہگار نہین ہوئے اُنکو تو قیاس کرنیکی محنت پر بہر صورت ثواب حاصل ہوتا ہے خواہ صواب
کو پہنچین یا خطا کرین لیکن صواب کو پہنچنے والے کو خطا کرنے والے سے دو چند ثواب ہوتا ہے

عه [illegible]

عه [illegible]

عه اس واسطے کہ صحابہ کرام خاص شاگرد حضرتؐ کے ہین اور حضرتؐ نے فرمایا ہے ما انا علیہ واصحابی یعنی نجات پانے والے وہ ہین جو میرے اور میرے اصحاب کے چال چلن پر ہونگے

اور ہندوون کے دین مین فرقے تو بیشمار ہین لیکن اُنمین بڑے مذہب چھ شاستر مین اور
اُن چھ شاسترون کے اصل الاصول اور اخبار اور کھلے کھلے مسائل مین بڑا اختلاف ہے حالانکہ
بقول اُنکے سب شاستر حقیقت مین ایک شخص کا کلام ہے جسکو خدا یا رسول جانتے ہین چنانچہ
جوگ بسشٹ[1] کے استت پرکرن چہارم مین لکھا ہے کہ برہمانے چار بید اور اٹھارہ سمرتی اور چھ
شاستر اور اٹھارہ پوران بنا لئے کہ ہر کوئی اِس آئین کے موافق نیک عمل کرے اور باوجود اِسقدر اختلاف
کے ہندو اِن چھون شاسترون کو ست یعنی حق مانتے ہین اور یہ بات عقل کے نزدیک محال
ہے کہ باوجود ایسے اختلاف کے سب برحق ہون اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ تھوڑا سا بیان اسکا اِسی
باب کی پانچوین فصل مین ہو چکا ہے اب صرف اُن شاسترون کے نام اور بعضے اخبار اور
اصول مسائل اختلافی بیان کرتا ہون **پہلا بیدانت** شاستر اور اس شاستر والے لوگ بیدانتی
کہلاتے ہین اُنکے نزدیک سوا‌ے خدا کے کوئی چیز موجود نہین اور تمام مخلوقات مثل خواب اور
خیالات کے ہے - کہتے ہین کہ جب برہم یعنی خدا مین مایا کی جنبش ہوئی تب وہ ایشر کہلایا اور
ایشر تین قسم ہوا رج گن کے پیوند سے برہما ہوا اور ست گن کے پیوند سے بشن ہوا اور تم گن کے
پیوند سے مہادیو ہوا - برہما پیدا کرنے والا اور بشن پالنے والا اور مہادیو ہلاک کرنے والا - اَبدیا
یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب وہ جیو یعنی جاندار کہلایا یعنی تمام جاندار خود برہم یعنی خدا ہین ابدیا یعنی
بیدانشی کے سبب سے اپنے آپ کو جیو سمجھ رہے ہین - اور برہم اور ایشر اور جیو سب کچھ ایک ہی وجود
ہے اور ابدیا کو اگیان بھی کہتے ہین اور اگیان اُنکے نزدیک دو قوتین رکھتا ہے ایک بچھیپ
شکت یعنی پیدا کرنے کی قوت جسکے سبب سے سب جیو پیدا ہوے دوسری آورن شکت یعنی
عقل کی دبا لینے کی قوت - اور مکت اُن کے نزدیک یہ ہے کہ اگیان دور ہو جاوے اور جیو کہ
بسبب اگیان کے اپنے آپکو جیو سمجھ رہا ہے اپنے تئین برہم سمجھ لے تاکہ جنم لینے اور مرنے سے
چھوٹ جاوے - اور ابدیا کے حق مین بیدانتی دو مذہب رکھتے ہین بعضے کہتے ہین کہ ایک
اُنکے نزدیک مکت کسیکو حاصل نہین ہوتی اور بعضے کہتے ہین کہ ابدیا بہت ہین اُنکے نزدیک

178

جہتون کو مکت حاصل ہو چکی ہے کیونکہ مُکت اُنکے نزدیک حاصل ہونا گیان کا اور دور ہونا اگیان
کا ہے جسکو گیان حاصل ہوا اُسکا اگیان دور ہوا اُسنے اپنے اپ کو خدا سمجھ لیا اُسکی مکت ہوگئی اور قیامت
کے باب مین جو اُنکا مذہب ہے وہ پانچوین فصل مین بیان ہو چکا **دوسرا میمانسا شاستر** اس شاستر والے خدا
کو خالق نہین جانتے کہتے ہین کہ جو کچھ رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار اور خوشی اور غم وغیرہ
ہوتا ہے کرم یعنی عملون سے ہوتا ہے اور مثل بید انتیون کے تینون ایشرون کو نائب اور
مظہر خدا نہین جانتے اور کہتے ہین کہ انہین آدمیون مین سے کوئی برہما بن جاتا ہے کوئی
مہادیو (بھاگوت کے اسکند ۴ مین لکھا ہے کہ برہما دو سو جنم تک برہما رہتا ہے پھر مرکر رودر
یعنی مہادیو بنجاتا ہے) اور جہان کا ابتدا اور انتہا نہین مانتے اور جسمون کا مُرکب ہونا اجزا
صغار سے جانتے ہین جُزو لایتجزی سے منکر ہین اور مکت کا وسیلہ انکے نزدیک گیان اور
کرم دونو ہین اور آدمی کو اپنے عملون کا مختار جانتے ہین اور پدارتھ انکے نزدیک دس مین
اور پدارتھ کا ذکر آگے آتا ہے **تیسرا نیائے** شاستر- اس شاستر مین اکثر بیان ہے حکمت
فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا- اس شاستر والے کہتے ہین کہ خدا اپنی پیدا کی ہوئی ایک صورت
سے تعلق پکڑتا ہے اور اُسکے وسیلہ سے ایک کتاب بھیجتا ہے جسکی چار قسم ہین رگ بید یجر بید
سام بید اتھربن بید- اور بہشت اور دوزخ مین ہمیشہ رہنا نہین مانتے اور کہتے ہین کہ جو موجود
ہے سولہ پدارتھ یعنی اصل سے باہر نہین اور سولہ پدارتھ کا بیان دراز اور سمجھنا اُسکا تفصیل وار مشکل
ہے اسواسطے یہان صرف اُنکے نام لکھے جاتے ہین- پرتھہ پرمان پرمئے سنشئی پریوجن درشٹانت
سدھانت اوَیَو ترک نرنے باد جلپ بتانڈا ہیتو ابھاس چھل جات
نگرہستان کہ ان سولہ چیزون کو دریافت کر لینا وسیلہ مکت کا ہے اور عالم انکے نزدیک قدیم ہے
لیکن فنا ہو جاویگا **چوتھا بیشیشک** شاستر- اکثر مسائل مین نیائے شاستر کے موافق ہے اور
بموجب اس شاستر کے پدارتھ سات ہین درب گن کرم سامان بسیکھ سمواے
ابھاو **پانچوان سانکھ شاستر** اس شاستر والے خدا کو خالق نہین جانتے بلکہ ہر چیز کی

پیدائش یا پرکرتی سے جانتے ہین یعنی پرکرتی کو علت اولی جانتے ہین اور عالم کو قدیم جانتے ہین
اور فنا ہونا ایسی چیز کا نہین مانتے ۔ کہتے ہین کہ معلول علت مین آجاتا ہے اور اس شاستر مین
پچیس تت یا چیزین کی ہے جنکو مہاتت کہتے ہین **پہلا تت** پرکرتی کہ یہ چیز کارن یعنی سبب
ہے اور نسبت اصلی یہ ہے جو ہر قدیم پیدائش عالم ہے ... گن والی تم گن والی ست گن والی
دوسرا تت ... پرکرتی کہ بعضی چیزون کے کارن یعنی سبب اور بہ نسبت بعضی چیزون کے
کارج یعنی مسبب ہوتی ہے اور یہ تین قسم ہے ایک مہاتت ... اوسکو بدھ کہتے ہین دوسرا اہنکار تیسرا
تن ماتر اور وہ پانچ مین شبد سپرس روپ رس گندھ **تیسرا تت** پرکرتی کہ کارج یعنی
مسبب ہوتی ہے اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور یہ سولہ ہے ایک ... اندری یعنی حواس
اور بعضے اعضا دوسرے پانچون عنصر اور یہ پانچون عنصر
پانچون تن ماتر سے پیدا ہوتے ہین آکاش شبد سے پون سپرس سے اگنی روپ سے جل رس
سے پرتھوی گندھ سے **چوتھا تت** نہ پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ علت ہے نہ معلول یعنی نہ سبب ہوتا
ہے نہ مسبب اور اسکو پرش کہتے ہین اور آتما بھی کہتے ہین اور وہ دو قسم ہے ایک جیو آتما یعنی روح دوسرا
پرماتما یعنی خدا ۔ اور کہتے ہین کہ جب پرکرتی کا میل آتما سے ہوتا ہے تو جہان کی پیدایش ہوتی
ہے اور آتما یعنی پرش لنگڑا ہے اور پرکرتی اندھی ہے ۔ یہ دونو بغیر ملنا ایک دوسرے کے کچھ نہین
کر سکتے ۔ اور کہتے ہین کہ وقت پہلے یعنی فنا ہونے جہان کے تینون عرض یعنی رج گن اور ست
گن اور تم گن برابر ہوتے ہین اور وقت پیدا ہونے کے ست گن غالب ہوتا ہے تب مہاتت پیدا
ہوتا ہے اور مہاتت سے اہنکار اور اہنکار سے گیارہ اندری یعنی حواس اور پانچ تن ماتر پیدا ہوتے
ہین اور پانچ تن ماتر سے پانچون عنصر پیدا ہوتے ہین چنانچہ بیان ہو چکا اور وقت فنا ہونے
جہان کے پانچون عنصر پانچون تن ماتر مین غائب ہو جاتے ہین اور پانچون تن ماتر اہنکار مین
اور اہنکار مہاتت مین اور مہاتت پرکرتی مین غائب ہو جاتا ہے خلاصہ مطلب اس شاستر کا
یہ ہے کہ پیدائش عالم کی پرکرتی سے ہے کہ وہ جوہر قدیم پیدائش ہے اور پرکرتی علت اولی ہے اور

مادہ عالم ہے جسم ۱۲

پانچ تن ماتر یہ ہین شبد یعنی آواز سپرس یعنی چھونا روپ یعنی صورت رس یعنی ذائقہ گندھ یعنی بو ۱۲

پانچ عنصر یہ ہین آکاش یعنی خلا پون یعنی ہوا اگنی یعنی آتش جل یعنی پانی پرتھوی یعنی خاک ۱۲

خداتعالیٰ نعوذ باللہ نہ علت ہے نہ معلول بلکہ معطلِ محض ہے **چھٹا پاتنجل** شاستر اکثر باتون مین
سانکھ شاستر سے موافق ہے اور بقول اس شاستر کے مکت بدون جوگ یعنی ریاضت کے حاصل
نہین ہوتی **اور تین شاستر** اور ہین کہ وہ برہمنون کے نزدیک مردود ہین **ایک جین شاستر**
اس شاستر والے اعتقاد رکھتے ہین کہ آدمی نیکو کاری سے ہمہ دان بنجاتا ہے پھر اُسکا کلام خدا
کا کلام ہوتا ہے اور اُسکو شاکار پرمیشر کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ایسے چوبیس [٢٤] آدمی ہوے ہین
پہلا اُنکا آدناتھ اور پچھلا مہاویر اور پارس ناتھ تئیسوان ناتھ ہے اور خدا کو نرگن یعنی بے صفت
اور معطل جانتے ہین اور کہتے ہین کہ عورت کی مُکت نہین ہوتی جب تک مرد کے جنم مین نہ
آوے - اور بعضے اُنمین سے ثواب کی امید پر کھانا پینا ترک کر کے مرجاتے ہین - اِسکا نام ہے
سنتھارا **دوسرا بودھ** شاستر کہتے ہین کہ اِس مذہب کا بانی بُدھ ہے جسکا نام شاک مُن بھی ہے
بیٹا راجہ سدھودن کا حاکم مُلک بہار کا - اور اُسکی مان کا نام مایا - اور کہتے ہین کہ ناف سے پیدا
ہوا تھا - اور برہمن اُسکو وشن اوتارون مین سے نوان اوتار جانتے ہین اور اس مذہب کو اُس
سے نہین جانتے - اور اس مذہب والے خدا کو خالق نہین جانتے اور جہان کا ابتدا انتہا نہین
مانتے اور کہتے ہین کہ ہر آن مین پیدا ہوتا ہے اور ہر آن مین فنا ہوتا ہے - اور یہ لوگ نہانا دھونا
بہت کرتے ہین - مُردار کو کھا لیتے ہین کہ یہ خدا کا مارا ہوا ہے - زمین سے گھانس نہین اُکھاڑتے
عورت سے صحبت کرنا مکروہ جانتے ہین **تیسرا مذہب ناستک** اِس مذہب والے سوا عنصرون کے
کسی چیز کو موجود نہین جانتے اور کہتے ہین کہ سب کچھ انہین عنصرون سے ہوا ہے - انکے نزدیک
جو چیز حواس سے معلوم ہو اُسی کو موجود جانتے ہین معقولات پر یقین نہین رکھتے - خدا کا ہونا نہین
مانتے - بہشت اور دوزخ سے منکر ہین کہتے ہین کہ بہشت یہ ہے کہ خواہشین اور مرادین پوری ہوتی
رہین اور دوزخ یہ کہ غیر کا محکوم ہو - اور ثمرہ زندگانی کا صرف عیش و عشرت اور نام آوری کو جانتے
ہین **خلاصہ نو مذہب** مشہورہ ہندوستان کا پورا ہوا اور سوا اِسکے اِن شاسترون کے اور
بیدون اور پرانون مین جو ہیچ اخبارات اور اصول دین کے اختلاف ہے اُنمین سے کسیقدر اس

باب کی فصل اول مین بیچ شناخت ذات او صفات خالق کے اور ولایت اسلام او نبوت کے
اور کچھ فصل دوم مین بیچ حکایات مختلفہ حالات یاجوج ماجوج کے اور کچھ تیسری فصل کی تمہید اور پانچوین
فصل مین اور کچھ پانچوین فصل مین تھوڑا تھوڑا بیان ہو چکا ہے اور اس رسالہ کے ان آٹھ بابون
کے سوا مین کہین کہین مطالعہ روایات سے اختلاف معلوم ہوتا اور دین اسلام کے بعضے مسائل
فروعی اور قیاسی مین جو قدرے اختلاف ہے اسکا سبب اور اسکا مضر ہونا ہم اس فصل کے آغاز
مین بیان کر چکے ہین ہان اس مقام مین اگر کسیکو یہ شبہ ہووے کہ جب کہ یہ اختلاف مسائل
فروعی او قیاسی کا دین کو کچھ مضر نہین ہے تو اس زمانہ مین مسلمان اس اختلاف کے سبب آپس
مین لڑتے اور جھگڑتے او ایک دوسرے کو کیون برا کہتے ہین او خاص تقلید او رفع یدین اور
آمین جہر وغیرہ چند مسائل کے اختلاف سے اسقدر فساد اور آپس مین عداوت ہو رہی ہے جسکا حد و
حساب نہین اور ایک دوسرے کو بدمذہب جانتے ہین اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہین پڑھتے
اور رات دن ایک دوسرے کی نسبت ایسے ہین جو زنا سے بدتر ہے اور ایک دوسرے کو مسجدون سے
نکالدیتے ہین اور قطع رحم اور قطع محبت کر دیتے ہین اور دنیا مین بعضے مسلمان ایسے کام کرتے
ہین جو انکے مذہب مین جائز نہین جیسے زنا چوری حرام خوری قطع رحمی ظلم شرابخواری سونے
چاندی کے زیور اور ریشمی لباس پہننا مردونکو سونے چاندی کے باسنون مین کھانا پینا رشوت ستانی
سود لینا دینا بھنگ اور چنڈو اور گانجا نوش کرنا فرض روزا رمضان مین بے عذر کھانا پینا نماز فرض
نہ پڑھنا جو ان سب سے بدتر ہے غیر اللہ کے نام جانور ذبح کرنا تعزیہ اور چھڑی کو پوجنا اور دوسرے کام
شرک کے کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن ایسے برے کامون کے سبب مسلمانون مین باہم اسقدر بغض او
عداوت اور فساد اور جھگڑا واقع نہین ہے جتنا کہ ان چند مسائل اختلافی کے سبب واقع ہو رہا ہے
اور ہر طرف سر کا پھٹول ہو رہی ہین اور عدالتون مین ایسے مسائل خصوص آمین پکار کر کہنے کے مقدمات
دائر رہتے ہین جسمین ہزارہا روپیہ طرفین کا ناحق صرف ہوتا ہے اور دشمنی بڑھتی چلی جاتی ہے
دیکھو کہ ان سب آفتون سے اسقدر ضرر اور نقصان دین کا ہے پھر باوجود اسکے یہ کہنا کہ مسائل

آٹھوان مقام اختلاف

۱ یعنی تقلید شخصی اور رفع یدین اور آمین پکار کر کہنا وغیرہ ۱۲۵

۲ یعنی فساد اور عداوت

فساد و عداوت وغیرہ

فروعی قیاسی کا اختلاف دین کو کچھ ضرر نہین کرتا کسطرح درست ہو تو اُسکا جواب یہ ہے کہ یہہ[1]
امور بیشک دین کو سخت مضر ہین لیکن اِن امور کے ظہور کا سبب یہ اختلاف نہین ہے بلکہ محض لوگون
کی نفسانیت سے ہے اِن امور کے کرنیکا حکم خدا اور رسول کا نہین بلکہ نفس اور شیطان کا حکم ہے یہ لوگ
نفس اور شیطان کی پیروی کرتے ہین اور ضد اور نفسانیت اور اپنی بات کی پچ نہین چھوڑتے
اور اللہ اور رسول کے کلام پاک اور سلف صالح کے چال و چلن کی طرف دھیان نہین کرتے اللہ
اور رسول کا ہرگز یہ حکم نہین کہ بسبب اس اختلاف کے آپس مین بغض اور عداوت اور جھگڑا کرین۔
یہ چند مسائل تو جن پر اسقدر فساد ہو رہا ہے اختلافی ہین اور فساد اور بغض اور عداوت اور نزاع
باہمی بالاتفاق حرام ہے یہ لوگ بسبب اتباع اور اغواے نفس اور شیطان کے اختلافی امور کے
واسطے اتفاقی[2] گناہون مین پڑے ہین صحابہ کرام اور مجتہدان عظام اور خاص حضرت ابو حنیفہ[3]
اور اُنکے شاگردون مین مسائل فروعی کا اختلاف تھا لیکن نزاع اور بغض اور فساد نہ تھا اور اس
اختلاف پر خوش اور ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور ایک دوسرے کے اعمال کو باطل
نہین جانتے تھے اور کوئی کسیکو مسجدون سے نہین نکالتا تھا اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَنَازَعُوا
فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ یعنی آپسمین جھگڑا مت کرو کہ بزدل ہو جاوگے اور تمہاری ہوا
جاتی رہیگی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ میری اُمت کا اختلاف رحمت ہے جز یل المواہب
جلال الدین سیوطی رح مین لکھا ہے کہ صحابہ کرام رض مین اختلاف واقع ہوا اور وہ بہترین امت تھے
سو انمین کوئی ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا نہین اور نہ آپس مین اُنکے عداوت تھی اور میزان الشعرانی
مین ہے صہ ۵۴ کہ بیشک واقع ہوا تھا اختلاف فروعی مسائل کا صحابۂ کرام مین اور وہ بہترین
امت تھے ہمنے کبھی نہین سنا کہ اُن حضرات مین کسی نے اپنے قول کے برخلاف کہنے والے
سے جھگڑا کیا ہو اور نہ اُنمین عداوت تھی اور نہ ایک دوسرے کو خطاکار اور بیوقوف کہتے تھے اور
صحابۂ کرام کی تعریف مین اللہ تعالی خود فرماتا ہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ یعنی صحابہ ایک دوسرے پر رحم دل
ہین اور حجۃ اللہ البالغہ مین ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین باوجود اختلاف کے ایک دوسرے

[1] یعنی فساد اور عداوت اور نزاع اور بغض وغیرہ ۱۲
[2] یعنی بالاتفاق گناہ ہیں
[3] نیٹویب ۱۲ … جزیل المواہب کی عبارت یہ ہے وقد وقع الاختلاف بین الصحابۃ … وہم خیر الامۃ … ۱۲

۱۸۳

ولا عادی احد احدا ۱۲

[4] میزان کی عبارت یہ ہے وقد وقع الاختلاف بین الصحابۃ فی الفروع وہم خیر الامۃ فما بلغنا ان احدا منہم خاصم من قال بخلاف قولہ ولا عاداہ ولا نسبہ الی خطاء ولا قصور نظر ۱۲

[5] ومع ہذا فکان بعضہم یصلی خلف بعض ۱۲

کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ اور مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ کے باب التیمم مین ہے کہ دو شخصون نے
سبب نہونے پانی کے سفر مین تیمم کیا اور نماز پڑھی پھر وقت ہی مین پانی ملا ایک نے وضو کر
نماز پھیری دوسرے نے نہ پھیری (لیکن آپس مین جھگڑے نہین) پھر جب حضرت کی خدمت
مین آئے یہ ذکر کیا حضرت نے فرمایا نہ پھیرنے والے کو کہ تو سنت کو پہنچا اور کافی ہے تجھکو تیری
نماز اور فرمایا پھیرنے والے کو کہ تیرے لیے دو چند ثواب ہے (دیکھو حضرت بھی اس اختلاف پر
خوش رہے) اور صحیح بخاری مین اور مسلم مین ہے کہ جب حضرت نے صحابہ کو طرف بنی قریظہ
کے بھیجا فرمایا لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ یعنی عصر کی نماز کوئی سوائے
بیچ بنی قریظہ کے ہرگز نہ پڑھے - بعضون نے راہ مین نماز پڑھی بلحاظ اسباب کے کہ حضرت
کی غرض اس حکم سے یہ تھی کہ چلنے مین دیر نہ کرین نہ یہ کہ نماز کو وقت سے فوت کر دین اور
بعضون نے بموجب ظاہر لفظ حدیث کے راہ مین نہ پڑھی وقت سے فوت کر دی حضرت نے سیا
کسی پر انکار نہین فرمایا (اور نہ صحابہ نے آپس مین نزاع اور غصہ کیا) اور سفر السعادۃ مین ہے کہ حضرت
منا سے طرف عرفات کے متوجہ ہوئے بعضے صحابہ تکبیر کہتے تھے اور بعضے لبیک - حضرت نے کسی پر انکار
نہین کیا (اور نہ صحابہ نے ایک دوسرے پر انکار کیا) اور مشکوۃ شریف مین ہے کہ سفر مین حضرت
کے ساتھ بعضے صحابہ رمضان کے روزہ رکھتے تھے بعضے نہین رکھتے تھے اور کسی نے کسی پر عیب
نہین کیا (اور نہ حضرت نے کسی پر انکار کیا) اسطرح کی روایات باہم اختلاف ہونے کی اور نزاع اور
فساد نہونیکی بہت ہین اور اگر کسی مسئلہ مین اتفاقاً کسی سے نزاع خفیف ہو جاتا تو حضرت اُس سے
منع فرماتے چنانچہ مشکوۃ مین صحیح بخاری اور مسلم سے منقول ہے کہ حضرت عمرؓ ایک شخص کو غلط
سمجھکر حضرت کے پاس پکڑ لائے اور عرض کیا کہ یہ سورہ فرقان پڑھتا ہے سوائے اُس قرات کے
جو آپنے مجھکو پڑھائی ہے آپنے فرمایا چھوڑ دے اسکو اسے عمرؓ اور اسکو فرمایا پڑھ اُسنے ویسا ہی
پڑھا جو عمرؓ کے سامنے پڑھا تھا آپنے فرمایا یہ سورت اسیطرح اُتری ہے پھر بموجب حکم حضرت کے
عمر نے پڑھا آپنے فرمایا اسیطرح اُتری ہے اور فرمایا کہ بے شک یہ قرآن سات قراتون پر نازل

ہوا ہے سو پڑھو جو ہو سکے اور ابن مسعود رضؓ نے ایک شخص کو پڑھتے سنا برخلاف اسکے کہ حضرت
سے سنا تھا اُسکو حضرتؐ کی خدمت مین لائے اور حال عرض کیا آپ نے فرمایا تم دونو اچھا پڑھتے
ہو پس اختلاف یعنی ایک دوسرے پر انکار مت کرو تم سے پہلون نے اختلاف کیا یعنی ایک دوسرے
کو جھٹلایا تو ہلاک ہوئے اور اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ اَنْ
یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ یعنی اُس سے بڑھکر ظالم کون ہے کہ اللہ تعالی کی مسجدون مین ذکر الٰہی سے
کسیکو منع کرے۔ پس ثابت ہوا کہ فساد بسبب نفسانیت کے ہے نہ بسبب اختلاف مسائل
فروعی کے

فصل آٹھوین دعوت کے بیان مین۔ دعوت سے مراد ہے دوسرے دین والون
کو دین حق کی طرف بلانا۔ سو ہمارے دین مین ضرور ہے کہ دوسرے دین والون کو خبر کردین
اسبات کی کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اللہ تعالی کے رسول اور خاتم الانبیاء ہین جو
کوئی اُنکی متابعت اختیار کریگا وہ اللہ تعالی کی امان مین آجاویگا اور جو کوئی نہ مانیگا ہمیشہ کا دوزخی
رہیگا۔ پھر جو کوئی مسلمان ہونا چاہے تو لازم ہے کہ اُسکو کلمۂ شہادت پڑھا دین اور کلمۂ شہادت
کا مضمون اُسکو اچھی طرح سے تلقین کرین اور اُس سے اقرار کرادین کہ سوائے اللہ تعالی کے
کسیکی بندگی نہین ہے اور سوائے اللہ تعالی کے کوئی معبود برحق اور حاکم اور مالک حقیقی نہین
ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول یعنی بھیجے ہوے ہین اور جو حکم
اللہ تعالی کے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم لائے مین نے سب قبول کئے اور حضرت محمد صلے
اللہ علیہ وسلم کی تابعداری اور دین مسلمانی کو مینے اختیار کیا اور سوائے دین اسلام کے تمام
دینون سے بیزار ہوا۔ پس جب شخص مرد یا عورت نے سچے دل سے اسبات کا اقرار کیا تو اُسکی
جان اور جسم شرک اور کفر کی نجاست سے پاک ہوجاتے ہین اور واسطے دور کرنے نجاست عارضی
کے اُسکو غسل دیا جاتا ہے اور اس سے پہلی حالت کے گناہ اُسکے بخشے جاتے ہین اور اللہ
تعالی کے نزدیک اُسکا مرتبہ بلند ہوتا ہے اسواسطے کہ اُسنے تقلید فاسد کو چھوڑا اور یا تحقیق
کو پہنچا اور لذات نفسانی اور اتباع شیطانی کو چھوڑ کر اللہ تعالی کے حکم کا تابع ہوا اور الٰہی واسطے

تمام مسلمان اسکی تابعداری کرتے ہین اگرچہ وہ شخص اول اسی قوم [illegible] سے ہو بعد
حاصل ہونے شرف اسلام کے اسکو اپنا بھائی سمجھتے ہین اور اسکے ساتھ میل ملاقات اور [illegible]
کھانے پینے سے پرہیز نہین کرتے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
یعنی سب مسلمان بھائی ہین اور صفات ایمان کے اور جو عقاید ضروری تمام مسلمانون کے دین کے
تعلیم کئے جاتے ہین اور جو عبادات فرض اور نفل جیسے نماز روزہ زکوۃ حج وغیرہ سب
مسلمان کرتے ہین وہ سب اسی سے ادا [illegible] جاتے ہین اور [illegible]
دین والون کو دعوت کرنا اور اپنے دین مین ملانا ہرگز درست نہین بلکہ ہندوؤن کی جو چار قوم
ہوئین انہین سے بھی ایک قوم دوسری قوم مین داخل نہین ہوسکتی یہان [illegible] دو
سوال کرتا ہون پہلا سوال یہ کہ تمہارا دین خدا کیطرف سے ہے یا نہین اگر کہو کہ خدا کی طرف سے
نہین تو اس دین کو [illegible] اور اگر کہو کہ خدا کی طرف سے ہے تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت
تمام [illegible] ہے اور جو دین کہ خدا کی طرف سے ہو چاہئے کہ ہر کسیکے لیے عام ہو [illegible]
سوائے ہندوؤن کے اور سب اس رحمت سے بے نصیب رہین کیونکہ [illegible] تو دیکھو دین
مسلمانی کہ بیشک وہ اللہ کی طرف سے ہے ہر کسیکے لیے عام ہے یہودی نصرانی مجوسی برہمن کھتری
ویش شودر [illegible] جو کوئی اس دین مین آوے گناہون سے پاک ہوجاوے تمہارا دین
کیا کامل ہوا کہ جسمین سوائے ہندوؤن کے اور کسیکی گنجایش نہین ہے بلکہ ہندوؤنکی چار قومون
مین سے بھی ایک دوسری مین داخل نہین ہوسکتا۔ دوسرا سوال یہ کہ تمہارے نزدیک دین
مسلمانی اور یہود اور نصاری وغیرہ کے دین خدا کی طرف سے ہین یا نہین اگر کہو کہ سب خدا کی طرف
سے ہین تو اول دین اسلام ہی کا ایک مسئلہ کہ متفق علیہ سنو کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ
يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥ مطلب اسکا
یہ ہے کہ سوائے دین اسلام کے اللہ تعالی کے ہان کوئی دین مقبول نہین اب تمکو چاہئے کہ مسلمان
ہوجاؤ ورنہ ہمیشہ کو جہنم کی آگ مین جلوگے اور جبکہ ایک دین کا حق ہونا ثابت ہوگیا تو باقی تحقیق

دین کہ اسکے مخالف دین باطل ہونگے کیونکہ حق کے مقابلہ مین باطل اورناحق ہی ہوتا ہے اور اگر
کہو کہ سوائے دین ہندوون کے کوئی دین حق نہین ہے تو مین کہتا ہون کہ اگر بفرض محال ایسا ہی
ہے تو ہندوون کے سوائے دوسرے دینون والے اب کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنے کو کونسا
دین اختیار کرین آیا تمہارے ہندوون کے دین مین کوئی طریق خدا کی عبادت کا اُنکے واسطے لکھا ہے
یا نہین - اگر کہو کہ لکھا ہے تو بتلاؤ کہ کیا لکھا ہے اور کون سی کتاب مین لکھا ہے - اور اگر کہو کہ نہین
لکھا تو مین پوچھتا ہون کہ سوائے ہندوون کے اور دین والونکا کیا حال ہوگا - تم سوائے اپنے
دین کے اور کسی دین کو خدا کی طرف سے نہین جانتے ہو اور تمہارے مین کسی غیر کی گنجایش
نہین کیا سوائے ہندوون کے تمام جہان کو خدا نے عبث پیدا کیا ہے جنکے واسطے کوئی دین اور
طریق عبادت کا مقرر نہین ہے اس مقام مین آریہ مذہب کہ ہندوون مین ایک نیا فرقہ ظاہر
ہوا ہے برخلاف تمام ہندوان قدیم وجدید کے اور بیدون سند کسی بید اور شاستر کے کہا کرتے مین
کہ ہم ہر قسم کے مذہب والون کو اور ہر کسی کو اپنے مذہب اور بید کی دعوت کرتے مین اور ہر کسیکو
اپنے مذہب مین ملا لیتے ہین اور جو کوئی بید مقدس پر ایمان لاتا ہے اُسکو ہم پاک اور صاف اور
اپنا بھائی جانتے ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ اول تو یہ دعوی تمہارا محض جھوٹ ہے کیونکہ
اگر کوئی غیر قوم ہنود مین سے ناواقف اور غافل اس بات سے کہ بید مین کفر اور شرک بھرا ہوا ہے
اور بیخبر اس امر سے کہ قرآن مجید کے ساتھ پہلے دین سب منسوخ ہوگئے ہین آریون کے اغوا کے
کے سبب اپنے مذہب قدیم سے کہ حق تھا یا باطل تھا دست بردار ہو جاوے اور آریہ مذہب کو اختیار
کرے تو آریہ مذہب والے نہ تو اُسکو از روئے بید کے کوئی طریق عبادت کا بتلاتے ہین اور نہ اُسکو اپنی
عبادات مین اور نہ اُسکو اپنے ساتھ کھانے پینے مین شامل کرتے ہین بلکہ اُسکے ہاتھ سے لیکر
پانی بھی نہین پیتے اور اُسکو مثل کُتے کے ناپاک ہی جانتے ہین - اس دعوے مین ہم آریہ مذہب
والون کو سچا جب جانین کہ اگر کوئی چمار یا بھنگی بید پر ایمان لاکر اُنکے مذہب مین داخل ہو جاوے
تو فی الفور اُسکو اپنا بھائی جانکر اپنی عبادات مین اور اپنے ساتھ کھانے پینے مین اُسکو شامل کرین

اور کل تمام ہم زبان آریہ مذہب کے اُسکو پوتر جانتے ہیں - چونکہ ایسا نہیں کرتے ہیں تو اس سے صریحًا
معلوم ہوتا ہے کہ آریوں کے نزدیک بھی کوئی شخص آریہ ہو پاک وصاف نہیں ہوتا اور دعوت
کا دعوی صرف باطل اور جھوٹ ہے اور اگر اُسکو پاک وصاف سمجھتے ہیں تو اُس سے پرہیز کیوں کرتے ہیں
اور اس امر میں آریہ لوگ بہت سے جھوٹے عذر کیا کرتے ہیں اور بہانے لایا کرتے ہیں جنکو
عقل سلیم ہرگز قبول نہیں کرتی اور اگر آریہ لوگ اب غیرت کھا کر اپنے مذہب کو ترمیم کرکے تمام
آریوں کو خواہ کسی قوم کے ہوں اپنے ساتھ عبادات میں اور کھانے پینے میں شامل بھی کریں
تو بھی کیا حاصل جس بید کی طرف دعوت کرتے ہیں اُس بید کا کلام الٰہی ہونا اور محفوظ اور غیر
منسوخ ہونا ہی ثابت نہیں اور اُس میں شرک اور جھوٹ اور مضمون واہیات بھرے ہوئے
ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہرگز کلام ربانی نہیں ہو سکتا چنانچہ یہ تمام امور فصل
تیسری میں بیان ہو چکے ہیں. اور اگر فرضًا یہ بید کلام الٰہی ہوتا او محفوظ بھی ہوتا تو بھی اُسکے
بعد جو توراۃ اور انجیل اور زبور اور دوسرے صحیفے کتب آسمانی جو حضرات انبیا علیہم السلام پر نازل
ہوئی ہیں اُنکے ساتھ بید منسوخ ہو گئے اور اُسوقت میں خدا کی مخلوق کو اُن کتابوں پر عمل واجب
تھا اور سب کے بعد قرآن مجید حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوا اب تمام مخلوقات
کو اس حکم اخیر پر عمل کرنا فرض ہو گیا اور سوائے اسکے کسی کتاب پر عمل کرنیکی حاجت نہ رہی
اور ہندوؤں میں ایک نیا فرقہ سکھ ہیں جنکا کچھ ذکر فصل ۴ میں ہوا ہے اُنمیں بھی اگر کوئی غیر
قوم ہنود کی ملنا چاہے تو اُسکو بعض اپنے مذہب کے پاٹ بھجن تو پڑھا دیتے ہیں لیکن کھانے
پینے میں شامل نہیں کرتے اور اسکے ہاتھ سے لیکر کھانا پانی نہیں کھاتے پیتے **ف** جب ہندوؤں
کو دین اسلام کی طرف دعوت کی جاتی ہے یا کسیطرح کی اور گفتگو دین کے باب میں آجاتی ہے
تو بعضے ہندو کہا کرتے ہیں کہ ہم اپنے اُجل یعنی روشن دین کو چھوڑ کر تمہارے گھوڑ یعنی میلے دین
میں کیوں آویں - سو اسکا جواب یہ ہے کہ اُجل تو دین ہمارا ہے جسمیں توحید بھری ہوئی ہے
اور گھور دین تمہارا ہے جسمیں شرک بھرا ہوا ہے اور جس دین میں گوبر اور موت کا کھانا اور پینا

اور لنگ اور جلہری کی پوجا کرنی اور دوسرے کام بیجیائی کے درست بلکہ ثواب لکھے ہون تو وہ دین
اصل کہان رہا اور باقی اور باتین اصل اور گھور ہونے ہمارے اور تمہارے دین کی اس تمام کتاب
مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف دیکھو تا معلوم ہو کہ کون اصل ہے اور کون گھورا اور بعضے یون
کہا کرتے ہین کہ اگرچہ دین مسلمانی ازروے دلائل عقلی کے غالب ہے لیکن ہماری پوتھی گیتا مین لکھا
ہے کہ اپنا دھرم اگرچہ رائی سمان یعنی خردل کے دانہ برابر ہو اور دوسرا دین پربت سمان یعنی پہاڑ
کے برابر ہو جب بھی اپنا دھرم چھوڑنا نچاہیے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ جب یقیناً معلوم ہوا کہ
اپنا دین باطل ہے پھر اُسپر قایم رہنا محض بیوقوفی ہے اور اگر گیتا مین ایسا لکھا ہے تو اس سے
تمہاری گیتا ہی باطل ٹھیرتی ہے جسمین ایسی کم فہمی کی بات لکھی ہے کیونکہ جس شخص کو یقیناً
معلوم ہو گیا کہ مین زہر کھا رہا ہون اور پھر اُسکو کھائے جاوے تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا
اور دھرم وہی ہوتا ہے جو حق ہو ناحق کو دھرم نہ کہنا چاہیے۔ اور جب تمنے دین اسلام
اختیار کر لیا تو یہی دین تمہارا دھرم ہو جاویگا پھر اُسکو مت چھوڑیو اور بعضے یہ کہا کرتے
ہین کہ مسلمانون کا دین ہے تو بہت اچھا کہ سواے ایک رب کے کسیکو اپنا مالک اور معبود
نہین جانتے اور ہندوؤن کے دین مین تو ہزارون رب مقرر ہو رہے ہین۔ لیکن یہہ
لوگ اپنے بڑون کی تقلید مین پھنسے ہوے ہین اتنی ہمت نہین کرتے کہ اپنے دین کو چھوڑکر
دین اسلام کو اختیار کر لین اور بعضے یہ عذر لاتے ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور اور
پسند ہوتا تو ہمکو ہندوؤن کے گھر کیون پیدا کرتا سو ہم تو پہلے ہی سے ہندو پیدا ہوے ہین اب
ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ خدا تعالی کا منظور اور پسند
ہونا معلوم ہوتا ہے اُسکے رسول کی زبان مبارک سے سو حضرت کے ارشاد سے بخوبی معلوم ہو چکا
ہے کہ اب اللہ تعالی کو سواے دین اسلام کے کوئی دین پسند نہین اور یہ کچھ ضرور نہین ہے
کہ جو شخص جس قوم مین پیدا ہو وہ اُسی قوم کی چال چلن پر رہے بلکہ ضرور ہے کہ اپنی عقل سے
دین حق کی تلاش کرے اور جو دین کہ اللہ کی طرف سے ہے اُسپر قایم ہو صرف باپ دادا ہی

کی تقلید پر قناعت نکرے اور تمکو بھی جدا نہ سمجھ وہ ان مسلمانوں اسلئے تمکو ہندو پیدا کیا لیکن ہندو

نہوگے ہو بلکہ اسیلئے پیدا کیا ہے اپنے فضل سے تمھاکو دین حق کی تلاش اپنے ایمان والے ہوجاؤ تاکہ تم

تمہارا اللہ کے نزدیک سب مسلمانوں سے زیادہ ہو اور سبب تمھارے نئے تقلید اور تجربہ کے چال

چلون باپ دادا کے کہ یہ کام نہایت دشوار ہے تمکو ثواب عظیم حاصل ہو اور دین اسلام کے

طفیل سے تمہارے دل کا اندھیرا دور ہو جو حق تعالیٰ فرماتا ہے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

یُخْرِجُھُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی اللہ دوست اور کارساز ہے ایمان والونکا نکالتا ہے

انکو اندھیرے میں سے طرف نور کے اور یہ جو تمنے کہا کہ ہم اول ہی سے ہندو پیدا ہوئے ہیں یہ بات

بھی غلط ہے کیونکہ جسدن تم جنم میں آئے تھے تم میں کوئی بات ہندوپن کی نہ تھی نہ تم اُسوقت

رام لچھمن کو پہچانتے تھے اور نہ برہما اور بشن سے واقف تھے نہ تمہارے گلے میں جنیو تھا نہ تم سندھیا

سے واقف تھے نہ زنّار سے تم تو پیچھے سے ہندو بنائے ہو - اور یہ جو تمنے کہا کہ ہم خدا کی پیدائش

کو کسطرح بدل ڈالیں سو اسکا جواب یہ ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرنے سے

خدا کی پیدائش کا تغیر کرنا لازم نہیں آتا بلکہ یہ عین مرضی خداتعالیٰ کی ہے مثلاً اگر ایک بادشاہ اپنی

فوج کو ایک قلعہ میں رکھکر انکی پرورش کرے پھر کسی وقت وہ بادشاہ اپنے معتمد کی زبانی اُس

فوج کو کہلا بھیجے اور ساتھ ہی اپنا فرمان بھی اُسکے ہاتھ بھیجے اور صاف حکم دے کہ اس قلعہ سے

نکلکر فلانے شہر میں جاؤ اور اس ہمارے اس معتمد کی تابعداری میں رہو تاکہ ہم تمپر مہربان ہوں اور تمکو

بہت انعام بخشیں پھر اگر وہ فوج کے لوگ کہنے لگیں کہ ہمکو بادشاہ نے جس قلعہ میں پہلے سے رکھا ہے

ہم تو وہاں ہی رہینگے اور جو بادشاہ کو ہمارا فلانے شہر میں داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلے سے اس

قلعہ میں کیوں رکھتا سو ہم اگر اس قلعہ کو چھوڑ جاویں تو بادشاہ کے حکم کا تغیر لازم آویگا تو اُس فوج

کے لوگ بڑے بیوقوف گنے جاوینگے کہ بجا آوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتے ہیں اور بادشاہ کے

قہر میں گرفتار ہونگے - سو اسیطرح حق تعالیٰ نے تمکو اول ہندوؤں کے گھر پیدا کیا جب تمنے تربیت

پاکر عقل سنبھالی تو تمکو زبانی اپنے معتمد یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام بھیجا اور اپنے

فرمان عالیشان یعنی قرآن مجید مین حکم فرمایا کہ تم اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو اور دین
اسلام اختیار کرو تاکہ تم ابدالآباد بہشت مین رہو اور ہم تمسے خوش رہین سو اب اگر تم مسلمان
ہونے کو خدا کی پیدایش کا تغیر کرنا سمجھو تو بڑا ہی افسوس ہے تمہاری دانائی پر کہ بجاآوری حکم خدا
کو بدل ڈالنا پیدایش خدا کا سمجھتے ہو اور اگر یہی بات ضرور ہوتی کہ جو کوئی جسکے گھر مین پیدا ہووے
اُسی کے طریق پر رہے تو چاہیے کہ جو کوئی مفلسون کے گھر پیدا ہوا اور آپ دولتمند بنجاوے تو اُسکو
وہ مال و دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اُسکے باپ دادا کی چال چلن تھی مفلسی اور تنگدستی اور
فاقہ کشی۔ اُسنے اُسکا خلاف کیون کیا اور چاہیے کہ جسکے باپ دادا اندھے ہون تو اُنکی
تقلید کرکے یہ بھی اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے اور جسکے باپ دادا مجذوم یا کسی اور مرض مین مبتلا
ہون اور اولاد کو وہ بیماری ہوجاوے تو باپ دادا کی تقلید کرکے اولاد کو اُس بیماری کا علاج
کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور پر عمل کرنے والا نہین دیکھتے ہین اور جو تم یہ کہو کہ
اِن باتون مین باپ دادا کی تقلید یعنی ریس کرنی درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہیے
تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر ایسے کامون مین باپ دادا کی تقلید درست نہین بلکہ اپنی عقل
کو خرچ کرنا ضرور ہے تو دین کے کامون مین کہ سب سے مقدم ہین اپنی عقل کو زیادہ تر خرچ
کرنا ضرور ہے اُنکو کسیکی تقلید پر ہرگز نہ رکھنا چاہیے اور نہین تو یہ بات لازم آویگی کہ جسکے باپ
دادا چوری اور رہزنی اور ظلم اور زناکاری اور شرابخواری اور دوسرے ایسے کام بیدینی کے
کرتے ہون تو اولاد کو بھی اُنکی تقلید کرکے ایسے ہی بیدینی کے کام کرنا ضرور ہو حالانکہ یہ
بات کسیکے نزدیک درست نہین ہے اور ذرا سوچو تو سہی کہ خدا نے تمکو آنکھ دی دیکھنے
کو۔ کان دیے سُننے کو۔ زبان دی بولنے کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کے لیے دی ہے آپ
فرمائیے کہ عقل کہ ان سب چیزون سے افضل ہے کس لیئے دی ہے آخر عقلمند لوگ یہی کہینگے
کہ عقل خدا نے اسواسطے دی ہے کہ اُسکے ساتھ اپنے خالق اور مالک کو پہچانے اور دین حق اور
ناحق مین تمیز کرے تاکہ اللہ کی رضامندی مین رہے اور اپنی سعادت حاصل کرے پھر اللہ کی بخشش

ہوئی عقل کو یون ہی بیکار چھوڑ دینا اور حق و باطل کی تمیز صرف اورون کی تقلید پر چھوڑ دینا سخت
کبیرہ گناہ ہے - اگر دین کی تحقیق مین صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اللہ تعالی ہر کسیکو
جُدی جُدی عقل کیون دیتا ہر کسیکو جدی جدی عقل اللہ تعالی نے اسی واسطے دی ہے کہ
ہر کوئی دین حق کی تحقیق آپ کرے نہ یہ کہ باپ دادا یا کسی اور کی ایک اوپر چال چلن پر اندھون
اور باولون کی طرح چلا جاوے اور کیا خوب کہا ہے کسی شاعر نے ؎ لیک لیک گاڑی
چلے لیکین چلین کپوت ۔ تینون لیک نچلتے سو پت سنگھ سپوت ۔ تمہارے شاستر ون سے
پیادہ ۱۲ شیر ۱۲ ۔۔۔ ۱۲ لائق بیٹا ۱۲
ثابت ہے کہ جو باپ دادا کا مذہب بُرا ہو اُسکا چھوڑ دینا ضرور ہے چنانچہ بقول تمہارے ہرن کشب
کا یہ مذہب تھا کہ وہ بدبخت اپنے آپکو خدا کہلاتا تھا اور اسکے فرزند پرہلاد نے اُسکے مذہب کو بُرا
جانکر چھوڑ دیا - اور تمہاری کتابون مین پرہلاد کی بہت تعریف لکھی ہے اسواسطے کہ اُسنے باپ کا
طریق بُرا جانکر چھوڑ دیا - اور اگر تم یہ کہو ہرن کشب اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جدا جدا تھا
اور دین مذہب دونو کا ایک ہی تھا سو اسکا جواب یہ ہے کہ دین اور مذہب کے بدلنے مین
بھی تو اعتقاد اور چال چلن ہی کا بدلنا ہوتا ہے اور کچھ نہین بدلتا سو جیسے پرہلاد نے اپنے باپ کے
بُرے اعتقاد اور چال چلن کو چھوڑکر اچھا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا تھا اسیطرح تم بھی بُرا اعتقاد
یعنی اللہ کے سوا کسی اور کی پرستش جایز اور درست سمجھنا اور بُرا چال چلن یعنی غیر اللہ کی پرستش
چھوڑکر اچھا اعتقاد یعنی خاص ایک ذات پاک حق سبحانہ وتعالی کو معبود برحق اور مالک اور حاکم
اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو راہ نما اور اپنا پیشوا جاننا اور اچھا چال چلن یعنی خدا پرستی
چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو اور جو تم یہ کہو کہ پرہلاد نے ہرن کشب کا مذہب اسواسطے چھوڑ دیا
تھا کہ ہرن کشب نے اپنے باپ دادا کا اچھا مذہب چھوڑکر دعوی خدائی کا کیا تھا اور حقیقت مین
پرہلاد کا وہی مذہب تھا جو اُسکے قدیمی بزرگون کا تھا تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر بالفرض ایسا ہی
ہے جو تم کہتے ہو تو اسی طرح تمہارے باپ دادا نے بھی حضرت آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام
اپنے بزرگون کا اصل مذہب قدیمی یعنی توحید کو چھوڑ غیر اللہ کی پرستش اختیار کر لی تھی تو تم بھی

اُن کا یہ مذہب خلاف چھوڑ کر قدیمی اپنے بزرگون کا یعنی حضرت آدم اور نوح علیہما السلام کا یعنی توحید
کہ یہی مذہب ہے تمام پیغمبرون کا اور پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرو اور جو تم
یہ کہو کہ حضرت آدم اور نوح ہمارے بزرگ نہ تھے بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو یہ قول تمہارا محض غلط
ہے اگر تم برہما کی اولاد ہوتے تو برہما کی طرح تمہارے بھی چار مونہہ ہوتے بلکہ ہم تم سب بنی آدم
ہین اور تم جو بخواہ حضرت آدم کی نسل سے باہر ہو کر برہما غیر جنس کی اولاد بنتے ہو تو آپکو
تمکو ایک اور قباحت لازم آویگی وہ یہ ہے کہ برہما سے ایسے بُرے کام صادر ہوے ہین کہ اگر
تم تھوڑا سا فکر کرکے دیکھو تو تمکو بھی اُن کامون سے نہایت شرم اور کراہیت اور عار آوے اور تمہارے نزدیک
باپ دادا کی تقلید ضروری ہے پھر تمکو برہما کی تقلید کرکے وہی کام کرنے پڑینگے اور بعضے ہندو
بعضے نومسلمون کو کہا کرتے ہین کہ تونے جو اپنے باپ دادا کا طریق چھوڑ دیا کیا تیرے باپ دادا
بے عقل تھے تو ہی بڑا عقلمند پیدا ہوا ہے - تو اسکا جواب یہ ہے کہ پرہلاد نے جو اپنے باپ
ہرن کسب کا طریق چھوڑا اور تمہاری کتابون مین پرہلاد کی تعریف اور ہرن کسب کی ہجو لکھی ہے
اس مقام مین کہنے والا یون کہہ سکتا ہے کہ کیا ہرن کسب بے عقل تھا جو اپنے آپکو خدا کہتا تھا
پرہلاد وہی بڑا عقلمند پیدا ہوا جسنے ہرن کسب کی تقلید چھوڑ دی اور اس مقام مین تمہارے
دین پر ایک اور بڑا اعتراض وارد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیون برا
جانتے ہو اور دشٹ یعنی دشمن خدا کہتے ہو - آخر اسیواسطے کہ اُسنے بندہ اور مخلوق خدا ہو کر
دعوائی خدائی کا کیا - اب مین پوچھتا ہون کہ تمہارے رامچندر اور پرسرام اور کرشن وغیرہ یہ لوگ
بھی تو بندہ اور مخلوق ہو کر خدا کہلائے ہین اُنکو بھی بُرے اور دشٹ کیون نہین جانتے ہو
برعکس اُنکو خدا کا اوتار کہتے ہو اُنکو بھی بُرے جانو اور اُنکی متابعت چھوڑو حضرت محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو خدا نہین کہلاتے بلکہ خدا کے بندہ اور رسول کہلاتے
ہین بلکہ بندہ ہونے کو اپنا فخر اور شرف سمجھتے ہین اور تاکید سے فرما گئے ہین کہ میری تعریف
مین حد سے مت بڑھ جائیو مجھکو اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہیو اور ہر نماز مین کہا جاتا ہے

واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ یعنی بیشک حضرت محمد اللہ کے بندے اور رسول ہین
اور جو یہ کہو کہ ان پیغمبرون نے تو دعویٰ خدائی کا نہین کیا ہم ہی انکو خدا کا اوتار جانتے ہین
(اور شاید آپ ایسا ہی کہو) تو پھر تم انکو بے وجہ کیون خدا بناتے ہو اور جو یہ کہو کہ ہمارے اکابر
دین کے اور ہمارے شاستر بھی کہتے چلے آئے ہین کہ یہ لوگ خدا کے اوتار تھے تو اسکا جواب یہ ہے کہ
اپنے اکابر اور شاسترون سے پوچھو کہ بھلا یہ برن کس سبب بھوک پیاس نیند موت وغیرہ عوارض
بشری مین مبتلا اور عاجز تھا ایسے ہی رامچندر اور کرشن وغیرہ بھی تھے چنانچہ یہ بات تمہاری
پوتھیون سے خوب ثابت ہو چکی ہے اور جو کوئی ایسے عوارض مین مبتلا ہو اسکا خدا ہونا محال
ہے اور ہرگز جائز نہین اور اسکو عدم الوہیت یعنی خدا نہونا لازم ہے پھر جب رامچندر اور کرشن اور
پرسرام وغیرہ اور برن کس سب ان عوارض اور عجز اور ناتوانی مین مبتلا ہون پھر کیا وجہ ہے
کہ برن کس کا خدا ہونا تو محال سمجھا جاوے اور اسکو بسبب دعویٰ خدائی کے دشٹ کہا جاوے
اور رامچندر اور کرشن وغیرہ کو خدا سمجھا جاوے اور برن کس تمہارے نزدیک مردود ہو اور رامچندر
اور کرشن معبود پس رامچندر اور کرشن وغیرہ نے اگر خود دعویٰ خدائی کا کیا ہے تو انکو بھی برن کس
کی طرح دشٹ کہو اور اگر انہون نے نہین کیا تو جن لوگون نے انکو خدا ٹھیرایا ہے انکو دشٹ اور
دشمنان خدا جانو غرض کہ بہرصورت اپنے باپ دادا اور بڑون کی چال چلن اگر اچھی ہے تو فہو المراد
اور اگر بری ہے تو اسکو بلا تامل ترک کر دینا چاہئے اور طریق حق کو اختیار کرنا چاہئے اور جو اس
مقام مین ہندو یہ کہین کہ بعضے مسلمان بھی باپ دادا بلکہ اپنے قوم کے لوگون کی چال چلن اور رسم
کو اگرچہ خلاف شرع ہو نہین چھوڑتے جیسے بیاہ شادی وغیرہ مین سہرا اور کنگنا باندھنا اور بھاجی
کرنی اور مرنے مین سوم چہلم ششماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روشنی اور مجلس اور محرم اور شب برات وغیرہ
کی بدعات اور سوائے انکے جن کامون کی شرع مین کچھ اصل نہین بلکہ بعضے مسلمان ایسا کہا کرتے
ہین کہ فلان کام اگرچہ خلاف شرع ہے لیکن ہمارے بزرگون کی اور ہماری برادری کی رسم ہے ہم
اسکو کس طرح ترک کرین تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارے دین مین یہ بات ہرگز درست نہین ہے کہ

194

اپنے بڑونکی یا قوم کی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہون اُنکو نہ چھوڑین بلکہ ہماری شرع شریف مین یون
آیا ہے کہ جو رسم باپ دادا کی یا قوم کی یا اُستاد مولوی کی یا پیر و مرشد کی یا حاکم اور بادشاہ کی یا کسی
اور کی بخلاف شرع شریف کے ہو اُسکو چھوڑ دینا لازم ہے اور جو کوئی کسیکی رسم کو شرع شریف پر مقدم
جانے اور شرع کے حکم کو ناپسند کرے تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ دین اسلام سے خارج
ہو جاتا ہے ہم لوگ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہین یعنی اُنکے دین مین ہین
اور اُنکی تابعداری کرتے ہین باپ دادا اور قوم یا اُستاد مولوی یا پیر و مرشد اور حاکم اور بادشاہ یا
کسی اور کا کلمہ نہین پڑھتے بزرگون کی چال چلن وہی اچھی ہے جو موافق شرع کے ہو اور استاد
اور پیر مرشد اور مولوی صاحبون سے ہم دین محمدی سیکھتے ہین ان صاحبون کو پیغمبر نہین جانتے
یہ بزرگوار ہم لوگون کو اللہ اور رسول کا حکم بتلانے والے اور خدا و رسول کے حکم پر چلانے والے ہین
جب انہین صاحبون کی کوئی بات مخالف طریقۂ محمدی کے ہو اُسپر کسطور عمل کیا جاوے اور ہمارے
دین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطا ہرگز نہین ہوئی اور استاد اور مولوی صاحب اور پیر و
مرشد اور بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو خطا ہونی ممکن ہے اور اس تقریر سے اگر کسیکو یہ شبہ پڑے
کہ مسلمان کلمہ تو پڑھتے ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دعوی کرتے ہین کہ ہم سوائے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے کسیکی تابعداری نہین کرتے پھر باوجود اس بات کے حنفی اور شافعی اور حنبلی اور مالکی اور
قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور اویسی اور مجددی اور اشعری اور ماتریدی وغیرہ
کیون کہلاتے ہین اور ان بزرگون کی تقلید کیون کرتے ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہم لوگ
اپنے آپ کو ان بزرگون کی امت اور انکے دین مین نہین جانتے یہ بزرگوار بھی حضرت پیغمبر
صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور حضرتؐ کے دین مین ہین اور ہم لوگ بھی حضرتؐ کے
امتی اور آپکے دین مین ہین ہان اتنا فرق ہے کہ یہ لوگ بہ نسبت ہم لوگون کے قرآن اور حدیث
کے معنی خوب سمجھتے تھے اور اُنہون نے قرآن و حدیث کے معنون مین فکر سلیم کو خوب صرف
کر کے قیاس صحیح کے ساتھ قرآن اور حدیث سے مسایل اجتہادی نکالے سو جس مسلمان کو

جس بزرگ سے زیادہ حسن ظن اور اعتقاد ہوا اُس سے طریق محمدی کو سیکھنے لگا اسواسطے اپنے
آپکو اُسکی طرف نسبت کیا اور جس مُلک مین جس امام کے مذہب کی کتابین پہونچ گئین اُس
ملک کے باشندون نے اُسی مذہب پر عمل شروع کیا ورنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی مسلمان کے
واسطے کسی خاص امام اور مجتہد کی تخصیص نہین ہوئی اور ان بزرگوارون کی تقلید ہم انہین مسائل
مین کرتے ہین جو اللہ اور رسول کے کلام پاک سے ہمکو صریحاً معلوم نہین ہوے اور جو مسئلہ بالتصریح
اللہ اور رسول کے کلام سے اچھی طرح معلوم ہو جاوے اُنمین کسیکی تقلید نہین کرتے اور اسطرح کی
تقلید کی اجازت قرآن مجید سے بھی پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْئَلُوٓا اَهْلَ الذِّكْرِ
اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط یعنی اگر تم نہین جانتے ہو تو اہل سمجھ والون اور یاد والون سے پوچھ لو
اور باوجود اس بات کے جس مسئلہ مین ہمکو معلوم ہو جاوے کہ فلان امام کا فلان قول قرآن یا حدیث کے
مخالف ہے تو ہم یہ گمان کرتے ہین کہ اس مسئلہ مین امام کو قیاس کرنے مین خطا ہوئی ہے یا
امام کو یہ حدیث نہین ملی یا ملی ہو لیکن اُسکی روایت امام کے نزدیک صحیح نہوئی پھر اُس مسئلہ
مین ہم امام کے قول پر عمل نہین کرتے اسواسطے کہ اللہ اور رسول کے کلام مین خطا ہرگز نہین ہوتی
اور اورون کے کلام اور قیاس مین خطا کا ہو جانا محال نہین ہے اور اس خطا ہو جانے مین امام کا
ذرا بھی قصور نہین حضرات ائمہ مجتہدین کو تو مسئلہ نکالنے مین صواب اور خطا پر بھی ثواب ہی
ملتا ہے چوک اور خطا ہو جانی کسیکے اختیار مین نہین ہے اور اسیواسطے ہمارے امامون پیشوایان
نے فرمایا ہے اُتْرُكُوْا قَوْلَنَا بِالْحَدِيْثِ یعنی جو قول ہمارا تمکو حدیث کے برخلاف معلوم ہون
اُنکو ترک اور حدیث پر عمل کرو۔ اور اگر یہ حضرات یہ کہنہ جاتے تو بھی ہم اُنکے قول پر جو مخالف حدیث
کے ہے عمل نکرتے غرض بہرحال ہمارے دین مین اللہ اور رسول کے حکم کے برخلاف کسیکا
قول ہو اُسکی متابعت درست نہین چنانچہ یہ بات قرآن شریف سے ثابت ہے اور اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ یعنی اے
ایمان والو تابع ہو اللہ کے اور رسول کے اور اُن لوگون کے جنکا تم پر اختیار ہے یعنی بادشاہ اور فوج کا

196

خطا پر ایک ثواب اور صواب پر دو ثواب ہے

افسر اور استاد یا اور کسی طرح کا امیر جیسا کہ قوم کا سردار یا چودھری - پھر آگے یون فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط یعنی پھر اگر
تم مین اور ان لوگون مین اختلاف پڑے یعنی تم کچھ کہتے ہو اور ویسے تمہارے امیر اور حاکم کسی اور
طرح کہتے ہون تو اس بات کو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت
کے ہونے پر - یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا حکم ہو اسپر چلو - اگر تمہاری راے کے موافق ہو اپنی
راے کو سچ جانو اور اگر ان امیرون کی راے کے موافق ہو تو انکی راے کو درست جانو غرض ہر صورت
اللہ اور رسول کے حکم کو مقدم رکھو - اور پھر آگے یون فرمایا ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا یعنی یہ بات
بہت نیک اور بہتر تحقیق ہے اس مقام مین اگر کسی کو یہ وہم پڑے کہ دیوان حافظ مین یون لکھا
ہے ؎ بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید ؛ یعنی اگر کسی کا پیر خلاف شرع کچھ حکم کرے
اسکو بھی ماننا اور اسپر عمل کرنا چاہیے سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس قول کا مطلب
کچھ اور ہی ہے معنی ظاہری مراد نہین ہین - دوسرے دیوان حافظ ہمارے دین کی کتاب
نہین ہے جسکی سند پکڑی جاوے اور اسمین بہت کثرت سے اشعار خراب مضمون کے ہین اور اللہ
اور رسول کے حکم کے برخلاف جبکہ کسی امام مجتہد کے قول پر عمل نہین کیا جاتا چنانچہ بیان ہو چکا
تو بیچارہ حافظ شیرازی کس گنتی اور شمار مین ہے جسکے قول کی سند پکڑی جاوے اور ہمارے
یہان ایک یہ قاعدہ شرعی ٹھیرا ہے کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچھ عبارت ظاہر مین
برخلاف شرع شریف کے معلوم ہو تو اسکی تاویل صحیح کرکے اسکے معنی موافق شرع کے درست
کئے جاتے ہین یا یہ گمان کیا جاتا ہے کہ اسکے معنی اصلی جو مصنف کی مراد ہے ہماری سمجھ مین
نہین آئے لیکن اسکے ظاہری معنی جو مخالف شرع کے معلوم ہوتے ہین قبول نہین کئے جاتے
یا یہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ کلام اس بزرگ کا نہین کسی بدمذہب فاسق نے کہکر اس بزرگ کے ذمہ
لگا دیا ہے اور یہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہے یہانتک کہ بہت سی حدیثین لوگون نے آپ سے بناکر حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام منسوب کر دی ہین اور ایسا ہی یہ بات کہ یہ کلام غلبۂ حال اور بیہوشی

مین اُس بزرگ سے صادر ہوا ہوگا اور ایسی حالت کا کلام قابل سند پکڑنے کے نہین ہوتا اور یا یہہ کہ
آخر کسی وقت مین اُس بزرگ نے اس قول سے رجوع اور توبہ کر لی ہوگی غرض بہرصورت برخلاف
شرع کے کسیکے قول کی سند نہین پکڑی جاتی کوئی کیسا ہی بزرگ اور پیشوا ہو اور ایسے شعرونکی سند پکڑنے
کو تو اللہ تعالیٰ پسند نہین فرماتا چنانچہ فرمایا ہے وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ یعنی شاعرون کی
بات پر وہی چلتے ہین جو بے راہ ہین اور اس زمانہ مین بعضے اشعار اور عبارات ایسی ہی بیراہی
کی ہین کہ بعضے تو صریح بے ایمانی اور کفر کے کلمات ہین جنکا پڑھنا اور سننا کفر ہے اور
بعضون سے وہم کفر کا ہوتا ہے اور اُنکے پڑھنے سننے پر بھی خوف کفر کا ہے چنانچہ بعضے انہین
سے بطور نمونہ کے بیان کئے جاتے ہین ؎ ہم عشق کے بندے ہین مذہب سے نہین واقف
گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا ؎ ہوسے ہم بت کے بندے برہمن سے راہ کرتے ہین + حرم کے
رہنے والو تم سے عشق اللہ کرتے ہین ؎ دنیا مین تجہ کا جو طلبگار ہوگا محشر مین خدا کا اُسے
دیدار نہ ہوگا ؎ داد کو پہنچا نہین فرہاد ناحق مر گیا + دیکھ لی ہمنے خدا تیری خدائی واہ واہ ؎
شخصے آمد کہ من رسولم + گفتا تو برو کہ من خدایم + ؎ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال + کہ
من از خدا پیش بودم دو سال + من آنوقت کردم خدا را سجود + کہ ذات و صفات خدا ہم نبود +
؎ سر برہنہ نیستم دارم کلاہ چار ترک + ترک دنیا ترک عقبیٰ ترک مولیٰ ترک ترک + ؎ کوچۂ جانان
سے خاک لائینگے ہم + اپنا کعبہ نیا بنائینگے ہم ؎ کافر عشقم مسلمانی مرا در کار نیست + ہر رگ من
تار گشتہ حاجت زنار نیست ؎ خدا کہ ہین بود کہ می آمد و میرفت - بر قرن کہ دیدی + در عاقبت
آن شکل عرب وار برآمد - دارائے جہان شد + ؎ تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل + سلماے
حدوث تو و لیلاے قدم را ؎ چو آن بیچون درین چون کرد آرام + بپے روپوش کردہ نویش
نام ؎ دل از مہر محمد ریش دارم + رقابت با خدائے خویش دارم ؎ با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار
؎ بھلی بولی ہر ہیرے سے ملی بلا سے + ایکا ایکی کر گئے دو تیاگئے شاہ سے ؎ تجہ سے ہر کی
ہیگ فرمایا + گوہر سے آوا گوشت شاہا یا + اپسے گوہر تن من وارو + ہر جا قدین پر گو ویسا رین

؎ دلا طوافِ دلان کن اگر خدا خواہی + وگرنہ کعبہ و بتخانہ ہر دو جا سنگ ست ؎ نہ پوچھو بات
کچھ دیر و حرم کی + یہان وہان دونو جا پتھر پڑے ہین ؎ مباش در پے آزار ہر چہ خواہی کن
کہ در شریعتِ ما غیر ازین گناہے نیست ؎ مسلمان گر بدانستے کہ بت چیست + بدانستی کہ دین
در بت پرستی است + بپنجہ در پنجۂ خدا دارم + من چہ پروائے مصطفٰے دارم ؎ بلا میم احمد کو پوچھو
سدا + صفت کیا کرے کوئی اسکے سوا + یہ تحقیق پہنچی ہے ہمکو سند + احد ہے سو احمد ہے احمد احد
؎ خدا سے ملے سو خدائی کرے + دمادم انا اللہ کا دم بھرے ؎ من خدایم من خدایم من
خدا + فارغم از کبر و کینہ و زہوا + اور کسی نے جھوٹ اور زنا اور فسق سے کے قصون کو مزہ دار
بنایا جیسے بہار دانش اور بدر منیر کے بعضے مقامات کہ صریح کفر اور فسق ہین اور کسی نے لوگون کو
گناہ پر دلیر کیا چنانچہ یہ اشعار ؎ یہ حسنِ جوانی یہ جوش و خروش + غفور ست ایزد تو ساغر
بنوش ؎ چہ فرخ کسے کو بہنگام صبح + ہم آتش نہد پیش ہم مرغ و مے اور کسی نے
اچھون کو برا کہا جیسے شیعون کے تبرے اور رفیع السودا اور دوسرے شاعرونکی بنائی ہوئی ہجوین
اور کسی نے القاب و آداب مین بہت زیادتی کی لوگون کو لکھا کعبہ دارین قبلہ کونین - اداب
بندگی پرستندگی سجدات عبودیت اور کسی کے کلام سے حضرات انبیا و ملائکہ کی حقارت نکلتی
ہے - جیسے یہ اشعار ؎ بہار و نیش خضر و موسیٰ دوان مسیحا چہ گویم ہمو کب روان + بمصر
جاہش از کنعان رسیدہ + غلامے بود یوسف زر خریدہ ؎ خضر اسکی سرکار کا آبدار + زرہ ساز
داؤد سے وہان ہزار + مسیح اسکی خرگاہ کا پارہ دوز + تجلی طور اسکی مشعل فروز ؎ جو دیکھے وہ
انگیا جواہر نگار + فرشتہ ملے ہاتھ بے اختیار ؎ زشرح شوقم آتش در پر روح الامین افتد +
اگر غمنامۂ ہجر تو بربندم ببال او + اور کسی نے باوجود منع فرمانے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے آپکی اور اولیاء اللہ کی تعریف مین افراط کی جیسے یہ اشعار ؎ آپ احد نے احمد کو اپنے گھر کا
مختار کیا ؎ علی جو چاہین تو مطلب کو سر براہ کرین + گدا کو چاہین تو اک پل مین بادشاہ کرین
؎ یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر + اور کسی نے واسطے حاصل کرنے لذت مضمون شعر کے

محل اور بے محل کا خیال نکیا چنانچہ بی بی زلیخا زوجۂ حضرت یوسف پیغمبر علیہ السلام کی تعریف مین کہا
سے سرکشش کوہ الماسیم سادہ دوچو کوہے کز کمرزیر افتادہ + وان زمی کہ گرانتر داشتش پشت خمیر
آسا برون رفتے زانگشت + ز دست افتادزر مشتش خمش شو + بیا این سیم دست افتار بشنو + زر بے
ناف تا بالائے زانو + نگویم ہیچ نکتہ کہنہ یا نو - اور شب وصل کے حال مین یون لکھا سے کمر بستہ الملب
چابک وچست + امان گنج گہر درج گہر جست + نہادش پیش آن سروگل اندام + تقفل حقہ از نقرۂ
خام + کلید حقہ از یاقوت ترساخت + کشادہ قفل درو سے گہر انداخت + نعوذ باللہ منہا - اور پیر
کی تعریف مین اتنا مبالغہ کیا کہ پیر کی شان حضرت آدم علیہ السلام او حضرت جبرئیل علیہ السلام سے
بڑھا دی ہے چنانچہ کہا ہے سے ازان دانہ کز وآدم بنا کام + زایستان بہشت آمد برین دام +
ہزار دش مزرعہ در زیر کشت ست + کہ زاد رفتن راہ بہشت است + سے بہ پیغامش چرا دارم سلم
بدان مانا کہ گوئی روح اعظم + کمال روح اعظم زین چہ باشد + بجز خدم وسے این تحسین چہ باشد +
اور تعجب تو حضرت سعدی شیرازی سے آتا ہے کہ حالانکہ انکی نظم و نثر سراسر نصیحت آمیز اور اکثر
موافق قرآن وحدیث کے ہوتی ہے باوجود اسکے بعض اشعار ان مین انسے بھی مبالغہ بیجا واقع ہوا
ہے چنانچہ یہ اشعار سے ہرکہ در سایہ عنایت اوست + گنہش طاعت ست ودشمن دوست سے
تو بی سایۂ فضل حق برزمین + پیمبر صفت رحمۃ العالمین سے تری گر گشد مخشنرند + تری دگر
نباید گشت + اور گلستان کے باب پنجم مین بعضی ایسی حکایات لائے ہین کہ موجب خرابی طبیعت جوان
نو عمر کی ہین اور سواے اسکے بہت اقسام بُرے شعرون کے ہین کہ ہم ایسے کلام کو اچھا نہین جانتے
اسواسطے کہ مخالف شرع شریف کے ہین اور انکا لکھنا پڑھنا بسبب خرابی دین کا ہے بلکہ بعضے
توصریح کلمے کفر کے ہین نعوذ باللہ - لیکن بسبب اُنہین احتمالات کے جو مذکور ہو چکے ہین کتاب کے
مصنف کو بُرائی سے یاد نہین کرتے **غرض** بہرصورت کسیکے قول پر عمل کرنا مخالف حکم خدا اور
رسول کے درست نہین ہے اور اس مقام مین اگر کوئی کہے کہ مولانا روم رحمہ بموجب حکم اپنے پیر شمس
تبریزی کے شراب کا باسن اٹھالائے تھے پیر نے کہا تجکو معشوق مطلوب ہے تو اپنی زوجہ کو سے آئے

احتمال یہ ہے کہ اول کا یا دونوں کا یا یہ کہ سوا مصنف کے کسی اور نے یہ کلام اس کتاب میں ملا دیا ہو ۱۲

مرشد نے کہا ہمکو نازنین لڑکا چاہیئے تو اپنے بیٹے کو حاضر کیا تو مرشد نے کہا کہ ہم تیرا حسن عقیدت
آزماتے تھے۔ سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسی حکایات جھوٹ اور غلط محض اور مفسدون کی بناوٹ
ہوتی ہین اور جو کسی کتاب مین بھی لکھی ہون تو کسی بدین کی ملائی ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سے
ہوتی ہین جب کہ لوگون نے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا اور ہزارون حدیثین جھوٹی
بنا کر اپنا مونہہ کالا کیا ہے تو اگر کسی نے کسی ولی پر جھوٹ باندھا تو کیا تعجب ہے بدین لوگون نے ایسے
بہت جھوٹے قصے بنا لئے بلکہ رسالون مین لکھ دیے ہین ایسی واہی حکایات سے ہمارے دین پر اعتراض
نہین آتا اور اگر حقیقت مین کسی بزرگ سے اتفاقاً کوئی کام خلاف شریعت ثابت بھی ہو جائے تو وہی
احتمالات کہ اوپر مذکور ہو چکے وہان بھی جاری ہو سکتے ہین **غرض** کہ ہمارے دین مین اللہ اور رسول
کے برخلاف کسیکا حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور کسیکے قول فعل کی سند پکڑنا درست نہین اور جو کوئی اللہ
اور رسول کے حکم کے مقابلہ مین کسیکے حکم کو پسند کرے وہ شخص کافر اور مرتد اور دین اسلام سے خارج ہے
اور بعضے کہا کرتے ہین کہ ہندو اور مسلمان مین کیا فرق ہے خدا نے ایک حد بنا دی ہے سو اپنی
اپنی حد پر قایم رہنا چاہیئے سو اسکا جواب یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان مین زمین و آسمان کا فرق ہے چنانچہ اس کتاب
مین بہت بیان اسی فرق کا آیا ہے اور یہ حد تمنے آپ ہی مقرر کر لی ہے خدا نے حکم نہین دیا کہ اس حد پر
قایم رہو ہان دین اسلام قبول کرکے اس حد پر قایم ہونا چاہیئے اور اس سے باہر ہونا نچاہیے **اور** بعضے
کہا کرتے ہین کہ رام اور رحیم ایک ہی کچھ ہے وہی رام وہی رحیم سو اسکا جواب یہ ہے کہ رام تو راجہ جسرت کا
بیٹا تھا جسکی بیوی کو راون پکڑ لیگیا اور اسنے بڑے تردد اور فکر سے ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد کے ساتھ اپنی بیوی کو
چھوڑایا اور طرح طرح کے غم اور رنج اور تکالیف اٹھائین چنانچہ بیان ہو چکا۔ اور رحیم خالق اور مالک
سب کا جو بڑا بے نیاز ہر چیز پر قادر ہے اور سب اسکے بندے اور مخلوق ہین **غرض** کتنے ہی حیلے
اور بہانے اور عذر پیش لاؤ دین اسلام قبول ہی کرنا پڑیگا اگر نجات اخروی اور ہمیشہ کی خوشی اللہ کے
حضور مین چاہتے ہو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرو ورنہ پچھتاؤگے اور دوزخ
کے عذاب کی تاب نہ لاؤگے تقلید اور تعصب کو چھوڑو سوچو سمجھو غور کرو تحقیق کرو والسلام علی من اتبع الہدیٰ

باب دوسرا بیچ بیان عبادات کے [illegible]

پہلی فصل بیچ بیان دور کرنے نجاست کے - ہمارے نزدیک نجاست کی قسم ہے ایک ہے ناپاک ہونا دلکا
ساتھ برے اعتقاد اور برے اخلاق کے اور دلیر ہونے کے گناہوں پر یہ ناپاکی سب ناپاکیوں سے بدتر ہے
اور اسکے دور کرنیکی تدبیر یہ ہے کہ اعتقاد اپنا مطابق ظاہر قرآن اور حدیث کے رکھے اور تفصیل بیان اعتقاد کے
کا اس کتاب کے پہلے باب میں بیان ہو چکا ہے [illegible] اس بات کا
بیان کتب حدیث اور احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت [illegible]
وہاں سے دریافت کرے سو دوسرے ناپاک ہونا بدن اور کپڑے وغیرہ کا [illegible] ناپاکی [illegible] ایک حقیقی دوسری
حکمی نجاست حقیقی جیسے گوہ پیشاب لید گوبر لہو پیپ شراب [illegible] وغیرہ سو اگر کوئی چیز پاک ساتھ
کسی نجاست کے لگجانے سے ناپاک ہو جاوے تو اسکے پاک کرنیکا طور یہ ہے کہ اس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ
سے دھو ڈالیں یہانتک کہ نجاست باقی نہ رہے اور بعضی چیزیں رگڑنے سے بھی پاک ہو جاتی ہیں
جیسے تلوار تانبے وغیرہ کا برتن صاف بغیر نقش اور آئینہ وغیرہ کیونکہ ان چیزوں کا جسم سخت ہے مسام
نہیں اور نجاست انکے جسم میں سرایت نہیں کرتی کہ دھونا اور نچوڑنا ضرور ہو بلکہ نجاست رگڑنے
ہی سے دور ہو جاتی ہے - اور جو ناپاک چیز آگ میں جلکر راکھ ہو جاوے یا نمک میں ملکر نمک ہو جاوے یا زمین
میں ملکر مٹی ہو جاوے یا اور طرح سے اسکی ماہیت بدل جاوے تو وہ بھی پاک ہو جاتی ہے اور سوا اسکے
اور مسائل جزئی اسکے فقہ کی کتابوں میں لکھے ہیں اور نجاست حکمی یہ ہے کہ مثلاً کسیکی منی شہوت کے
ساتھ نکلے یا سونے میں منی نکلے یا جماع کرے تو اس قسم کی پلیدی کو جنابت کہتے ہیں اور اگر وضو ٹوٹ
جاوے تو اسے حدث کہتے ہیں اور کسی عورت کے رحم سے بعادت معہودہ لہو جاری ہو تو اسکو حیض
کہتے ہیں اور کوئی عورت بچا جنے اور اسکے اندر سے لہو نکلے تو اسکو نفاس کہتے ہیں سو جنابت کی ناپاکی
سارے بدن کے دھونے سے دور ہو جاتی ہے اور حدث کی ناپاکی وضو کرنے سے جاتی رہتی
ہے اور جب حیض اور نفاس کا خون خشک ہو اس وقت عورت غسل کرے تو یہ نجاست جاتی رہتی ہے
پہلی نجاست حکمی ہے آدمی کا بدن ایسا نجس نہیں ہوتا جو اسکے چھونے سے یا اسکے پسینے سے کوئی چیز

ناپاک ہو جاوے بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہے یعنی اس حالت مین نماز پڑھنی اور بعضے اور کام منع ہو جاتے
ہین اور اس ناپاکی کے دور ہونے کو کچھ دھونا گو زنا شرط نہین ہے بلکہ جب وضو اور غسل کر لیا اُسوقت
حدث اور جنابت جاتی رہی اور جب حیض نفاس خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور ہندون
کے دینمین بھی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی ہے ایک حقیقی دوسری حکمی اور ناپاکی حقیقی کئی
قسم ہے ایک قسم جیسے گو موت وغیرہ اگر کپڑے وغیرہ کو لگجاوے تو پانی سے دھوتے ہین اور بدن
کو لگجاوے تو مٹی ملکر پانی سے دھوتے ہین اور کانسی یا پیتل کے برتن کو لگجاوے تو اُسکو آگ چھوا کر
اور مٹی لگاکر پانی سے دھودین دوسرا قسم جیسے ہندو کا موہنہ اگر کانسی کے یا پیتل کے باسن کو لگجاوے
تو راکھ ملکر دھودین اور چاندی یا سونے کے برتن کو لگجاوے تو صرف پانی سے اور بعضے کہتے ہین کہ
سونے کا برتن ہوا سے پاک ہو جاتا ہے اور جو کسی غیر قوم کا موہنہ برتن کو لگجاوے تو آگ چھوا کر اور
مٹی لگاکر دھودین **ف** آدمی کا موہنہ جس سے کھانا کھایا جاتا ہے اور اللہ کا نام لیا جاتا ہے
ہندوؤن کے نزدیک ناپاک اور گھوڑے کا موہنہ اور گائے کا گوبر اور موت پاک اور پاک کنندہ ہے۔
تیسرا قسم یہ کہ کپڑا یا بدن کسے اُترا ناپاک ہوا اُسکو جب پاک کرلین تو اُس سے پوجا پاٹ کرین اور اُسکو پاک
یون کرتے ہین کہ سفید کپڑا سوت کا دھویا جاوے اور رنگدار کو چھینٹا دینا کافی ہے اور ریشمی ہوا لگنے
سے اور ریشمی سورج کے سامنے کرنے سے پاک ہو جاتا ہے چوتھا قسم یہ جو زمین کو واسطے پوجا کرنے
یا طعام کھانے کے پاک کرنا ہو تو گوبر یا زرا پانی مل دین اور جو کوئی جا ضرور سے باہر آوے تو اول بائین
ہاتھ کی انگلیون کی سیدھی طرف دس بار پھر اُسی ہاتھ کی پیٹھ دس بار پھر دونو ہاتھون کو ملا کر سات
بار مٹی اور پانی سے دھووے پھر بارہ کلیان کرے۔ اور نجاست حکمی انکے نزدیک یہ ہے کہ جب رات
کو سو کر پھر اُٹھا ناپاک ہوا بدون غسل کئے پوجا وغیرہ نکرے کھانا نکھاوے اور جب آسن یعنی پوجا کی
جگہ سے جدا ہوا ناپاک ہوا ہاتھ پانون دھووے کلی کرے تب پوجا کرے اور جب کسی عورت کو حیض آیا
اُسکا تمام بدن حقیقی ناپاکی سے ناپاک ہوا یہانتک کہ اُسکا سوکھا ہاتھ بھی کپڑے اور برتن کو چھونے نہین
دیتے چھ دن کے بعد غسل کرے تو پاک ہوا اور جب کسی عورت نے بچا جنا تمام بدن اُسکا بہ نجاست

له جیسا چھونا قرآن کو ہاتھ لگانا اور جنابت کی حالت مین قرآن پڑھنا اور مسجد مین آنا ١٢

حقیقی ناپاک ہوا بلکہ اُسکے خاندان کے تمام مرد اور عورت جو اُن کے ہان تھے جن کو [illegible] سب
ناپاک ہوگئے اور اُنکو سندھیا جو ہر روز کی پوجا مشہور ہے اور ترپن یعنی مُردون کو پانی دینا ناجایز ہوگیا اور
اُن کے ہاتھ کا پانی پینا دوسرے ہندؤن کو نادرست ہوا۔ اس ناپاکی کا نام ہے سوتک پھر یہ عورت
جننے والی چالیس دن کے بعد غسل کرے اور گائے کا گوبر اور پیشاب اُسکو [illegible] اور گوبر اور
پیشاب پیوے اور اُسکے خاندان کے مرد اور عورت اگر برہمن ہین تو گیارھوین دن اور جو کھتری ہین تو
تیرھوین دن پاک ہوتے ہین غسل کرین یا جنیو بدلین [illegible] ہوئین اور جو بیس یعنی بنئے وغیرہ
ہین تو پندرھوین دن اور شودر یعنی نجار لوہار وغیرہ تیس دن کے بعد پاک ہوتے ہین اور ناپاکی کے وقت
مٹی کے برتن جو استعمال مین آتے ہین پھر اُنکو اُتار دیتے ہین **عجیبات** سے ہے کہ ایک عورت
بچا جنا تمام خاندان ناپاک ہوا اور عجیب تر یہ کہ ناپاکی ہر ایک کے ساتھ دور رہی اور پھر ایک بھی ہوئے تو کوئی
قوم گیارہ دن مین کوئی تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین کوئی تیس دن مین پاک ہوئے اور اس ناپاکی
بھی بڑی عقلمندی ہے کہ ہر قوم مین بموجب شرافت اور رذالت اُنکی کے رہتی ہے اور جب کوئی ہندو مرجاتا
ہے تو اسیطرح اُسکے بھی تمام خاندان کے مرد اور عورت ناپاک ہوجاتے ہین اُس ناپاکی کا نام پاتک ہے
اور اکثر احکام اس ناپاکی یعنی پاتک کے اور پھر پاک ہونے ہر خاندان کے ویسے ہی ہین جیسے سوتک مین بیان ہوچکے
ہین کسی حکم مین کچھ تھوڑا سا فرق بھی ہے اور جنازہ کے ساتھ جتنے آدمی جاتے ہین اگرچہ غیر خاندان
کے ہوون سب ناپاک ہوجاتے ہین نہاتے ہین اور کپڑون کو پاک کرتے اور اس مُردہ کے مرنے کے بعد دس روز
پھر تمام قوم اُسکی مرد اور عورت شہر سے باہر کسی تالاب پر جاکر غسل کرین اور کپڑے دھوئین اس رسم
کا نام دسا ہے **پناہ خدا کی** ایسی ناپاکی سے کہ اپنے تمام خاندان کو ناپاک کرکے اور قومون تک پہونچے
اور ایک قسم ہندؤن کی ناپاکی کا یہ ہے کہ اگر کسی چمار یا چوہڑے یا حیض والی یا جنی ہوئی عورت
اور مُردہ اور کتا اور گدھا اور تیلی اور کلال اور مرغا اور دھوبی اور کبیرہ گناہ کرنے والے کا بدن اُنکے ایک عضو
سے لگ جاوے تو کپڑون سمیت غسل کرین تو پاک ہوویں اس ناپاکی کو مین نہ حقیقی کہہ سکون نہ حکمی
بیان عقل حیران ہے۔ اور علی ہذا القیاس جب کوئی ہندو کھانا کھاتا ہے تو بموجب حکم شاستر کے

عرض [illegible]

جواب [illegible]

اول زمین کو گوبر وغیرہ سے چونکا دیکر اور سوائے دھوتی کے اور کپڑون کو اُتار کر کھانا کھاتا ہے
پھر اُسکے کھانا کھاتے ہوئے اگرچہ اُسکا سگا بھائی باہر سے آکر اُسکے چونکے مین کپڑون سمیت چلا
جاوے یا ایک قدم رکھے یا اُسکے بدن کو ہاتھ لگا دے تو اُسکا چونکا بھرشٹ یعنی ناپاک ہو اور اُس طعام کا
کھانا اُسپر حرام ہوجاتا ہے - یہان ناپاکی کی ایسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکے مین قدم رکھنے سے یا
ہاتھ لگانے سے سب کچھ ناپاک ہوگیا - اور انگرکھہ پگڑی چادر کہ اوپر کے بدن پر پہنتے ہین اُنکو ناپاک
جانکر کھانے کے وقت الگ کردیتے ہین اور دھوتی کہ نیچے کے بدن مین ہوتی ہے اور دو مخرج نجاست
کے اُسکے اندر ہوتے ہین اسواسطے اکثر اوقات اُسکے ناپاک ہونیکا احتمال ہوتا ہے اور زمین سے
بھی اگر پیشاب یا ناپاک پانی کا چھینٹا پڑے تو بہ نسبت اور کپڑون کے دھوتی پر پڑنیکا احتمال زیادہ
ہوتا ہے کہ وہ زمین سے نزدیک ہوتی ہے اُس دھوتی کو پگڑی اور انگرکھہ اور چادر سے زیادہ تر پاک
سمجھتے ہین - اور اسکندپوران کے ادھیائے ۸ مین ہے کہ یہ چیزین ہمیشہ پاک رہتی ہین چارپائی آسن
پان عورت کی آنکھ اور مونہہ کشتی پوجا کے برتن بہتا پانی میوہ نیم خوردہ جانور کا جو درخت سے
(نام گھاس کا ہے)
گر پڑے عورت رفت جماع کے گوشت شکار کا جو کُتّے نے مونہہ مین پکڑا ہے گائے کی پیٹھ بکری اور
گھوڑے کا مونہہ بھی ناپاک نہین ہوتا دونو پانو برہمن کے نہایت پاک ہین جس عورت سے جبراً زنا کیا ہو
بعد حیض کے پاک ہوتی ہے جو لڑکی حرام سے حاملہ ہو بعد ڈالدینے حمل کے پاک ہوتی ہے

فصل دوسری نماز کے بیان مین

اللہ تعالی نے اپنے بندون پر دن اور رات مین ایک عبادت فرض کی
ہے جسکا نام صلوٰۃ ہے - پانچ وقت اُسکے مشہور ہین اور اُسمین دل اور زبان اور تمام بدن سے اللہ تعالی
کی ہی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہے دل سے یہ خیال رکھنا کہ اللہ مجھکو دیکھتا ہے اور لفظون کے معنی
سمجھکر اللہ کی تعظیم دل مین جمانی اور اُسکے عذاب کا ڈر اور رحمت کی امید رکھنا اور زبان سے اللہ کی بزرگی
اور پاکی اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارگی بیان کرنی اور استغفار اور دعا مانگنا اور بدن سے اللہ کی تعظیم مین
ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا پھر جھک جانا پھر سر کہ تمام بدن مین اعلیٰ اور اونچا ہے اللہ کی تعظیم مین زمین
پر رکھ دینا پھر نہایت ادب سے دوزانو ہو کر بیٹھنا اور ہندوؤن کے دین مین دن اور رات مین ایک

عبادت فرض ہے اُسکا نام سندھیا ہے اور وقت اُسکے تین ہین پرات کال مین وقت سورج نکلنے
کا اور مدھیان مین وقت دوپہر کا ساین کال مین وقت سورج ڈوبنے کا اور سندھیا مین دل سے
برہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہے آنکھین اور ناک بند کرکے ان تینون کی صورت
کا دھیان کرنا بشن کی تصویر کو اپنی ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتھ ایک ہاتھ مین سنکھ ایک ہاتھ
مین چکر ایک ہاتھ مین گرز اور برہما کی صورت کو اپنے سینے مین خیال کرنا چار مونہہ سرخ پوشاک کنول
کے پھول مین بیٹھا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنے دماغ مین تصور کرنا پانچ سر تین آنکھین سفید پوشاک
ماتھے پر ٹیکا اور زبان سے گایتری کا جپ کرنا اور بعضے اور منترون کو بھی پڑھنا جو کسی مین اللہ
تعالی کا نام تک نہین ہے اور صبح کی سندھیا مین سورج کے طلوع کی طرف مونہہ کرکے کھڑے ہونا اور
دونو ہاتھون سے دعا مانگنا اور شام کی سندھیا مین ایسا ہی مغرب کی طرف مونہہ کرکے کرنا اور دوپہر
کی سندھیا کہ آفتاب اونچا ہوتا ہے دونو ہاتھ بلند کرنے اور اس سندھیا مین کہ ہندوون کے دین
مین اس سے بڑھکر کوئی پوجا نہین اللہ صاحب کا نام بھی نہین ہے اور گایتری کا پڑھنا انکے نزدیک
نہایت ثواب اور تمام ہندوونکا اتفاق ہے اس بات پر کہ گایتری کے برابر اور کوئی منتر نہین ہے اسواسطے
گایتری کو مُول منتر کہتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر برہمن ہزار بار گایتری کا جپ کرے کبیرہ گناہ سے پاک
ہوجاتا ہے جیسا سانپ کینچلی سے جدا ہوجاتا ہے اور ایسا کوئی کام نہین جو گایتری کے طفیل سے
نہو سکے اور برہما اور بشن اور مہادیو اور بید گایتری سے ہوئے ہین اور منوشاستر مین لکھا ہے کہ پنڈت
گایتری کے پڑھنے سے بیشک مکت حاصل کرتا ہے اگرچہ اور کام اپنے مذہب کے نکرے اور اسکند پوران مین
ہے کہ بید مین گایتری سے زیادہ کوئی چیز نہین اور کوئی منتر اسکے برابر نہین جیسے کوئی شہر کاشی کے
برابر نہین اور گایتری بید اور برہمنون کی ماں ہے اور وہ اپنے پڑھنے والون کی حفاظت کرتی ہے سو جس
گایتری کا یہ وصف ہے وہ یہ ہے اوم بھوہ بھووہ سووہ تت ست
تر برینے بھرگو دیوسے دھیمہی دھیو یو نہ پرچودیات

ओं भू भु वः स्वः तत सवतु वरे ण्यं भर्गो

देवस्य धीमहि धियो यो नः प्रचोदयात् ॥

اور اسکے معنی یہ ہین کہ لفظ اُوْن یا اوم مرکب ہے اڑھائی حرفون سے ایک اکار دوسرا اُکار اور آدھا مکار اور اکار نام ہے بشن کا اور اُکار نام مہادیو کا اور مکار نام شکتی یعنی دیوی کا ہے اور بعضون کے نزدیک اس لفظ کے معنی لبّیک ہین پھر دوسرا لفظ ہے بھور اسکے معنی ہین زمین پھر تیسرا لفظ ہے بھُووہ اسکے معنی ہین اکاس چوتھا لفظ ہے سُوہ اسکے معنی ہین سُرگ اور سوا ان چار لفظون کے باقی جتنی عبارت گایتری کی ہے اُسکے یہ معنی ہین کہ ہم سورج کی بڑی روشنی کا دھیان کرتے وہ ہمارے دل کی صفائی کرے دیکھو جس گایتری کی تعریف مین ہندؤون کے یہان اتنی دھوم دھام ہے اور اُسکو ایسا چھپاتے ہین کہ سوا برہمن اور کھتری کے کسیکو نہین بتلاتے اور انکو بھی آہستہ کان مین سُناتے ہین اُس گایتری کا مضمون کیسا بُرا اور شرک آمیز ہے

ف اس مقام مین شاید ہندؤون کے خیال مین آوے کہ بعضے مسلمان بھی سوا اللہ کے اورون کے نام کی نماز پڑھتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ فرض نماز خدا کی اور سُنّت رسول کی اور بعضے صلوٰۃ المعکوس پیر صاحب کے نام کی پڑھتے ہین جسکو ضرب الاقدام اور صلوٰۃ غوثیہ کہتے ہین اور بعضی عورتین حضرت بی بی کی نماز پڑھتی ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ سُنّت رسول اللہ سے مُراد ہے متابعت حضرت رسول اللہ کی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز پڑھتے تھے ہم انکی سُنّت ادا کرتے ہین نہ یہ کہ یہ نماز بندگی حضرت رسول اللہ کی ہے اور اگر کوئی شخص سُنّتین پڑھتا ہوا یہ جانے کہ مین حضرت رسول اللہ کی بندگی کرتا ہون تو وہ مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہوگیا فرض و سُنّت سب نماز اللہ کی ہے اور فرض اور سُنّت مین یہ فرق ہے کہ نماز فرض کی نہایت تاکید اور جو کوئی نہ پڑھے مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہے اور اُسکا منکر کافر ہے اور جو نماز سُنّت نہ پڑھے تو مستحق عتاب کی اور ملامت کا ہوتا ہے بیچ روز قیامت کے اور جو لوگ صلوٰۃ المعکوس پڑھتے ہین نماز تو اللہ ہی کے نام کی پڑھتے ہین لیکن بعد نماز کے چند قدم بغداد کی طرف چلتے ہین اور اس فعل کو ازمنہ یعنی عملیات مین سے جانتے ہین لیکن ہمارے دین مین اسکی کچھ اصل نہین جاہل صوفیون نے شیطان کی تلقین سے اس امر کو اختراع کیا

ہے چنانچہ اس کام کے ناجایز اور حرام ہونے کا فتویٰ علماے عہد حضرت نظام الدین اولیا رح نے لکھا تھا
اور عنقریب ایک فتویٰ اسی امر مین مفتی صدر الدین دہلوی رح نے لکھا تھا جسپہ علماے دہلی و لاہور و امرتسر
وغیرہ کی مُہرین ہین اور حضرت بی بی کی نماز خدا جانے وہ کون لعنت بدعت ہے جو عورتین پڑھتی ہین ہمارے
دین مین اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت جایز نہین

فصل تیسری

بیچ بیان روزہ کے - ہمارے
دین مین روزہ کہتے ہین اس کام کو کہ صبح صادق سے آفتاب کے غروب ہونے تک کھانے اور پینے اور
جماع اپنے سے بند رہے اور رات کو تو سب حلال ہے جو میسر ہو کھاے تمام برس مین ایک مہینا رمضان
کے روزے رکھنے فرض ہین اور سواے رمضان کے بعضے اور دنون مین روزہ نفل ہین [illegible] روزہ بدنی
عبادت ہے اور سواے اللہ کے اور کے نام کا روزہ رکھنا کفر ہے اور ہندو اپنے معبودان [illegible]
نام پر روزے رکھتے ہین اور اُسکو برت کہتے ہین - ایکادشی یعنی گیارھوین تاریخ کا برت اُسکے نام
کا رکھتے ہین - چودس کو مہادیو کا منگل کے دن ہنومان کا - اتوار کو سورج کا - ہفتے کے دن سنیچر یعنی
زحل کا - بھادون کی اشٹمی کو کشن کا - دیوالی کے دن لچھمی کا - چیت اور اسوج کی نوراتون مین دیوی
کے برت اور بعضی عورتین کانکا کا برت رکھتی ہین اور اُس روز جھگڑی یعنی چھوٹی ہنڈیا کی پوجا
کرتی ہین اور سواے اسکے بعضے اور معبودون کے نام کے روزے رکھتے ہین اونمین نہ انہین حلال اناج
وغیرہ کا کھانا بعضے برتون مین حرام جانتے ہین - بعضے برتون مین رات اور دن مین کچھ نہین کھاتے
بعضے دن مین کھاتے ہین تھوڑا سا رات کو بھی کھا لیتے ہین اور سوا اللہ کے نام کا روزہ اسکے دین مین
کوئی نہین معلوم ہوتا اور دونون ہی کے نام کے ہین اور اگر اس مقام مین ہندوؤن کو یہ شبہ پڑے کہ بعضے
مسلمان مخدوم جہانیان کا روزہ رکھتے ہین اور بعضے حضرت مرتضیٰ علی کا اور بعضے محرم کی دسوین تاریخ
کو ظہر کے وقت تک حضرت امام حسین رض کا اور بعضی عورتین کسی بی بی کے نام کا روزہ دسواں پہر کا اور بعضی
عورتین جھگڑی کا برت رکھتی ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ ایسے لوگ عام کالانعام گمراہ اور خلاف شرع
ہین انکے ایسے افعال سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آسکتا ہے تمام کام ہمارے دین مین ناجایز و کفر
کے کام ہین ہمارے دین مین سواے اللہ کے اور کی تعظیم مین نماز روزہ وغیرہ عبادت کے کام کرنا حرام

[illegible] کرتے ہین انکا دیوی کی مورت نکلا اسمین جھگڑی کہ پوجتی ہین ۱۲

حاشیہ: یہ بات بھی بدعت ہے کہ [illegible] ۔۔۔ [illegible]

کفر ہے اور تمہارے دین مین ایسے کام غیر اللہ کی تعظیم مین بجالانے جائز بلکہ موجب ثواب لکھتے ہین

فصل چوتھی بیچ بیان صدقہ کے جاننا چاہیے کہ عبادت دو قسم پر ہے بدنی اور مالی - بدنی
وہ جو بدن سے کی جاوے جیسے نماز روزہ تسبیح تہلیل وغیرہ اور مالی وہ جو مال سے ادا ہو یعنی اپنے مال
مین سے کچھ مال اللہ کے نام پر نکالنا جیسے مال کی زکوٰۃ فرض ہے اہل نصاب پر اور صدقہ عید الفطر کا
اور قربانی عید الضحیٰ کی واجب ہے اہل توفیق پر اور سوائے انکے اور صدقات نفلی - سو یہ ہر قسم کی
عبادات ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنیکو کرتے ہین اور اللہ ہی سے امید رکھتے ہین
کہ ان کامون کے کرنے سے اللہ تعالیٰ ہمسے خوش ہوگا اور اللہ ہی سے ڈرتے ہین کہ جو عبادات
ضروری ہین اگر ہم ادا نکرین مبادا ہمارا مالک خالق ہم سے ناراض ہووے ۔ چہ امر زین بتر تواند بود +
کہ بود رزق خداے ناخوشنود + غرض ہر طرح کی عبادات مالی ہون یا بدنی اللہ ہی سے قرب حاصل کرنے
کو اور اللہ ہی سے خوف اور امید رکھکر ہم لوگ کرتے ہین اور ہندو لوگ سوائے اللہ کے اورون کی قربت
اور رضا حاصل کرنیکو یا اُنسے ڈر کر عبادات بدنی اور مالی کرتے ہین - عبادات بدنی جیسے سندھیا اور
گایتری وغیرہ منتر پڑھنا اور برت رکھنا اور جگ وغیرہ کرنا - اور عبادت مالی جیسے دیوی کو بکرا زندہ چڑھانا
یا مار ڈالنا اور دیوتاؤن کے نام پر اپنے مال مین سے حصہ نکالنا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر نیاز دینا اور
جو کوئی ہندو یہ کہے کہ بعضے مسلمان بھی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنے مال مین سے نکالتے
ہین اور بعضے اپنی اولاد کو پیر کا دسوندھی بنا کر اُسکی قسمت مقرر کرکے اُسکا دسوان حصہ پیر کے نام پر
دیتے ہین اور بعضے اپنے اناج مین سے حضرت علیؓ کی مُٹھی یا کسی پیر کی مُٹھی نکالتے ہین اور بعضے کسیکے
نام پر ریوڑ دھوکر رکھ چھوڑتے ہین اور بعضے پیرون سے ڈر کر اور اُنسے نفع کی امید رکھکر اُنکی نذر نیاز کرتے
ہین اور بعضے پیرون کے نام کی منت مانتے ہین اور بعضے پیرون کے نام پر جانور ذبح کرتے ہین یا زندہ
چھوڑ دیتے ہین بعضے قبرون پر بکرا ملیدہ ریوڑی اور طرح طرح کے چڑھاوے چڑھاتے ہین سو اسکا
جواب یہ ہے کہ ایسے لوگ جاہل اور گمراہ اور شریعت کے احکام سے ناواقف ہین ان کامون کے ہمارے
دین مین ایک بھی جایز نہین اور تمہارے دین مین سب درست ہین ہمارے دین مین عبادت بدنی

جو یا والی سوائے اللہ کے اُسکے تقرب حاصل کرنے کو اور اُس سے خوف اور امید رکھا کرنی درست نہین بلکہ عام
شرک ہے ❊ **فصل پانچوین** ❊ بیان حج کے ❊ ہمارے دین مین ہر مسلمان صاحب توفیق پر جو
راہ کا خرچ اور سواری رکھتا ہو اور جبکا نان نفقہ اُسپر واجب ہے اُنکو دے سکتا ہو اور راہ کا بھی امن ہو ایک
مرتبہ کعبہ شریفہ کا حج کرنا فرض ہے اور کعبہ ایک مبارک مکان ہے مکہ معظمہ مین اور اللہ تعالی کا حکم ہے کہ
جب کوئی نماز پڑھے کعبہ کی طرف مونہہ کرکے ادا کرے اور سوائے اُسکے اور طرف کو مونہہ کرکے سجدہ کرنا
منع ہے اور یہ سجدہ اُس مکان کو نہین بلکہ سجدہ اللہ کو ہے اُس مکان کی طرف مونہہ کرکے اللہ تعالی
کو سجدہ کیا جاتا ہے اور اللہ تعالی نے اُس مکان کو سب مسلمانون کے واسطے قبلہ عبادت کا ٹھیرا دیا ہے
بسبب شرف اور بزرگی اُس مکان کے پھر تمام مسلمان لوگ وہان جاکر خوب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہین
اور اپنی عاجزی اور اُس مبارک مکان کا طواف کرتے ہین اور کعبہ شریفہ سے چند کوس کے فاصلہ پر ایک
عرفات میدان ہے عرفہ کے دن وہان جاکر کھڑے ہوتے اور ٹھیرتے ہین اور یہ بڑا رکن حج کا ہے اور
اُس مقام مین اللہ تعالی کی بہت صفت و ثنا اور اپنی نیاز مندی اور دعا اور عرض حاجات کی جاتی
ہے اور جو کوئی حج کرتا ہے اس سے پہلے جو اس شخص نے اللہ کی تقصیرات اور گناہ کیے تھے اُنکو اللہ
تعالی معاف کر دیتا ہے اور سوائے خانہ کعبہ کے اور کسی مکان کو حج کی نیت سے جانا اور اُسکی طرف سجدہ
کرنا اور اُس مکان کا طواف کرنا درست نہین بلکہ شرک ہے اور ہندوؤن کی زیارتگاہ اور تیرتھ مختلف
ہین اپنے معبودون کے نام پر مقرر کر رکھے ہین اُن مکانون مین جاکر نہانا دھونا اور اپنے معبودون کی پرستش
اور طلب حاجات کرتے ہین ہر ایک زیارتگاہ سدا ہین جیسے کرکھیتر گنگا۔ جمنا جوالا مکھی۔ کانگڑا
جگنت پوری منسا دیوی نینا دیوی تجدر کالی جھٹش بھوجی بندا بن متھرا دوارکا کاشی جگن ناتھ
بدری کدار پشکر وغیرہ بے شمار لیکن اُن مکانون مین جانے اور دور دراز کا سفر کرنے سے اللہ کی
عبادت اور تقرب حاصل کرنیکا پتا بھی نہین لگتا ہے ❊ ہر سو دود آنکس نہ ز خویش براند ❊ و آنرا کہ بخوانم
بدر کس نبرد اند ❊ اور اگر اس مقام مین ہندو یہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کے بھی ایسے ہی زیارتگاہ مختلف
اور بہت ہین جیسے بزرگون کی قبور ہین چنانچہ اجمیر سرہند پاک پٹن منصورہ مکن پور بہرائچ ٹھٹھہ گھڑام

٢١٠

پیران کلیر گنگوہ شیخوپورہ بزادہ امروہہ سنام اور سوائے انکے بہت ہین اور دور دور سے مسلمان لوگ حاجات مانگنے کو بڑے بڑے سفر طویل اُٹھا کر اِن مکانون کو جاتے ہین اور پاک پٹن مین ایک دروازہ مین کو نکل کر جانتے ہین کہ اب قطعی جنتی ہوگئے سو ایسے اعتراضونکا جواب ہم کئی بار دے چکے ہین کہ جاہلون کے قول فعل کا اعتبار ہرگز نہین کیا جاتا اصل یہ ہے کہ ہمارے دین مین قبرون کی زیارت کا بہت فائدہ لکھا ہے اس طور پر کہ وہان جا کر اہل قبور کو بطور مسنون سلام کہے اور اپنی موت کو یاد کرے تاکہ دنیا سے دل سرد ہو جاوے اور گناہون سے نفرت اور نیک کامون سے رغبت حاصل ہو اور اہل قبور کے واسطے بہتری کی دعا کرے نہ یہ کہ برعکس اُنسے اپنی بہتری چاہے اور اس کام کے واسطے سفر طویل کی مشقت اُٹھاوے اور زر کثیر ناحق صرف مین لاوے اور ہمارے دین مین تو اس امر کا ایسا انتظام ہے کہ کسی قبر کا طواف کرنا یا قبر کو سجدہ کرنا یا بوسہ دینا اور اہل قبور سے طلب حاجات کرنا اور قبر پر چراغ جلانا اور قبر پر عمارت بنانا اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور قبرستان مین کھانا پینا سونا گانا بجانا اور سوائے اسکے کوئی کام غفلت کا کرنا ایسے کام سب منع ہین کوئی شرک ہے کوئی بدعت کوئی حرام کوئی مکروہ اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہے اُسکی کچھ اصل نہین ہے بلکہ سراسر جہالت اور حماقت کی بات ہے بہشت مین داخل ہونے کا سبب اللہ تعالی کا فضل اور ایمان اور اعمال نیک ہین نہ کسی در و دیوار کے نیچے کو گزرنا اور ہمارے دین مین قطعی جنتی یا قطعی دوزخی کہنا کسیکو جائز نہین سوائے اُنکے جنکا جنتی یا دوزخی ہونا قرآن اور حدیث سے ثابت ہوا ہے پھر جب کہ خود بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کو قطعی جنتی نہین کہا جاتا تو اُنکی قبر پر ایک دروازہ مین داخل ہونے والے کو کس طور جنتی کہا جاوے

فصل چھٹی

مُردون کو ثواب پہنچانے کے بیان مین جاننا چاہئے کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو عمل کرنے سے رہ جاتا ہے پھر جو کوئی زندہ اُس مُردے کے لئے عمل نیک کر دے یعنی نیک عمل کر کے اُسکا ثواب مُردے کو بخشدے یعنی جو اُس عمل کا ثواب اللہ تعالی کی جناب سے اُسکو ملتا وہ اُس مردے کو دلا دے تو انشاء اللہ تعالی وہ ثواب مُردے کو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہ عمل اللہ کی خوشنودی کے لئے کیا ہو اور جو نام آوری کے واسطے یا بدنامی سے ڈر کر کیا ہے تو کچھ ثواب نہین ملتا نہ کرنے والے کو نہ مردے کو اور ثواب پہنچانے کا یہ طور ہے

ار جب کوئی عمل نیک کرنے لگے تو ابتدا مین نیت کرے کہ مین فلان کسی کی طرف سے [illegible] کرتا یا

کرتا ہون اور بعد کرنے اُس عمل کے دعا کرے کہ اے پروردگار اِس عمل کا ثواب تو اپنے فضل سے فلان مرد

یا عورت کو بخشدے اور اِس ثواب پہنچانے کے واسطے کوئی دن مقرر نہین ہے جسدن اور جس وقت چاہے

پہنچا دے لیکن بعضے دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک

سے معلوم ہوئی ہے چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کھانا اور کوئی مال [illegible] کے لیے خاص نہین [illegible]

ہو آسانی سے میسر ہو لیکن مال حلال شرط ہے اور یہ بھی مقرر نہین کہ اِس قسم کے کھانے فلان فلان لوگ نہ کھائین

اور فلان نہ کھا دین بلکہ ہر کسیکو کھلا دینا اور دیدینا درست ہے لیکن فقیر اور مفلس اور [illegible] اور یتیم اور

مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم اور بیوون کو کھلانا اور دینا بہت ہی اچھا ہے اور یہ ثواب پہنچانا

ایک مروت ہے مردون کے ساتھ اور نیکی اُسنے وُہ کر یا نسے حاجت برآری کی امید رکھکر اُنکو ثواب

پہنچا دین اور یہ بھی نہین کہ وہ مُردے غیب دان ہین اور ثواب پہنچانے کے وقت اُنکی روح حاضر ہو جاتی

ہے بلکہ جہان ہوتی ہے وہین ثواب پہنچ جاتا ہے اور یہ ثواب پہنچانا فرض اور واجب نہین کہ قرض

لیکر بھی کسیکی روح کو ثواب پہنچایا جاوے بلکہ قرض چڑھا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچھا نہین ہے بہتر یہ ہے

کہ اپنے زن و فرزندان کے خرچ سے جو زائد ہو اُسمین سے خیرات کرکے ثواب پہنچا دے اور ثواب

پہنچانے کے لئے اگر کھانا طیار کیا جاوے تو اُسکے لیے نئے باسن لگانے ضرور نہین بلکہ جو برتن ہمیشہ

برتنے مین آتے ہین وہی کافی ہین اور کھانے کے ساتھ پانی کا رکھ لینا بھی ضرور نہین اور ثواب پہنچانے

سے پہلے اُس کھانے مین سے اگر کوئی کھالے تو درست ہے منع نہین اور ہندوؤن کے دین مین

ثواب پہنچانے کا یہ طریق ہے کہ مثلاً کھانا یا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اُسکا سنکلپ یعنی

نیت یون کرتے کہ ثواب پہنچایا اور اپنے ہاتھ مین پانی لیکر شاستری زبان مین یہ کہے کہ اب جو

فلانے مہینا فلانی تاریخ فلانا دن ہے تو مین فلان شخص فلان قوم کا فلان فلان چیز فلان شخص

کے لیے صدقہ کرتا ہون پھر اُس پانی کو زمین پر ڈالدے اور بعضے وقت ثواب پہنچانے کے واسطے بعضے

دن بھی مقرر کرنے ضرور جانتے ہین چنانچہ ایک دن واسطے کریا کرم کے مقرر ہے جسدن مُردے

کے نام کا کپڑا پوشاک پلنگ لحاف توشک زیور باسن چھتری گھوڑا وغیرہ بموجب اپنے مقدور کے خاص
مہابرہمن یعنی اچارج کو دیتے ہین اور اسکا کرم کے واسطے برہمن کے مرنیکے بعد گیارھوان دن اور کھتری کے
مرنیکے بعد تیرھوان اور بیس یعنی بنیے وغیرہ کے مرنیکے بعد پندرھوان یا سولھوان اور شودر یعنی
جاٹ اور بڑھئی وغیرہ کے مرنے کے بعد تیسوان یا اکتیسوان مقرر ہے ازانجملہ ایک چھماہی کا دن ہے
اور ایک برسی کا دن ہے اور اس دن مین گائے کو کھانا کھلاتے ہین اور ایک دن ستّہ کا ہے مردے کے
مرجانے کے چار برس بعد ازانجملہ اسوج کے مہینے کے نصف اول مین ہر سال جس تاریخ کو کوئی مرا ہے
اُسی تاریخ مین اُسکو ثواب کھانے کا پہنچانا ضرور جانتے ہین اور کھانے کے ثواب پہنچانیکا نام سرادھ
ہے اور جب سرادھ کا کھانا تیار ہوجاتا ہے تو اول برہمن اُس کھانے پر بید پڑھتا ہے وہ برہمن انکی
زبان مین اکھشر مین کہلاتا ہے اور اسی طرح پر بعضے اور دن مقرر ہین اور جب اپنے معبودون کی روح
کے واسطے کچھ کرتے ہین تو وہان ثواب پہنچانے کی نیت نہین ہوتی بلکہ اُنسے ڈر کر یا کچھ نفع کی امید
رکھکر یا بطور نذر منّت کے اُنکی بھینٹ دیتے ہین اور انکے واسطے بھی دن معین اور بعضون کے واسطے
بعضے کھانے بھی مقرر ہین چنانچہ دیوی کو حلوا یا گوشت اور شراب کا بھوگ لگانا اور مہادیو کو دھتورے
کا پھول اور بیل کا پتا اور ہنومان کو چورما یعنی مالیدہ اور ستارون کے نام پر انکے ہمرنگ چیزین جیسے
چاند کے نام پر چاندی اور مریخ کے نام سرخ کپڑا اور مشتری کے نام سونا یا چنے کی دال اور زرد کپڑا اور
زحل یعنی سنیچر کے نام اُڑد اور تیل اور لوہا وغیرہ وغیرہ اور کہتے ہین کہ بعضے مُردے پریت یعنی خبیث ہوکر
اپنی اولاد کو ایذا دیتے ہین اسواسطے انکی بھی نذر نیاز دیتے ہین اور جو کسی مردے یا معبود کے نام پر
سنکلپ کرکے دیا جاوے اُسکا لینا اور کھانا سوائے برہمن کے درست نہین جانتے اگرچہ برہمن مالدار اور دوسرے
محتاج ہون اور زحل یعنی سنیچر کی نذر نیاز ڈکوت کو دیتے ہین اور گہن کے وقت کے ڈکوت یا گجراتی برہمن
کو اور اپنے معبودون اور دیوتاؤن کے نام پر میوہ جات اور جو تل اور گھی اور شہد ایسی نعمتون کو آگ مین
جلاکر ضایع کردیتے ہین اسکا نام ہوم ہے اور ہر روز بعد فجر کے سندھیا کے برہما اشنن مہادیو اور بعضے
بھگتون اور اپنے بزرگون کو پانی دیتے ہین تو انکے نام لے لیکر پانی گراتے چلے جاتے ہین اسکا نام

سے تربین **ف** اس اسراف اور ناحق اللہ کی ان نعمتون کے ضایع کردینے اور پھینک دینے پر امید
ثواب کی رکھتے ہین اور جیدن کسی معبود یا مردے کے نام پر کھانا تیار کیا جاتا ہے تو اُسدن جب تک بریمن
نکھالیوین اسوقت تک اُس کھانے مین سے کسی اور کو کھانا درست نہین جانتے اگرچہ لڑکے بالے بھوک کے
عذاب مین گرفتار ہون لیکن مستحقین[له] انکو بھی نہین کھلاتے **ف** اس مقام مین اگر ہندو یہ اعتراض
کرین کہ مسلمانون کے بھی ثواب پہنچانے مین یہی تمام رسوم ہندوؤن کی موجود ہین بعضے مسلمانون نے
ثواب پہنچانے کے واسطے دن مقرر کر لیے ہین جیسے مردہ کا سوم دہم چہلم ششماہی سالیانہ اور پیر صاحب
کی گیارھوین یا سترھوین اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شب برات اور حضرت امام حسین کا عشرہ محرم کا وغیرہ وغیرہ اور
ہر بزرگ کا فاتحہ اُسکی وفات ہی کے دن کرتے ہین اور بعضون کی روح کے لیے بعضے کھانے بھی مقرر
کرلئے ہین جیسے شاہ عبدالحق کا توشہ حلوے کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی کھچڑی کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
کی کونڈا نشئیے چاولونکا اور اُسکا کھانا بھی گرما گرم ضرور جانتے ہین اور شاہ بو علی قلندر کا مالیدہ اور حضرت
امام حسین کا حلیم اور شربت اور بابا فرید کی کھچڑی میٹھی اور پیر جنوبی کا نمک اور سید سلطان کا روٹ یا پوریان
و دہی وغیرہ اور فلان بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی اور فلانکی پانچ پیسے کی اور کسیکا روٹ سوا من کا کسیکا
پانچ سیر کا کسیکی نیاز تین کوڑی کی اور مُردے کا اسقاط قرآن مجید کا اور سات آدمیون کے ہاتھون مین
اسکو پھرانا اور بعضون نے ان نیازون کے کھانے والے اور لینے والے مقرر کر رکھے ہین جیسے شاہ عبدالحق
کا توشہ وہی کھاوے جو حقہ نہ پیتا ہو اور وہ بھی وضو کرکے کھاوے اور حضرت بی بی کی صحنک عورتین ہی
کھاوین اور وہ بھی جنھے دوسرا خاوند کیا ہو اور حضرت عباس کی نیاز سید ہی کھاوین اور کنڈوری کی
نیاز کنواری لڑکیان کھاوین اور اصحاب کہف کا توشہ سات آدمی باوضو اور ایک کتا بھی کھاوے اور
بعضے دنون کے لیے بعضے کھانے مقرر کر رکھے ہین جیسے شب برات کو حلوئی اور محرم کو حلیم اور عید کو سویان
اور بعضے مسلمان پیرونکی نیاز اس امید پر دیتے ہین کہ وہ ہمارے رزق یا اولاد مین ترقی یا کوئی اور مراد پوری
کر دینگے اور ڈرتے ہین کہ اگر ہم اُنکی نیاز نہ دینگے تو وہ ہمارا کچھ نقصان کر دینگے اور بعضے لوگ ثواب پہنچانے
کو فرض کی مانند جانتے ہین کچھ ہو لیکن گیارھوین قضا نہو اور گیارھوین کے ترک کر دینے کو ملامت

[له] [illegible]

اور بلمنہ دیتے ہین اور بعضے نیاز وغیرہ کے دن نئے باسن لگاتے ہین اور جیسے ہندو سراوہ کے کھانے پر
انھشر ستے بید پڑھواتے ہین ایسے ہی مسلمان ثواب پہنچانے کے کھانے پر ملان سے قرآن پڑھواتے ہین
اور جب تک اُس کھانے پر ختم نہ دیا جاوے اُسمین سے کسیکو کھانے نہین دیتے اور ہندو سنکلپ کے وقت داہنے
ہاتھ مین پانی لیتے ہین مُسلمان ختم کے وقت پانی کا پیالہ رکھنا ضرور جانتے ہین اور ہندو اپنے بزرگون کو
پانی دیتے ہین ویسے ہی مسلمان محرم مین پانی کی شکین زمین بہا دیتے اور جیسے ہندو دیوتاؤن کے نام
پر گھی وغیرہ جلاکر ہوم کرتے ہین مسلمان بزرگون کے نام روشنی کرکے اُسمین بہت تیل جلاتے ہین اللہ کی
نعمت کو ضایع کرتے ہین اور بعضے ختم کے وقت ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہین اس اعتقاد سے کہ بزرگون
کی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضے ختم کے وقت چراغ بھی جلاتے ہین اور سوا اسکے بہت ایسے رسوم
مسلمانون مین مروج ہین سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ ایسے کام ہمارے دین کی کتابون سے ثابت نہین ہین
بے سمجھ لوگون نے شاید ہندوؤن کی ریس کرنے کو یہ باتین نکالی ہین اور ہمارے دین مین دوسرے دین
والونکی ریس کرنی اُنکی رسوم مختصہ مین منع ہے حدیث شریف مین آیا ہے مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
یعنی جسنے ریس کری کسی قوم کی وہ اُنہین مین سے ہے اسواسطے یہ رسوم باطلہ جو مذکور ہو چکی ہین اُن سبکو
ہم بدعات اور مشابہت دین ہنود مین سے گنتے ہین اور بعضی انمین سے مکروہ ہین اور بعضی حرام بعضی شرک تو اُن باتون سے
ہمارے دین پر اعتراض نہین آسکتا **سوال** دوسرے دین والے کھانا کھاتے ہین پانی پیتے ہین سو ہمکو بھی اُنکو کھانا کھلانا ہے اُن
کامونکو بھی چھوڑدو **جواب** دوسرے دین والونکی جو رسم منع ہے جسکی اصل ہمارے دین مین نہو اور اُنہین کی خصوصیات مین سے ہو اور جو
کام ہمارے اور دوسرے دین والون کے مشترک ہین وہ منع نہین ہے **سوال** دوسرے دین والون کے تہوار
جیسے دسہرہ دیوالی ہولی وغیرہ کی سیر اور تماشے مین مسلمان کیون شامل ہوتے ہین بلکہ اس سے بڑھکر بعضے ملان
دوسرے دین والون کے تہوارون کی تعریف مین اشعار لکھکر اپنے شاگردونکو دیتے اور اسکے عوض مین
عیدی کے پیسے لیتے ہین **جواب** یہ لوگ فاسق ہین اور ایسے ملان دو چار پیسے پر اپنے تقوے کو بیچ دیتے
اور دین کو خراب کرتے ہین ان لوگون کے ایسے افعال سے ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا **فصل ساتوین**
گناہ کے کفارہ کے بیان مین **موجب** ہمارے دین کے شرا کفارہ گناہونکا توبہ ہے جس سے صغیرہ کبیرہ

سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے کیے ہوئے گناہوں پر اللہ تعالیٰ کے عتاب اور عذاب
سے ڈر کر پشیمان ہو اور آئندہ کو دل سے پکا عہد کرے کہ اب گناہ نہ کرونگا اور نمازیں اور روزے رمضان کے
اور زکوۃ اور حج جو قضا ہو گئے تھے ادا کرے اور حقوق العباد کو ادا کرے یا معاف کروا دے اور اللہ تعالیٰ کے آگے
بھی توبہ کرے اور جو گناہ کفر کی حالت میں کیے تھے اسلام لانے سے بخشے جاتے ہیں بشرطیکہ پھر انکا
مرتکب نہ ہو اور سوائے اسکے بعضے اقسام کفارہ گناہ کے ہیں جنسے صغیرہ گناہ بخشے جاتے ہیں چنانچہ
نماز صدقہ خیرات روزہ حج وضو تسبیح تہلیل تحمید تکبیر درود شریف استغفار قرآن مجید کی تلاوت اور
ہر نیکی ایک گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے اور بموجب دین ہنود کے کفارہ گناہوں کے بہت قسم ہیں از انجملہ
جیتی عورت کا شوہر مردے کے ساتھ جل جانا از انجملہ برف کے پہاڑ میں گل جانا از انجملہ الہ آباد میں جہاں گنگا
جمنا ملتی ہیں خنجر کے ساتھ کٹ جانا از انجملہ بنگالہ کے پرے سرے پر جہاں گنگا ہزار دھار ہو کر سمندر میں
ملتی ہے اپنے گناہوں کو یاد اور مناجات کر کر لقمۂ حیوانات دریائی کا ہو جانا از انجملہ خشک گوبر کو پیسکر اسکا
لحاف اوڑھ بچھونا کرکے پانو کی طرف سے آگ دینا آہستہ آہستہ تا کہ موت آپہنچے از انجملہ گنگا جمنا وغیرہ میں
ترچھوں پر جانا از انجملہ منو شاستر میں لکھا ہے کہ شودر جو برہمن مار ڈالے تو اسکے قتل کا کفارہ وہی ہے جو بلی
کتے چھپکلی مینڈک وغیرہ کے مار ڈالنے کا کفارہ ہے از انجملہ شیو پوران کے کھنڈ اول کے ادھیاء ہفتم میں
ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ آفت کے وقت ہمارے لنگ کی پرستش کرنا تمام گناہ جل جاوینگے از انجملہ سکند پوران
کے ادھیاء میں لکھا ہے کہ کسی نے مرشد کی جورو یا اپنی ماں سے زنا کیا ہو تب بھی لنگ کی پرستش سے
گناہ برطرف ہو جاویگا ایضاً ادھیاء ۲۱ کرشن بھگوان نے دہرم کو فرمایا کہ جو تیرا جوکوئی پڑھیگا سنیگا
تمام گناہان بلکہ برہم ہتیا سے بھی پاک ہو جاویگا ایضاً ایک برہمن تھا فاسق و زناکار و دغاباز کبیرہ گناہ
کرنے والا تھا جب مر گیا تو جم نے اسکو دوزخ میں داخل کرنیکا حکم لگا دیا اور بعد موت کے اسکا جسم بھیڑیے
کھا لیا تھا ایک ٹکڑا اسکے گوشت میں سے گدھ نے اٹھا لیا وہ ٹکڑا گوشت کا گنگا میں جا پڑا اسکے گناہ بخشے گئے
اور بڑی عزت کے ساتھ بہشت میں داخل کیا گیا ایضاً ادھیاء ۳۰ برہمن اور گائے اور عورت اور طفل اور
ماں باپ اور دوست کو قتل کرنا حمل ساقط کرنا سونا چرانا کسیکے گھر کو آگ لگا دینا شراب پینا زہر دینا کسیکو

فریب کے ساتھ قتل کرنا کسیکا احسان نماننا اور مرشد کی دولت دغا سے لوٹ لینا اپنی لڑکی اور بہو سے زنا کرنا یہ
سب گناہ گنگا کے نام لینے سے دور ہو جاتے ہین (یہ گنگا وہی ہے جسنے اپنے سات بیٹون کو قتل کیا تھا۔
چنانچہ پہلے باب کی فصل اول مین بیان ہو چکا ہے) **ایضا** ادھیاے ۱۳ بشن جی فرماتے ہین کہ ایک بار
مہادیو کے نام لینے سے کروڑ ہا برہم ہتیا دور ہوتے ہین **ایضا** آٹھ ہزار جنم کے گناہ ایک بار بھیرون ناتھ کے
دور ہوتے ہین **ایضا** ادھیاے ۵ برہمن کو قتل کرنا مرشد اور برہمن کی زوجہ اور کنواری عورت سے زنا کرنا اور
دوسرے کبیرے گناہ ایکبار ترلوچن جی کی پرستش کرنے سے دور ہو جاتے ہین (ترلوچن ایک لنگ تھا بارہ
لنگون مین سے مہادیو کے لنگون مین سے) **ایضا** ادھیاے ۵ انسان چوراسی لاکھ جنم لینے سے نہین چھوٹتا کبھی کیڑا
کبھی جونک کبھی گھانس بوٹی وغیرہ کا جسم پاتا ہے لیکن ایکبار ترلوچن کا دیدار کرکے جنم لینے سے چھوٹ
جاتا ہے۔ **ایضا** ادھیاے ۱۸ اندر نے بموجب حکم مہادیو کے دھرمیشر لنگ کی پرستش کی۔ گناہ برہم ہتیا کا
دور ہو گیا اور رنگ اسکا کہ گناہ کی شامت سے سیاہ ہو گیا تھا زرد رنگ سے مبدل ہو کر پہلے سے زیادہ روشن
ہو گیا از انجملہ بھاگوت کے اسکند ۱۰ مین ہے کہ جو عورت برہنہ تن پانی مین آوے اُس گناہ کا یہ کفارہ ہے کہ
برہنہ تن غیر مرد کے سامنے آوے چنانچہ باب اول کی فصل چہارم مین کرشن جی کے حالات مین مذکور ہو چکا
از انجملہ بھاگوت کے اسکند ۱۰ مین ہے کہ کرشن جی کا گوپیون کے ساتھ مزہ عیش کرنا جو کوئی دل لگا کر سنے
اسکے کروڑ جنم کے گناہ دور ہو جاوین اور نجات ہو جاوے از انجملہ شیو پوران حصہ اول صفحہ ۹ مین ہے کہ جو
لوگ برہمنون کی زمین چھین لیتے ہین اور برہمن کے قاتل اور شراب خوار اور روزہ رکھکر توڑ دینے والے
ایسے لوگ مہادیو کا نام لیکر عذاب جہنم سے بری ہو جاتے ہین **ایضا** صفحہ ۳۹ جم نے اپنے گنون کو
حکم دیا کہ تینون جہان مین جو شخص بدن مین بھسم لگائے ہوئے یا رودراکش پہنے ہوئے یا لنگ کو پوجتا
یا شیو کا نام لیتا یا تعریف کرتا یا سنتا یا شیو کے مقام کی زیارت کرتا اگرچہ ریا اور دغا کے ساتھ یا مرتے وقت
دغا سے شیو کا نام لیا اُن سب کو چھوڑ دینا (یعنی دوزخ مین مت داخل کرنا) اور انکی خدمت گزاری اپنی
غلامان کے سمجھنا از انجملہ شیو پوران حصہ اول صفحہ ۲۶۷ شیو کی پرستش کی وجہ سے دیت مرد اور عورت
کیا گناہ نہین کرتے مگر انکو کچھ گناہ مؤثر نہین ہوتا **شاید** اس مقام مین کسیکو یہ اعتراض کرنا سوجھے

اور بعضے مسلمانون نے بھی ایسے آسان آسان اور نامعقول کفارے گناہون کے بہت ٹھہرا رکھے ہین ازانجملہ
کربلائے معلی اور خواجہ معین الدین رح کی قبر کی زیارت کرنے سے حج کا ثواب اور گناہون کی بخشش ہونا
ازانجملہ پاک پٹن کے جنتی دروازہ مین سے نکلکر دوزخ سے امن مین آجانا اور بعضون نے اور
بزرگون کی قبرون پر جنتی دروازے بنا لیے ہین ازانجملہ بڑے پیر کی گیارھوین کرنا بلکہ بعضے
کہتے ہین کہ گیارھوین کے کھانے کی ایک ٹھیکری کو تے نے اٹھا کر ایک گھر مین ڈالدی تھی اُس
گھر کے سب مرد و زن بخشے گئے ازانجملہ عرس کی دعوت کرنا اور راگ باجے بجانا اور عرس کی
دعوت کھانا۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے ؎ ہست این لقمہ مایۂ برکات + ہر کہ این لقمہ خورد یافت نجات
ازانجملہ حضرت امام حسینؓ کی محبت کی جہت سے تعزیہ بنانا اور اُنکے غم مین رونا پیٹنا چنانچہ کسی نے
یہ شعر کہا ہے ؎ رونے والونکی نہین قدر کہی جاتی ہے + مر حبا روح پیمبر بھی فراقی ہے +
بدعمل کرتے ہین شیعی تو یہ کہتا ہے خدا + کیا سزا دون انہین اب مجکو شرم آتی ہے + ازانجملہ بعد مرنے
کسیکے قرآن مجید کو سات آدمیون کے ہاتھون مین پھرانا جسکا نام حیلہ اسقاط ہے اور کہتے ہین کہ
اس حیلے کے کرنے سے مُردے کے ذمہ سے تمام نمازین اور روزے فرض اور زکوٰۃ اور حج ساقط
ہو جاتے اور تمام گناہ بخشے جاتے ہین ازانجملہ رمضان شریف کے آخری جمعہ کو بعوض تمام عمر کی
نمازون کے چار رکعت نفل قضائے عمری پڑھنا ازانجملہ ڈھیلون پر قل ہو اللہ پڑھکر قبر مین رکھنا
اور سوا اسکے اور ایسے کفارے نقل کرتے ہین سو اس بات کا جواب یہ ہے کہ ایسے کام ہمارے دین
مین نہین ہین بیدین آدمیون نے اپنی طرف سے بنا کر مشہور کر رکھے ہین اور بعضے جاہلون نے ایسے جھوٹے
کفارون کی امید پر نماز روزہ وغیرہ اعمال حسنہ چھوڑ کر شیوہ بیدینی کا اختیار کر لیا ہے اور ایسی باتون
کے بنانے والے بدعتی لوگ ہوتے ہین اور بدعتی اُسکو کہتے ہین کہ جان بوجھ کر اپنی عقل سے
دین مین ایسی باتین ایجاد کرے جو اللہ اور رسول نے نہین فرمائین اور حدیث شریف[له] مین آیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ بدعتی کا روزہ نماز صدقہ حج عمرہ جہاد توبہ فدیہ کوئی عمل قبول نہین کرتا اور بدعتی دین اسلام
سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے اور بدعت کی مذمت مین

[له] حدیث شریف کے الفاظ یہ ہین لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلاۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما

اور حدیثین بہت آئی ہین اور تمہارے واہیات کفارے گناہون کے ہمنے تمہارے دین کی کتابون سے
نقل کیئے ہین جنکو برہما کی بنائی ہوئی جانتے ہو ✦ **باب تیسرا** بیچ معاملات کے اور اس باب مین
چھ فصلین ہین **فصل پہلی** نکاح اور حاصل کرنے اولاد کے اور اقسام اولاد کے بیان مین ہمارے
دین مین نکاح وہ چیز ہے کہ کوئی عورت اپنے آپکو کسی مرد کے عقد مین دے اگر وہ عورت یا مرد نابالغ
ہون توکوئی ولی اُنکا جیسے باپ یا بھائی اُسکا نکاح کر دین پھر اس اقرار کے واسطے دو شخص ایمان
والونکا گواہ ہونا ضرور ہے اور عورت کے نفس کا کچھ عوض بھی مرد پر ٹھیر جاتا ہے اسواسطے کہ وہ بیچاری
آیندہ کو مرد کی قید مین آجاتی ہے اس عوض کا نام مہر ہے اور وقت نکاح کے خطبہ پڑھنا سنّت ہے اور
خطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرتؐ کی رسالت کا بیان اور کچھ نصیحت کا مضمون ہوتا ہے اور دُولہ دولہن
کے حق مین دعا کرنی بھی سنت ہے اور بعد نکاح کے مرد کو چاہیئے کہ اس نعمت کے شکر مین دردمندون
اور دوستون کی ضیافت کرے اسکا نام ولیمہ ہے اور نکاح مین دُولہ اور دولہن کو اچھے کپڑے پہنانے اور
خوشبو لگانی واسطے ستھرائی کے نہ واسطے نام آوری اور فخر کے درست ہے اور دف کی آواز سے نکاح
کی شہرت کردینی جایز بلکہ مستحب ہے اور اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دیدے یا کسی عورت کا شوہر مر جاوے
تو اُس عورت کو بعد گذر جانے ایام عدت کے کسی اور مرد سے نکاح کر لینا جایز بلکہ بڑا ثواب ہے —
اور واسطے کتخدائی کے جھوٹ بولنا یعنی مرد کے عیبون کو چھپا کر اور اُسکی صورت اور سیرت اور قوت
اور طاقت اور حسب اور نسب کی جھوٹی تعریف عورت اور عورت کے اولیا کے پاس کرکے یا عورت
کے عیبون کو چھپا کر اور اُسکی صورت سیرت حسب نسب کی جھوٹی تعریف مرد کے پاس کرکے یا اور
کسیطرح کا دھوکہ دیکر رشتہ کروا دینا حرام ہے **اور** ہندوؤن کے نزدیک نکاح مشہور اور مروّج وہ چیز ہے
کہ عورت کا والی جیسے باپ وغیرہ اُس عورت کو سنکلپ کرکے کسی مرد کو دیدے اور مرد اُس عورت کو قبول
کرے اِس لفظ سے سُوسْت پھر اس اقرار کے واسطے آگ کو گواہ کرتے ہین یعنی آگ جلا کر دولہ دولہن
کو آگ کے گرد پھیرے دیتے ہین نہین معلوم کہ آگ کے گواہ کرنے مین کیا فائدہ ہے اگر کوئی شعور والا
گواہ ہو تو اُسکی گواہی وقت حاجت کے کام بھی آوے اور آگ تو ایک چیز بیجان ہے اور جو ہندو یہ بات

یہ کہین کہ اُن کا دیوتا اسسے خوش ہوتا ہے ہم اُسکو لوا دیتے ہین سو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر دین کے اعتبار
سے تو یہ فائدہ ہے کہ بر تقدیر اگر حاکم کے سامنے جھگڑا جاوے تو اُسوقت یہ گواہی کام آوے اور دیوتا کی گواہی کہ
امر موہوم ہے اور نظر سے غائب ہے کس کام آوے اور سوا اسکے جتنی رسوم کہ ہندو نکاح مین کرتے ہین کہ
عقل حیران ہے از انجملہ دولہا دلہن کی عجیب طرح کی صورت بنا لیتے ہین سر پر موڑ باندھتے ہین لٹکتا منہ پر سہرا
گھونگٹ اور سہلے کے منہہ پر کھینچا ہوتا ہے اور پوشاک کچھ اور ہی ڈھنگ کی اور بدستی کی عورتون سے بیچ ہوتا ہے
اور دُلہن کے سات دن تک عورتون کے ہاتھ سے بٹنا لگانا
اور طرح طرح کے بیحیائی کے گیت گانا تیل چڑھانا تنی کڑاہی اور سات کڑا چوکا بیٹھنا اور
اور گھر کے واسطے ڈھکا ڈھکنا اور اُس مین بہت مال اور دولت زمین پر پھینک کر اللہ تعالی کی نعمتون کو ضایع
کر دینا اور آتش بازی چھڑوانا ڈھول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجے بجوانا بندوقین سر کرنا سمدھیون کا
آپسمین ٹھٹھا ہنسی اور ٹھٹھا کرنا اور شیرینی کی کھوپلی بنا کر براتیون کو ڈنگرون کی طرح اُسپر بٹھانا اور جوان عورتون کا
نامحرم کا نوشہ کے گرد اگرد ہوکر بیٹھنا اور مسخری اور بیحیائی کی باتین کرنا اور لونگ الاچی مانگنا اور چھین کھانا
اور بیرے اور دوہرے فحش کے مضامین کے پڑھنا اور عورتونکا مردون کو راگ مین فحش کی گالیان دینا
جسکو سیٹھنا کہتے ہین اور دولہ سے دُلہن کی جوتی کو سجدہ کروانا اور دولہ کے اعضا کو سرخ ڈورے سے
ناپنا اور محض فخر کے واسطے کہ حاجی وغیرہ کرکے قرضدار اور زیر بار ہوجانا اور سوا اسکے بہت رسمین
ہر ہر قوم کی جدی جدی ہین کہ جنسے سوا ضایع کرنے مال اور حصول بیحیائی کے کچھ فائدہ نہین ہے اور
اگر ہندو اس مقام مین یہ کہین کہ ایسی رسوم تو بعضے مسلمانون مین رواج پا رہی ہین تو اسکا جواب یہ ہے کہ
آپ صاحبونکی صحبت کا یہ اثر ہے اور تم لوگون کی ریس کرکے بعضے بے سمجھ مسلمانون نے ان رسمون کو
اختیار کیا ہے ورنہ ہمارے دین مین سوا اُن امور کے جو مذکور ہو چکے تمام رسوم باطل اور مردود ہین اور
ہمارے علما محقق اور سلف کو رسوم کے پابند ہونے پر سخت انکار کرتے ہین کیونکہ ہمارے دین مین سوا
شرع شریف کے کسی چیز کا پابند ہونا جایز نہین اور تمہارا کوئی پنڈت رسوم کے پابند ہونے پر انکار نہین
کرتا اور کسطرح اور کس منہ سے انکار کرین ایسی رسوم تو تمہارے دین سے ثابت ہین اور تمہارے دین کے

بڑے اکابر کا شعار تھا کبر اور فخر اور رعونت برہما بشن مہادیو نے کیا کہ ہر کسی نے ناحق دعوی خدائی کا کیا اور
ہنومان کے تولد ہونے پر تمام دیوتاون نے باجے بجائے اور بیاہ مین عورتون کا سیٹھنا مہا بھارت مین
جایز لکھا ہے اور مہادیوجی کے بیاہ مین ہوا اور تمام دیوتاؤن کی عورتین اور بیٹیون نے مہادیوجی
کے ساتھ ٹھٹھا اور مسخری اور بیحیائی کا کلام کیا اور عورتون نے مہادیوجی کو خوب لات گھونسون
کی ماری اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوے یا عورت کو طلاق دیدے تو پھر اُس عورت کا دوسرا نکاح کرنا ہندوون
کے دین مین بمذہب مشہور درست نہین جانتے مگر ان مین جو لوگ رزایل ہین وہ لوگ البتہ رانڈ
عورت کو کسیکے گھر مین جورو بنا کر بٹھادیتے ہین اور جو لوگ اشراف کہلاتے ہین وہ ہرگز یہ بات روا
نہین رکھتے اگرچہ وہ بیچاری چھوٹی عمر مین بیوہ ہوجاوے دیکھو یہ کتنا بڑا ظلم ہے اور جو کسی مرد
کی عورت مرجاوے تو فی الفور اُسکا نکاح کردین بلکہ اُس عورت کے مرض موت ہی مین اُسکے
شوہر کے واسطے دوسرے نکاح کا فکر کرنے لگتے ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتے ہین کہ اُسکو
دوسری دفعہ خاوند کرنے نہین دیتے وہ بیچاری ساری عمر ترس ترس کے ٹھنڈے سانس بھرے
اور ان ظالمون کی جان پر صبر کرے اور سوا اسکے عورت کے بے شوہر رہنے مین یہ قباحت کتنی
بڑی ہے کہ بہت عورتین بے شوہر زنا مین پڑجاتی ہین اگر ظاہری شرم و حیا کر کے زنا سے بچی بھی
لیکن خیالات فاسدہ سے بچنا تو نہایت ہی مشکل اور محال ہے اور حکمت الٰہی کو سمجھنا چاہئے کہ نکاح مین
کتنا بڑا فائدہ ہے کہ بنی آدم دنیا مین پھیل پڑین اور اللہ کی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو عبث
بے نکاح چھوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حق تعالی کے ہے **مثلاً** ایک سردار اپنے غلامون کو کسیقدر
زمین واسطے کھیتی کرنے کے سپرد کرے اگر وہ لوگ اُس زمین کو بے تردد چھوڑ دین اور اُس مین
کھیتی کرنے کو اچھا نجانین تو اُن غلامون پر بے شبہ مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اللہ تعالی نے عورتون
کو اسلیے پیدا کیا ہے کہ مرد اُنسے نکاح کرین تاکہ اولاد حاصل ہو پھر جو کوئی عورتون کو بے نکاح چھوڑ دیگا
وہ بھی اللہ کے قہر مین مبتلا ہوگا اس مقام پر شاید ہندوؤن کے خیال مین یہ اعتراض گذریگا کہ اکثر
اشراف مسلمان بھی بیوہ عورت کو دوسرا نکاح نہین کرنے دیتے اور اسکو عیب اور موجب ناک کٹائی

کیا جاتے ہین سو اسکا جواب یہہ ہے کہ نکاح دوسرا ہمارے دین مین سنت ہے بلکہ بعضے وقت واجب
ہوجاتا ہے اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور تمام عرب اور روم اور شام اور فارس اور ترکستان وغیرہ تمام
جہان کے سب اشراف مسلمانون مین رانڈون کے نکاح کی رسم جاری ہے مگر بعضے مسلمان ہندوستان نے اپنی
رانڈ عورتون کا نکاح کرنا نہین ایسے یہ بھی ہندون ہی کے قرب اور جوار کی شامت اور وبال ہے اور اکثر
اشراف مسلمان قوی الایمان نے تو اس رسم بد کو توڑ ڈالا ہے اور نکاح ثانی کی رسم نیک کو جاری کردیا ہے
اور جو لوگ کہ عورت بیوہ کے نکاح ثانی کو ہونے نہین دیتے اور اسکو عیب اور موجب ناک کٹائی کا سمجھتے
ہین وہ لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ ہندون کے بھائی ہین اور انکو اشراف کہنا چاہیئے بلکہ اجلاف ہین
ہمارے تمام علما اہل اسلام کا اتفاق ہے اسپر کہ عورت بیوہ کے مکرر نکاح ہونے کو یا کسی اور سنت حضرت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یا کسی اور پیغمبر علیہ السلام کی کسی سنت کو ناپسند کرے وہ مسلمان نہین ہوتا
اور ہندون کے دین کا ایک اور عجیب مسئلہ ہے کہ بڑے بھائی سے چھوٹے بھائی کا بیاہ کردینا
ایسا گناہ ہے جیسے گئو ہتیا اور سوا اسکے اور کسی کو دو عورتین اپنے نکاح مین لینا درست نہین جانتے
اور کتخدائی کی سعی مین جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم کھانا یعنی کسی مرد کے بیاہ کرانے مین اسکی صورت سیرت
حسب نسب قوت طاقت کی جھوٹی تعریف کرکے عورت کو یا عورت کے اولیا کو دھوکہ دینا یا کسی عورت کے
عیب چھپا کر اور اسکی صورت سیرت حسب نسب وغیرہ کی جھوٹی تعریف کرکے مرد کو دھوکہ دینا اور اس طرح
کا دھوکہ دیکر رشتہ اور نکاح کروا دینا جایز بلکہ ثواب جانتے ہین چنانچہ مہابھارت اور اسکند پوران سے معلوم
ہوتا ہے اور ہندوؤن کے دین مین آٹھ طرح کا نکاح لکھا ہے ازانجملہ ایک قسم یہی ہے کہ چھتری
کسی کی لڑکی کو زبردستی سے پکڑے جیسے بھیکم نے اپنے بھائی کے لیے بنارس کے راجہ کی بیٹیان زبردستی
سے پکڑ لین چنانچہ باب اول کی فصل چہارم مین مذکور ہوچکا اور بعضے اقسام نکاح کے اور اولاد حاصل
کرنیکے روایات آیندہ سے معلوم کرلینا چاہئے **مہابھارت** مطبوعہ میرٹھ کے آدپرب صفحہ ۹۶ مین لکھا
ہے کہ ہر کس کہ فرزند نداشتہ باشد تا ہفت کرسی پدران او بعذاب مبتلا باشند **ایضاً** صفحہ ۹۷ راجہ پانڈو نے
اپنی زوجہ کنتی سے کہا کہ میرے اولاد نہین اور لاولد بہشت مین نہین جاتا تو میرے واسطے کسی برہمن سے

اولاد حاصل کرا **ایضا** از ہر کس کہ ترا فرزند شود بہ پیش او برد و فرزند را ہی سن پیدا کن **ایضا** ہمارے بید
مین بارہ طور سے فرزند حاصل کرنا جایز ہے از انجملہ آٹھوان قسم یہ ہے کہ کسیکی عورت زنا سے فرزند حاصل کرے
راجہ من نے فرمایا ہے کہ اگر کسیکو برا دن پیش آوے اور اُسکی عورت اُسکے بھائی سے فرزند حاصل کرے وہ فرزند
بہتر فرزند شوہر سے ہے **ایضا** صفحہ ۱۸۰ - ایک مرد اولاد حاصل کرنے پر قادر نتھا اُسکی عورت کو شوہر اور دو فقد
اور دوسرے اقربا نے اجازت دی کہ کہین سے اولاد حاصل کرا سنے جب قمر سرطان مین ہوا غسل کرکے
چوراہہ مین آبیٹھی ناگاہ ایک برہمن صاحب تشریف لائے اور حسب التماس اُس عورت کے اُسکو گھر مین
لیگئے اور اُس سے ہوم کروایا اور وقت معین مین اُس سے مباشرت فرمائی اُس سے تین بیٹے حاصل
ہوئے **ایضاً** صفحہ ۱۸۱ - اودالک نام ایک بڑا عابد زاہد پاک نہاد تھا ایک برہمن اُسکا مہمان ہوا اُسنے
نہایت خدمت اور تعظیم کی اور اُسکا لڑکا بھی خدمت مین حاضر تھا تذکرہ مین اودالک نے کہا کہ اس لڑکے
کی مان میری زوجہ نہایت پارسا اور مجھسے بہت محبت رکھتی ہے - برہمن صاحب نے عورت کا ذکر
سنتے ہی فرمایا کہ مین نے تو آجتک عورت کا منہ نہین دیکھا اب میرا منہ اور بینائی بہت ضعیف ہوگئی
اور اولاد حاصل کرنیکا قرض مجھپر باقی ہے مین چاہتا ہون کہ تیری زوجہ کہ نجیب و شریف ہے اُسکے بطن
سے اولاد حاصل کرون - یہ کہا اور عورت کا ہاتھ اُسکے شوہر اور فرزند کے سامنے پکڑکر ایک طرف کو
تشریف لیگئے لڑکا ناخوش ہوا اُسکے باپ نے کہا ایسا خشمناک مت ہو یہ تو قدیمی روش ہے اور دنیا مین برہمن
چھتری بیس شودر چارون قوم کی عورتین شوہرونکی قید مین نہین ہین سر خود ہی ہین - لڑکے نے
ماما اور مان کا ہاتھ پکڑکر کھینچا برہمن نے خوشامد شروع کی اور کہا کہ مین لاولد ہون اور اپنے واسطے
اولاد چاہتا ہون - تیرا باپ تو قرض ادا کرچکا ہے اور مین ہنوز اس قرض کا زیر بار ہون اور تو بھی
جانتا ہے کہ مجھکو اس عمر مین کوئی بیٹی جوان نہ دیگا - چھوڑدے کہ اس صدف عظمت سے ایک گوہر
حاصل کرون - لڑکا خفا ہوا اور قاعدہ قدیم منظور نہ کیا **ایضا** صفحہ ۱۸۲ - اور راجہ دیوداس نے تمدینی
نام اپنی زوجہ کو واسطے حاصل کرنے اولاد کے بسشٹ نام عابد صاحب کمال کے پاس بھیجا اُس سے
اسمک نام لڑکا پیدا ہوا راجہ پانڈ اپنی زوجہ کنتی کو یہ حکایات سنا کر کہتے ہین کہ میری پیدایش سے

تھی ہوئی کہ بیاس سے کس طور ہوئی تھی (یعنی راجہ پانڈو کے چچا بیاس نے راجا پانڈو کی ماں سے

جماع کیا تھا جس سے راجا پانڈو پیدا ہوا چنانچہ پہلے باب کی چوتھی فصل میں مذکور ہو چکا) تیسری [illegible]

یہ ہے کہ بیسر گذشت بزرگان قدیم کا لحاظ کرکے [illegible] سے قرابت [illegible] یعنی جیسے واسطے

کہیں سے اولاد حاصل کر (کُنتی نے کہا یہ تو کبھی ہو گا نہیں ایک منتر مجھکو درباسا رکھ نے بتلایا ہے اُس

سے دیوتاؤن کو بلا کر اولاد حاصل کرونگی آخر کُنتی نے دیوتاؤن کو بلا کر اُنسے صحبت کر کے راجہ پانڈو کے

لیئے اولاد حاصل کی کہ اُسکی تفصیل پہلے باب کی دوسری فصل میں لکھی گئی ہے) اور مجموعہ [illegible]

میں ہے کہ ایک بیٹا اِس قسم کا ہے کہ شوہر کی مدت تک [illegible] باہر رہنے کی حالت میں نامعلوم باپ کے

نطفہ سے پیدا ہوا ہو اور ایک قسم کا بیٹا وہ بھی ہے جو اُسکی بیوی کے پیٹ میں [illegible] شادی کے

تھا اور اُسکو خبر نہ تھی [illegible] اور [illegible] بیٹا [illegible] ہوتا ہے جو کسی شخص کی بیوی کا

بیٹا ایسے شخص کے نطفہ سے ہو جس سے آخر کار شادی [illegible] ایسی عورت منکوحہ کا بیٹا جسنے

اپنے خاوند کو چھوڑ دیا ہو یا ایسا جو کسی [illegible] سے پیدا ہوا ہو اور [illegible] کا [illegible]

میں ہے کہ ایک قسم بیٹے کی یہ ہے کہ زوجہ خود برہمن کے نطفہ سے بچہ جنے اور [illegible] طہارت کے

آدی پرب میں ہے کہ در ایام گذشتہ در عالم چھتری نماند زنان چھتریان بعد طہارت از حیض غسل کردہ پیش

برہمنان می آمدند برہمنان با ایشان صحبت میداشتند و از اینہا فرزندان پیدا میشدند چنان بار دیگر از

برہمنان چھتریان پیدا شدند اور ایک عورت کے پانچ شوہر ہونے کا قصہ دروپدی کا مشہور ہے

جسکا ذکر پہلے باب کی چوتھی فصل میں ہو چکا اور لالا اندرمن صاحب سمصام ہند میں تحریر فرماتے

ہیں کہ بھاگوت کے چوتھے اسکندا دھیائے ۳۰ کے موافق بعضے علماء ہنود کہتے ہیں کہ جو چند اشخاص

باہم اتحاد دلی رکھتے ہوں اُنکے لیئے اسطرح کا عقد یعنی چند مردوں کو ایک عورت کا عقد میں لانا روا

ہے چنانچہ سپت رشی (یعنی سات عابد زنکا) بھی زن واحد سے نکاح کیا گیا تھا باوجودیکہ وہ بہت

کس [illegible] ہیں۔ اسیطرح پراچین برہی راجہ کے دس بیٹے تھے جنکو پرچیتا کہتے ہیں دسوں کے نکاح میں

ایک عورت آئی تھی اور اسکند گاکاشی کھنڈ ادھیائے ۸ میں ہے کہ زنان شوہر گذشتہ باہر کہ دل [illegible]

(یعنی قربانی) دینے سے لاکھ برس تک - اور یہ بھی لکھا ہے کہ آٹھ اولاد مہادیو کی (تا بج نہم) آدم
کا بلدان (یعنی قربانی) کرتے تھے اور یہ بھی شبہ ہے ان دنوں سے کہ بعضے بلدان چڑھانے سے درگا
(دیوی) خوش ہوتی ہے اس سے ہزار چند زیادہ آدمی کا چڑھانے سے خوش ہوتی ہے اور
رشیدہ جات جو انیس شش اجودھیا کے راجہ نے کیا اسکا مفصل بیان رامائن کے بال کانڈ سرگ ۶۴ و ۶۶
سرگ میں مفصل لکھا ہے زیادہ جانت ہوتا ہے جس میں کیا قربانی کیا جاوے **ف** اس مقام میں چند شبہات اور اعتراضات بطور
نمونہ لکھ دیے ہیں باقی تمام شبہات ہندوؤں کے جو اکثر پادریوں نے لکھے ہیں اور تمام شبہات پادریوں کے مع جواب
مفصل کتاب استفسار اور ازالة الاوہام اور سوط ابرار اور ظفر مبین اور دیگر تصنیفات مولوی محمد علی
صاحب حقیقة الہند تصنیف مولوی [illegible] صاحب مرحوم اور ہدیة الاسلام تصنیف مولوی قطب عالم
صاحب مرحوم اور اکثر تصنیفات سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ وغیرہ میں موجود ہیں +
خاتمہ بیچ بیان خوبیوں دین اسلام کے **دین** اسلام میں بقدرے خوبیاں ہیں سو کیا حوصلہ
کہ سب کو بیان کرسکوں لیکن بعضی انہیں سے کہ اسوقت بھلوں میں لکھتا ہوں **پہلی خوبی**
توحید یعنی کسیکو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات اور افعال میں اور اسکی عبادت اور تعظیم میں
شریک نکرنا - کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکماء ہند اور ہر صاحب عقل توحید کو اچھا جانتے ہیں سو
وہ توحید اس دین میں ایسی ظاہر ہوئی کہ غیر اللہ کے واسطے سجدہ تحیة کا بھی حرام ہے اور دفع بلاے
اور طلب حاجات میں سوائے اللہ کے اور کسی سے تضرع اور التجا کرنا منع ہوا اور تصویروں کا بنانا اور کسی
قبر کی نقل بنانا یعنی جھوٹی قبر بنا کر اسکی زیارت کرنی کہ ایسے کام سید بت پرستی کے ہیں حرام ہوچکے
اور سوائے اللہ کے اور کسیکی قسم کھانی بھی منع ہوئی چنانچہ کسیقدر بیان اسکا پہلے باب کی پہلی فصل
میں ہوچکا ہے **دوسری خوبی** اتباع سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس دین میں جو
کچھ خرابیاں پڑگئی ہیں تو اکثر بدعات کے اختیار کرنے سے پڑگئی ہیں سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پہلے ہی سے بارہا بہت تاکید سے فرمایا تھا کہ خبردار میرے اور میرے اصحاب کے قول و فعل سے
باہر کوئی کام دین میں نکرنا اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے لیے ہر سو برس کی ابتدا

مین ایسے شخصون کو برانگیختہ کریگا کہ وہ لوگ اس دین کو بدعتون سے پاک کرکے تازہ کردیا کرینگے چنانچہ
ہر زمانہ مین ایسے ہی لوگ ہوتے رہے جنکے سبب سے یہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی ہوگا
تیسری خوبی اعتقاد پاک کہ اس کتاب کے پہلے باب سے ظاہر ہے **چوتھی خوبی** عبادات
بدنی اور مالی اس دین ایسی ہین کہ جنسے دل اور جان کو لذت حاصل ہوتی ہے ازانجملہ ایک
نماز ایسی عبادت ہے کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہین اکثر فرشتے ذکر اور حمد اور تسبیح مین
اور تقدیس وغیرہ مین مشغول رہتے ہین اور درخت قیام مین اور پہاڑ قعدہ مین اور چارپائے
رکوع مین اور حشرات سجدہ مین۔ اللہ تعالی نے ان سب کی نماز جمع کرکے مسلمانونکو عنایت
فرمائی کہ نماز مین یہ سب افعال موجود ہین **پانچوین خوبی** معاملات اور رعیت داری اور حق
مان باپ اور جورو خاوند اور اہل قرابت اور ہمسایہ اور یتیم اور مسافر اور مساکین اور قیدیون کے
اور آداب طعام اور لباس اور نکاح وغیرہ اس دین مین اس تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے
ہین کہ جب کسیکو کسی مسئلہ کی احتیاج پڑتی ہے وہی مسئلہ دین کی کتابون مین موجود ہوتا
ہے یہانتک کہ پاخانہ اور پیشاب کے اور جماع کرنیکے آداب بھی حضرت ؐ بتلا گئے۔ کتب احادیث
اور فقہ کے ابواب کو دیکھنا چاہیئے تاکہ حقیقت اسبات کی معلوم ہو **حکایت عجیبہ** اکبرآباد مین
ایک انگریز نے ایک مسلمان اہل علم سے پوچھا کہ دین اسلام کے حق ہونیکی کیا دلیل ہے مولوی
صاحب نے حضرت ؐ کے معجزات کا ظاہر ہونا اور بعضی اور دلیلین بیان کین انگریز نے کہا کہ دین اسلام
کے حق ہونیکی ایک اور دلیل ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا قانون سلطنت اور ریاست کا کئی سو حکیم دانا نے
کئی سو برس مین آپس کے مشورہ سے مقرر کیا ہے اور باوجود اس بات کے ہمیشہ اس قانون مین
کچھ کچھ ترمیم اور تغیر ہوتا رہتا ہے اور تمہاری شریعت کے سب قانون (یعنی عبادات اور معاملات اور
اخلاق اور منجیات اور مہلکات وغیرہ جنکے مسائل کلی اور جزئی بیشمار ہین) ایک شخص ؐ کی زبان سے
بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسرے کے فقط تیئیس ۲۳ برس کی مدت مین مقرر ہوگئے اور اسوقت سے
اب تک اسمین کچھ فتور اور تفاوت اور تغیر نہین آیا۔ ایک شخص سے اسقدر مدت قلیل مین بدون

۲۴۹

بیان اور شہادتین [illegible] ایسا قرآن شریف [illegible] کسی اور مذہب مین نہین پایا جاتا

چھٹی خوبی علم اخلاق اور تصوف اور تزکیۂ نفس کا جیسا اس دین اسلام مین بیان ہوا ہے ایسا کسی دین مین نہین معلوم ہوتا کتاب احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت وغیرہ کتب اس علم کی دیکھنے سے اسکی خوبی معلوم ہوتی ہے اور یہ سب مضامین قرآن اور حدیث سے نکالے گئے ہین

ساتوین خوبی۔ اللہ تعالیٰ کا کلام جیسا کہ انہین الفاظ کے ساتھ جو نازل ہوا تھا جون کا تون ساتھ صحت تامہ کے اب بھی دنیا مین موجود ہے اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین ہے جیسا کہ بیان ہو چکا [illegible] اور یہ حقیقی نقل مین موجود ہے اور ایسا ہی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثین نکالی ہوئی اور محفوظ [illegible] **آٹھوین خوبی** [illegible] بے شمار ہوئے اور اہل کرامات موصوف باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوئے ہین **نوین خوبی** کوئی بات ایسی کہ عقل کے نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام مین نہین ہے اور جو کسی مخالف نے کسی بات پر کچھ اعتراض کئے ہین تو علمائے دین نے انکے ایسے جواب باصواب لکھے ہین کہ مخالفون کی زبان بند ہو گئی ہے کتاب [illegible] المستقیم اور اظہار الحق اور ازالۃ الاوہام اور کتب مصنفہ سید آل حسن صاحب امام دین مناظرہ اور [illegible] اور ظفر مبین وغیرہ تصنیفات مولوی رحمت اللہ صاحب [illegible] الہنود اور تنبیہ الاصنام اور اعجاز محمدی اور تیغ فقیر اور تحفۃ الہند اور براہین احمدیہ اور سرمۂ چشم آریہ اور سوا انکے اور کتابونکو دیکھنا چاہئے کہ حقیقت حال معلوم ہو **دسوین خوبی** حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصال حسنہ ہونا اور طرح طرح کے معجزات کا ظہور حضرت کے ہاتھ پر کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے تمام حضرات انبیا علیہم السلام کی خوبیان اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات مین جمع کر دیا **مصرع** آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری **گیارھوین خوبی** حضرت اور حضرت کے اہل بیت اور اصحاب اور دوسرے خواص امت کا بادشاہیونکو چھوڑ چھوڑ کر درویشی کو اختیار کرنا چنانچہ کتب تواریخ اور سیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے **بارھوین خوبی**۔ جماعت جسمین بڑے فوائد ہین۔ ازانجملہ ایک یہ بھی ہے کہ آدمی ایک جگہ پر جمع ہوکر اپنا دکھ اور درد ایک دوسرے سے بیان کرین اور امور دینی اور دنیاوی مین ایک دوسرے

کی مدد اور غمخواری اپنے مقدور کے موافق کردین سو یہ جماعت اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکے واسطے مقرر
کردی - اوّل جماعت قرابت والے اور ہمسائے اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کہ ان لوگونکا
حق اورون سے مقدم ہوتا ہے دوسری جماعت تمام بستی کے مسلمانونکی آٹھوین دن جامع مسجد مین تیسری
جماعت تمام پرگنہ کے مسلمانونکی ایک برس مین دو بار عیدین مین چوتھی جماعت سارے جہان کے مسلمانون
کی مکہ معظمہ مین واسطے حج کے **تیرھوین خوبی** عورتون کیلیے پردہ ستر مسنون ہونا کہ عقل کے نزدیک
بہت ہی پسندیدہ ہے خاص اسی امت مین ہوا **چودھوین خوبی** نشے کی چیزونکا حرام ہونا کہ جنکے سبب سے
آدمی کی عقل جو مدار سب امور دین اور دنیا کا اسی پر ہے مغلوب ہو جاتی ہے **پندرھوین خوبی** ترقی دین
کی کہ باوجودیکہ اس زمانہ مین دین اسلام بہت ہی ضعیف ہوگیا ہے اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور کریم النفس
اور ذی مروت ہین وہ خود تنگدست ہین اور اسقدر طاقت نہین رکھتے کہ کسی نو مسلم کی دستگیری
اور اسکے ساتھ نان نفقہ کی مروت کرسکین - اس حال پربھی بہت بندگان خدا اپنی دولت و حشمت اور
آسودگی دنیاوی اور خانمان کو چھوڑ کر دین اسلام کو اختیار کرنا اور بےپیشی اور مفلسی مین آجانا غنیمت
جانتے ہین ازانجملہ بعضے بزرگوارون کے نام اور مختصر حالات تحفۃ الہند مین مذکور ہین جنکو دیکھکر دل اور جان
کو لذت آتی ہے اور اسکے بعد بہت لوگ دین اسلام کی حقیت دریافت کرکے اپنی دولت حشمت اور
آسودگی دنیاوی اور وطن اور خانمان کو چھوڑ کر مسلمان ہوگئے اگر ان سب کے حالات مختصر لکھے جاوین
تو ایک دفتر لکھا جاوے - شعر - آنکس کہ ترا شناخت جانرا چہ کند + فرزند و عیال و خانمان را چہ کند **اب بعد**
سلام مسنون کے تمام بھائی مسلمانونکی خدمت مین التماس علیہ ہے - خوش بگو عاشقانہ بگو مخلصانہ بگو اشہد ان لا الٰہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ و صلی اللہ تعالیٰ علی الرسول
خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۞ **ضمیمہ ظفر مبین** صـ۵۵ مین مرقوم
ہے کہ **مسٹر جان دیون پورٹ** لکھتے ہین - یہ بات آپکی (یعنی محمد صلعم) کی صاف باطنی پر خوب
دال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ ایمان لائے وہ آپکے دوست اور اہل خاندان تھے جو آپکی عادات سے خوب واقف تھے
اگر معاذ اللہ آپ فریبی ہوتے تو یہ لوگ آپ پر ہرگز ایمان نہ لاتے اور انپر بھی آپ فریب ظاہر ہوجاتا در حقیقت یہ بات

ابھی ثابت نہیں ہوئی کہ محمد صلعم نے ترویج شریعت یا اثبات دعویٰ نبوت کے لیے کبھی اور حیلے لئے یا عجوبے
معجزے دکھائے ۔ اسلام حضرت کی حیات ہی میں تمام عرب میں قائم ہو گیا اور بت پرستی کی بیخ و بن تباہ
نہ ہی ایسی کامیابی حضرت کو بسبب شجاعت اور قوت جنگ کے حاصل ہوئی تھی بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ
اپنے مذاہب کو مقتدائے دین درست کیا ممالک مخالف مفتوح کیا اس طریقے کو جو چاہیے سو سمجھیں لیکن حق تو یہ ہے
کہ ان طریقوں کی نسبت جو اس زمانہ میں عرب میں جاری تھے یہ طریقہ بہت بہتر اور پاک تھا خود طہارت اور پاکیزگی ہے
بعد فتح مکہ کے آپ حسب احکام قرآن حج بجالائے اور حجر اسود کے قریب وقت استلام کھڑے ہو کے باواز بلند خدا برحق کا نام لیا اور
بتوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا الخ ایضاً ۔ اس کرلائیل صاحب نے اس پیغمبر اولوالعزم کا ایسی بے تکلفی اور انصاف اور
لطافت سے بیان کیا ہے کہ راقم (یعنی مسٹر جان ڈیون پورٹ) کا جی نہیں چاہتا کہ اُسے چھوڑ دے مورخ موصوف
کہتے ہیں کہ اس عقیل باشندہ صحرا (یعنی آنحضرت صلعم) کی جسکی چشم سیاہ اور پر نور تھی اور دل کشادہ اور خلیق تھا
دین اور طمع نہ تھی بلکہ اور ہی خیالات تھے وہ شخص متین اور اولوالعزم تھا اور ان اولوالعزموں میں تھا جو بہ تقاضائے کرم اور استعداد
تھے اور جنکو خود حق تعالیٰ نے صداقت کے لیے پیدا کیا ہے اور لوگ اونکا تو حال ہے رسموں اور مصنوعات اور عمومات پر عمل کرتے ہیں اور
انہیں پر قناعت کرتے ہیں لیکن یہ شخص (یعنی آنحضرت صلعم) ہمیشہ خود بخود تھا اور اسکا نفس تھا وہ قول الامر تھا بلکہ ان
بھی اس شخص کی ذات میں حیات تھا اور یہی شخص ہر کونیکی صورت جلال کا مظہر تھا ایسا شخص جیسا کہ میں نے بیان
کیا کچھ نہ کچھ خدا سے علاقہ رکھتا ہے اور ایسے شخص کا کلام ایک صوت ہے جو خود خدا کے دل سے نکلتی ہے اور لوگ توجہ سے سنتے
ہیں اور انہیں واجب ہے کہ گوش دل سے اس آواز کو سنیں کیونکہ اور کسی بات کو نہیں سن سکتے کہ وہ سبھی باتیں ہیچ ہیں اس آواز
کے مقابلہ میں سب ہیچ ہوا کرتے ہیں ہمیشہ سے ہزاروں خیال احکام حج اور حسنیات میں اس شخص کے دل میں خطور کرتے
تھے خیالات یہ تھے کہ میں کیا ہوں یہ شے غیر محدود جسمیں میں رہتا ہوں وہ جسے عالم کہتے ہیں کیا ہے اور حیات اور موت کیا
چیز ہے اور مجھے کیا یقین کرنا چاہیے اور کیا کرنا چاہیے کوہ حرا اور کوہ سینا کے سیاہ پتھروں نے اور وحشناک
تنہا بیابانوں نے اسکے سوالات کا جواب نہ دیا اور نہ اس شخص کو افلاک نے جواب دیا جو مع اپنے نیلگوں اور نورانی ستاروں کے
گردش کر رہے تھے بلکہ اس شخص کا دل اور وحی الٰہی اسے جواب دیتے تھے راقم کہتا ہے کہ محمد ایک شخص خانہ نشین تھے
اور ایسا لگا کہ انکے خاندان نے اُسے پیغمبر جانا ۔ محمد ایک غریب عرب تھے اپنے ملک کے قبائل وحشی مفلس برہنہ اور گرسنہ

چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما ینطق عن الہویٰ ان ہو الا وحی یوحی یعنی محمد صلعم اپنے دل کی خواہش سے کچھ نہیں کہتا جو کہتا ہے وہ سب وحی ہے

کو ایک گروہ حقول اور مضبوط کر دیا اور انہین ساری دنیا سے علیحدہ افعال و اطوار تعلیم کیئے الخ ایضاً صلہ ۵ انحضرت محمد

اُولوالعزم ایسے تھے جیسا کہ بیان کیا گیا الخ راقم کہتا ہے کہ یہ بات قابل لحاظ ہے کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ نے

بمقتضائے زہد و تقویٰ نبوت بڑی خوشی سے یہ خبر دی تھی کہ زمانۂ آخر مین ایک ایسا نبی مبعوث ہوگا جو ہم سے بھی افضل اور اعلیٰ

ہوگا اور شاگرد مسیح نے بھی مذکور کیا ہے کہ فارقلیط یعنی تسلی دہندہ آئیگا یہ دونو پیشگوئیاں بیشک و شبہ اشرف الانبیا اور خاتم

النبیین یعنی آنحضرت کے بارہ مین ہین اور آپ ہی کی ذات پاک مین انکی تکمیل ہوئی - آنحضرت کے مسائل مین ابہام بالکل نہ تھا

قرآن سے خوب ظاہر ہے کہ آنحضرت بڑے موحد تھے آپنے بتون آدمیون اور ستارا اور ثوابت کی پرستش کی بالکل ممانعت

فرمائی - اسلام ایک ایسا مذہب ہے جسکے اصول مین سبکو اتفاق ہے اور جسمین کوئی ایسی گُنہ نہین جو زبردستی مان لینی پڑے اور

سمجھ مین نہ آئے آنحضرت مشرق مین پیدا ہوئے اور آپنے اپنے مذہب کو قایم رکھا اور بت پرستی کو ملک ایشیا اور افریقیا اور یورپ کے اکثر

حصون سے بالکل نیست و نابود کر دیا چنانچہ اِن ملکون مین اب تک خدا تعالیٰ واحد و حقیقی کی پرستش جاری ہے لاکھون آدمیون کے دل مین

اس عرب کے نبی کی ظاہری اور باطنی برکتون نے جگہ پکڑی - صفحہ ۵۵ آپکی تمام عمر کے ہر ایک کام سے یہ بات بخوبی ظاہر ہے

کہ آپ مین بلند نظری کا عیب ہرگز نہ تھا اور جب ہم اس امر پر غور کرین کہ آپنے باوصف اس بات کے کہ اسلام کو آپکے زمانۂ حیات

مین رواج ہوگیا اور انکو لا انتہا حکومت حاصل ہوگئی مگر آپنے ہرگز اُس سے اپنا ذاتی فائدہ نہ اُٹھایا اور تا زمانۂ وفات تک ایسی ہی

سیدھی سادی وضع رکھی جیسی پہلے تھی تو یہ امر اور بھی زیادہ ہمارے قول کا مؤید ہے کہ آنحضرت بلند نظر نہ تھے - یہ امر یقینی ہے کہ بت پرستی

کا معدوم کرنا اور خدا تعالیٰ واحد مطلق کی عبادت کا اُس قوم مین ڈالنا جو نہایت درجہ کی بت پرست تھی اور خدا کو بالکل

بھولگئی تھی حقیقت مین ایسا کام تھا جسکے واسطے خدا تعالیٰ نے مقرر کیا ہو ایضاً جس شخص نے اس نہایت ناپسند اور

حقیر بت پرستی کے بدلے جسمین انکے ہم وطن (یعنی عرب) مدت سے ڈوبے ہوئے تھے خدائے واحد برحق کی پرستش قایم کرنے کے بڑی

بڑی دایم الاثر اصلاحین کین مثلاً اولادکشی کو موقوف کیا نشہ کی چیزون کے استعمال کو اور قماربازی کو جس سے اخلاق کو بہت

نقصان پہنچتا ہے منع کیا بہت سی کثرت ازدواج کا جو اُسوقت مین رواج تھا اُسکو بہت کچھ گھٹا کر محدود کیا ایسے بڑے سرگرم

مصلح کو ہم فریبی ٹھہرا سکتے ہین اور یہ کہہ سکتے ہین کہ ایسے شخص کی تمام کارروائی مکر پر مبنی تھی - نہین ایسا نہین کہہ

سکتے - بیشک محمد صلعم بجز دل نیک نیتی اور ایماندار رہے اور کسی سبب سے ایسے استقلال کے ساتھ اپنی کارروائی پر ابتدائے نزول

وحی سے جو خدیجہ کے بیان کی ہے دم آخر تک جبکہ عائشہ کی گود مین شدت مرض مین وفات پائی مستعد نہین رہ سکتے

۲۵۳

ایسے بارہ مین پھیلی تھین جبکہ توہمات کو بہت دخل تھا اور انہین توہمات کے سبب سے خیال تھا کہ آدمی کی روحین
ننگین خرابی مین پڑی ہوئی ہین جو انکی ہلاکت کا سبب ہے ایضاً جارج سیل صاحب نے بھی ترجمہ قرآن مین اُس شخص کی
تکذیب بہت سرگرمی کے ساتھ کرتے ہین جسنے مانند لاجی (اندر مین) کے کچھ مذمت دین اسلام کی کی تھی چنانچہ وہ لکھتے
ہین کہ مین اُس شخص سے متفق نہین ہون بلاشک و شبہ محمد صلعم بخوبی اپنے دلمین یقین رکھتے تھے کہ خدا واحد ہے جو اسکا سبب ہے
مرا سلسلہ تھا جیسے کہ بیان ہوا آنکو فوقیت تام تھی ۔ وہ لکھتے ہیں یہ سب اقوال مخالفین اسلام کے ہین جیسے بہت بڑی عظمت
دین اسلام کی ثابت ہے بتفصیل شہدت الاعداء ۔ انتہی مختصراً ❊

حواشی متعلقہ تحفۃ الہند ۔ حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۱۳ ۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۱۹۲ بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱ مین برہمو سماج
کا خلاف اعتقاد یہ لکھا ہے کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا دنیا پر اثر اس سے زیادہ نہین سمجھتے کہ اُسنے کسی وقت یہ تمام عالم مع اُسکی تمام قوتون
اور طاقتون کے پیدا کیا ہے لیکن اب یہ تمام قوتین اور طاقتین مستقل طور پر اپنے اپنے کام مین لگی ہوئی ہین اور خدا تعالیٰ کو قدرت
نہین ہے کہ انمین کچھ تصرف کرے یا کچھ تغیر اور تبدل ظہور مین لاوے مثلاً کسی مادہ حار کو اُسکی تاثیر حرارت (گرم ۱۲) سے یا کسی مادہ بارد کو اُسکی
تاثیر برودت (سرد ۱۲) سے روک سکے چنانچہ آگ مین اُسکی خاصیت احراق (جلا دینا ۱۲) کی ظاہر ہونے سے **حاشیہ متعلقہ فصل ۳ باب ۲** ۔
آئین اکبری جلد ۳ مین مرقوم ہے کہ بموجب مذہب ہنود کے گناہ کے سات درجہ ہین درجۂ اول پانچ گناہ جنکا کفارہ کچھ نہین ہوتا
برہمن کو قتل کرنا ۔ مان سے مجامعت کرنا ۔ شراب پینا ۔ برہمن اور کھتری اور بیس کا ۔ دس ماشہ سونا چرانا ۔ ایک برس تک ان
چارون سے ایک گناہ کے مرتکب کے ساتھ صحبت رکھنا ۔ درجۂ دوم نسب مین جھوٹ بولنا ۔ بادشاہ کے پاس چغلی کرنا ۔
اُستاد کی تکذیب کرنا ۔ زنا کرنا ان عورتون کے ساتھ ۔ ہمشیرہ ۔ باکرہ ۔ چوڑھی ۔ دباغ ۔ رنگریز ۔ بڈھہ ۔ ماہی گیر ۔ بھیل
دوست کی جورو ۔ بیٹے کی جورو ۔ بید کو بُھلا دینا ۔ گم کر دینا ۔ جھوٹی گواہی ۔ اقربا کو قتل کرنا ۔ حرام کھانا ۔ امانت
مین خیانت ۔ آدمی گھوڑا جواہر تا نبا چرانا ۔ درجہ سوم گاؤکشی ۔ دوسری عورتون سے زنا کرنا ۔ دوسری چیزون
کو چرانا ۔ کھتری بیس شودر کی عورت کو قتل کرنا ۔ مردم آزاری ۔ محصول لینا ۔ کٹنا پن ۔ کسب زنا ۔ اُستاد اور والدین
کی خدمت ترک کرنا ۔ سود زیادہ لینا ۔ برہمن اور کھتری کو سوداگری کرنا ۔ اور اگر ضرورت ہو تو ان اشیا کی تو ہرگز نکرے
نگھی ۔ نمک ۔ شیرینی ۔ طعام پختہ ۔ تل ۔ پتھر ۔ جاندار ۔ سرخ کپڑا ۔ سن کا کپڑا ۔ کتان ۔ پشمینہ ۔ میوہ ۔ ہتیار ۔ زہر
گوشت ۔ خوشبو ۔ دودھ ۔ دہی ۔ شہد ۔ لسن ۔ نیل کا پانی ۔ لاکھ ۔ گھانس ۔ پانی ۔ چمڑا ۔ جگ نکرنا

۲۵۵

سوا دس ماشہ سونا ۱۲
درجۂ دوم میں ذکور ہین ۱۲

بید کی تلاوت نکرنا - وقت مقرری پر نماز نہ باندھنا - قرابتداروں سے عداوت کرنا - فرزند و زن و باغ و تالاب و
بیار فروخت کرنا - [illegible] وغیرہ [illegible] واسطے کھانا پکانا - غیر مذہب کی کتاب وغیرہ
پڑھنا - برہمن کو نوکری کرنا - بڑے بھائی سے پہلے چھوٹے بھائی کا بیاہ کرنا - یہ سب گناہ گاؤ گھتی کے برابر
ہیں - درجہ چہارم - [illegible] کرنا - غلام - برہمن کو ستانا - شراب اور لہسن و پیاز سونگھنا - درجہ پنجم قتل کرنا
ہاتھی گھوڑا - اونٹ - ہرن - بکری - بھیڑ - بھینس - بیل کا - مچھلی وغیرہ کا - بضرورت سوداگری اشیاء مقوم
[illegible] - جھوٹ بولنا - شودر کی نوکری کرنا - درجہ ششم چھوٹے جانور چیونٹی وغیرہ کو قتل کرنا -
شراب خوار کے ہاتھ اور برتن سے کھانا - درجہ ہفتم میوہ پھول لکڑی چرانا - بڑے بڑے کام سوائے [illegible]
اور ہر قسم کے گناہوں کا کفارہ لکھا ہے - کہتے ہیں کہ برہمن کا قاتل ہرن یا کتے یا اونٹ یا خوک کا جنم
لیتا ہے - جب آدمی کا جنم لیتا ہے تو بیمار بہت سخت امراض میں مبتلا ہوتا ہے اور اس کا کفارہ [illegible] گوشت یا پوست
کو سخت کر کے آگ میں ڈالے یا یوں ہے کہ اگر قتل [illegible] تو آدمی کی کھوپری لیکر بارہ برس بھیک مانگے
اور اگر قتل عمد ہوا تھا تو چوبیس برس - اور کہتے ہیں انسان کا قاتل دوسرے جنم میں اندھا ہوتا ہے - علاج اسکا
ایک گائے اور ایک تولہ سونا پون کرنا اور بارہ برہمن کا شکم سیر کرنا اور [illegible] اور گھی اور شہد اور شکر ملا کر
اسمیں سے بارہ ہزار کچھ آگ میں ڈالنا - اور ننگے پاؤں [illegible] کوس تک تیرتھ کو جانا - اور برہمن کا قاتل
گونگا ہوتا ہے - علاج اسکا چار تولہ سونے کی گائے بنا کر اور دو تولہ چاندی کے سم اور دو ماشہ تانبے
کا کوہان اور ایک برتن کانسی کا واسطے دودھ کے صدقہ کرے - اور سات روز تک پنچ گوب کھاوے
اور بعضے ایسے ہی عجائبات کفارے اور لکھے ہیں اور کہتے ہیں جو گناہ کہ حالت بیداری میں
دانستہ کیا ہو دوسرے جنم میں اسکے سبب بیماری پیدا ہووے وہ بیماری علاج پذیر نہیں اور جو
نادانستہ کیا ہو وہ علاج پذیر ہے - اور جو حالت خواب میں کیا ہو دوا کرنے سے کچھ تندرستی حاصل
ہو کر پھر بیمار ہو جاوے - انتہی مختصراً +

۲۵۶

صحتنامہ کتاب حجۃ الہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۱	جملہ	حملہ	۳۵	۵	گزز	گرز	″	۲۰	(	×
۵	۱	عبادت	عبادات	″	۱۴	السی	ایک	″	۲۱	)	×
۱۳	۱۱	دیوتون	دیویون	″	۱۵	چھیالیس ۴۶	چھیالیس ۵۲	۷۱	۱۶	ملتخب	منتخب
۱۵	۲	ہے	ہے ص ۱۱۹	۴۲	۴	اتھرین	سرگستہ	۶۲	۸	گنگال	×
″	۱۵	ہوتے	جاتے	۴۳	۱	حلا	خلا	۶۳	۱۱	ہی	ہی کی
″	۲۱	دتہاے	ادھیاے	″	۵	گنبذ	گبند	۶۴	۲	کلفت	کلف
۱۷	۱۹	ہنودنے	ہنود	۴۴	۱۲	روشنی	روشن	″	۳	اُسنے	اُس سے
۱۸	۱۰	جبین	حسین	۴۶	۱۵	وقت	وقت سے	۶۶	۱۲	بھوڑ	چھوڑ
″	۱۸	ہوسے	بولے	۴۸	۸	مٹی	مٹی	۶۷	۱۳	جھوگ	بھوگ
۲۳	۱۵	مہادیوکے	مہادیوکو	″	۲۰	تنیر	تبر	″	۱۷	ص ۲۹	ص ۳۸
″	۲۰	جو	جو	۵۲	۳	ردانستہ	نادانستہ	″	۱۸	بشن	برہما
۲۶	۵	ڈور	ڈورو	۵۳	۴	پانڈورن	پانڈوُن	۶۹	۴	بیان	بیان مین
″	۱۲	پیا	پیدا	۵۵	۱۲	مہادیو	×	۷۳	۱۸	من	مُنہ
۳۱	۱۰	رنج	نہ رنج	″	۱۸	لڑ	کر	۷۶	۱۵	بہ	بہر
۳۲	۱	اورنکو	اُنکو	۵۶	۳	ہانگ	ہانگ کر	۷۸	۵	دھا	دھاری
۳۳	۵	ہنسکر	ہنس بنکر	۵۸	۱۱	راجہ	کہ راجہ	۸۰	۱۴	عقل	عقل کُل
″	۱۵	ہوئی	ہوئی ہے	″	۱۷	کوچہ	کوچہ	۸۳	۱۲	یین	مین
۳۴	۱۰	ولچسپی وہ [illegible]	×	۵۹	۱۷	مُبن	ٹبن	۸۵	۸۱	چنانچہ	رچنانچہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۷	۱۷	اور استنفاج	اور استدراج
″	۲۰	کرمات	کرامات
۲۳۸	۵	بیعیرت	بعزت
″	۷	یہ	کہ یہ
۲۳۹	۱۱	اوہنی	روہنی
″	۱۸	ساتھ	ساتھ کرکے سپرد
۲۴۰	۱۳	لڑکی	لڑکی کو
″	۱۴	اور تمہارے	اور تمہارے
۲۴۱	۱۱	ادس	ہیں
۲۴۲	۲۱	بہیک	بھیک
۲۴۳	۷	بدھیا	بڑیا
″	۱۸	کہ ایک	ایک
۲۴۷	۱۱	وزویدی	درویدی کو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۲	اخیر	شعار	شعلہ
″	۶	×	سوط جلد۲ ص۱۰۶
۵۳	۳	جلد۱	جلد۲
۵۵	۵۳	۱۱۰	۲۵۳
۵۷	۱۴	۲۲۵	۲۱۵
۶۳	۲۷	گیا	گیا تھا
″	۳۸	ہم کہ	ہم
۶۹	۲۴	جائے	بنائے
″	۲۶	۲۵۱	۲۹۱
″	۲۸	۲۱۹	۳۱۹
۷۲	۱۱	۱۲۵	۱۳۵
″	۱۴	اپنکھد اور انشد	ظفر مبین
		دونو لفظ صحیح ہیں	ص۱۷۱
۷۳	۲	۱۷۱	۵۶۵
″	۳	ظفر المبین	اپنکھد اور انشد
		ص۵۶۵	دونو لفظ صحیح ہیں
۷۴	۳	ہیں	ہیں
″	۱۴	خدا	جُدا
۷۷	۵	ص۶ ص۱۲	ص۶ ص۸
″	اخیر	ص۵۲۷	ص۵۶۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۱	ص۵۶۹	ص۱۷۱ و ص۵۶۵
۷۹	۵	سوط جلد۲ ص۱۰۵	ظفر ص۵۶۶
۸۰	۷	جاتا ہے	جاتا ہے
۸۴	۴۵ حاشیہ بیرون	سوسائی	سوسائیٹی
۱۱۴	۱۱ حاشیہ اندرون	قوا	قوٰی
۱۲۴	۱۷	میر	میری
۱۴۵	۷	و۱۴۳ و ۱۳۱	×
۱۵۹	اخیر	بیٹی کی	بیٹھے کے
۱۵۰	۱۳	جلد۱	جلد۲
۱۵۳	۲۱	۱۱۸	۳۱۸
۱۷۱	۲۲	س۱۴	س۲۴
۲۰۷	۲۴	چرس	پُرس
۲۱۶	۲۲	۱۳	۳
۲۲۱	۴	ص۱۷۱ سطر۱۲	۶۷
۲۲۲	۱۵	برسد	نرسد
۲۲۸	۱	اول	دوم
۲۴۳	اخیر	گی	کرو گی
۲۴۷	۲۱	ص۳۳	ص۳۲
″	۲۲	ص۳۲	ص۳۵

غلط نامہ حواشی حجۃ الہند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۲۳	ظفر مبین	ظفر مبین ص۱
۱۴	۳	۲۴	۴۴
۲۰	۴	۲۱۸	۱۸
۴۲	۲	جلد۱ ص۱۳۱	جلد۲ ص۲۳۱
۵۲	۳۷	جلد۱	جلد۲

خلاصہ مضمون بعض عبارات رسالہ شحنۂ حق مؤلفہ مرزا غلام احمد صاحب

صفحہ ۲-۲۷ جولائی ۱۸۸۶ء کے اشتہار مین جو آریون کی طرف سے مطبع چشمۂ نور مین چھپا ہے ہمین موت کی دھمکی دی گئی ہے کہ تین سال کے اندر تمہارا خاتمہ ہو جائیگا - اور پھر ایک خط جو ۲۰ دسمبر ۱۸۸۶ء کو گمنام بصیغہ بیرنگ روانہ کیا ہے اسمین صاف قتل کر دینے کا اعلان ہے - صفحہ ۵ - پرچہ دھرم جیون ۲۲ مارچ ۱۸۸۷ء پہنچا اسکے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ آریون کی طرف سے ایک اعلان پنڈت شو نرائن کے قتل کے لیئے بھی جاری کیا گیا ہے تین قصور پر - ایک قصور یہ کہ انہون نے بڑی تحقیق سے پرچہ دھرم جیون مین کئی دفعہ یہ مضمون شایع کیا ہے کہ وید[1] ان کم فہم لوگون کے خیالات ہین جو حقیقت مین اگ اور سورج اور پانی وغیرہ کو اپنا پرمیشر[2] سمجھتے تھے اور انکی عقل بھی اسیقدر تھی - دوسرا قصور یہ کہ انہون نے اپنے اسی پرچہ مین یہ بھی شایع کر دیا کہ ویدون مین لکھا ہے کہ اگر کسی عورت کے اولاد نہ ہو تو وہ سوا اپنے خاوند کے کسی دوسرے شخص سے اولاد حاصل کرنیکے لیے صحبت کر سکتی ہے اس عمل کا نام نیوگ ہے اور پنڈت دیانند جی اس عمل کے جاری کرنیکے لئے (اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین آریون کو بہت تاکید کرتے ہین تا انکی عورتین بے اولاد نرہین - تیسرا قصور یہ کہ انہون نے اپنے دھرم جیون مین بحوالہ پرچہ آریہ درپن وغیرہ اور خود اپنی تحقیق کی رو سے بیان کیا کہ دیانند جی ہندوؤن کے اوتارون کو اور باوا نانک کو برا کہتے ہین مگر خدا کی ذاتی کرتوتین ایسی ہین کہ تمام زندگی مین دنیا طلبی ہی انکا اصول رہا جس کیا فریب ہی کیا عقل کے بھی ایسے موٹے کہ ایک بات پر کبھی قایم نرہے کبھی چار[3] شخصون کا نام وید رکھا اور کبھی اسی کا نام ۲۱ یا ۲۴ وید بنا ڈالے کبھی انکے پرمیشر کو دنیا کی ہی خبر نہین کہ کتنی ہے اور کبھی (انکا پرمیشر) ایسا زود رنج کہ کبھی نجات

---

[1] بید بھی مشہور ہے [2] اصل مین پرم ایشر تھا یعنی بڑا خداوند - الف ساقط ہوا حرکت اسکے ماقبل کو دیگئی یا یہ کہ اردو کر کے محمول کیا گیا پرمیشر ہوا ۱۲ [3] یعنی بید جو عنصرون اور چاند سورج وغیرہ کی پرستش سے بھرا ہوا ہے وہ خدا کا کلام ہرگز نہین ہوسکتا بلکہ ایسے لوگون کا کلام ہے جو علم الٰہیات مین بہت پست نگاہ رکھتے تھے انہون نے زمانہ کے الٹ پھیر اور حادثات ارضی و سماوی مین اجرام فلکی اور عناصر کا بہت کچھ دخل دیکھکر یہی اپنے دلون مین سمجھ لیا کہ اگر رب العالمین اور مدبر عالم ہے تو یہی چیزین ہین انکے سوا اگر کچھ ہے بھی تو اسکا عالم مین کچھ تصرف نہین ہے انتہی ۱۲

ویکر اور بڑے بڑے مقدس رشی[له] بنا کر پھر انکی تمام عزت خاک مین ملاتا ہے اور کہتا ہے کہ بڑے بنا نا ہے

کوئی آریہ یہ خیال نہین کرتا کہ ان باتوں مین پنڈت دیانند جی کا کیا قصور ہے یہ تو وید ہی کا قصور ہے جسمین

ایسی باتیں تعلیمین موجود ہین یا دیانند کا قصور ہے جسنے ایسے مسائل ستیارتھ پرکاش مین درج کر دیے اور

ویدون کے مقدس ہونے کا نقارہ بجا کر نمونہ دکھلا دیا +

صفحہ ۳۶ ثبوت تناسخ پر دلیل بھی کیا ہی عمدہ ستیارتھ پرکاش مین لکھی گئی ہے کہ جب بالک پیدا ہوتا ہے

(مصنف دیانند ۱۲) تو اسیوقت اپنی مان کا دودھ پینے لگتا ہے سبب یہ کہ اسکو پہلے جنم کا خیال بنا رہتا ہے پس اس سے ثابت

ہو گیا کہ تناسخ سچ ہے **جواب مختصر** بچہ بسبب جاندار ہونے کے غذا کا طالب ہوتا ہے اور بسبب سادہ

نفس ہونے کے جس بات پر لگایا جاوے اسی پر لگ جاتا ہے اگر بچے پالنے سے دودھ پلانا شروع کر دین تو اُسی طرح

اُسی طور سے پینے لگتا ہے اور اگر بکری کی پستان یا انگریزی شیشی پر لگایا جاوے تو اسی پر لگ جاتا ہے اور اُسکو پہلے

جنم کا خیال بنا رہنا کہان سے جانا اسپر کون سی دلیل ہے اور اگر بالفرض واقعی ایسا ہی ہوتا تو چاہیے تھا

کہ ہر ایک جاندار کا بچہ اپنے پہلے جنم مین اُسی نوع سے ہوتا جسمین اب پیدا ہوا ہے اور شیرخوار تو ضرور ہی ہوتا

حالانکہ اس بات کا کوئی آریہ قایل نہین ہے بلکہ جنم ہاے مختلفہ کے قایل ہین جنمین کوئی شیرخوار ہے اور کوئی

شیرخوار نہین جیسے اکثر پرندے اور کیڑے مکوڑے مچھر مکھی کھٹمل وغیرہ کہ کوئی شیرخوار نہین ہے اب غور کرنا

چاہیے کہ کیا اچھی سمجھ ہے تمام آریون کے سوامی دیانند کی اور کیا عمدہ دلیل لائے ہین تناسخ کے ثبوت

(پیرو مرشد پیشوا ۱۲) پر سچ تو یہ ہے کہ جو کوئی تقلید فاسد جس مسئلہ پر اڑ جاتا ہے اُسکے ثبوت کے لیے ایسے ہی منصوبے گھڑنے لگتا ہے

صفحہ ۱۰۰ - لیکھرام پشاوری اپنی کتاب کے صفحہ ۲۵ مین روحون کے غیر مخلوق ہونے پر یہ دلیل پیش

کرتے ہین کہ نتو روحین ترکیب پذیر اور منقسم ہونیوالی چیزین ہین پھر انکی پیدایش کسطرح ہوئی **ف**

اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی روح کسی جاندار کی جسم اور مرکب اور قسمت پذیر اور خدا کی پیدا کی ہوئی ہوگی

صفحہ ۶۸ و ۶۹ یجر وید ادھیا ۳۱ منتر ۱ مین ہے کہ منش کی آتما یعنی آدمی کی روح (کہتی ہے کہ وہ پرمیشر

جو سورج مین ہے مین ہی ہون - رگ وید بھاگ ۶ سکت ۹۰ منڈل ۱۰ منتر اول مین لکھا ہے کہ پرمیشر کی

ہزار آنکھین اور ہزار سر اور ہزار پاؤن ہین - اور دوسرے منتر مین ہے کہ سب جو ہین اُسکی روح مین اور

له یعنی ... ۱۲ ... جنم لینا ہوتا ہے ۱۲

جو کچھ ہے وہی ہے اور تھا بھی وہی - اور منتر چہارم مین ہے کہ زمین کی تمام مخلوقات اُسکا چوتھا حصہ ہے
اور تین حصے آسمان پر ہین - اور ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۶۳ مین ہے کہ روح ایک دقیق (باریک ۱۲) جسم ہے جو بدن سے
نکلنے کے بعد شبنم کی طرح زمین پر گرتی ہے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے (تصنیف و یا نند ۱۲) ہو کر کسی گھانس پات وغیرہ پر پھیل جاتی
ہے **ف** اِن عبارتون سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ پرمیشر اور روح مین جسم اور جسمانی اور منقسم ہونیوالی ہین اور
پرمیشر اور دوسری روحون کی ایک ہی حقیقت ہے اور جب کہ سب روحون کی ایک ہی حقیقت ہوئی تو پرمیشر
بھی مانند اور روحون کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گھانس پات وغیرہ پر پھیل جانے والا اور کھائے جانیکے قابل ہے -
صفحہ ۶ - یون تو متعصبون کا تعصب خدا ہی ہٹا وے تو مٹ سکتا ہے لیکن غور کرنیوالی طبیعتین سمجھ
سکتی ہین کہ آجکل آریونکی کارروائی ویدکی نسبت چورون کی طرح ہو رہی ہے نہ ویدون کے ترجمے
اردو انگریزی مین آپ شایع کرین اور نہ شایع شدہ کو آپ منظور رکھین بھلا مین پوچھتا ہون کہ مثلاً اگر وہ
ترجمہ رگ وید کا جو دہلی سوسائٹی نے چھاپا ہے اور لاکھون آدمیون مین مشہور ہو چکا ہے صحیح نہین ہے
اور موجب فتنہ ہے تو کیا اس فتنہ کے فرو کرنے کی غرض سے آریون کے لایق ممبرون پر واجب نہین ہے
کہ وہ بھی ایک تحت اللفظ ترجمہ اسی رگ وید کا اُردو زبان مین شایع کر دین تا فیصلہ کرنیوالے خود فیصلہ کر لین
کہ اس پہلے ترجمہ مین کونسی خیانتین اور تحریفین ہوئی ہین - لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ آریا لوگ ہرگز ایسا ترجمہ
تحت اللفظ اردو مین شایع نہ کر سکینگے کیونکہ درحقیقت یہی لوگ پکّے خائن اور چور ہین اور اپنے دلون
مین خوب سمجھتے ہین کہ جبدن ہمنے اپنے ہاتھ سے عام طور پر اردو مین ویدون کے تحت اللفظ ترجمے
شایع کر دیے اُسدن ہمارے ویدون کی خیر نہین یعنی بیدونکی حقیقت کھلجاویگی کہ کسقدر شرک اور مضامین بیجا
ویدون مین بھرے ہوئے ہین (اسی وجہ سے انکو یہ حوصلہ نہ پڑا کہ ستیارتھ پرکاش کا ہی اُردو مین ترجمہ
کر دین چنانچہ ہارپچ ۱۸۸۳ء کے دیرچیہ) دھرم جیون مین لکھا ہے کہ بعض سادہ لوح آریون نے ترجمہ کے
لئے اصرار بھی کیا مگر لایق ممبرون کی طرف سے جواب ملا کہ مصلحت نہین +
صفحہ ۷ - مین قطعاً و یقیناً کہتا ہون کہ ہندوؤنکا وید وید کرنا اُسی زمانہ تک ہے کہ جب تک انکو وید کے
مضامین کی خبر نہین کیا خوب ہوتا کہ گورنمنٹ انگریزی علمہ خلایق کا دھوکا دور کرنیکے لیے ویدونکا

ہ ۲۸ دسمبر ۱۸۸۳ء

پورٹ وغیرہ نامی انگریزون نے جنکی کتابین حمایت الاسلام وغیرہ چھپ کر ہندوستان مین بھی اگئی ہین (ازراہ انصاف) قرآنی عظمتون اور اسکی پاک توحید پر شہادتین دین اور انکو بے تعصب ہوکر کہنا پڑا کہ قرآن مضامین توحید مین اور عیوب سے منزہ ہونے مین ایک بے مثل کتاب ہے جسکے عقاید بالکل عقل کے مطابق ہین ایسا ہی ایک فاضل انگریز پلنبٹ نام جنہون نے حال مین اسلام کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے وہ اِس بات کے قایل ہین کہ توحید کو دنیا مین دوبارہ قایم کرنے والے پیغمبر اسلام (یعنی محمد صلے اللہ علیہ سلم) ہین انہون نے وحدانیت آلہی کو اس اعلیٰ درجہ پر پھیلایا کہ عرب کے ریگستان مین ابتک توحید کی خوشبو آتی ہے۔ آپ بتلانا چاہیئے کہ وید کی توحید کی نسبت کس ثالث نے گواہی دی ہے۔ ترجمے قرآن اور وید کے انگلینڈ اور فرانس وغیرہ مین گئے آخر اُن ثالثون کی یہی راے ہوئی کہ قرآن مین توحید اور وید مین شرک بھرا ہوا ہے +

صفحہ ۲۹ ۔ پروفیسر ولسن صاحب اپنے ترجمہ رگ وید کے دیباچہ مین لکھتے ہین کہ رگ وید کے ایک سو اکتیس منترون مین سے جو اول اشٹک مین ہین سینتیس صرف اگنی ہی کی تعریف مین ہین یا اگنی کے ساتھ اور دیوتاؤن کی مہما اُن مین درج ہے اور پینتالیس منترون مین اندر کی مہما برنن ہے اور منجملہ باقی منترون کے بارہ منتر مروت یعنی ہوا کے دیوتاؤن کی تعریف مین ہین اور جبکہ اندر کے ہمراہی ہین اور گیارہ اسونون کی تعریف مین ہین جو کہ سورج کے پوتر ہین ۔ چار منتر صبح کے دیوتا ان کی تعریف مین ہین اور چار سویا کی تعریف مین جسکو مرکھید دیوتا بھی کہتے ہین اور باقی منترون مین ادنیٰ دیوتاؤن کی مہما برنن ہے اِس بیان سے صاف ہویدا ہے کہ اُس زمانہ مین عناصر کی پرستش ہوتی تھی (دیکھو حقیقۃ الہند کے صفحہ ۲۹ مین مختصر تاریخ ترجمہ کتاب سر ولیم ڈبلیو ہنٹر صاحب سے منقول ہے کہ رگ وید ایک ہزار سترہ مختصر نظمون کا ترجمہ ہے اور اسمین دس ہزار پانسو اسی اشلوک ہین اور سب کا خطاب دیوتاؤن کی جانب ہے

اب ہم بطور نمونہ وہ چند شرتیان رگ وید کی اس جگہ تحریر کرتے ہین جنکی صحت کو ہمنے کئی وسایل سے اور اہل واقف کارون کی شہادت سے بہ پایۂ ثبوت پہنچا لیا ہے پس اب آریون کے لئے ہرگز یہ جایز نہین ہوگا کہ صرف گردن ہلاکر اُن شرتیون سے انکار کر دین بلکہ انکار کی حالت مین اُنپر واجب ہوگا کہ اگر یہ ترجمہ صحیح نہین ہے تو جس ترجمے کو وہ صحیح سمجھتے ہین وہ تحت اللفظ مع اُسکی شرح کے شایع کرادین تا ہم سماج کے فاضل پنڈت جو سنسکرت کی پستکون سے بخوبی واقف ہین ثالث کی طرح درمیان اُنکو فیصلہ کر دین

اور اب بھی آریہ صاحبان چپکے رہے تو پھر اُن پر ڈگری ہے اور وہ شرتیان یہ ہین - رگ وید سنہتا
اشٹک اول پہلا ادھیا ۱ انوک ۱ سکت ۱ - صفحہ ۴ منتر میں اگنی دیوتا کی جو ہوم کا بڑا گورو کارکن اور دیوتاؤن
کو نذرین پہنچانے والا اور بڑا ثروت والا ہے مہما کرتا ہون - شارح لکھتا ہے کہ جس لفظ سے ثروت والا
ترجمہ کیا گیا ہے وہ لفظ اصل عبارت مین رتنا دھاتما ہے جسکے معنی ہین جواہر رکھنے والا - مگر رتن دولت
کو بھی کہتے ہین - اس شرتی مین شاعرانہ تناسب ہے آگ کو ایک ایسا دیوتا مقرر کیا جسکو سب دیوتاؤن سے
پہلے نذرین دینی پڑتی ہین یعنی ہوم کا گھی وغیرہ جو پہلے آگ پر ڈالا جاتا ہے اسواسطے وہ پہلا دیوتا ہے
پہلی ویدون مین سب سے پہلے تعریف ہوئی ہے جیسا انکی تمام کتابون مین پہلے اللہ کی تعریف ہوتی ہے
اور دیوتا نذرین جو دوسرے دیوتاؤن کو اگنی دیوتا پہنچاتا ہے مراد ہے ان بخارات سے جو گھی وغیرہ کو آگ پر
ڈالنے سے اُٹھتے ہین اور ہوا مین جاتے ہین جو وایو دیوتا ہے اور پھر اندر دیوتا یعنی کرہ زمہریر تک اُسکا
اثر پہنچتا ہے اور پھر دھرتی دیوتا زمین کو اُسکا اثر پہنچتا ہے - اور اس شرتی مین لفظی صنعت یہ ہے کہ آگ کو جسکا
رنگ تابان و درخشان ہے رتنا دھاتما یعنی جواہر دار قرار دیا ہے کیونکہ آگ کی چمک کو جواہرات کی چمک سے
ایک مناسبت ہے - گویا آگ ایک جواہردار اور دولتمند دیوتا ہے جسکے پاس اسقدر جواہر ہین جو دوسرے
دیوتاؤن کو نذرین دیتا ہے - آپ مین کہتا ہون کہ یہ تناسب شاعرانہ تو سب ہوے مگر کیا اس شرتی مین
کا کہین ذکر بھی ہے - آپ اپنے کچھ تو انصاف کرو اور اپنی ہی فطرت سے پوچھ کر دیکھو کہ بجز اس باقرینہ معنون
کے کوئی اور بھی ایسے معنی بن سکتے ہین - ہرگز نہین بن سکتے کیونکہ اگر اگنی سے مراد پرمیشر ہے تو پھر وہ کون
دیوتے کونسے ہین جنکو پرمیشر نذرین پہنچاتا ہے ف جس حیہ پیارے یہ لوگ بڑے نادان ہین اور وید وید
پکار رہے ہین اور بگمان فاسد اپنے اُسکو خدا کا کلام جانتے ہین اُس بید مین جسقدر اُنکے پاس موجود ہے
اُس مین آگ پانی ہوا زمین آسمان اندر چاند سورج وغیرہ کی پرستش پوجا اور ان چیزون سے مناجات اور
طلب حاجات بیت مذکور ہے اور یہ صحیح شرک اور کفر ہے اور سخت الزام ہے آریہ سماج اور اُن کے بیدون
پر اور اُنکے جواب مین آریہ لوگون نے نہایت مضطرب اور الٹا جواب یہ کہ یہ بات بنائی ہے کہ ان چیزون سے
مراد پرمیشر ہے اور ان چیزون کے سوا ان ظاہری معنون کے دوسرے معنی پرمیشر کے بھی ہین اور ان

چیزون کی پرستش کا بیان وید مین اگرچہ ظاہر مین شرک معلوم ہوتا ہے مگر درپردہ اُسکے اندر توحید بھری
ہوئی ہے کیونکہ حقیقت مین ان چیزون کی پرستش سے پرمیشر ہی کی پرستش مُراد ہے۔ تو اُسکا جواب یہ ہے
کہ بات صریح جھوٹ اور دعوی بلادلیل ہے ورنہ آریون پر واجب ہے کہ اسبات کو کسی کتاب معتبر لغت سنسکرت
سے ثابت کردین اور اُس اصل عبارت کو مع ترجمہ اُردو چھپوا کر شایع کردین اور اگر خواہ مخواہ فرض بھی کیا جاوے
کہ ان چیزون کے سوائے ظاہری معنی مشہورہ کے دوسرے معنی باطنی پرمیشر کے بھی آئے ہین اور ان چیزون
کی پرستش کا بیان اگرچہ ظاہر مین شرک ہے مگر درپردہ اُسکے اندر توحید بھری ہوئی ہے تو بھی ایسے معما
اور چیستان اور پہیلیون سے مخلوق خدا کو کیا فائدہ اور سوا تعلیم اپنے کفر اور شرک کے کیا حاصل ہوگا اور
علاوہ برآن بید مین جہان کہین ان چیزون کی پرستش کا مذکور ہے اُس سے قطعًا معلوم ہوتا ہے کہ ان
چیزون سے مراد پرمیشر نہین ہوسکتا بلکہ یہی عناصر اور اجرام فلکی مراد ہین چنانچہ ایک شُرتی رگ وید
کی تو ابھی مذکور ہوچکی ہے۔ اور رگ وید کی سنگھتا اشٹک ۱ انوک ۳ سکت اول مین ہے۔ اندر کا شکم
سوم کا رس کثرت سے پینے کے باعث سے سمندر کی مانند پھولتا ہے اور تالو کی تری کی مانند ہمیشہ تر رہتا ہے
انہین کھانون سے اندر کا پیٹ بھرتا ہے اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اے خوبصورت زنخدان والے اندر ان تعریفون
سے خوش ہو۔ دیکھو اس منتر مین اگر اندر سے پرمیشر مراد لیا جاوے تو کیا اچھی صفت پرمیشر کی بیان ہوئی
ہے جس سے خوش ہونا چاہیئے۔ واہ رے بید اور واہ بید کی فصاحت اور بلاغت اور رگ وید کی اشٹک اول
انوک ۳ سکت ۲ مین ہے۔ اے اگنی نیک کامون کو ترقی دینے والی جن دیوتاؤن کی ہم پوجا کرتے ہین اُنکو
مع اُنکی استریون کے شریک کر۔ اس منتر مین اگر دیوتاؤن سے مراد پرمیشر لیا جاوے تو بہت سے پرمیشر جورون والے
ٹھیرتے ہین۔ نعوذ باللہ۔ اور کتاب حجۃ الہند مین جو صفحہ ۳۸ سے ۵۹ تک منتر ۱۱ شُرتیان رگ وید و اتھرون بید
کی منقول ہوئی ہین اُنمین غور کرکے دیکھیے کہ اگنی۔ وایو۔ دھرتی۔ اکاس۔ چاند۔ سورج۔ اندر وغیرہ سے
مراد پرمیشر معلوم ہوتا ہے یا وہی چیزین جنکے یہ نام ہین۔ از انجملہ صفحہ ۴۸ سطر ۱۴۔ اے اگنی جو دو لکڑیون کے
باہم رگڑنے سے پیدا ہوئی ہے۔ اب آریون سے پوچھنا چاہیئے کیا پرمیشر دو لکڑیون کے رگڑنے سے پیدا
ہوا ہے۔ ایضًا صہ ۴۸ سطر ۱۶۔ اے اگنی آج ہماری خوش ذائقہ قربانی دیوتاؤن کو اُنکے کھانے کے

واسطے ہیں اور اس عبارت سے اگنی کا خانساماں ہونا معلوم ہوتا ہے نہ پرمیشر ہونا ۔ ۵ ۔۔ ۱ ۔ اے
اگنی وایو سورج وغیرہ دیوتاؤں کو ہماری نذر پیش کر۔ اس سے معلوم ہوا اگنی ایلچی ہے نہ پرمیشر ۔ ۵ ۔۔ ۱
اے اگنی تو اپنے والدین کے پاس رہتا ہے۔ پرمیشر کے والدین نہیں ہیں ۔۔ ۵ ۔ ۳ ۳ دیوتاؤں کو یہاں
لا۔ پس اگنی قاصد ہوا نہ پرمیشر ۔ ۲ اے اگنی جیسا کہ تو ہے لوگ اپنے گھروں میں تجھے محفوظ جگہ میں
جو یہ روشن کرتے ہیں۔ لوگ آگ کو روشن کیا کرتے ہیں نہ پرمیشر کو ۔ ۹ گھر کی آگ سے روشن ہوتا ہے
پرمیشر آگ سے روشن نہیں ہوتا ۔ ۱۱ خشک لکڑی پر چڑھ گئی ہے۔ خشک لکڑی پر آگ چڑھتی ہے نہ پرمیشر
ایضاً جلانے والے عنصر کا شعلہ چالاک گھوڑے کے مانند پھیلتا ہے اور بادل کی مانند گرجتا ہے۔ جلانے والا
عنصر آگ ہے نہ پرمیشر ۔ ۲ ۔۔ ۴ ہم اگنی کو جو مذہبی رسوم میں روشن کی جاتی ہے پرستش کرتے ہیں۔
مذہبی رسوم میں آگ جلائی جاتی ہے نہ پرمیشر ۔۔ ۷ ۔ اگنی ہوا سے بھڑک کر اور مشتعل ہو کر لکڑیوں میں بآسانی
گھس جاتی ہے۔ اے اگنی جب تو سانڈ کی طرح بن میں گھس جاتی ہے۔ یہ صفتیں آگ کی ہیں
نہ پرمیشر کی ۔۔ ۱۰ ۔ اگنی جو بن میں پیدا ہوا ہے۔ پرمیشر پیدا نہیں ہوا بلکہ خود پیدا کنندہ ہے ۔۔ ۱۵ ۔ اے
اگنی جب پجاری (پرستش کرنے والا ۱۲) تجھے اپنے گھر میں روشن کرتا ہے ۔۔ ۱۷ ۔ قوت ہاضمہ کی اگنی جو خدا سے تعلق رکھتی
ہے۔ یہ صفات آگ کی ہیں نہ پرمیشر کی ۔۔ ۸ ۔۔ ۱۱ ۔ اے اندر اور اگنی میں دولت کا خواہشمند ہوں تم
دونوں کو اپنے دل میں رشتہ دار اور قرابتی تصور کرتا ہوں۔ یہاں بقول آریوں کے دو پرمیشر باہم رشتہ دار
ٹھہرتے ہیں ۔۔ ۱۲ ۔ اے اندر اور اگنی نعمتوں کے عطا کرنے والو خواہ مرگ لوک یا پاتال لوک یا امرت لوک
جہاں کہیں تم ہو وہاں سے تم یہاں آؤ اور چلا ہوا رس پیو۔ یہاں بقول آریوں کے دو پرمیشروں کو
واسطے پینے رس کے طلب کیا گیا ۔۔ ۹ ۔۔ ۹ ۔ اگنی جو دیوتاؤں کا پیغمبر اور ان کا بلانے والا ہے ۔۔ ۱۱ ۔ اے
روشن اگنی دیوتاؤں کے پیغمبر ۔۔ ۱۳ ۔ اے اگنی ہمارے جگ اور ہمارے بھوگ میں دیوتاؤں کو لا ۱۲
اے اگنی مع دیوتاؤں کے آ۔ ان تینوں منتروں سے اگنی کا قاصد ہونا معلوم ہوا نہ پرمیشر ہونا ۔۔ ۹ ۔۔ ۵
اے اگنی تو ہمارے اس منتر سے جو ہم اپنی آگاہی اور لیاقت کے مطابق پڑھتے ہیں ترقی پا۔ ترقی پانا پرمیشر
کی صفت نہیں ۔۔ ۲ ۔۔ ۸ ۔ اے سورج اور چاند ہمارے جگ کو کامیاب کرو اور ہماری قوت زیادہ کرو

تم بہت آدمیون کے فائدہ کے واسطے پیدا ہوئے ہو اور بہتون کو تمہارا ہی آسرا ہے - پرمیشر پیدا ہوا نہین بلکہ
پیدا کرنے والا ہے - اور پرمیشر سے ہر کسیکو فائدہ ہے اور پرمیشر کا ہر کسیکو آسرا ہے - ۱۲ - اے چاند اور اگنی
تم مرتبہ مین برابر ہو ہماری تعریفون کو آپس مین بانٹ لو - اس منتر مین بقول آریون کے دو پرمیشر مسہر ہوئے
۱۸ - مین چل پونا کو جس مین ہمارے مویشی پانی پیتے ہین بلاتا ہون - پرمیشر مین مویشی پانی نہین پیتے - ۱۹ - درخت
جو بہتر رہے ہین انکو ندرین چڑھانا چاہئے - صریح پانی مراد ہے نہ پرمیشر - ۲۱ - اے دھرتی دیوتا ایسا
ہو کہ تو بہت وسیع ہو جائے تجھپر کانٹے نہ رہین اور تو ہمارے رہنے کی جگہ ہو جاوے - یہان دھرتی سے پرمیشر
ہرگز مراد نہین ہو سکتا - ۸ - ۱۹ - ایسا ہو کہ مترا دیوتا - ورن دیوتا - آدتی دیوی سمندر دیوتا -
پانی ۱۲
دھرتی دیوی آسمان دیوتا یہ سب ملکر ہماری اس دعا پر متوجہ ہون - اگر ان چیزون سے پرمیشر مراد لیا جاوے
تو پانچ پرمیشر ٹھیرتے ہین - ۲۱ - اے اندر تو بھی مخلوق ہے - پرمیشر مخلوق
نہین ہے ۶۸ - ۳ - اے اندر کوشیکا رشی کے پوتر الخ - پرمیشر کسیکا پوتر نہین ہوتا - ۴ - ۹ - ۳
ایسا ہو کہ مترا دیوتا ورن دیوتا آدتی دیوی سمندر دیوتا دھرتی دیوی آکاس دیوتا اس ہماری دعا کو متوجہ
ہو کر سنین - اگر ان چیزون سے پرمیشر مراد لیا جاوے تو چھہ پرمیشر ٹھیرتے ہین - پس بدیہی سے ثابت
ہوا کہ بید مین چاند سورج زمین آسمان ہوا پانی آگ وغیرہ کی پرستش اور شرک بھر رہا ہے +
صفحہ ۹۶ تا ۹۸ ستیارتھ پرکاش منوجی کا مقدس پستک جس پر پنڈت دیانند نے بہت کچھ مدار رکھا ہے اور آریہ سماج کی
عمارت کا ایک ستون قرار دیا ہے اسمین منوجی ویدون کی رو سے فرماتے ہین کہ اگر رذیل (قوم) کی عورت
سے کوئی شریف برہمن وغیرہ زنا کر بیٹھے تو کوئی مواخذہ نہین ہے لیکن اگر کمینی ذات کا کسی شریف زادی
سے ایسی حرکت کر بیٹھے تو جان سے مار دیا جاوے - یا وہ خون بہا ادا کرے جو لڑکی کے والدین
مقرر کرین - دیکھو منو سمرتی ادھیائے ۸ - اشلوک ۳۶۵ - پھر اشلوک ۳۸۰ مین لکھا ہے کہ برہمن
خواہ کتنے ہی بڑے جرم کا مرتکب ہو ہرگز قتل نہ ہونا چاہئے - برہمن کے قتل کے برابر کوئی گناہ نہین
برہمن نیچ ذات کی لڑکی کو اپنی زوجیت مین لا سکتا ہے - اور اگر کسی نیچ ذات کے پاس سونا چاندی
یا خوبصورت ہو تو برہمن انہین اپنے تصرف مین لا سکتا ہے لیکن اگر کوئی نیچ ایسا فعل کرے تو جلتے

لوہے کی چادر پر جلا کر مارا جاوے ۔ اگر برہمن کسی شودر کو وید پڑھتا ہوا سن پاوے تو اُسکے دونون
مین پگھلا ہوا سیسہ اور جلتی ہوئی موم ڈالی جاوے ۔ اگر وہ اُسکی عبارت کو پڑھے تو اُسکی زبان کاٹ
ڈالنی چاہیئے ۔ اگر وہ اُسکو حفظ کرے تو اُسکا جسم چاک کرکے اُسکا دل نکالا جاوے ۔ اگر کسی برہمن کا
سرمایہ ویدون کی تعلیم حاصل کرنے مین ختم ہوجاوے تو اُسکو اختیار ہے کہ اپنی حاجت کی چیزین کسی ویش
یا شودر کے گھر سے خود چرا یا چھین کر لاوے ۔ نیچ ذات کو سوچہ سمجھ کرنیکی اجازت نہین ہے ۔ اور مالدار ہوکر
اپنی ذات کے لوگون پر حکم کرے ۔ دیکھو منوسنتھا ادھیاء ۹ - ۱ اشلوک ۲۳ -

خاتمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ **اما بعد** مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔ اس کتاب کی تعریف اور تقریظ
مین مبالغہ کرنا فضول ہے جو صاحب دیکھینگے خود جان لینگے کہ کسقدر خوبیون سے بھری
ہوئی ہے ؎ وصف تو اگر کنند و گر نکنند اہل فضل ۔ حاجت مشاطہ نیست روئے دلآرام را
تحفۃ الہند کہ کتاب مشہور اور مقبول خاطر خاص و عام ہے اور شروع تالیف سے آجتک
دس بار چھپ چکی ہے اور ہر طرف سے اُسکی خواہش چلی آتی ہے اُسکے تمام مضامین اور
مطالب سوائے چند التماس اور اسمائے چند بزرگوار نومسلمون کے اس کتاب مین مندرج
ہین ۔ اور ماسوا اسکے بہت مضامین عجیب و غریب کتاب سوط اللہ الجبار و سیف اللہ القہار
و فتح المبین و ظفر مبین تصنیفات جناب مولوی محمد علی صاحب اور براہین احمدیہ وغیرہ کتب
مصنفہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیان والے اور دین حق کی تحقیق اور آئین اکبری وغیرہ
سے مع نشان صفحات کتب مذکور کے ساتھ نام چھاپہ و ادھیائے یعنی باب و فصل کتب ہنود
کے اس کتاب مین نقل کیئے گئے ہین اور اس کتاب کی تحریر مین ایک صنعت عجیب رکھی
گئی ہے کہ جو مضامین کسی ایک صفحہ کے دوسرے صفحات سے تعلق رکھتے ہین اُن صفحات

کی تعداد کا ہندسہ بین السطور مین لکھا گیا ہے۔ بعد چھپ جانے کے تمام صفحات اس کتاب
کو مولوی شیخ محمد عبید اللہ صاحب نے ملاحظہ کیا اور کتابت کی بعض غلطیون سے آگاہ کیا
توبموجب اُسکے صحت نامہ دافع اغلاط لکھا گیا - آب ناظرین شائقین کی خدمت مین التماس
ہے کہ اول اُن غلطیون کو صحیح کرکے اوّل سے آخر تک ترتیب وار اس کتاب کو ملاحظہ فرمائین
اگر اللہ تعالی توفیق دے تو مصنّف اور کاتب اور صاحب مطبع کے حق مین دعائے خیر
کرین - اور جاننا چاہیئے کہ سترہ ۱۷ جُزو کامل اس کتاب کے ہین بنظر تخفیف خریداران کے
قیمت اس کتاب کی آٹھ آنہ مُقرر کی گئی ہے +

اور واضح رہے کہ یہ کتاب چھیڑنے چھاڑنے یا طعن تشنیع یا بدگوئی کی طرز سے بالکل
خالی ہے نہ مصنف کی غرض کسی سے چھیڑ چھاڑ کرنیکی ہے کیونکہ اس طریقہ سے بجائے
حصول فوائد مقصود کے خلاف نتیجہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اسمین صرف بطور اظہار حق اور تبصرہ
(یعنی اصل حال دکھلانے) کے تحریر کیا گیا ہے اور وجوہ تفوق حق اور دلائل راستی امر راست کے
بیان کیے گئے ہین اور اہل انصاف کے آگے واقعی حال بیان کرکے انصاف طلب کیا
گیا ہے - پس جو لوگ حق کے طالب ہین امید ہے کہ اُنکے واسطے یہ کتاب حق و باطل متمیز
کرنے اور رکھوٹا کھرا پہچاننے مین کسوٹی کا کام کریگی اور اُنکی بینائی کو بڑھائیگی - جنکی سرنوشت مین
روز ازل سے خداوند کریم نے سعادت رکھی ہے اور چشم بصیرت کھُلی ہے وہ اس مصنف کی
تصانیف سے ہمیشہ راہ راست کو دریافت کرکے صراط مستقیم اختیار کرلیتے ہین اور معبود حقیقی
و خالق تحقیقی کے پورے بندے بنجاتے ہین اور پیشانی کو بجائے قشقہ اصنام نشان سجود رب
العالمین سے مزین کر لیتے ہین + خوش حال ہے اُن لوگون کا جو اس کتاب سے نفع پاوین
اور بھولے بھٹکے ہوئے راہ پر آجائین اور اپنی آخرت کو درست کرلین اور رب العالمین کے بندگان
خاص مین شمار ہوکر سرخروئی حاصل کرین + وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

الراقم فقیر محمد معظم مالک مطبع فاروقی دہلی +

اشتہار

واضح ہو کہ اس کتاب کے مؤلف نے اپنا حق
تالیف مہتمم و مالک مطبع فاروقی دہلی کو ہبہ
کردیا اور مہتمم و مالک موصوف نے بموجب
قانون بستم ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ع کے
رجسٹری اپنے نام کرالی ہے کوئی صاحب
بلا اجازت مالک مطبع فاروقی قصد طبع نفرمائیں
المشتہر میر محمد معظم مالک و مہتمم مطبع فاروقی دہلی
سنہ ۱۳۰۴ ہجری